قال الله العزیز القوی العلیم فی کتابه الکریم

هذا صراط علی مستقیم

الحمد لله والمنة که مجلد دوم از کتاب مستطاب سراپا صدق و صواب مشتمل بر
مناقب سید الوصیین صلواة الله علیه و اولاده الطیبین المسمی به

مبغضہ فیثوی النار جہنم

اربعین فی فضائل
مولانا امیر المومنین

وصی مصطفیٰ [illegible]

من تالیفات حاج الحرمین الشریفین و ذاکر جده سیدنا الحسین المتمسک بالثقلین
مولوی حکیم ابو القاسم مقرب علیخان الفاطمی الحسینی النقوی المتخلص به زائر
سابق اڈیٹر نفع عظیم لاهل هذا الاقلیم عربی اخبار لاهور حال مدرس اول هائی سکول
ریواڑی ساکن جگرانو ضلع لودهیانه حماه الله و نباه و اوصله الی ما یتمناه و حشره مع
من یتولاه در اوان سعید و زمان حمید

در مطبع العلوم علیگڈه باهتمام سید اصغر علی الوری طبع شد

۱۳۱۴ھ

التماس

بندہ کمترین ! اضعف عباد اللہ الکریم المحتاج الی رحمۃ ربہ الغنی القوی ابو القاسم مقرب علی النقوی محرر الجرنال العربی المسمی بالنفع العظیم لاہل ہذا الاقلیم المطبوع بہ بلدۃ لاہور سابقاً۔ ومدرس اللغۃ العربیۃ بمدرسۃ ریواڑی حالا عفا اللہ عنہ وعن آبایہ بحق سیدنا محمد وابنایہ۔

اس اربعین کے ناظرین کی خدمت مبارک میں عرض رسا ہے کہ اس کتاب میں روایات واحادیث صحاح کا التزام بخوبی تمام کیا گیا ہے۔ احادیث قدسیہ آئینہ جنکا ترجمہ بلاکم وکاست نظم میں ہے وہ سب کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ تالیف جناب شیخ الاسلام شیخ محمد بن الحسن بن علی بن الحسین الحر العاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی سے ماخوذ ہیں۔ اور دیگر روایات واحادیث ومضامین جو احادیث مذکورۃ المتن کی تائید میں یا بمناسبت مقام جا بجا وارد کیے ہیں وہ اکثر اور زیادہ تر جناب آیۃ اللہ فی العالمین سید المتکلمین وسند المناظرین مولانا مولوی سید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ کی کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار سے لیے ہیں اور اُس جناب نے کل مضامین و روایات واحادیث واخبار کتب اہل سنت سے خود نکالکر آپ ملاحظہ فرماکر نقل کیے ہیں متقدمین ہی کی تحقیقات پر منحصر نہیں رکھا اور وہ کل کتابیں منقول عنہا جناب ممدوح مرحوم کے کتب خانہ میں موجود ہیں۔ اور بعض روایات احادیث بخصوص الفاظ میں تفسیر روایح القرآن وکشف الغمہ میں سے نقل کی گئی ہیں اور صاحب روایح القرآن وصاحب کشف الغمہ نے کتب اہل سنت کے حوالہ سے لکھی ہیں جن حضرات کو مزید تحقیق منظور ہو وہ اصل کتب منقول عنہا میں ان روایات واحادیث کو ملاحظہ فرمائیں۔

اور مخفی نہ رہے کہ اس عاجز نے تمام یہ مضامین فی مدح مولانا امیر المومنین اصلاح قلوب ناظرین وتفریح مومنین وتخصیص حق ویقین وہدایت مسلمین کے لیے نیک نیتی سے بالفاظ ملائمہ

واقوال البینہ لکھی ہیں اور حکم محکم قولا لہ قولا لینا پر ہر مضمون میں ہر مقام میں پورا پورا عمل کیا گیا ہے تاکہ کل اہل اسلام اس کتاب کو بشوق تمام مطالعہ کریں اور حظ وافر اٹھائیں اور قوت ایمان سے بہرہ کاملہ پائیں وما توفیقی الا باللہ العلی الرحیم الکفیل وہو الہادی الی سواء السبیل وہو حسبی ونعم الوکیل۔

نیز واضح ہو کہ یہ حقیر سراپا تقصیر زائر حضرت بشیر و نذیر و غلام غلامان جناب امیر کل امیر مبشر بالجنان ہے مجملاً اسکا یہ بیان ہے کہ بتاریخ ۱۸ ماہ مبارک رمضان ۱۳۴۲ھ ہجری کو مدینہ منورہ میں صبح صادق کے قریب رویای صادقہ میں یہ کمترین عقیدت گزین بارشاد فیض بنیاد جناب سیدۃ نساء عالمین بضعۃ خاتم النبیین فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ وسلامہ علی ابیہا وعلیہا وبعلہا وبنیہا واحبہا واخیہا وذریتہا وموالیہا مبشر بجلد بریں ہوا ہے فالحمد للہ علی کل نعمۃ کانت اوہی کائنۃ والحمد للہ الذی منّ علینا بولایۃ مولانا امیر المومنین واولادہ الطیبین صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیہم اجمعین۔ اب اس اربعین کے دیکھنے والوں کی خدمت میں بڑی ادب اور عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ اس کتاب سے جو کچھ حقیر کا مذہب ثابت ہوتا ہے اوسپر اور رویائی صادقہ مذکورہ پر اور حدیث متفق علیہ ستفترق امتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ کلہم فی النار الا واحدہ پر لحاظ اور خیال کر کے خود نتیجہ نکال لیں۔ والسلام علی من اتبع الہدی ما شاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اللہ ربی لا اشرک بہ شیئاً توکلت علی الحی الذی لا یموت وهو التواب الرحمن الرحیم۔

اطلاع

بابرار و مومنین ناظرین اربعین

حضرات! ذریعۃ النجات فی یوم العرصات جو کہ جناب امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیح صحیح حالات اور واقعات کے بیان میں تقریباً ۸۰ جزو کی کتاب اس حقیر نے تالیف کی ہے اور اسکا اشتہار علیحدہ دیا ہے اُسکے چار چار جزو انشاء اللہ تعالیٰ ماہ بماہ شائع کیے جائیں گے اور خریداروں سے قیمت ہر چہار جزو مذکورہ کی صرف ۴؍ ماہوار لی جائیگی جو صاحب ۵؍ روپیہ قیمت کل کتاب مذکور کی اور ۱۰؍ بابت محصول ڈاک پیشگی عنایت فرمائینگے اونکی خدمت میں ایک سال ۸ ماہ تک چار جزو ماہوار کتاب مذکور کے روانہ ہوں گے یہاں تک کہ پوری کتاب اُنکی خدمت میں پہنچ جائیگی۔

اس اربعین کا تیسرا حصہ بھی طیار ہے جس طرح اس دوسرے حصہ کی قیمت پیشگی عہ قرار دی گئی تھی اُسی طرح اُس تیسرے حصہ کی قیمت پیشگی ۸؍ مقرر کی گئی ہے دو سو درخواست مع قیمت مذکورہ کے آنے پر وہ حصہ طبع کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

دیوان ابیات الجنان فی مدح سید الانس والجان کا دوسرا حصہ جو فی مدح امناء الرحمان ہے اور اُسکے آخر میں سلام اور مراثی و قصائد و مسدسات وغیرہ بھی ہیں اُسکا طبع ہونا پہلے حصہ کے فروخت ہونے پر موقوف ہے۔ پہلے حصہ کی قیمت علاوہ محصول ڈاک کاغذ سیرام پوری ۴؍ کاغذ ڈمی ۶؍۔

راقم اثم مقرب علی ابوالقاسم

نحمد اللہ و نحمدہ اولاً و آخراً و نصلی علی سیدنا محمد و آلہ باطناً و ظاہراً

فہرست مضامین کتاب صداقت آئین سراپا ہدایت و ارائۃ الطریق الی الدین المبین الموصل الی الحق و الیقین المسمی باربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین علیہ و علی اولادہ الطیبین المعصومین الآف التحیات و التسلیمات من اللہ رب العلمین الی یوم الدین

بسم اللہ و نحمدہ اولاً و اخراً و نصلی علی سیدنا محمد و آلہ باطناً و ظاہراً

فہرست مضامین کتاب صداقت آئین سراپا ہدایت و

ارائة الطریق الی الدین المبین الموصل الی الحق والیقین المسمی باربعین

فی فضائل مولانا امیر المومنین علیہ وعلی اولادہ الطیبین المعصومین

الاف التحیات والتسلیمات من اللہ رب العلمین الی یوم الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اُس خدائے پاک کو زیبا ہی ہر زماں
جسنے کہ لفظ کُن سے کیا خلق کل جہاں

واحد ہے لاشریک ہے وہ ربِ دوسرا
ہرگز نہیں عدیل کوئی اُسکا دوسرا

فاطر ہے وہ صمد ہے احد ہے علیم ہے
حادث نہیں وہ خالقِ عالم قدیم ہے

خالق کی حمد کر سکے مخلوق کس طرح
رازق کا شکر کر سکے مرزوق کس طرح

برتر گمان و وہم سے وہ ذوالجلال ہے
ممکن سی حمد واجبِ مطلق محال ہے

ممکن سے ممتنع ہے کہ واجب کی ہو ثنا
اِلّا وہی جو آپ ہے واجب نے کہدیا

اُسکی ثنا میں سورۂ توحید کو پڑھیں
واجب کی حمد اِس کے سوا اور کیا کریں

جب نطق وہ کریم ہی ہمکو عطا کرے
شکر اُسکا کس زباں سے بشر پھر ادا کرے

ایمان و عقل و نطق جو اُسنے عطا کئے
قرباں میں اس کرم کے درِ بے بہا دئے

مُناجاتُ بدرگاہِ جنابِ مجیبُ الدعواتُ وقاضیُ الحاجاتُ جَلَّ جلالہُ وعَمَّ نوالہٗ

اے بے مثیل و واحد و یکتا کہوں میں کیسا
تیری ثنا میں کلمۂ توحید کے سوا

تیرا کوئی شریک نہیں کائنات میں
نے تیرا ند نہ مثل ہے ذات و صفات میں

ممکن نہیں بشر سے ثنا تیری اے کریم
تیری صفات پاک ہیں رحمان اور رحیم

اے منعم و کریم شہنشاہ لایزال
کر ہمپہ اپنے فضل کا اکمال وی کمال

قرباں میں تیرے تو میرا معطی ہے مین گدا
خالی گدا کبھی تیرے در سے نہین پھرا

غائب جو تیرے در سے ہوا اسکا پتا نہین
اسکے لئے سواے جہنم کے جا نہیں

تو منعم و کریم و عفو و مجیب ہے
خالی جو تیرے در سے پھرے بدنصیب ہے

تو خالی ہاتھ در سے نہ دیکھیو مجھے
دارین میں جو خیر ہے وہ دیجیو مجھے

ہمنے کئے ہیں ظلم جو اپنے نفوس پر
تعداد ان کی یاد نہیں ہیں وہ کسقدر

بخشے نہ تو جو ان کو ہمارا خسارہ ہے
بے چارہ ہم ہیں کوئی نہ چارہ ہمارا ہے

لا تقنطوا جو تو نے ہے قرآن میں کہا
اس پر بھروسہ بندۂ مسرف نے ہے کیا

گرچہ گناہگار سزاوار نار ہوں
پر تجھسے فضل و عفو کا امیدوار ہوں

مجھکو عذاب دینے سے تجھکو تو ہے غنا
میں تیرے فضل و رحم کا محتاج ہوں سدا

کر مجھپہ رحم احمد مختار کا طفیل
مت دے عذاب حیدر کرار کا طفیل

بنت رسول صاحب تطہیر کا طفیل
کر فضل مجھپہ شبر و شبیر کا طفیل

تعذیب میں میرا تو خسارہ ہے بالیقیں
تو گر عذاب دے تجھے کچھ منفعت نہیں

گر رحم تو کرے تو خسارہ نہیں تجھے
بے تیرے رحم کے کوئی چارہ نہیں مجھے

تو داد کریم قاضی حاجات ہے توہی
ہم ہیں عصاۃ غافر سیئات ہی توہی

لاریب ہے کمال غنا تیرے واسطے
سبکو فنا ہے اور بقا تیرے واسطے

خلاق بے مثال و جمیل الصفات تو
رزاق کل جہانکا ہے اے پاک ذات تو

پس تیری نعمتوں کا نہیں حصر و انتہا ۔ کس کس شکر بندہ عاجز کرے ادا

جسطرح تیری حمد بشر سے محال ہے ۔ بس شکر کا بھی حمد کی مانند حال ہے

الطاف کی نہ حد نہ عطایا کا انحصار ۔ احسان کا نہ حصر نہ انعام کا شمار

نعمات کا حساب نہ گنتی عطا کی ہے ۔ تعداد بخششوں کی نہ جود و سخا کی ہے

محسن ادائے شکر کی قوت نہیں ہمیں ۔ دل اور زباں مقر ہیں کہ طاقت نہیں ہمیں

تیری عطا کا ہو نہیں سکتا ہے گو شمار ۔ کل نعمتوں سے ہے بڑی فضل میں ایک چار

اسلام و عقل و نطق و ولائے ابوتراب[سلہ] ۔ کل نعمتوں سی انکو فضیلت ہے بے حساب

چاروں یہ جسنے پائے ہیں بیشک سعید ہے ۔ رات اسکی شب برات تو دن اسکا عید ہے

بس تیرے فضل و لطف کا کیونکر کریں شمار ۔ بیڑا ہمارا کر دیا اپنے کرم سے پار

عمران کے پسر نے کی جس شے کی آرزو[ک] ۔ ہمکو وہ تو نے بخشی ہے الحمد ہو ابرو

محسوب تو نے ہمکو کیا ہے کرام میں ۔ داخل کیا ہے امت خیر الانام میں

سلہ (ولائے ابوتراب) یہاں ولا ضد بغض نہیں بلکہ جناب امیرالمومنین و سید الوصیین علیہ السلام کے الویت و اولیت کے انکار کی ضد ہے کیونکہ جو ولا بغض کے مقابل ہیں ہے وہ اسلام کے مفہوم اور منطوق میں داخل ہے اور بغض اور دشمن اس جناب کا زمرہ اسلام سے خارج اور ملت کفار میں شامل ہے یہاں ولا سے مراد تسلیم ولایت و اقرار خلافت خلیفہ برحق و وصایت وصی مطلق بلا فصل ہے ۱۲

ک وَكَانَ فِيمَا نَاجَاهُ اَنْ قَالَ لَهُ يَا مُوسٰى لَا اَقْبَلُ الصَّلٰوةَ لِمَنْ تَوَاضَعَ عَظَمَتِي وَاَلْزَمَ قَلْبَهُ خَوْفِي وَقَطَعَ نَهَارَهُ بِذِكْرِي وَلَمْ يَبِتْ مُصِرًّا عَلَى الْخَطِيئَةِ ۔ وَعَرَفَ حَقَّ اَوْلِيَائِي وَاَحِبَّائِي فَقَالَ مُوسٰى يَا رَبِّ تَعْنِي بِاَوْلِيَائِكَ وَاَحِبَّائِكَ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوبَ فَقَالَ تَعَالٰى وَهُمْ كَذٰلِكَ يَا مُوسٰى اِلَّا اَنِّي اَرَدْتُ

اور مصطفیٰ کو تو نے کیا شافع عصات	دکھلائی اُس جناب نے ہمکو رہ نجات
کیونکر ادا ہو شکر ترا ہمسے اے کریم	قایم کیا ہے تو نے ہمیں رہ قویم
سچونکا ساتھ لگیا بڑا ہوا ہے پار	آل نبی کی کشتی میں ز ار ہوا سوار
توفیق تو نے ہمکو ولاے علی کی ہی	منجی ہے روز حشر میں حیدر کی دوستی

مَن مِن اَجلہٖ خلقتُ اٰدم وحوا دالجنۃ و النّار فقال مُوسیٰ یارب و مَن
هُوَ قال محمد احمد شققتُ اِسمہ مِن اِسمی اِنی انا المحمود فقال موسیٰ یارب
اجعلنی مِن اُمّتہٖ فقال یاموسیٰ انت مِن اُمّتہٖ اِذا عرفت منزلۃ ومنزلۃ
اھل بیتہٖ اِنّ مثلہ ومثل اھل بیتہ فیمن خلقت کمثل الفردوس فی الجنان
لا ییبس ورقھا و لا یتغیّر طعمھا فمن عرفھم و عرف حقھم جعلت لہ
عند الجھل حلماً و عند الظلمۃ نوراً و اجیبہ قبل ان یدعونی و
اعطیہ قبل ان یسألنی ۔ مِن الجواھر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ
صفحہ ۵۰ مطبوعہ بمبئی منہ ۱۲ ؎ قال سبحانہ وتعالیٰ شانہ ۔ سوف یعطیک
ربّک فترضیٰ ۔ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اذخرت شفاعتی لِاھل الکبائر ۔

؎ قال اللہ الکریم فی سورۃ الحجر ھٰذا صراطٌ علیّ مستقیم ۱۲

؎ قولہ تعالیٰ کونوا مع الصادقین ۱۲

؎ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مثل اھل بیتی کسفینۃ نوح مَن رکبھا نجی ومن تخلف عنھا غرق وھویٰ ۔

؎ منجی الخ ۔ لقولہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم یا علی انت و شیعتک ھم الفائزون ۱۲

حب علیؑ نے دلمیں ہمارے جو گھر کیا ۔۔۔ دامن ہمارا دولت ایماں سے بھر گیا
حب علیؑ کی دولت عظمٰی خدا نے دی ۔۔۔ کیسی متین عروۂ وثقیٰ خدا نے دی
شکر خدا کہ ہمکو بڑا مرتبہ ملا ۔۔۔ حق کا حبیب شافع روز جزا ملا
آقا ملا تو خلق کا مشکلکشا ملا ۔۔۔ مشکلکشا کے ملنے سے ہمکو خدا ملا
عقدونکو کھولدیتی ہے مشکلکشا کی مدح ۔۔۔ کفارۂ ذنوب ہے شیر خدا کی مدح
شیر خدا کی مدح ہے خیر الورا کی مدح ۔۔۔ خیر الورا کی مدح ہے خود کبریا کی مدح
اور کبریا کی مدح سے مطلب حصول ہیں ۔۔۔ مطلب حصول ہیں کہ دعائیں قبول ہیں
مداح کا بلند نہ کس طرح پایہ ہو ۔۔۔ ممدوح جسنے احمد و حیدر سا پایا ہو
زایر دعائیں ہوگئیں مقبول تیری سب ۔۔۔ صدقے سے پنجتن کے تجھے بخشدیگا رب
بخشا ئینگے حضور ہمارے گنہ ضرور ۔۔۔ عاصی ہیں ہم شفیع نبی اور خدا غفور

نعت جناب سید المرسلین و خیر الاولین و الآخرین و خاتم النبین و منقبت امیر المومنین و سید الوصیین و یعسوب الدین و مدح ائمہ طاہرین صلواۃ اللہ علیہما و علیہم اجمعین الیٰ یوم الدین

نعت رسول پاک پس از حمد کبریا ۔۔۔ اس زائر نبی کا وتیرہ ہے دائما
اور بعد نعت منقبت شاہ لافتیٰ ۔۔۔ واللہ اپنا ورد ہے ہر صبح ہر مسا
ایمان اپنا ہے یہی اور دین ہے یہی ۔۔۔ واللہ اہل دین کا آئین ہے یہی

ؔ حب علی الخ ۔ من المناقب الخوارزمی عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلعم
حُبُّ علیٍّ حسنۃٌ لاتضرّ معہا سیئۃٌ و بغض علی سیئۃ لا ینفع معہا حسنۃ ؔ بقول الصادقؑ من قال فینا بیت شعر بنی اللہ لہ

مقصود حق کو خلق جہاں سے رسول ہیں | ایجاد کے وہ اصل ہیں اصل اصول ہیں
اللہ کیا رتبہ محمد نے پایا ہے | محبوب حق نے اپنا انہیں کو بنایا ہے
سردار انبیا ہیں حبیب خدا ہیں وہ | خیر الانام شافع روز جزا ہیں وہ
مختار کارخانۂ رب کریم ہیں | منظور بارگاہ غفور الرحیم ہیں
سرکار حق میں سب سے فزوں انکا پایا ہے | پایا نہیں کسی نے انہوں نے جو پایا ہے
مختار روز حشر کا حق نے انہیں کیا | رتبہ دیا جو انکو کسیکو نہیں دیا
بخشی خدا نے انکو سیادت انام کی | انپر ازل سے حق نے نبوت تمام کی
احمد شفیع خلق بروز شمار ہے | انکا وجود رحمت پروردگار ہے
اللہ کی طرف سے ہو صلوات و سلام | انپر اور انکی عترت اطہار پر مدام
لاریب لاکلام پس از سید الانام | حکم خدا سے حیدر کرار ہیں امام
نفس رسول پاک ولی خدا علی | بعد از خدا نبی ہیں پس از مصطفی علی
ذکر علی زبان پہ جاری ہے رات دن | یہ ذکر بھی عبادت باری ہے رات دن
بازو رسول پاک کے دست خدا علی | حق کے ولی نبی کے وصی مرتضی علی
حیدر سے لیکے مہدی ہادی تلک یہ سب | بارہ وصی نبی کے ہیں یہ اولیائے رب
انکو ہر اک خطا سے خدا نے بری کیا | اور انکو انتخاب پئے سروری کیا
از مہد تا بہ لحد یہ معصوم ہیں تمام | مقبول کبریا ہیں نہیں اسمیں کچھ کلام
سب سے فزوں خدا و نبی کو یہ پیارے ہیں | ہم انکے ہیں غلام یہ آقا ہمارے ہیں
ان سب پہ ہو درود خدائے کریم کا | انپر سلام صاحب عرش عظیم کا

التماس بندہ کمترین اقل الحاج والمعتمرین ابوالقاسم مقرب علی النقوی زائر سید المرسلین المتخلص بہ زائر بخدمات مومنین بایقین و غلامان آل طٰہٰ و یٰسین وقاطبتہ ناظرین حق گزین

زائر کی عرض خدمت اہل یقیں میں ہے — حضرات یہ کلام جو اس اربعین میں ہے
ہے یہ کلام پاک احادیث کبریا — یہ اربعین مومنو حصہ ہے دوسرا
آیات بینات میں ہے جزو اولیں — اخبار کبریا سے مزین یہ اربعیں
دو باب ہیں کردئے اس اربعین کے — مسرور اس سے ہوویںگے دل مومنین کے
پہلے میں وہ حدیثیں ہیں جنکو طرق ہیں خاص — اور دوسرے میں عام سے جنکو ہے اختصاص
یہ اربعین ہو مومنوں انکی ثنا میں ہے — مذکور جسکی مدح کتاب خدا میں ہے
ہے ترجمہ کلام خدائے قدیر کا — ثابت ہے جس سے فضل نبی کو وزیر کا
نائب نبی کے بعد بلافصل ہیں علی — اس اربعین سے ہے ثبوت اسکا منجلی
اسلام کی یہ جڑ ہے تو ایماں کی جان ہے — ہے قابل قبول کہ حق کا بیان ہے
اللہ کا کلام ہے تعظیم کیجیے — قول خدائے پاک ہے تسلیم کیجیے
آساں و عام فہم کیا اس کلام کو — ہے نیک نیتی سے نصیحت عوام کو
موتی کلام پاک کے حرؒ[۱] نے کیے بہم — دیکھو بہت سے درج جواہر میں ہیں رقم

۱؎ حر نے الخ - یعنی جناب شیخ الاسلام شیخ محمد بن الحسن بن علی بن الحسین الحر العاملی علا اللہ بلطفہ الخفی والجلی فی کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ میں احادیث ربانیہ و اخبار رحمانیہ کو تالیف و جمع فرمایا ہے ۱۲ منہ

یہ[۱] اور وہ[۲] جو دونوں ہیں ارشاد کبریا	قرآن کا شقیق اسے کہیے تو ہے بجا
یعنی کلام پاک یہ دونوں خدا کے ہیں	ارشاد دونوں خالق ارض وسما کے ہیں
لوگو کلام ایزد قیوم دیکھ لو	منثور موتیوں کو یہ منظوم دیکھ لو
منثور تھے لآلی یکتائے کردگار	زائر نے نظم کر دئے یہ دُرِ شاہوار
یہ ہار موتیوں کا پرویا پئے علی	ہدیہ یہ میرا قبول کرے حق کا وہ ولی
ہدیہ یہ جب قبول امیر عرب کرے	مشکور تب یہ سعی میری میرا رب کرے
بندہ کرے جو مدح علی یہ عسیر ہے	مداح مرتضیٰ کا خدائے قدیر ہے
قرطاس[۳] ہوویں ارض وسما حبر کل بحار	کتّاب اپنے فن میں ہوں کل فرد و ہوشیار

۱ یہ الخ اسکا مشارٌ الیہ کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ ہے ۱۲ منہ

۲ وہ الخ اسکا مشارٌ الیہ قرآن شریف جو بعد میں مذکور ہے اور یہ اضمار قبل از ذکر اُردو کے اشعار میں مروج ومشہور ہے من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الی دواوین الشعراء ۱۲ منہ

۳ نیز اس روایت کو بتغییر یسیر محمد بن یوسف گنجی شافعی نے اپنی کتاب کفایۃ الطالب میں درباب فضائل جناب امیر علیہ السلام وارد کیا ہے دیکھو صفحہ ۵۰ از مجلد حدیث نور من مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار۔

اور نیز مودۃ القربیٰ میں سید علی ہمدانی نے پانچویں مودۃ میں اس حدیث کو حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ سے بایں الفاظ وارد کیا ہے۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رفعہ لو ان البحر مدادٌ والریاض اقلام والانس کتّاب والجن حُسّاب ما احصوا فضائلك یا ابا الحسن قال لعلی۔ یعنی حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام سے کہ اگر دریا سیاہی ہوں اور باغہائے دنیا قلمیں ہوں اور تمام انسان لکھنے والے ہوں، اور تمام جنات محاسب ہوں تو بھی اے ابو الحسن تیرے فضایل کا احصا اور شمار نہیں کر سکتے۔

انسان و جن و جملہ ملک جمع ہوں بہم	اور حشر تک فضایل جیدہ کریں رقم
اقلام کے لئے وہ نیستاں قلم کریں	کیا تاب ہے کہ فضل علی کی رقم کریں
ممکن نہیں بشر سے شہ لافتی کی مدح	اللہ آپ کرتا ہے مشکلکشا کی مدح
لیکن بقدر طاقت خود کچھ بیاں کروں	قدری مناقب شہ مرداں عیاں کروں
اسکی عوض میں تاکہ ثواب ایسے کچھ ملیں	آنکھوں نے جو نہ دیکھے نہ کانوں نے ہوں سنے
لکھتا ہوں یہ جو فضل شہ ذی وقار کے	دانے ہیں چند ڈھیر کے قطرے بحار کے
کوشش ہے مینے کی پئے خوشنودی خدا	اس میری سعی کو کرے مقبول کبریا

عذر زائر بخدمات ارباب فضل و افضال و اصحاب علم و حلم و عقل و دانش و کمال

اغلاط کتریں پہ جو واقف ہوں حق شناس	انکی جناب میں ہے یہ زائر کا التماس
افساد پر نہ قصد کریں نے عمل کریں	اصلاح دیں قصور ہمارے بحل کریں
نسیاں و سہو و چوک ہے انسان کی شان ہے	فلتہ کا ہے صدور بہی اکثر لسان سے
بنیاد اعتقاد میں سید نے ہے کہا	کیا خوب انکا قول ہے بخشے انہیں خدا
ہے کونسا بشر جو مبرا خطا سے ہے	عصمت فقط عنایت و لطف خدا سے ہے
الفاظ و بندشیں میری طلوں یا ملیح	میں چاہتا ہوں یہ کہ مضامین ہوں صحیح
مجھکو بقول حضرت علامۂ زماں	یعنی جناب سید عباس خوش بیاں
مضمون کا ہے خیال کہ کذب و خطا نہو	الفاظ میں تناسب شعری ہو یا نہو
ہوں بندشیں جو سست تو کچھ اسکا ڈر نہیں	تعقید گر کلام میں ہو تو خطر نہیں
علت کے سب حروف جو ساقط ہوئے تو کیا	مضمون گر ہے ٹھیک تو پروا نہیں ذرا

کچھ غم نہیں کہ نظم کی ترکیب ہو تباہ ؛ پابند راستی کا ہے زاہر خدا گواہ

میں جانتا ہوں نظم میں ہیں سر سے جو قصور ؛ پر سچ ہیں وہ قصور ہوا کرتے ہیں ضرور

جس نظم میں کہ جھوٹ نہیں افترا نہیں ؛ اس میں بہ نزد اہل سخن کچھ مزا نہیں

پس شعر ایشیائی میں جتنا کہ ہو دروغ ؛ اہل سخن کی بزم میں پاتا ہے وہ فروغ

پابند راستی کا جو ناظم ہو بالیقین ؛ اُس نظم بانظام میں پھر شاعری نہیں

کذب و دروغ کا ہے اگر نام شاعری ؛ لوگو نہیں ہی تب تو میرا کام شاعری

یہ مثنوی ہماری تو ہے کذب سے بری ؛ اور صدق و راستی سے سراپا ہی یہ بھری

سچ علی نے بخشا ہے سچ سی مجھے فروغ ؛ شاعر نہیں کہ جھوٹ بکوں یا لکھوں دروغ

مضمون جو ہے اسمیں وہ کچھ سرسری نہیں ؛ حق کا کلام پاک ہے یہ شاعری نہیں

ہو لطف شاعری کا جو مطلوب آپکو ؛ ہرگز نہ اس خیال سے یہ مثنوی پڑھو

گر جھوٹ کا ہی شوق تمہیں ہو وی داستان ؛ تو پھر پڑھو خیال کی تم لوگ بوستان

حمزہ کی داستاں سی ہی مطلب کچھ ہی حصول ؛ اسکو پڑھے وہ جھوٹ ہو جس شخص کو قبول

اور جب تمہیں مطالبِ حقہ کا شوق ہو ؛ احکام کبریا و پیمبر کا ذوق ہو

تب شوق سے پڑھا کرو اس مثنوی کو تم ؛ اس مثنوی سے پاؤ صراطِ سوی کو تم

گر شعر اس کتاب کا آئے کوئی پسند ؛ تو ہے دعا سے خیر کا طالب نیازمند

حضرات جب عیوب پہ میرے نظر کریں ؛ لازم ہے عفو و صفح سے غضِ بصر کریں

اردو کی بول چال سے جو لفظ ہو خلاف ؛ معذور اسمیں کہیں مجھے اور کریں معاف

اے صاحبو یہ اصل میں میری زباں نہیں ؛ اسمیں کلام کی مجھے تاب و تواں نہیں

علت کے حرف اسمیں جو گرتے ہیں صاف صاف ؛ اسکا جواز اہل سخن میں ہے بے خلاف

علت کی حرف گرتے ہیں سب کے کلام میں
پہر کیوں مخل ہو نظم کے یہ انتظام میں

تعقید اس کلام میں دیکھیں جو حق شناس
نظم اساتذہ پہ کریں اسکا بہی قیاس

تعقید ہے عیوب میں محسوب بالیقین
بالکل بری مگر کوئی اس سے رہا نہیں

ہاں فرق صرف یہ ہے جو ہیں قادر الکلام
ہے انکی ہاں یہ جیسے نمک ہو پئے طعام

اضمار قبل ذکر ہے اک بیت میں ہوا
اردو کی نظم میں ہے جواز اسکا مطلقا

اہل سخن کا ہے یہی آئین دیکھ لو
آئے نہ گر یقین تو دواوین دیکھ لو

شاہ سخن تو اصل انیس و دبیر ہیں
پہر انکے بعد جو ہیں وہ انکے فقیر ہیں

اقلیم نظم کے لئے جو جو کہ ہیں ملوک
انکا ہی دیکھ لو اسی مسلک پہ ہے سلوک

البابُ الاولُ فی الاحادیثِ الشریفۃ القدسیۃ المنقولۃ بطرقِ الامامیۃِ فی مدحِ مولانا و سیدنا امیر المومنین والائمۃ من ولدہ علیہم السّلام

قد کتبتُ مِن جملتہا عشرین حدیثاً

الحدیثُ الشریفُ القدسی ۱ صفحہ ۱۴۳ من الجواہر السنیہ فی الاحادیثِ القدسیہ محمّد بن یعقوب الکلینی عن محمد بن یحیی و محمد بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن جعفر عن الحسن بن ظریف و علی بن محمد عن صالح بن حماد عن بکر بن صالح عن عبد الرحمن بن سالم عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قَالَ قَالَ ابی لِجَابِرِ بن عبد اللہ الانصاری اِنَّ لی الیک حاجۃً فمتی یخفُ علیکَ اَنْ اخلو بکَ فاسئلکَ عنہا قَالَ لہٗ جَابر اَیَّ الاوقاتِ احببتَ فخلا بہٖ فی بعضِ الایامِ فقال لہٗ یا جابرُ اخبرنی عن اللوحِ الذی رَاَیتَہٗ فی یدِ اُمّی فاطمہ بنت رسولِ اللّٰہ وما اخبرتکَ اُمّی انّہٗ فی ذلکَ اللوحِ مکتوبٌ فقالَ جابر اشہدُ باللّٰہِ انی دخلتُ علی اُمّکَ فاطمہ بنت رسولِ اللّٰہ

نهيتها بولادة الحسين ورأيت في يدها لوحا اخضر ظننت انه من زمرد ورايت فيه كتابا ابيض
شبيه نور الشمس فقلت بابي انت وامي يا بنت رسول الله ما هذا اللوح فقالت هذا اللوح
اهداه الله الى رسول الله فيه اسم ابي واسم بعلي واسم ابني واسم الاوصيا
من ولدي واعطانيه ابي ليبشرني بذلك قال جابر فاعطتنيه امك فاطمة فقرأته واستنسخته
فقال له ابي فهل لك يا جابر ان تعرضه على فمشى معه ابي الى منزل جابر فاخرج صحيفة من
رق فقال يا جابر انظر في كتابك لاقرأ عليك فنظر جابر في نسخته فقرأه ابي فما خالف حرف حرفا
فقال جابر اشهد اني هكذا رأيته في اللوح مكتوبا۔

بسم الله الرحمن الرحيم هذا كتاب من الله العزيز الحكيم لمحمد نبيه ونوره وسفيره وحجابه
ودليله نزل به الروح الامين من عند رب العالمين عظم يا محمد اسمائي واشكر الائي ولا تجحد نعمائي
اني انا الله لا اله الا انا قاصم الجبارين ومديل المظلومين وديان الدين اني انا الله لا اله الا
انا فمن رجا غير فضلي او خاف غير عدلي عذبته عذابا لا اعذب به احدا من العالمين فاياي فاعبد
وعلي فتوكل اني لم ابعث نبيا فاكملت ايامه وانقضت نبوته الا جعلت له وصيا واني فضلتك
على الانبياء وفضلت وصيك على الاوصياء واكرمتك بشبليك وسبطيك حسن وحسين
فجعلت حسنا معدن علمي بعد انقضاء مدة ابيه وجعلت حسينا خازن وحيي واكرمته بالشهادة
وختمت له بالسعادة وهو افضل من استشهد وارفع الشهداء درجة جعلت كلمتي التامة
عنده وحجتي البالغة معه بعترته اثيب واعاقب اولهم سيد العابدين وزين اوليائي الماضين
وابنه شبيه جده المحمود محمد الباقر لعلمي والمعدن لحكمتي سيهلك المرتابون في جعفر الراد عليه
كالراد علي حق القول مني لاكرمن مثوى جعفر ولاسرنه في اشياعه وانصاره واوليائه انتجبت بعده
موسى فتنة عمياء حندس لان خيط فرضي لا ينقطع وحجتي لا تخفى وان اوليائي يسقون بالكأس الاوفى

ومن جحدہ احداً منہم فقد جحد نعمتی ومن غیر آیۃً من کتابی فقد افتری علی ویلٌ للمفترین الجاحدین عند انقضاء مدۃ موسیٰ عبدی وحبیبی وخیرتی فی علی ولیی وناصری ومن اضع علیہ اعباء النبوۃ امتحنہ بالاضطلاع بہا یقتلہ عفریتٌ مستکبرٌ یدفن فی المدینۃ التی بناھا العبد الصالح الی جنب شر خلقی حق القول منی لاسرنہ بمحمد ابنہ وخلیفتہ من بعدہ ووارث علمہ فہو معدن علمی وموضع سری وحجتی علی خلقی لا یومن عبد بہ الا شفعتہ فی سبعین من اہل بیتہ کلہم قد استوجبوا النار واختم بالسعادۃ لابنہ علی ولیی وناصری والشاہد فی خلقی وامینی علی وحیی اخرج منہ الداعی الی سبیلی والمعدن لعلمی الحسن واکمل ذلک بابنہ م ح م د رحمۃً للعالمین علیہ کمال موسیٰ وبہاء عیسیٰ وصبر ایوب فتذل اولیائی فی زمانہ وتتہادیٰ رؤسہم کما تتہادیٰ رؤس الترک والدیلم فیقتلون ویحرقون ویکونون خائفین مرعوبین وجلین تصبغ الارض بدمائہم ویفشو الویل والرنۃ فی نسائہم اولئک اولیائی حقاً بہم ادفع کل فتنۃ عمیاء حندس وبہم اکشف الزلازل وارفع الاصار والاغلال اولئک علیہم صلوات من ربہم ورحمۃ واولئک ہم المہتدون۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی

کرتا ہوں ابتدائے سخن حق کے نام سے — تا مجھکو اقتدا ہو خدا کے کلام سے
حمد خدائے پاک سے کرتا ہوں ابتدا — ارشادِ مصطفیٰ سے ہوتا مجھکو اقتدا
فرماتے ہیں یہ صادقِ ذریتِ نبی — جابر سے ایک روز یہ کہنے لگی ابی
خواہاں ہوں ای مصاحب سردارِ کائنات — خلوت جو ہووے تمسے تو پوچھوں میں ایک بات
جابر نے عرض کی کہ ہے خلوت کا اختیار — جسوقت آپ چاہیں کریں امر آشکار
اک روز پھر بلا کے انہیں تخلیہ کیا — والد نے تب یہ جابر انصار سے کہا

بتلاؤ مجھکو حال تم اس لوح پاک کا | بنت نبی کے پاس جسے تمنے دیکھا تھا
اور اُس کے باب میں جو میری ماں ذکر کیا | دہراؤ میرے سامنے سب تم وہ ماجرا
وہ بولے حق گواہ ہے اے دین کے مقتدا | میں ایک روز فاطمہ زہرا کے گھر گیا
پیدا ہوے تھے سبط نبی شاہ مشرقین | تھے بس انہیں دنوں میں تولد ہوئے حسین
پہنچا جو میں بخدمت مخدومۂ جہاں | کی تہنیت ولادۃ شبیر کی بیاں
اک لوح سبز ہاتھ میں اُنکے پڑی نظر | مینے کیا گماں ہی زمرد کی سر بسر
دیکھا یہ مینے اُسپہ ہیں تحریر کچھ سطور | ساطع ہی اُن حروف سے چوں آفتاب نور
کی عرض مینے اُن سے کہ اے دختر رسول | ماں باپ میرے آپ پہ قربان یا بتول
لوح زمردیں کہاں سے یہ آئی ہے | فرمایا میرے باپ نے حق سے یہ پائی ہے
اسمیں ہی نام باپ کا میرے لکھا ہوا | ہے درج اسمیں حق نے کیا اسم مرتضےٰ
تحریر اسمیں سب مرے بیٹوں کے نام ہیں | حیدر کے بعد جو کہ جہاں کے امام ہیں
مجکو یہ لوح اسلیے بابا نے لاکے دی | تا مجھکو اس بشارت عظمی سے ہو خوشی
والد سے پھر یہ جابر انصار نے کہا | وہ لوح مجھکو آپکی مادر نے کی عطا
پہلے تو مینے اُسکی عبارت پڑھی تمام | بعد اُسکے نقل کر لیا مینے وہ کل کلام
پھر اُن سے میرے والد ماجد نے یوں کہا | جابر تو خاص نقل وہ چلکر مجھے دکھا
پس نقل لوح دیکھنے کو تب گئے آپ | جابر کے ساتھ خانۂ جابر کو میرے باپ
حضرت نے اپنا آپ صحیفہ لیا نکال | اس نور کے صحیفہ کا کاغذ تھا بے مثال
جابر سے پھر کہا کہ میں اپنے صحیفہ کو | پڑھتا ہوں دیکھو نقل میں لکھا ہی تمنے جو
اپنا صحیفہ حضرت باقر نے کل پڑھا | جابر بھی اپنے لکھے کو بس دیکھتا رہا

ف۔ مخدومۂ جہاں کی خدمت میں گیا
کی تہنیت ولادۃ شبیر کی ادا۔

پس اس مقابلہ سے یہ تحقیق ہو گیا ہرگز نہ فرق دونوں میں تہا ایک حرف کا
جابر نے عرض کی کہ شہادت میں دیتا ہوں دیکھا تہا مینے لوح پہ لکھا ہوا تہا یون
پہلے خدا کا نام تہا تحریر لوح پر بعد اُسکے پہر قسم تہا یہ مضمون بسر
اب مطلب کتاب غفور الرحیم ہے یہ نامۂ خدائے عزیز و حکیم ہے
مقولہ زاہر
ہے اس نبی کی سمت جو نور جلیل ہے اُسکا سفیر اور حجاب و دلیل ہے
لائے ہیں اس کتاب مبارک کو خود امین نزد نبی بحکم خداوند عالمین
نعمائے رب کے شکر میں احمد نہ کر قصور اسمائے پاک کی میری تعظیم کر ضرور
آلائے کبریا سے نہ انکار کر کبہی کوئی نہیں الہ بجز میرے اے نبی
جبار کو میں توڑ کے پل میں فنا کروں مظلوم کا مدیل ہوں دیّانِ دین ہوں
جز میرے کوئی رب نہیں یہ امر جان لیں بے مثل و لاشریک ہے مجہے لوگ مان لیں
جز میرے فضل کے جو رجا غیر سے کرے جز میرے عدل کے جو کوئی غیر سے ڈرے
دونگا اسے سزا جو کسیکو بہی دی نہو مخلوق بہر میں جو کہ کسیکو ملی نہ ہو
احمد تو خاص میری عبادت میں کر قیام لازم ہے تجہکو مجہپہ بہروسہ رہے مدام
ایام جس نبی کی نبوت کے جب تمام ہوتے رہے تو بعد میں اُنکے ہوئے امام
تجہکو شرف تو مینے دیا انبیا پہ ہے تیرے وصی کو فضل دیا اوصیا پہ ہے
تجہکو کیا بزرگ حسن اور حسین سے اکرام ہر دو شبل سے اور نور عین سے
رتبہ دیا حسن کو شہ اوصیا کے بعد کان علوم اسکو کیا مرتضےٰ کے بعد
شبیر جسکو وحی کا خازن بنایا ہے اکرام و فضل اُسنے شہادت سے پایا ہے
اُسپر ہوا شرف کا شہادت کا خاتمہ اُسپر ہوا تمام سعادت کا خاتمہ

رتبہ فزوں ہی سب سے ترے نور عین کا ۔ برتر ہے کل شہیدوں سے درجہ حسین کا

کلمہ اُسیکو اپنا ہے میں نے دیا ہوا ۔ اسکو ہے اپنے حجت بالغ کیا ہوا

خلقت میں میرا کلمہ باہر حسین ہے ۔ دنیا میں میری حجت قاہر حسین ہے

دونگا جزا سزا جو میں لوگونکو ہی وہ سب ۔ شبیر ہی کی عترت و اولاد کے سبب

اول علی ہیں انہیں جو ہیں اُنکے نور عین ۔ سردار عابدونکی میرے اولیا کے زین

اُسکا پسر محمد باقر ہے پھر امام ۔ ہوگا مشابہ احمد مرسل سے لاکلام

باقر ہمارے علم کا حکمت کی کان ہے ۔ اپنے پدر کے بعد شہ انس و جان ہے

ہونگے ھلاک اور پھنسینگے عذاب میں ۔ شک لائینگے جو جعفر صادق کی باب میں

جسنے کہ قول جعفر صادق کو رد کیا ۔ گویا کہ اُسنے رد ہی کیا قول کبریا

بیشک کرونگا رتبہ جعفر کو میں بلند ۔ پائیگا میرے فضل سے پایہ وہ ارجمند

انصار و اولیا سے اُسے خوش کرونگا میں ۔ شیعہ کرم سے اپنے بہت اسکو دونگا میں

پھر اُسکے بعد جو کہ اندھیرا سا چھائیگا ۔ فتنہ تمام خلق میں تب زور پائے گا

اُسکو کرونگا دفع میں موسی کے نور سے ۔ فتنہ شکست پائیگا اُنکے ظہور سے

رشتہ نہ میرے فرض کا ٹوٹیگا بس کبھی ۔ حجت میری جہاں میں نہ ہوویگی مختفی

میرے ولی تو جام لبالب کو پائینگے ۔ او منکرین مید سے جہنم کو جائینگے

انکار انمیں ایک کا بھی جو کرے بشر ۔ منکر ہے میری نعمت عظمی کا وہ اشر

آیت میرے کلام کی جسنے بدل ہی دی ۔ بولا ہے اُسنے جھوٹ وہ مجھپر ہے مفتری

بعد انقضائے مدت کاظم شہ انام ۔ جو میرا برگزیدہ ہے محبوب نیکنام

موسی کا وہ پسر ہے امام رضا ہے وہ ۔ اپنے پدر کی طرح حبیب خدا ہے وہ

تہذیب دیں کے واسطے دونگا اسے توان
اُسکی کرونگا طاقت و قوۃ کا امتحاں

تہذیب اپنے دیں کی اُسی سے کرونگا میں
ترین دیں کے بوجھ کو اسپر دھرونگا میں

اور اشقیا عدو جو ہمارے ولی کے ہیں
اُن کا ذبونپہ دیل جو منکر علی کے ہیں

میرا ولی علی رضا جو کہ ہوئیگا
اُسکو کریگا قتل وہ عفریتِ بےحیا

ہوئیگا جو لعین تکبر میں مبتلا
ماریگا اس ولی کو وہ بے جرم و بے خطا

ہے جو بنایا بندۂ صالح نے ایک شہر
اس شہر میں کریگا وہ ملعون اپنے قہر

مظلوم جب شہید ہو راہِ خدا میں وہ
تب بدترین خلق کے پہلو میں دفن ہو

سچ ہے یہ قول میری طرف سے کہ تب ضرور
اُسکے پسر تقی سے میں دونگا اسے سرور

بھیجے رضا کے وارثِ علمِ رضا ہے وہ
کانِ علوم و موضعِ سرِ خدا ہے وہ

بعد از رضا ہے خلق پہ وہ حجتِ خدا
ایمان اسپہ جو کہ میرا عبد لائے گا

گر اسکے خاندانیں ستر گناہ گار
ایسے ہوں جنکے واسطے واجب ہوئی ہو نار

انکی شفاعت اُسکے لئے ہے مجھے قبول
کہنے سے اُسکے ہوگی انہیں مخلصی حصول

بعد از محمد ابن علی سرورِ انام
اُسکے پسر پہ ہوگا سعادت کا اختتام

یعنے جو ہوگا پھر میرا ناصر میرا ولی
شاہد تمام خلق پہ ہے وہ علی تقی

وہ میری وحی کے لئے دنیا میں ہے امیں
پھر اسکی پشت سے میں نکالونگا بایقیں

اسکو جو راہ حق کی طرف کو بلائے گا
وہ ہے حسن جو معدنِ علمِ خدا ہو

مہدی دیں پہ ہوگا امامت کا اختتام
ہوئیگا اس سے دین کا اکمال اور قیام

مجھسے کمالِ موسیٰ عمراں وہ پائے گا
عیسےٰ کا سب بہا اُسے کرونگا میں عطا

ایوب کا سا صبر اُسے دیویگا کریم
ہوئیگا کل جہاں پہ وہ رحمتِ رحیم

غیبت میں انکی ہونگے سرِ اولیا ذلیل	کفار کی طرح سے کئے جائینگے قتیل
مومن جہاں میں سخت اذیت اٹھائینگے	اور آگ میں بہت سے وہ جلوائے جائینگے
ہوئیگا خوف و رعب سے انکو بہت ملال	بے جرم انکے خون سے ہوگی زمین لال
پہنچیگی مومنوں کو اذیت وہ برملا	جس سے نسا میں ہوگا بہت نوحہ و بکا
سچے میرے ولی ہیں یہ مذکور جو ہوئے	کرتا ہوں میں فساد کو دور انکی وجہ سے
انکے طفیل قحط و غلا دور ہوتے ہیں	انکے سبب سے رنج بھی کافور ہوتے ہیں
یہ وہ ہیں جنپہ ہے میری صلواۃ دائما	یہ مہتدین ہیں نہیں کچھ اسمیں شک ذرا

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲ صفحہ ۳۷ من الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

عن محمد بن یحییٰ عن محمد بن الحسین عن احمد بن محمد عن ابن محبوب عن محمد بن الفضیل عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول لما ان قضیٰ محمد نبوتہ و استکمل ایامہ اوحی الیہ اللہ ان یا محمد قد قضیت نبوتک و استکملت ایامک فاجعل العلم الذی عندک والایمان والاسم الاکبر و میراث العلم و آثار علم النبوۃ فی اہل بیتک عند علی بن ابی طالب فانی لن اقطع العلم والایمان والاسم الاکبر و میراث العلم و آثار علم النبوۃ من العقب من ذریتک کما لم اقطع من ذریات الانبیاء ۴۔

ترجمۃ الحدیث القدسی نمبر ۲

حمزہ کے باپ سے ہے جو اہر میں رقم	فرماتے ہیں حضرت باقرِ شاہِ امم
پورے ہوئے نبوت احمد کے جبکہ دن	اور ہوچکا نبی کا تریسٹھ برس کا سن

کی وحی حق نے احمد مرسل کو اے نبی	مدت تمہاری عمر کی اب ختم ہو چکی
پورا زمانہ اپنی نبوت کا کر چکے	اب علم اپنی آل میں حیدر کو دیجیے
کردو سپرد حیدر صفدر کو جلد اب	ایمان و اسم اکبر و میراث علم سب
ہرگز نہ انکو قطع کرونگا میں بس کبھی	میراث علم دیتی رہی انبیا سبھی

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۳۳ صفحہ ۱۷۶ من الجواہر السنیہ فی الاحادیث القد

عن احمد بن محمد و محمد بن یحییٰ عن محمد بن الحسین عن احمد بن محمد عن ابی الحسن الکنانی عن جعفر بن نجیح الکندی عن محمد بن احمد بن عبد اللہ العمری عن ابیہ عن جدہ عن ابی عبد اللہ قالَ اِنَّ اللہ تعالیٰ انزلَ علیٰ نبیہ کتاباً قبلَ وفاتِہٖ فقالَ یا محمد ہذہٖ وصیتکَ الی النجبۃ من اھلکَ قالَ ومَن النجبۃ من اہلی قالَ علی بن ابی طالب وولدُہٗ علیہم السلام وکانَ علی الکتابِ خواتیم من ذہب فدفعہٗ النبیّ الی امیر المومنینَ وامرہ ان یفکّ خاتماً ویعمل بما فیہِ ففعلَ ودفعہٗ الی الحسنِ ففکّ خاتماً وعمل بما فیہ ثم دفعہ الی الحسینِ ففکّ خاتماً فوجد فیہِ انْ اخرج بقومٍ الی الشہادۃ ولا شہادۃ لہم الا معکَ واشرِ نفسکَ للہ عزّوجل ففعلَ ثم دفعہٗ الی علی بن الحسین ففکّ خاتماً فوجد فیہِ انْ اطرقْ واصمتْ والزمْ منزلکَ واعبد ربکَ حتی یاتیکَ الیقین ففعلَ ثم دفعہ الی محمد بن علی ففکّ خاتماً فوجدَ فیہ انْ حدّث النّاسَ وافتہم ولا تخافنّ الا اللہ فانہٗ لا سبیلَ لاحدٍ علیکَ ثم دفعہٗ الی ابنہ جعفر ففکّ خاتماً فوجد فیہِ حدّث النّاسَ و افتہم وانشُر علومَ اہلِ بیتکَ وصدّق اٰباءکَ الصالحین ولا تخشَ الا اللہ وانتَ فی حرزٍ وامانٍ ففعلَ ثم یدفعہٗ الی ابنہِ موسیٰ وکذلک یدفعہٗ موسیٰ الی الذی بعدہٗ ثم کذلکَ الی قیامِ المہدی - الحدیث قالَ الشیخ الحر العاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی علی حاشیہ

ہذا الحدیث ۔

قولہ ۔ لا تخش الا اللہ یعنی فی الجملہ لا فی التفاصیل فلا ینافی وجود التقیۃ فی احادیثہ علی ان اللہ قد امرہ بالتقیۃ فاذا فعلہا یکون قد خشی اللہ ولم یخش سواہ لخ منہ رح ۔

ترجمۃ الحدیث القدسی نمبر ۳

فرمایا ہے یہ گلشن زہرا کے پھول نے
یعنے جناب صادق آل رسول نے

قبل از وفات سید و سردار مرسلیں
لائے کتاب ایک بحکم خدا امیں

آکر کہا رسول خدا سے کہ اے نبی
بھیجی ہے حق نے لیجئے وصیت آپکی

دیجئے اُسے جو اہل میں ہی آپکے نجی
وہ بولے کون ہے تو امیں نے کہا علی

اور بعد مرتضیٰ کے ہیں اولاد مرتضےٰ
اُن سب کے واسطے ہیں یہ احکام کبریا

مختوم تھی کتاب وصیت وہ سب کی سب
سونے کی اُسپہ مہریں لگی تہیں بحکم رب

حیدر کو وہ بحکم الٰہی نبی نے دی
یعنے کریں وصیت رب پر عمل علی

مولی نے پہلی مہر کو امین سے وا کیا
اُسپر عمل علی نے بحکم خدا کیا

پھر وہ کتاب حضرت شبر کو کی عطا
جو انکو حکم حق تہا وہی لائے وہ بجا

حیدر نے تو کتاب وصیت حسن کو دی
پھر وہ حسن نے سید تشنہ دہن کو دی

کھولی جو اپنی مہر حسین شہید نے
لکھا تہا اُس میں آپ یہ رب مجید نے

تو لیکے اپنی قوم کو جا سوئے کربلا
تجھکو اور اُنکو اجر شہادت کا ہو عطا

تو جان اپنی بیچ دے رب علا کے ہاتھ
کٹوا دے اپنے سر کو تو بس اقربا کے ساتھ

لیکر نکل مدینہ سے جو ہیں ترے قریب
ہمراہ تیرے ہوگی شہادت انہیں نصیب

مقولۂ زائر

راہِ خدا میں بہو کے پیاسے نبیرہ دیا
بیشک مہم عشق الٰہی کو سر کیا

امت کو بخشوا گئے کیا کام کر گئے
راہِ خدا میں مر کے بڑا نام کر گئے

آفت میں گہر کے صبر کیا گہر لٹا دیا
ترجمہ حدیث
اُس شافعِ دو کون نے اسپر عمل کیا

عابد کو جب وصیتِ پروردگار دی
راہِ خدا میں جان تب اپنی نثار کی

عابد نے اپنی مہر کو جسوقت وا کیا
دیکہا تو اُس میں حق نے یہ تحریر تہا کیا

اب تم بسر سکوت میں شام وسحر کرو
صبح ومسا عبادت حق میں بسر کرو

لاؤ بجا عبادت باری یہاں تلک
آئے تمہیں یقین کی منزل جہاں تلک

اُس خاصہ خدا نے اسی پر عمل کیا
نامہ وہ پہر محمدِ باقر کو دے دیا

کہولی جو مہر حضرت باقر نے اُس ماں
تہا اس طرح پہ حکم خداوندِ دو جہاں

حکمِ خدائے پاک کا اظہار تم کرو
احکامِ حق کے نشر میں ہرگز نہ تم ڈرو

اصلا ڈرو کسی سے نہ تم جز خدائے پاک
تمکو مخالفین سے ہرگز نہیں ہے باک

اُسپر عمل کیا شہ عالی مقام نے
احکامِ حق بیان کئے اُس امام نے

پہر پائی اُنسے جعفرِ صادق نے وہ کتاب
اور وا کیا جو مہر الٰہی کا اُس سے باب

لکہا تہا اُسمیں جعفرِ صادق کے نام پر
اظہار کرو مسائل حقہ امام پر

اظہارِ حکمِ ایزدِ برحق کیا کرو
تم ہو امان میں نہ کسی سے ڈرا کرو

نشر علوم آلِ پیمبر کیا کرو
آبائے صالحین کی تصدیق تا کہ ہو

مقولۂ زائر

اس حکم پر حضور نے یہاں تک عمل کیا	دنیا میں ایک علم کا دریا بہا دیا
وہ نامہ اُن سے حضرت کاظم کو پہ ملا	جو حکم تھا اسی پہ انہوں نے عمل کیا
پہنچی یونہی وہ مہدی ہادی تلک تلک	ہر ایک نے عمل کیا اسپر بہ آب و تاب
باقی جو حکم ہیں انہیں کامل کرینگے وہ	انصاف سے زمیں کو سراسر بھرینگے وہ

الحدیث الشریف القدسی ۴ صفحہ ۱۷۸ از جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

وباسنادہ الی ابی جعفر بن بابویہ عن محمد بن علی الاسترابادی عن ابیہ عن یوسف بن محمد بن زیاد و علی بن محمد بن سیار عن ابویہما عن الحسن بن علی العسکریؑ قال ان اللہ اوحی الی رسول اللہؐ انی قد ایدتک بشیعتین شیعۃ تنصرک سراً فسیدہم و افضلہم ابو طالب و شیعۃ تنصرک علانیۃً فسیدہم و افضلہم علی ابن ابی طالب۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۴

منقول یوں امام حسن عسکری سے ہے	ماثور اہل بیت جناب نبی سے ہے
کی وحی حق نے خیر وری کو کہ اے نبی	ہم نے ہی دو گروہ سے تائید تیری کی
اک وہ گروہ چھپکے جو امداد کرتے ہیں	دم بالمنّا وہ تیری محبت کا بھرتے ہیں
سردار اس گروہ کا ہے والد علی	جسنے مدام نصرت و امداد تیری کی
اور دوسرے گروہ کی تائید ہی عیاں	اعلان سے وہ کرتے ہیں امداد ہر زماں

اُن ناصروں میں بہتر و افضل ہیں مرتضیٰ	اُن دوستوں میں برتر و اکمل ہیں مرتضیٰ

الحدیثُ الشریفُ القدسی ۵ صفحہ ۱۸۱

قَالَ حدثنا الحسن بن محمد بن سعید الہاشمی الکوفی قَالَ حدثنا فرات بن ابراہیم بن فرات الکوفی قال حدثنا محمد بن ظہیر قال حدثنا ابو الحسن محمد بن الحسن بن اخی یونس البغدادی ببغداد قال حدثنا محمد بن یعقوب النہشلی عن علی بن موسیٰ الرضا عن ابیہ عن آبائہ عن النبیؐ عن جبرئیل عن میکائیل عن اسرافیل عن اللہ تعالیٰ انہ قَالَ انا اللہ لا الٰہ الا انا خلقتُ الخلق بقدرتی فاخترتُ منہم مَن شئت من انبیائی واخترتُ من جمیعہم محمداً حبیباً وخلیلاً وصفیاً فبعثتہ رسولاً الی خلقی و اصطفیت لہ علیاً فجعلتہ اخاً ووصیاً ووزیراً ومودیاً عنہ من بعدہ الی خلقی وخلیفتی علی عبادی لیبین لہم کتابی ویسیر فیہم بحکمی وجعلتہ العَلَم الہادی من الضلالۃ وبابی الذی اوتی منہ وبیتی الذی من دخلہ کانَ آمناً من ناری وحصنی الذی مَن لجا الیہ حصنہ من مکروہ الدنیا والاخرۃ ووجہی الذی من توجّہ الیہ لم اصرفْ وجہی عنہ وحجتی علی من فی السمٰوات والارضین علی جمیع مَن فیہن من خلقی لا اقبل عمل عاملٍ الا بالاقرار بولایتہ مع نبوۃ احمدَ رسولی وہو یدی المبسوطۃ علی عبادی وہو النعمۃ التی انعمتُ بہا علی مَن اَحببتُہ من عبادی فمن احببتہ من عبادی وتولیتہ عرفتہ ولایتہ ومعرفتہ ومن البغضتہُ من عبادی البغضتہ لانحرافہ عن معرفتہ وولایتہ فبعزتی حلفت وبجلالی اقسمتُ انہ لا یتولی علیاً عبدٌ من عبادی الا زحزحتہُ عن النار وادخلتہ الجنتہ ولا یبغضہ عبدٌ من عبادی الا ابغضتہ وادخلتہ النار وبئس المصیر۔

ترجمۃ الحدیث القدسی نمبر ۵

یعقوب کے پسر نے کہا آٹھویں امام
کرتے ہیں یوں بیان زآبائی نیکنام

فرماتے ہیں حبیب خدا سید الانام
جبریل نے بیاں کیا میکال سے کلام

میکال نے کہا کہ سرافیل کا بیاں
یوں ہے کہ آپ کہتا ہے خلاق انس و جاں

میں ہوں خدائی واحد و خلاق دوسرا
میرا شریک ہو نہیں سکتا ہے دوسرا

پیدا کیا ہے مینے زمین و زمان کو
قدرت سے اپنے خلق کیا ہے جہان کو

پہر انبیا میں جسکو کہ چاہا کیا پسند
اُن سب میں مصطفےٰ کو کیا مینے ارجمند

اپنا حبیب مینے محمد کو ہے کیا
بعد اُسکے پہر علی کو بڑا مرتبہ دیا

اوسکو وزیر اور وصی نبی کیا
پہنچائے تا کہ لوگونکو اُحکام مصطفےٰ

بندونپہ مینے اپنا خلیفہ کیا اُسے
تا منکشف کرے وہ مضامین کتاب کے

مینے بنایا اُسکو علم بہر اہتدا
بچ جائیں تا کہ لوگ ضلالت سے بر ملا

حیدر کو مینے اپنا وہ در ہے بنا دیا
جس سے کہ خلق میری طرف آئے دائما

وہ میرا گھر ہے اسمیں جو داخل ہوا بشر
لاریب نار سے ہے وہ بیخوف و بے خطر

مینے ہی اپنا حصن مقرر کیا علی
اس حصن میں ہے جسنے کہ آکر پناہ لی

حاصل علی کے صدقہ سے اُسکو یہ بات ہے
دنیا و آخرت کے غموں سے نجات ہے

حیدر وہ منہ ہے میرا کہ یا سید الانام
جس شخص کو توجہ ہو اسکی طرف مدام

اُسکی طرف سے منہ کو نہ پہیرونگا ای رسول
وجہ علی کی وجہ سے مجکو یہ ہے قبول

جو جو سما و ارض میں خلقت ہے اے نبی
اُن سب پہ مرتضیٰ ہے میری حجت قوی

از جس کے سبب سے خلق میری طرف آتے دائما

عائل کو جب تلک کہ نہیں حب مرتضےٰ
کرتا نہیں قبول عمل کو میں مطلقا

جو ہو مقر ولایت حیدر کا اے رسول
اور صدق دل سے تیری نبوت کرے قبول

اُسکے عمل قبول میں کرتا ہوں بالیقیں
اُسکے سوا قبول کسیکا عمل نہیں

پھیلا ہوا جو خلق پہ خالق کا ہاتھ ہے
وہ ہاتھ میرا حیدر صفدر کی ذات ہے

لاریب میری نعمت عظمیٰ ہے مرتضیٰ
رکھتا ہوں جسکو دوست میں کرتا ہوں وہ عطا

بندوں میں جسکو دوست میں رکھتا ہوں اے رسول
کرتا ہے بس ولایت حیدر وہی قبول

جو منحرف ولاے علی ولی سے ہے
بیشک بکمال بغض مجھے اس شقی سے ہے

مجھکو قسم ہے اپنے ہی عز وجلال کی
بندوں میں میرے ہوئیگا حیدر کا جو ولی

لاریب میں کرونگا اسے داخل جناں
اور دونگا اسکو آتش دوزخ سے میں اماں

رکھونگا اُس سے بغض جو دشمن علی کا ہے
دوزخ مقام ایسے عدوی شقی کا ہے

کچھ شک نہیں کہ نار میں اُسکا قیام ہے
اسمیں نہیں کلام بُرا وہ مقام ہے

الحدیث الشریف القدسی لمہ ٦ صفحہ ۱۸۲

قال حدثنا احمد بن الحسن القَطّان قالَ حدثنا عبد الرحمن بن محمد الحسینی قال حدثنی محمد بن ابراہیم بن الفزاری قال حدثنا عبد اللہ بن یحییٰ الاہوازی قال حدثنی ابو الحسن علی بن عمرو قال حدثنا علی بن الحسن بن عمرو قال حدثنا الحسن بن محمد بن جمہور قال حدثنی علی بن بلال عن علی بن موسیٰ الرضا عن موسیٰ بن جعفر عن جعفر بن محمد عن محمد بن علی عن علی بن الحسین عن الحسین بن علی عن علی بن ابی طالب عن رسول اللہ عن جبریل عن میکائیل عن اسرافیل عن اللوح عن القلم قال یقول اللہ عزّ وجل وِلایَۃ علی بن ابی طالبِ حِصنی فمَن دَخلَ حِصُنی اَمِنَ ناری۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۶

سلطانِ طوس شاہِ خراساں امام دیں — کرتے ہیں نقل حضرت کاظم سے بالیقیں

کاظم بیان کرتے ہیں صادق سے یہ خبر — وہ کہتے ہیں کہ کرتے تھے ارشاد یوں پدر

مینے سنی حدیث یہ ہی اپنے باپ سے — یعنے جناب سید سجاد کہتے تھے

مجھسے بیاں یہ سید مظلوم نے کیا — فرماتے تھے امیر عرب شیر کبریا

فرمایا مصطفٰے نے کہ جبریل نے کہا — میکال نے ہی مجھسے بیاں اسطرح کیا

یعنے کیا ہے مجھسے سرافیل نے بیاں — وہ کہتے ہیں کہ لوح وقلم نے کیا عیاں

فرماتا ہے یہ آپ خداوند کردگار — ہے دوستی حیدرِ صفدر مرا حصار

اُس حصن میں جو داخل و آباد ہوگیا — بے شبہ نار سے ہی وہ آزاد ہوگیا

الحدیث الشریف القدسی ۷ صفحہ ۱۸

قال حدثنا علی بن عیسیٰ قال حدثنا علی بن محمد ماجیلویہ قال حدثنا احمد بن محمد بن خالد الرقی عن محمد بن حسان السلمی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن آبائہ قال نزل جبریل علی رسولِ اللہ فقال یا محمد السلام یقرئک السلام ویقول انی خلقت السموات السبع وما فیہن والارضین السبع ومن علیہن وما خلقت موضعاً اعظم من الرکن والمقام ولو ان عبداً دعانی ہناک منذ خلقت السموات والارضین ثم لقینی جاحداً لولایۃ علی لاکببتہ فی سقر۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۷

اسطرح یہ حدیث ز آباے نیکنام ۔۔۔ کرتے ہیں نقل جعفرِ صادق شہِ انام

جبریل آے نزد رسولِ فلک مقام ۔۔۔ اور کہا کہ کہتا ہے خالق تمہیں سلام

بعد از سلام کرتا ہے ارشاد یوں خدا ۔۔۔ میں نے کئے ہیں خلق جو یہ ارض او سمار

اینِ ہر اک مکان سے ہر اک مقام سے ۔۔۔ افضل نہیں ہے جا کوئی رکن و مقام سے

پس ابتداے خلق سموات و ارض سے ۔۔۔ اُس جا پہ بھی جو شخص عبادت میری کرے

منکر ہو پر ولایتِ حیدر کا وہ شقی ۔۔۔ اوندھا گرےگا نارِ جہنم میں وہ غوی

الحدیث الشریف القدسی ۸ صفحہ ۱۸۷

قال حدثنا احمد بن علی بن ابراہیم بن ہاشم عن ابیہ عن جدہ علی بن سعید عن الحسین بن خالد عن ابی الحسن الرضا عن ابیہ عن آبائہ عن امیر المومنین قال قالَ رسولُ اللہِ اخبرنی جبریل عن اللہِ عَزّ وجلّ انہ قالَ علی بن ابی طالب حجتی علی خلقی ودیّانُ دینی اَخرج مِن صلبہ اَئمۃ یقومُونَ بامری وَیدعون الی سبیلی بِہم اَدفعُ العذابَ عن عبیدی واِمائی وبہم انزلُ رحمتی ورواہُ فی عیونِ الاخبار بہذا السندِ ایضًا۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۸

لوگو جنابِ شاہِ خراسان کا ہے بیاں ۔۔۔ آباے طاہرین سے کرتے ہیں لو عیاں

فرماتے ہیں حبیبِ خدا شاہِ انبیاء ۔۔۔ جبریل نے کہا کہ ہے ارشادِ کبریا

خلقت پہ میری حجت وبرہان ہی علی	البتہ میرے دین کا دیان ہے علی
پیدا کرونگا پشت سے حیدر کے وہ امام	یعنی کرینگے جو کہ میرے امر پر قیام
لوگونکو وہ بلائینگے بس میری راہ پر	یعنی وہ ہونگے دین الہی کی راہ بر
اُنکے طفیل خلق چھٹیگی عذاب سے	اُنکے طفیل پائینگے حصۂ ثواب سے

الحدیث الشریف القدسی ۹ صفحہ ۱۸۸

وقال حدثنا الحسین بن احمد بن ادریس قال حدثنا ابی قال حدثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن ابی عمیر عن اسمٰعیل بن الفضل عن ابیہ عن ثابت بن دینار عن ابی حمزہ الثمالی عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ان اللہ تعالیٰ اوحیٰ الیّ انہ جاعل لی من امتی اخاً ووصیاً ووارثاً وخلیفۃً فقلت یارب من ہو فقال یا محمد ذاک من احبّہ ویحبنی ذاک المجاہد فی سبیلی والمقاتل للناکثین عہدی والقاسطین فی حکمی والمارقین من دینی ذاک ولیی حقاً زوج ابنتک وابو ولدک علی بن ابی طالب ۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۹

ابن جبیر نے یہ بیاں کی ہے یوں خبر	کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے عباس کے پسر
فرمایا یوں جناب رسول کریم نے	کی مجھکو وحی صاحب عرش عظیم نے
امت میں میں نے تیرا برادر کیا وصی	وارث ترا وہی ہے خلیفہ ترا وہی
کی عرض میں نے کس سے ہے یارب ترا مراد	فرمایا حق نے جس سے کہ رکھتا ہوں میں وداد
الفت وہ مجھسے رکھتا ہے محبوب نیکنام	اور میری راہ میں ہی مجاہد علی الدوام

توڑینگے جو کہ عہد مرا ہیں وہ ناکثیں	ق	پیکار و حرب اُنسے کریگا وہ شاہِ دیں
قاسط شقی جو پرگئے حکم الہ سے		مارق وہ لوگ بھاگی جو خالق کی راہ سے
اُن سے لڑیگا آپکا کرار وہ وصی		کچھہ شک نہیں کہ مبرا لحق ہی دینِ لی
سبطین کا پدر ہے وہ او شوہر بتول		لاریب وہ علی ہی علی ای میرے رسول

الحدیث الشریف القدسی ۱۰ ازجواہر السنیہ صفحہ ۱۸۰

وقال حدثنا الحسین بن احمد بن ادریس قال حدثنا ابی عن احمد بن محمد بن خالد عن العباس بن معروف عن محمد بن یحیی الخزاز عن طلحہ بن زید عن الصادق عن آبائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتانی جبرئیل من قبل ربی فقال یا محمد ان اللہ یقریک السلامَ ویقولُ بشّر اخاک علیًا باِنی لا اُعذّب مَن تولاہُ ولاارحم مَن عاداہُ۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۰ ازجواہر السنیہ صفحہ ۱۸۰

یعنے جناب جعفر صادق امام دیں	کرتے ہیں یوں بیان زباںِ طاہریں
فرماتے ہیں رسولِ خدا خاتم الرسل	سردارِ خلق باعث ایجاد جزو کل
آکرامین وحی نے مجھسے بیاں کیا۔	بعدازسلام کرتا ہے یوں حکم کبریا
مژدہ یہ اپنے بھائی علی کو سنادو تم	پیغام کبریا کا یہ اُسکو بتاؤ تم
ناجی عذاب سے ہے جو حیدر کا ہی ولی	اُسکے عدو پہ رحم کرونگا نہیں کبھی

الحدیث الشریف القدسی ۱۱ ازجواہر سنیہ صفحہ ۱۹۸

ن ۱۲۹

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلعم لما خلق اللہ عزوجل ادم ونفخ فیہ من روحہ واسجد لہ ملائکتہ واسکنہ جنتہ وزوجہ حوا امتہ فرفع طرفہ نحو العرش فاذا ہو بخمسۃ سطور مکتوبات قال آدم یارب ماہولآء فقال اللہ عزوجل ہولآء الذین اذا شفعوا الی فی خلقی شفعتہم قال آدم یارب بقدرہم عندک ما اسمہم فقال انا الاول فانا المحمود وہذا محمدؐ وانا الثانی فانا العالی وہذا علیؑ وانا الثالث فانا الفاطر وہذہ فاطمہ وانا الرابع فانا المحسن وہذا حسنؑ وانا الخامس فانا ذوالاحسان وھذا الحسینؑ کل یحمد اللہ عزوجل۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۱

عباس کے پسر سے ہے منقول یہ خبر — فرماتے ہیں رسولِ خدا سیدالبشر
آدم کو خلق خالقِ عالم نے جب کیا — مسجودِ کل ملائکہ کا ان کو کر دیا
حوا سے انکا عقد کیا پھر کریم نے — ساکن کیا بہشت میں انکو رحیم نے
آدم نے سوے عرش معظم جو کی نظر — دیکھا کہ پانچ سطریں ہیں مکتوب عرش پر
کی عرض بارگاہِ خدا میں کہ یا الٰہ — کن کے یہ نام لکھے ہیں اسجابہ عزوجاہ
فرمایا حشر میں یہ شفیعانِ خلق ہیں — انکی شفاعتوں کو کرونگا قبول میں
آدم نے نام پوچھے تو فرمایا یہ کلام — محمود میں ہوں پہلا محمدؐ ہے انکا نام
اور دوسرا علی ہے میں اعلا ہوں لاکلام — میں فاطرؑ اور تیسرا ہے فاطمہ کا نام
چوتہا حسن ہے اور میں محسن بعزوشاں — احسان والا میں ہوں حسین انمیں پانچواں [پیدا کنندہ]
مشغول ہیں یہ میری عبادتمیں دایما — کرتے ہیں یہ ہمیشہ میری حمد اور ثنا

الحدیث الشریف القدسی ۱۲ من الجواہر السنیہ صفحہ ۱۹۰

قال حدثنا محمد بن موسیٰ بن المتوکل عن محمد بن ابی عبد اللہ الکوفی عن موسیٰ بن عمران النخعی عن الحسین بن زید النوفلی عن علی بن سالم عن ابی حمزہ عن سعد الخفاف عن الاصبغ بن نباتہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ لما عرج بی الی السماء السابعۃ و منہا الی سدرۃ المنتہیٰ و منہا الی حجب النور نادانی ربی تعالیٰ یا محمد انت عبدی و انا ربک فلی فاخضع و ایای فاعبد و علی فتوکل فانی رضیت بک عبدا و حبیبا و رسولا و نبیا و باخیک علی خلیفۃ و بابا فھو حجتی علی عبادی و امام الخلق بہ یعرف اولیائی من اعدائی و بہ یمیز حزب الشیطان من حزبی و بہ یقام دینی و تنفذ احکامی و تحفظ حدودی و بک و بہ و بالائمۃ من ولدہ ارحم عبادی و امائی و بالقائم منکم اعمر ارضی بتسبیحی و تہلیلی و تقدیسی و تکبیری و تمجیدی و بہ اطہر الارض من اعدائی و اورثہا اولیائی و بہ اجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی و کلمتی العلیا و بہ احیی عبادی و بلادی و بہ اظہر الکنوز و الذخائر بمشیتی و ایاہ اظہر علی الاسرار و الضمائر بارادتی و امدہ بملائکتی لتؤیدہ علی انفاذ امری و اعلان دینی ذاک ولیی حقا و مہدی عبادی صدقا۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۲

عباس کے پسر سے روایت ہے یوں رقم — کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے یوں شافع امم

جب ساتویں فلک پہ میں معراج کو گیا — اور واں سے سیر کی ہوئی سدرۃ المنتہےٰ

پھر واں سے چلکے پہنچا میں اللہ کے حضور — یعنی پہنچ گیا میں قریب حجاب نور

آئی ندا یہ رب سے مجھے اُس دم کہ مصطفےٰ	میں تو ترا الہ ہوں تو بندہ ہے میرا
میرے لئے خضوع و عبادت میں کر قیام	لازم ہے یہ کہ مجھپہ بھروسہ تو رکھ مدام
ہے تیرے بندہ ہونے سے خورسند کبریا	خوش ہوں کہ تجھکو اپنا حبیب اور نبی کیا
خوشنود ہوں میں تیری رسالت سے اے نبی	مسرور ہوں علی کی خلافت سے اے نبی
اے مصطفےٰ خلیفہ و ورثہ مرا علی	بندونپہ مرتضےٰ ہے میری حجت قوی
کل میری خلق کے لئے حیدر امام ہے	عرفان اولیا کا اُسی سے تمام ہے
اعدا سے اولیاء الہی جو ہیں جدا	حیدر ہی کے سبب سے یہ حاصل ہی مدعا
حزب خدا و حزب شیاطیں میں برملا	اُسکے سبب سے خلق میں ہی فرق ہوگیا

مقولۂ زائر در توضیح شعر بالا

ترجمہ حدیث

حزب علی ہے حزب غفور الرحیم کا	اعدا کا حزب حزب ہے دیو رجیم کا
اُس سے قیام دین خدا ہے زمین پر	احکام رب کا ہوگا نفاذ اس سے سر بسر
حفظ حدود ایزد باری اُسی سے ہو	ہر حکم حق کا خلق میں جاری اُسی سے ہو
لوگوں پہ اے رسول جو رحمت ہماری ہے	تم سبکے بس طفیل سے یہ فیض جاری ہے
یا مصطفےٰ جو ہوویگا قائم ترا پسر	اس سے کرونگا ارض کو آباد سربسر
بھر جائیگی زمیں میری تسبیح سے تمام	بندونمیں پھیل جائیگی تہلیل لاکلام
تقدیس میری اور میری تحمید ہوئیگی	تکبیر میری اور مری تمجید ہوئیگی
کل اپنے دشمنوں سے زمیں کو کرونگا صاف	وارث کرونگا اُسکا محبونکو بے خلاف
کلمہ کو اہل کفر کے کردونگا تب میں پست	مہدی کے ہاتھ سے انہیں ہو جائیگی شکست

یعنی گروہ

ہوگا جو میرے حکم سے غالب وہ ارجمند	اس سے کرونگا اپنے میں کلمہ کو سربلند
زندہ کرونگا اس کے سبب سے عباد کو	آباد تب کرونگا میں سارے بلاد کو
ظاہر کرونگا کنز و ذخائر کو اسپہ میں	اس پر عیاں کرونگا جو پوشیدہ بھید ہیں
دونگا میں اسکو علم ضمایر کا بیشتر	اسکی مدد کرینگے فرشتے بھی آنکر
اعلان دین حق کا کرے گا ضرور وہ	نافذ کریگا خلق میں میرے امور وہ
سچا مرا ولی ہے وہ مہدی پُرعبا	از روے صدق سید و سردار کل بلا

الحدیث الشریف القدسی ۱۳ صفحہ ۲۰۱

قال حدثنا محمد بن عمر الحافظ البغدادی قال حدثنی ابو جعفر محمد بن عبد اللہ بن علی بن الحسین بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب قال حدثنی ابو الحسن الرضا قال حدثنی ابی موسیٰ عن آبائہ عن رسول اللہ عن جبریل عن اللہ تعالیٰ قال مَن عادیٰ اولیائی فقد بارزنی بالمحاربۃ ومَن حارب اہلَ بیت نبیی فقد حلّ علیہ عذابی ومن تولّی غیرہم فقد حلّ علیہ غضبی ومن اعزّ غیرہم فقد اذانی ومَن آذانی فلہ النار۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۳

فرماتے ہیں امام رضا شاہِ اولیا	آبائے طاہرین سے ہے نقل یوں ہوا
فرماتے ہیں شفیعِ امم سید جلیل	کرتے ہیں نقل ایزدِ برحق سے جبرئیل
ارشاد آپ کرتا ہے یوں ربِ دادگر	جو میرے دوستوں سے کرے دشمنی بشر
گویا کہ اسنے مجھسے کیا ہے مبارزہ	کچھ شک نہیں کہ مجھسے کیا ہے محاربہ

میرے نبی کی آل سے کی جسنے کارزار	اسکو عذاب دونگا میں بیحد و بے شمار
کرلینگے جو ولایتِ اغیار اختیار	اُنپر کرونگا اپنے غضب کو میں آشکار
آلِ نبی پہ فضل دیا جسنے غیر کو	باندھا ہے اُس شقی نے میرے ساتھ بیر کو
اُنسے عزیز غیر کو جسنے سمجھ لیا	ایذا وہ خاص مجھکو ہی دی اُسنے برملا
ایذا ہی جسنے دی مجھے اُنکے لیے ہے نار	ہوگا وہ لعیں سقر میں ذلیل و خوار

الحدیث الشریف القدسی ۱۴ صفحہ ۲۱۴

عن المفیدؒ قالَ اخبرنی ابو بکر محمد بن علی الجعابی قال حدثنا ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سعید بن کنانہ قال حدثنا احمد بن عیسیٰ بن الحسن الجرمی قالَ حدثنا نصر بن حماد قال حدثنا عمرو بن شمر عن جابر بن یزید الجعفی عن ابی جعفر الباقرؑ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قالَ قال رسول اللہ انّ جبریل نزل علیّ فقال اِنّ اللّٰہَ یَامُرکَ ان تقوم بتفضیل علی بن ابی طالب خطیبا فی اصحابک لیبلغوہ من بعدہم ذٰلک عنک وَیامُرُ جمیع الملائکۃ اَن تسمع ما تذکرہ واللہ یوحی الیک یا محمد اِنّ مَن خالفک فی اَمرِہٖ فلہ النّارُ ومن اطاعک فَلہ الجنّۃ۔ فامرَ النبیؐ مُنادیًا فنادیٰ الصلوٰۃ جامعۃً فاجتمع النّاسُ حتی علا المنبر فقال ذکر کلاماً طویلاً فی شانِ علیؑ مِن جملتہٖ انی مبلغکم عن اللہ تعالیٰ فی امر جل لحمہٖ من لحمی ودمہٗ من دمی ہو الذی انتجبہ اللہ من ہذہ الامّۃِ واصطفاہُ وفضّلنی بالرسالۃِ وفضّلہٗ بالتبلیغ عنّی وخصّہ بالوصیّۃ وغفر لشیعتہٖ وانّہ تعالیٰ یقول مَن عاداہُ عادانی ومَن والاہُ والانی ومن ناصبہٗ ناصبنی ومَن خالفہٗ خالفنی ومن عصاہ عصانی ومَن اَبغضہٗ ابغضنی ومن اَذاہُ اذانی ومن اَحبّہٗ اَحبّنی ومَن اَرداہُ اَرادانی ومَن کادہٗ کادنی ومن نصرہٗ نصرنی وذکر الحدیث

اِلیٰ اَن قَالَ فَنزلَ جبریلُ وقَالَ یا محمد اِنَّ اللہ یقرِئکَ السَّلام ویقولُ جزاکَ اللہ عن
تَبلیغِکَ خیرًا فقد بلّغتَ رِسالاتِ رَبّکَ ونصحتَ لِاُمّتکَ وارضیتَ المومنینَ وارغمتَ الکافرین
یا محمد اِنّ ابنَ عَمِّکَ مُبتلًا ومبتلًا بہِ ۔ یا محمد قُل فی کلِ اوقاتِکَ الحمدُ للہ وسیعلمُ الّذینَ ظَلَموا
اَیَّ مُنقلَبٍ یَنقلِبُون

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۴

ہے یہ حدیث جابرِ انصار سے رقم ۔ فرماتے ہیں حبیبِ خدا سیدالامم
نازل ہوے امین خدا مجھپہ اور کہا ۔ کرتا ہے حکم آپکو یوں ربِّ دوسرا
خطبہ میں فضل شیر خدا کی بیاں کرو ۔ اصحاب پر مناقبِ حیدر عیاں کرو
تا سامعین نقل کریں اُس کلام کو ۔ خلقت تمام جان لے فضلِ امام کو
حق نے ملائکہ کو بھی یہ حکم ہے دیا ۔ تا جمع ہو کے سب سنیں ارشاد آپکا
اللہ نے کہا ہے کہ دربارۂ علی ۔ مانے نہ حکم آپکا جو ہے وہ دوزخی
اس حکم کو تمہارے بشر جو کہ مان لی ۔ اُسکی جزا بہشت بریں ہی یہ جان لے
خیر الوری نے پایا جو یہ حکم کبریا ۔ فرمایا شہر میں یہ منادی کرے ندا
مسجد میں آکے جمع ہوں سب لوگ یکجا ۔ آکر سنیں رسول سے پیغام کردگار
حکم نبی سے جمع ہوے لوگ سب بہم ۔ منبر پہ جا کے بیٹھے شہنشاہ ذی کرم
اپنے وصی کے فضل بہت سے بیاں کیے ۔ اصحاب پر مناقبِ حیدر عیاں کیے
منجملہ اُن کے یوں ہوا ارشادِ مصطفیٰ ۔ پہنچاتا ہوں میں تمکو یہ پیغامِ کبریا
اس شخص کے میں بارہ میں کرتا ہوں یہ بیاں ۔ جسکا کہ لحم لحم ہے میرا ہی بیگماں

خوں اسکا میرا خون ہی کچھ اسمیں شک نہیں
پہنچائیگا وہ حکم میرے سبکو بالیقیں

امت میں انتخاب جسے حق نے ہے کیا
اللہ نے ہی جسکو بڑا مرتبہ دیا

تفضیل مجھکو اپنی رسالت سے حق نے دی
تخصیص اسکو میری وصایت سے حق نے دی

اور اسکے دوستونکو ہے بخشا رحیم نے
ارشاد یوں کیا ہے خدائے کریم نے

جسنے کہ دشمنی ہی علی ولی سے کی
لاریب دشمنی ہے وہ رب قوی سے کی

اور جسنے دوستی علی اختیار کی
اسنے پسند کی ہے ولا کردگار کی

جو بدنصیب ناصب حیدر ہے ناصبی
ہے نصب و بغض اسکو جناب خدا سے بھی

جسنے کیا خلاف علی کا تو بالیقیں
لاریب وہ مخالف باری ہوا لعیں

کی حکم مرتضے سے ہے جسنے کہ سرکشی
بس سرکشی وہ اسنے ہی خود کبریا سے کی

موذی علی کا موذی پروردگار ہے
اللہ کا محب علی دوستدار ہے

جسنے کہ بغض حیدر صفدر سے ہے کیا
اسنے وہ بغض خالق اکبر سے ہے کیا

ناصر ہے میرا جسنے کہ نصرت علی کی کی
یاور ہے میرا جسنے اعانت علی کی کی

جس شخص نے کہ کید کیا ہے امیر سے
اسنے کیا ہے کید خدائے قدیر سے

یاں تک کہ پھر کہا یہ رسول جلیل نے
جب کہہ چکا میں یہ تو کہا جبرئیل نے

گفتہ ہے تمکو ایزد دانا پس از سلام
تمکو جزا دے حق کہ یہ پہنچا دیا پیام

کی آپنے ہے خوب نصیحت پئے انام
بیشک کیا ہے میری رسالات کو تمام

راضی کیا ہے آپنے کل مومنین کو
اور آپنے ذلیل کیا کافرین کو

یا مصطفے علی کا مصائب میں تحمل
کچھ شک نہیں کہ لیگا خداوند دو جہاں

رکھائے نبی ہمیشہ پس از شکر کردگار
جانینگے ظالمین کہ کیونکر ہوئے وہ خوار

الحدیث الشریف القدسی ۱۵ صفحہ ۲۲

روی الشیخ الاجل عماد الدین ابو جعفر محمد بن ابی القاسم الطبری فی کتاب بشارۃ المصطفیٰ لشیعۃ المرتضیٰ قال اخبرنی الشیخ ابو محمد الحسن بن الحسین بن بابویہ عن عمہ محمد بن الحسن عن ابیہ الحسن عن عمہ ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قال حدثنا احمد بن الحسن القطان قال حدثنا عبد الرحمن بن ابی حاتم قال حدثنی ہرون بن اسحاق الہمدانی قال حدثنی عبیدہ بن سلیمان قال حدثنا کامل بن العلا قال حدثنا حبیب بن ابی ثابت عن سعید بن جبیر عن عبد اللہ بن عباس قال قال رسول اللہ لعلی بن ابی طالب یا علی انت صاحب حوضی وصاحب لوائی الی ان قال وما عرج بی ربی الی السماء فکلمنی ربی الا قال یا محمد اقرأ علیاً منی السلام وعرفہ انہ امام اولیائی ونور اہل طاعتی فہنیئاً لک ہذہ الکرامۃ یا علیؑ۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۵

ابن جبیر نے ہے کیا اس طرح بیاں	عباس کے پسر کی زبانی ہوا عیاں
کرتے ہیں اسکو نقل جناب رسول ہی	اک دن کہا نبی نے یہ زوج بتول سے
حامل لوائے حمد کا یا مرتضےٰ ہے تو	ساقی بروز حشر مرے حوض کا ہے تو
مجھکو ہے جتنے بار خدا نے کیا طلب	معراج کو گیا ہوں میں جسوقت پیش رب
اور جب خدائے پاک نے مجھسے کیا کلام	ہر بار مجھکو حق نے دیا ہے یہی پیام
یا مصطفےٰ علی کو ہمارا کہو سلام	کہدو کہ اولیا کا ہمارے وہ ہے امام

خلقت ہیں میری اہل اطاعت جو من بشر یا مرتضٰے جو تمکو کرامت خدا نے دی	ہے نور اُنکے واسطے حیدر بکر و فر یہ فضل حق کا تمکو مبارک ہو یا علی

الحدیث الشریف القدسی ۱۶ صفحہ ۲۲۲

وبالاسناد عن ابی سعید محمد بن احمد النیسابوری قال اخبرنا ابو علی احمد بن الحسین الحافظ بقراتی علیہ قال حدثنا ابو الحسن محمد بن احمد قراتہ علیہ قال حدثنی محمد بن الحسن بن ابو لیدقال حدثنی محمد بن الحسن الصفار قال حدثنی احمد بن محمد قال حدثنی ابی قال حدثنی علی بن المغیرہ ومحمد بن یحییٰ الخثعمی قال حدثنا محمد بن بہلول العبدی عن الصادق عن ابیہ عن آبائہ قال رسول اللہ لما اُسری بی الی السماء وانتہی بی الی حجب النور کلمنی ربی فقال یا محمدؐ بلّغ علی بن ابی طالب منی السلام واَعلمہ انہ حجتی بعدک علی خلقی بہ اسقی العباد الغیث وبہ ادفع عنہم السّوء بہ احتج علیہم یوم یلقونی فایّاہ فلیطیعو ولامرہ فلیا تمروا وعن نہیہ فلینتہوا اجعلہم عندی فی مقعد صدقٍ وابیح لہم جنانی والا یفعلوا اسکنہم ناری مع الاشقیاء من اعدای ثم لاابالی۔

ترجمۃ الحدیث القدسی ۱۶

کشاف علم مصحف ناطق امام حق آبائے طاہرین سے کرتے ہیں یوں بیاں معراج کو گیا جو میں اللہ کے حضور فرمایا آپ ایزد دانا نے یوں کلام	یعنی جناب جعفر صادق امام حق فرماتے ہیں رسول خدا شاہ انس و جان اور انتہا سے سیر ہوا تا بہ ستر نور اے مصطفٰے علی کو ہمارا کہو سلام

کہنا علی سے تم کہ یہ کہتا ہے کبریا — بعد از نبی ہے خلق پہ وہ حجتِ خدا
مینہ اُسکے ہی طفیل سے پاتے ہیں سب عباد — سرسبز اُسکی وجہ سے ہوتے ہیں کل بلاد
بندوں سے اپنے دفع جو کرتا ہوں ہر بلا — وہ بھی بوجہ حیدرِ صفدر ہے برملا
آئینگے جب حضور میں میرے انام سب — بندوں پہ احتجاج اُسی سے کریگا رب
جس امر کا وہ حکم دے مردم وہی کریں — جس سے کرے وہ منع تو اُس کام سے ڈریں
اس طرح سے کرینگے جو لوگ اُسکا انقیاد — جنت میں رہنے دیکے کرونگا میں انکو شاد
مانینگے جو نہ حکمِ علی ولی بشر — ساتھ اشقیا کے ہوینگے وہ داخلِ سقر
پروا نہیں ہے مجھکو سزا مجھسے پائینگے — اعدائے حق کے ساتھ وہ دوزخ میں جائینگے

الحدیث الشریف القدسی ۱۷ صفحہ ۲۲۲

وبالاسناد عن ابی سعید بن احمد النیشاپوری قال حدثنا ابوبکر محمد بن احمد بن الحسن الخطیب الدینوری بقراتی علیہ قال حدثنی ابوالحسن علی بن احمد بن محمد البزاز بسامرا قال حدثنا احمد بن عبداللہ بن المرزور الہاشمی الحلبی حدثنا علی بن عادل القطان بعنیبین سطے حدثنا محمد بن بسیم ا حدثنا الجمانی عن شریک عن سلیمان الاعمش قال حدثنی ابوالمتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ اذا کان یوم القیامۃ یقول اللہ لی ولعلی ابن ابی طالب ادخلا الجنۃ من احبکما وادخلا النار من ابغضکما وذلک قول اللہ عزوجل القیا فی جہنم کل کفار عنید۔

ترجمہ الحدیث القدسی ۱۷

حضرت ابوسعید مددگارِ مصطفےٰ — کرتے ہیں نقل اسکو محب کبریا

فرماتے ہیں کہ آئیگا روزِ قیام جب
جو ہو محب تمہارا و جنت میں اسکو گھر
اُسپروہ دال آیہ ربِ مجید ہے

حیدر کو اور مجھکو کہیگا کریم تب
دشمن جو ہو تمہارا کرو داخلِ سقر
جس آیہ کے اخیر میں لفظِ عنید ہے

الحدیث الشریف القدسی ۱۸ صفحہ ۲۲۴

رَوَی الشیخ الثقۃ الجلیل محمد بن علی الخزاز القمی فی کتاب الکفایہ فی النصوص علی عدد الائمۃ
قال حدثنا ابو الحسن علی بن الحسین بن محمد قال حدثنا ابو محمد ہرون بن موسیٰ فی ربیع الاول
۳۸۱ھ قال حدثنی ابو علی محمد بن ہمام قال حدثنی عامر بن کثیر البصری قال حدثنی الحسن
بن محمد بن ابی شعیب الحرانی قال حدثنی مسکین بن بکر ابو بسطام عن شعبۃ بن الحجاج
عن ہشام بن زید عن انس بن مالک قال ہرون و حدثنا حیدر بن محمد بن نعیم السمرقندی
قال حدثنی ابو النصر محمد بن مسعود العیاشی عن یوسف بن سخت البصری قال حدثنا
منجاب بن الحرث قال حدثنا محمد بن یسار عن محمد بن جعفر غیدر عن ہشام بن زید عن
انس بن مالک و ذکر حدیثاً من جملتہ ان قال قال رسول اللّٰہ لما عرج بی الی السماء و
دعنی جبرئیل فقلت حبیبی جبرئیل انی مثل ہذا المقام تفارقنی فقال یا محمد انی لا اجوز ہذا الموضع
فتحترق اجنحتی ثم زج بی فی النور ما شاء اللّٰہ فاوحی اللّٰہ الیّ یا محمد انی اطلعت الی الارض
اطلاعۃ فاخترتک منہا وجعلتک نبیاً ثم اطلعت ثانیاً فاخترت منہا علیاً فجعلتہ وصیک
و وارث علمک والامام بعدک واخرج من اصلابکما الذریۃ الطاہرۃ والائمۃ المعصومین
خزان علمی فلولاکم لما خلقت الدنیا ولا الآخرۃ ولا الجنۃ ولا النار یا محمد تحب ان تراہم
قلت نعم یا رب فنودیت یا محمد ارفع راسک فرفعت راسی فاذا انوار علی و فاطمۃ والحسن

ن اسپروه دال قول خدا محبت ۱۲۰

والحسین و علی بن الحسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسیٰ بن
جعفر و علی بن موسیٰ و محمد بن علی و علی بن محمد و الحسن بن علی و الحجۃ
یتلألأ بینہم کانہ کوکب دری فقلت یا رب من ہؤلاء و من
ہذا فنودیت یا محمد ہم الائمۃ بعدک المطہرون من صلبک و
ہذا الحجۃ الذی یملأ الارض قسطاً و عدلاً و یشفی صدور قوم مؤمنین۔

ترجمۃ الحدیث القدسی نمبر ۱۸

مروی ہے انس سے کہ ہی ارشاد مصطفیٰ
فرمایا جب فلک پہ میں معراج کو گیا

اپنی قیام گاہ پہ جبریل رہ گئے
میں نے کہا اکیلا ہو کیوں چھوڑتے مجھے

بولے قدم جو آگے یہاں سے بڑھاؤں میں
جل جائیں میرے پر یہ سزا حق ہی پاؤں میں

آگے نہیں ہے جانیکا مقدور اب مجھے
جاؤں اگر جلائے تجلائے رب مجھے

آگے بلطفِ ایزدِ برحق جو میں بڑھا
اسوقت نور رب نے احاطہ مجھے کیا

کی مجھکو وحی ایزد دانا نے اے نبی
مخلوق سب یہ خلق تھی جسوقت میں نے کی

ڈالی نگاہ خلق پہ تب میں نے اے رسول
کل خلق میں پسند کیا تجھکو اور قبول

تجھکو کیا پسند نبوت کیواسطے
پھر خلق میں سے تیری اخوت کیواسطے

بار دوم جو خلق پہ میں نے نگاہ کی
سب میں پسند میں نے کیا مرتضیٰ علی

اسکو بنایا وارث علم پیمبری
مخلوق کا امام تمہارا کیا وصی

خزانِ علم طاہر و معصوم پھر امام
تم دونوں کی ہی نسل سے ہونگے لاکلام

تم سبکا خلق ہوتا نہ مقصود گر مجھے
ہوتا نہ پھر قبول یہی خلق بشر مجھے

تم سبکو گر میں خلق نکرتا تو ای حبیب
ہوتا نہ پھر وجود کسی شی کو بھی نصیب

دنیا و آخرت نہ بناتا میں اے نبی
کرتا نہ خلق نار نہ جنت کو میں کبھی

پھر جانبِ خدا سے یہ آئی مجھے ندا
کیا چاہتے ہو دیکھ لو تم اپنی اوصیا

کی عرض چاہتا ہوں کہ دیکھوں میں نور وہ
فرمایا سر اٹھا کے تم اُن سبکو دیکھ لو

سر جب اٹھایا دیکھے یہ انوار کبریا
یعنے علی و فاطمہ شبیر و مجتبےٰ

سجاد او محمد و جعفر ہیں رہنما
پھر کاظم و رضا و تقی دیں کے پیشوا

پھر ہیں نقی تو پھر ہے حسن عسکری کا نور
قایم کا نور نجم سا رخشاں ہے دور دور

کی عرض مینے دیکھ کے اے ربِ ورا
یہ کون ہیں تو حکم یہ حق کا مجھے ہوا

یہ ہیں تمہارے بعد امام اور رہنما
ہونگے یہ تیری نسل سے پاکیزہ مقتدا

کوکب کی طرح اُن میں چمکتا جو نور ہے
مہدی دیں وہ حجتِ ربِ غفور ہے

انصاف سے بھریگا زمیں کو یہ رہنما
اور مومنوں کے سینوں کو بخشیگا یہ شفا

الحدیث الشریف القدسی ۱۹ صفحہ ۲۲۷ و ۲۲۸

وقالَ حدثنا محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ قال حدثنا محمد بن موسےٰ بن المتوکل قال حدثنا محمد بن عبد اللہ الکوفی قال حدثنا موسیٰ بن عمران النخعی عن عمہ الحسین بن یزید النوفلی عن الحسن بن علی بن ابی حمزۃ عن الصادق عن ابیہ عن آبائہ عن امیر المومنین قالَ قالَ رسول اللہ حدثنی جبرئیل عن رب العزۃ انہ قال من علم انہ لا الٰہ الا انا وحدی وان محمد عبدی و رسولی وان علی بن ابی طالب خلیفتی وانّ ائمۃ من ولدہٖ حجج

ادخلته الجنة برحمتی ونجیته من النار بعفوی واوجبت له جواری واوجبت له کرامتی واتممت علیه نعمتی وجعلته من خاصتی وخالصتی ان نادانی لبیته وان دعانی اجبته وان سألنی اعطیته وان سکت ابتدأته وان اساء رحمته وان فر منی دعوته وان رجع الی قبلته وان قرع بابی فتحته ومن لم یشهد ان لا اله الا انا وحدی او شهد ولم یشهد ان محمد عبدی و رسولی او شهد ولم یشهد ان علی بن ابی طالب خلیفتی او شهد و لم یشهد ان الائمة حججی فقد جحد نعمتی و صغر عظمتی و کفر بایاتی و کتبی ان قصدنی حجبته وان سالنی حرمته وان نادانی لم اسمع نداءه وان دعانی لم استجب دعاءه وان رجانی خیبته وذلک جزاءه منی وما انا بظلام للعبید۔

فقام جابر بن عبد الله الانصاری فقال یا رسول الله من الائمة من ولد علی بن ابی طالب فقال الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة ثم سید العابدین فی زمانه علی بن الحسین ثم الباقر محمد بن علی و ستدرکه یا جابر فاذا ادرکته فاقراه عنی السلام ثم جعفر بن محمد الصادق ثم الکاظم موسی بن جعفر ثم الرضا علی بن موسی ثم التقی محمد بن علی ثم النقی علی بن محمد ثم الزکی الحسن بن علی ثم ابنه القایم بالحق مهدی امتی یملاء الله به الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلما هولاء یا جابر خلفای واولیای وعترتی من عصاهم فقد عصانی ومن انکر واحدا منهم فقد انکرنی بهم یمسک الله السماء ان تقع علی الارض۔

ترجمۂ الحدیث القدسی ۱۹

مولی الانام بحر حقایق شہِ امم	یعنے جناب جعفر صادق شہِ امم
کرتے ہیں نقل اپنے جدِ نامدار سے	اور وہ امیں سے اور امیں کردگار سے
ارشاد آپ کرتا ہے خلاقِ انس و جاں	جو شخص جانے یہہ کہ میں واحد ہوں بیگماں
اسکو یقین ہو کہ محمد تو ہے نبی	بعد اُنکے پھر خلیفہ حق ہے مرا علی
اولادِ مرتضے سے ایمہ کا اعتقاد	رکھتا ہو وہ کہ حجتِ حق ہیں پئے عباد
لاریب میں کرونگا اسے داخلِ جناں	دونگا نجات اسکو جہنم سے بیگماں
پوری کرونگا اسکے لئے اپنی نعمتیں	واجب کرونگا اسکے لئے میں کرامتیں
دایم رکھونگا اسکو میں اپنے جوار میں	داخل کرونگا اپنے خواص او خیار میں
گر وہ مجھے بلائیگا دونگا اُسے جواب	گر وہ دعا کریگا کروں گا میں مستجاب
مانگے جو مجھسے وہ تو میں اسکو عطا کروں	خاموش وہ رہے تو میں خود ابتدا کروں
گر وہ کرے گناہ تو بخشونگا میں اسے	بھاگے وہ مجھسے گر تو بلاؤنگا میں آپ سے
لوٹے جو میری سمت قبول اُسکو میں کروں	کھٹکائے میرا در تو میں در اپنا کھولدوں
واحد نہ مجھکو جانیگا جو خلق میں جہول	یا جانے اور نہ مانے محمد کو وہ رسول
یا مانے مصطفے کو پہ ہو منکرِ علی	یعنے نہ جانے اُنکو خلیفہ پس از نبی
یا مرتضے کو میرا خلیفہ تو مان لے	پر سائر[1] ائمہ کا انکار وہ کرے

[1] سایر بمعنی باقی - اور بمعنی تمام - وکل جو کہ زبان زد اور مروج ہے - یہ منجملہ اغلاط الخواص ہے کما صرح به الحریری فی درۃ الغواص ۱۲ منہ

انکار اسنے ہی میری نعمت کا کردیا ‏ — سمجھا حقیر میری بزرگی کو برملا

کافر ہوا ہے وہ میری ایات سے ضرور ‏ — اور صحف کبریا سے بھی وہ شخص ہے نفور

گر قصد بھی کریگا میری سمت وہ شقی ‏ — آنے نہ دونگا اسکو میں اپنی طرف کبھی

مجھسے سوال جب وہ کریگا کبھی لعین ‏ — محروم اسکو رکھونگا میں اسمیں شک نہیں

ہرگز نہیں سنونگا پکارے وہ گر جہول ‏ — گر وہ دعا کرے نہ کرونگا اسے قبول

امید مجھسے رکھکے وہ خیبت اٹھائیگا ‏ — مجھسے جزا وہ اپنے عمل کی نہ پائیگا

اسکی رجا کے واسطے ہے خیبت مزید ‏ — ہرگز نہیں ہوں میں کبھی ظلام للعبید

خیر البشر سے سنکے یہ ارشاد کبریا ‏ — جابر نے اٹھکے سرور عالم سے یہ کہا

اولاد مرتضےٰ سے ہیں وہ کون مقتدا ‏ — ارشاد تب حبیب الٰہی نے یوں کیا

بعد از علی امام حسن اور حسین ہیں ‏ — فردوس کے جوانوں کی یہ زیب و زین ہیں

سردار عابدوں کے علی ہیں پس از حسین ‏ — پھر باقر العلوم ہیں عابد کے نور عین

جابر ضرور صحبت باقر تو پائے گا ‏ — جب پائے اسکو کہیو سلام اس سے تو مرا

باقر کے بعد جعفر صادق امام ہیں ‏ — پھر کاظم و رضا و تقی لا کلام ہیں

بعد انکے ہیں علی نقی پھر ہیں عسکری ‏ — پھر انکے بعد قایم اولاد احمدی

پہلے زمیں جور سے پر ہوئیگی بتمام ‏ — انصاف سے بھریگا اسے آکے وہ امام

جابر یہ ہیں خلیفہ میرے اولیا میرے ‏ — عترت مری یہی ہے یہی اوصیا میرے

عصیان انکا جسنے کیا جان بالیقیں ‏ — عصیان اسنے میرا کیا اسمیں شک نہیں

ان میں سے جو کہ ایک کا منکر ہے ہو گیا ‏ — انکار اسنے میری نبوت کا ہے کیا

عرض بندۂ اثم مقرب علی ابوالقاسم العبد المسکین المستکین زائر سید المرسلین۔ شفیع المذنبین بدرگاہ جناب ارحم الراحمین خیر الغافرین الذی سبقت رحمتہ غضبہ تعالیٰ شانہٗ و عظم برہانہٗ ۔

اے مالک زمین و زماں خالق جہاں	اے فاطر مکین و مکاں رب انس و جاں
عالم ہے تو کہ تجھکو میں خالق ہوں جانتا	بے مثل و لاشریک ہوں میں تجھکو مانتا
ماہر ہے تو کہ شرک کو اس دلمیں جا نہیں	سجدہ سوائے تیرے کسیکو کیا نہیں
ہے مجھکو تیرے سارے رسولوں پہ بھی یقیں	میرے نبی ہیں خیر وری ختم مرسلیں
اور بعد اُنکے تیرا ولی ہے میرا امام	اس دین حق کا جسکے سبب سے ہوا قیام
گیارہ امام نسل سے اُنکے ہوں مانتا	ان سبکو اپنا ہادی و رہبر ہوں جانتا
اقرار مجھکو دل سے ہے روز حساب کا	واللہ میں مقر ہوں عذاب و ثواب کا
قرآن کو کتاب الٰہی ہوں جانتا	احکام تیرے دل سے ہوں سارے میں مانتا
فرمایا ہے یہ تونے کہ جس شخص کو یقین	ہو ان امور پر اسے خیبت کبھی نہیں
فرمایا ہے یہ تونے ہو جسکا یہ اعتقاد	اُسکی دُعا قبول ہے دونگا اُسے مراد
اُسکے گناہ عفو کرونگا میں بالیقیں	محروم میرے در سے وہ ہرگز کبھی نہیں
وعدے کئے جو تونے وہ سب دیجیو مجھے	محروم اپنے در سے نہ رد کیجیو مجھے
مجھکو طفیل سید و سردار کائنات	آزاد کر جہنم سے اے رب پاک ذات
رضوان تیرا روضۂ رضواں سے ہے زیاد	اور تیرا قہر آتش سوزاں سے ہے زیاد
خواہاں ہوں اسکا تجھسے کہ خورسند مجھسے ہو	اے میرے کردگار رضامند مجھسے ہو

طالب ہوں تجھ سے میں تیری رضو انکا یا الٰہ	اور اپنے لطف و قہر سے دے مجھکو تو پناہ

الحدیث الشریف القدسی نمبر۲۰ صفحہ ۲۳۲

وفی تفسیر الامام ابی محمد الحسن العسکری عن آبائہ قال قال رسول اللہ عن جبرئیل عن اللہ تعالیٰ قال یا عبادی اعملوا افضل الطاعات و اعظمہا لاسامحکم و ان قصرتم فیما سواہا و اترکوا اعظم المعاصی و اقبحہا لئلا اناقشکم فی رکوب ما عداہا ان اعظم الطاعات توحیدی و تصدیق نبیی و التسلیم لمن نصبہ من بعدہ وہو علی بن ابی طالب و الائمۃ الطاہرین من نسلہ و ان اعظم المعاصی عندی الکفر بی و بنبیی و منابذۃ ولی محمد بعدہ علی بن ابی طالب و اولیائہ من بعدہ فان اردتم ان تکونوا عندی فی المنظر الاعلی و الشرف الاشرف فلا یکونن احد من عبادی اثر عندکم من محمد و بعدہ من اخیہ علی و بعدہما من ابنائہما القائمین بامور عبادی بعدہما فان من کان ذالک عقدہ جعلتہ من اشرف ملوک جنانی و اعلموا ان ابغض الخلق الی من تمثل بی و ادعی ربوبیتی و ابغض الخلق بعدہ من تمثل بمحمد فنازعہ نبوتہ و ادعاہا و ابغضہم الی بعدہ من تمثل بوصی محمد و نازعہ محلہ و شرفہ و ادعاہما و ابغض الخلق الی بعد ہولاء المدعین لماہم بہ لسخطی متعرضون من کان لہم علی ذالک من المعاونین و ابغض الخلق الی بعد ہولاء من کان بفعلہم من الراضین و ان لم یکن لہم من المعاونین کذالک احب الخلق الی القوامون بحقی و افضلہم

لدیّ واکرمهم علیّ محمدٌ سیّد الورٰی واکرمهم وافضلهم بعده علیٌّ اخو المصطفیٰ المرتضیٰ ثمّ من بعده القوّامون بالقسط من ائمّة الحقّ وافضل الناس بعدهم من اعانهم علیٰ حقّهم واجب الخلق الیّ بعدهم من احبّهم وابغض اعداءهم وان لم یمکنه معونتهم۔

ترجمة الحدیث القدسی نمبر ۳۰

یوں فضل میں جناب نبی و علی کی ہے	تفسیر میں امام حسن عسکری کی ہے
فرماتے ہیں کہ کرتے ہیں ارشاد مصطفیٰ	آگہ امینِ وحی نے مجھسے بیاں کیا
کرتا ہے اپنے بندونکو ارشاد کبریا	تم لوگ لاؤ افضل طاعات کو بجا
تا بخشدوں میں اپنے کرم سے تمہیں ضرور	اعمال یاوری ہیں جو ہوں تمسے کچھ قصور
اے بندو انکو چھوڑ دو عصیاں جو سخت ہیں	پرسش کروں نہ اور گناہونکی تمسے میں
توحید میری اعظم طاعات جان لو	اور دل سے تم نبوت احمد کو مان لو
جانو علی کو بعد پیمبر کے تم امام	پھر نسل سے علی کے ائمہ ہیں لاکلام
توحید اور نبی و ائمہ کا اعتقاد	ہیں تین امر اعظم طاعات پر عباد
ہیں تین سخت تر گناہ خوب جان لو	ہیں کفر یہ ہمیشہ تم ان تینوں سے بچو
انکار میرا میرے پیمبر سے انحراف	بعد از نبی ائمہ اطہار سے خلاف
تم چاہو گر کہ منظر اعلا نصیب ہو	اور فضل تمکو اشرف و اسنیٰ نصیب ہو
پس اے عباد تمکو یہ لازم ہے لاکلام	بعد از نبی اطاعتِ حیدر کرو مدام
حیدر کے بعد انکے جو نائب امام ہیں	بندونکے انتظام پہ قائم مدام ہیں

اون کی ہمیشہ دل سے اطاعت کیا کرو — دم اُنکی انقیاد کا دایم بھرا کرو

افضل نہ اُن سے تم کسی بندہ کو جاننا — اور صدق دل سے اُنکی اوامر کو ماننا

جس شخص کے یہ دل میں عقیدہ ہو سربسر — وہ اشرف ملوک جہاں ہوویگا بشر

دشمن زیادہ خلق میں میرا وہ ہوئیگا — جس نے کیا ہے خلق میں دعوا خدائیکا

بعد اوسکے سب سے ہی مرا دشمن وہی زیاد — جس شخص نے نرکھا محمدؐ کا اعتقاد

بعد از محمدؐ عربی شاہ دوسرا — جس شخص نے کیا ہے نبوت کا ادعا

اوس نے نزاع کی ہے محمدؐ سے برملا — اسمیں نہیں کلام کہ دشمن ہے وہ مرا

پھر اُسکی بعد ابغض مخلوق وہ بدترین — وہ لوگ ہیں بہ نزد خداوند عالمین

جھگڑا کیا جنھوں نے وصی رسول سے — پیش آئے ہیں بقہر جو زوج بتول سے

جھوٹا کیا خلافت احمد کا ادعا — بن بیٹھے جو نبی کے خلیفہ بافترا

پھر اُن کے بعد ابغض مخلوق وہ ہوئے — اُن کاذبوں کے حامی و ناصر ہیں جو ہوئے

اور اُن کے بعد نزد خدا ابغض انام — وہ ہیں جو اُنکے فعل پہ خوشنود ہیں مدام

کل خلق میں احب ہیں مجھے بس وہی بشر — قایم مرے حقوق کو رکھیں جو سربسر

اُن سب میں برگزیدہ و افضل ہیں مصطفےٰ — بعد اُنکے سب سے اکرم و اکمل ہیں مرتضےٰ

اور اُن کے بعد اشرف و افضل ہیں وہ امام — جن سے کہ عدل و داد کا قایم ہے انتظام

بعد اُنکے پھر حبیب مرے وہ ہیں جان لو — رکھتے ہیں جو ولاء نبی دائمہ کو

نصرت تو اُن کی کر نہیں سکتے وہ نیکنام — پھر اُن کے دشمنوں سے ہیں بیزار وہ مدام

الباب الثانی فی الاحادیث الشریفۃ القدسیۃ المنقولۃ

والاخبار الصحیحۃ الماثورۃ المرویۃ بطرق العامۃ ای بطرایق السنیۃ فی فضائل مولانا اسد اللہ الغالب غالب کل غالب ومقصود کل قاصد و مطلوب کل طالب ونقطۃ دائرۃ المطالب یعسوب الدین وقاتل المشرکین و حجۃ اللہ علی العالمین سید الوصیین وامام المتقین علی بن ابی طالب واثبات امامۃ ووصایۃ ونیابۃ وخلافتہ بلا فصل بعد خاتم النبیین وسید الاولین والاخرین واشرف الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہما وعترتہما الطیبین وفی مناقب الائمۃ المیامین من اولادہ الطاہرین المعصومین واثبات امامتہم واحد ابعد واحد عقب ابیہم امیر المومنین صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین الی یوم الدین۔ وقد اخذت منہا فی ھذا الکتاب وحررت من جملتہا فی ھذا الباب عشرین حدیثا وفیہا کفایۃ ان شاء اللہ الکریم الوہاب لمن تامل وتدبر وتانی وتذکر وتفحص واستبصر وسلک طریق الانصاف وترک سبیل البغی والاعتساف من ارباب العقول واصحاب الالباب واللہ ولی التوفیق والیہ المرجع والماٰب۔

باب دوم

اس میں وہ بیس احادیث قدسیہ ہیں جو منقول وماثور بطریق حضرات اہل سنت وجماعت ہیں

پس جو شخص جناب باری تعالیٰ شانہ وعظم برہانہ اور اوس کے حبیب رسول برحق پر صدق

دل سے ایمان لایا ہو اور جمیع اوامر و نواہی میں احکام الٰہی و ارشادات جناب رسالت پناہی کا تابع اور منقاد ہو اور روز معاد کا یقین رکھتا ہو اور یوم الفزع الکبری ڈرتا ہو اور عقل و انصاف سے بہرہ ور ہو تو اوس کے لئے یہ احکام ربانی و احادیث رحمانی جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ و آلہ کی زبانی علماء و محدثین و ثقات و معتمدین اہل سنت کے روایت کی ہوئیں جناب امیر المومنین و سید الوصیین علی بن ابی طالب اور اون کی اولاد طاہرین صلوٰۃ اللہ علیہ و علیہم اجمعین کے امامت و وصایت و خلافت کے ثبوت کیواسطے کافی ہیں انشاء اللہ المستعان اگر دیکھنے اور پڑھنے والے حضرات چشم بصیرت اور انصاف سے ملاحظہ کریں اور جناب باری جلت آلائہ و عظمت نعمائہ توفیق بھی عنایت فرمائے

واللہ الهادی الی امر من لدیہ

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱ من الجواہر السنیہ صفحہ ۳۶ مطبوعہ بمبئی

سادی الخوارزمی فی کتاب المناقب قال ذکر الامام محمد بن احمد بن علی بن الحسین بن شاذان قال حدثنی ابو محمد ہارون بن موسی عن عبد العزیز بن عبد اللہ عن جعفر بن محمد عبد الکریم قال حدثنی فیحان العطار ابو نصر عن احمد بن محمد بن الولید عن ربیع بن الجراح عن الاعمش عن ابی وائل عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ لما خلق اللہ آدم و نفخ فیہ من روحہ عطس آدم فقال الحمد للہ فقال اللہ حمدنی عبدی و عزتی و جلالی لولا عبدان ارید ان اخلقهما فی دار الدنیا ما خلقتک قال یا رب ایکونان منی قال نعم ارفع رأسک فانظر فرفع

رأسه فاذا علی العرش لا اله الا الله محمد نبی الرحمة و علی مقیم الحجة من عرف حق علی زکی وطاب ومن انکر حقه لعن وخاب اقسمت بعزتی ان ادخل الجنة من اطاعه وان عصانی وان ادخل النار من عصاه و ان اطاعنی۔

ترجمة الحدیث الشریف القدسی نمبر (۱)

لکھتا ہوں ہی کتاب مناقب میں جسطرح	کرتا ہے نقل اخطب خوارزم اسطرح
مسعود کے پسر سے ہی منقول یہ خبر	کہتے ہیں وہ کہ کہتے ہیں یوں سید البشر
آدم نے جان پائی تو اوسوقت چھینک لی	اور بعد عطسہ حمد خدائے کریم کی
فرمایا حق نے حمد کی بندہ نے اب مری	سوگند مجکو اپنے ہی عز و جلال کی
دو عبد خلق کرنے نہ ہوتے اگر مجھے	ہرگز نہ خلق کرتا میں ای ابو البشر تجھے
آدم نے عرض کی کہ وہ کیا مجھسے ہوینگے	فرمایا ہاں اٹھا کے تو سر اونکو دیکھ لے
آدم نے سر اٹھا کے جو کی اطرف نظر	لکھا ہوا تھا کلمۂ توحید عرش پر
لکھا تھا بعد اوس کے محمد رحیم ہے	اور حجت خدا کا علی بس مقیم ہے
جس شخص نے کہ جان لیا ہی حق علی	کچھ شک نہیں کہ ہوگیا وہ پاک اور زکی
منکر ہوا جو حق علی کا تو بالیقیں	خائب ہوا لعین ہوا وہ شخص شک نہیں
داخل کروں گا خلد میں اسکے مطیع کو	کیا ہی گو کہ میرا گنہ گار کیوں نہ ہو
عاصی جو ہوگا اوسکا جہنم میں جائیگا	میرا ہو گو مطیع نہ کچھ نفع پائیگا

قال الشیخ الحر العاملی مؤلف الجواهر السنیه فی الاحادیث القدسیه

بعدَ نقلِ هذا الحديثِ الشريفِ اقولُ هذا ايدل صريحاً على ان محمداً وعلياً علةُ خلقِ الخلقِ وانه يجبُ معرفةُ حقِ عليٍ ويحرمُ انكارُ حقهِ ويستحق منكرهُ اللعن والخيبةَ وتجبُ طاعةُ عليٍ وتحرمُ معصيتهُ ووجهُ الاستدلالِ على ذٰلك واضحٌ وكلهُ من لوازمِ الامامة وملزوماتها وهو المطلوبُ۔

ترجمہ قول جناب شیخ حُرؒ عاملی علیہ الرضوان

اب بعد اس کے کہتے ہیں یوں حُرؒ عاملی	دیکھو کہ اس حدیث سے تصریح ہو گئی
اس امر کے کہ باعثِ ایجادِ جزو و کل	شیرِ خدائے پاک ہیں اور خاتم الرسل
ظاہر ہوا کلام خدا سے بطرزِ خوب	عرفانِ حقِ حیدرِ کرار کا وجوب
کرتا ہے آشکار یہ اللہ کا کلام	انکارِ حقِ حیدرِ کرار ہے حرام
منکر جو ہوں حقوقِ جنابِ امیر کے	ارشادِ حق سے خائب و ملعون وہ ہوئے
واجب طاعت آنکی ہے عصیان حرام ہے	اے بھائیو یہ مانو خدا کا کلام ہے

توثیق صدر الائمہ اخطب خوارزمی۔

صدر الائمہ ابو المؤید الموفق بن احمد بن محمد المکی الخوارزمی المشہور باخطب خوارزم اہل سنت و جماعت کے ثقہ اور معتمد اور اعلا درجہ کے فاضل و محدث ہیں جو صاحب ان کی توثیق دیکھنا چاہئیں تو اُن کی تعریفیں مجلدات کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار میں ملاحظہ کریں۔ جناب آیۃ اللہ فی العالمین حجۃ الاسلام والمسلمین مولوی السید حامد حسین رفع اللہ مقامہ فی اعلا علیین بجاہ جدہ سید المرسلین وابیہ امیر المؤمنین صلی اللہ علیہما وعلی اولادہما الطیبین مجلد ششم عبقات الانوار۔ حدیث تشبیہ کے

الحدیث الشریف القدسی نمبر (۲) صفحہ ۲۳۷

قال الخوارزمی وانبانی ابو العلا الحسن بن احمد العطّار المقری حدثنی الحسن بن احمد المقری اخبرنی احمد بن عبداللہ الحافظ حدثنی محمد بن عمر بن سلام الحافظ وما کتبتہٗ الا عنہ حدثنی

صفحہ ۲۷۰ میں فرماتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اخطب خوارزم اہل سنت کے بہت بڑے علماء معتمدین وثقات محدثین میں سے ہیں اہل سنت کے بڑے بڑے عالموں اور عالیشان فاضلوں نے مثل عماد[1] الدین ابو عبداللہ محمد بن محمد الکاتب الاصفہانی۔ وابو[2] الفتح ناصر بن ابی المکارم عبدالسید بن علی المطرزی اور محمد[3] بن محمود بن الحسن ہبۃ اللہ بن المحاسن المعروف بابن النجّار اور ابو الولید[4] محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی۔ اور ابو[5] الصفا صلاح الدین خلیل بن ایبک الصفدی اور ابو الوفا عبد[6] القادر بن محمد بن نصر اللہ بن سالم القرشی اور تقی[7] الدین ابو الطیب محمد بن ابی العباس احمد بن علی الفاسی المکی۔ اور جلال[8] الدین عبدالرحمٰن بن کمال الدین السیوطی۔ اور شہاب[9] الدین احمد صاحب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل۔ اور محمود[10] بن سلیمان الکفوی نے اپنی اپنی کتابوں میں بہت کچھ فضائل اور مناقب اور محامد اخطب خوارزم کے تحریر کئے ہیں۔ اور نیز علماء اہل سنت میں سے مثل محمد[1] بن یوسف الکنجی الشافعی۔ اور محمد[2] بن یوسف بن محمود بن الحسن الزرندی اور محمد[3] بن ابراہیم بن علی المعروف بابن الوزیر الصنعانی۔ اور نور[4] الدین علی بن محمد بن احمد بن عبداللہ المعروف بابن الصباغ المالکی۔ اور ابو[5] الحسن علی بن عبداللہ السمہودی الحسینی۔ اور شہاب[6] الدین احمد بن محمد۔ اور کمال[7] الدین بن فخر الدین الجہرمی۔ اور احمد بن[8] الفضل بن محمد باکثیر۔ اور عبد[9] اللہ بن محمد المطیری۔ اور مولوی ولی[10] اللہ بن حبیب اللہ

محمد الحسن بن مرداس من اصل کتابه اخبرنی احمد بن الحسن الکوفی حدثنی اسماعیل بن علیہ عن یونس بن عبد عن سعید بن جبیر عن ابی الحمراء صاحب رسول اللہ قال قال رسول اللہ رأیت لیلۃ اسری بی مثبتاً علی ساق العرش انا غرست جنۃ عدن محمد صفوتی من خلقی ایدتہ بعلیٍ۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر (۲)

ہی نقل یہ بھی اخطب خوارزم نے کیا	یہ بھی کلام پاک مناقب میں ہی لکھا
حمرا کا باپ صاحب سردار کائنات	کہتا ہے آپ کہتے تھے یوں شافع عصات
جس رات عرش پر مجھے اللہ لے گیا	دیکھا یہ ساقِ عرش پہ میں نے لکھا ہوا

لکھنوی اور مولوی حیدر علی صاحب منتہی الکلام نے اخطب خوارزم سے اپنی اپنی کتابوں میں مضامین اور روایات اور عبارات نقل کی ہیں۔ اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ وارضاہ نے ان سب علماء مقبولین مذکورین کی عبارتین جو کہ صدر الائمہ اخطب خوارزم کی مناقب و محامد پر مشتمل ہیں صفحہ ۲۷۸ سے ۳۱۲ تک نقل فرمائی ہیں یہ رسالہ اون عبارات کی گنجایش نہیں رکھتا جن صاحبون کو اس معاملہ میں تحقیق منظور ہو اور صدر الائمہ کی توثیق مفصل طور پر دیکھنا چاہیں تو مجلدات عبقات الانوار کو ملاحظہ کریں اور پھر اصل کتب کو جن کے حوالہ دئے گئے ہیں ملاحظہ کریں۔

ہم نے تو جس قدر اون کی توثیق کا پتہ اور نشان یہاں لکھدیا ہے اسی قدر کو کافی سمجھتے ہیں ۱۲ منہ۔

قدرت سے اپنی خُلد برین کو بنایا ہی	اور باغِ عدن آپ سے ہیں نے لگایا ہی
کُل میرے خلق میں ہے محمد مرا صفی	تائید اوسکی ہیں نے علیِ ولی سے کی

اگرچہ اخطب خوارزم کی توثیق کا پتہ و نشان قبل ازیں مفصل تحریر کیا گیا لیکن چونکہ اس کتاب میں اکثر اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے روایتیں اور حدیثیں درج کی گئیں ہیں لہذا ضرور ہے کہ مختصر طور پر ہم یہ ثابت کر دیں کہ اخطب خوارزم اہل سنت کے علماء مقبولین و اساطین دین میں سے ہیں بنابراں ہم پہلے چند علمائے اہل سنت کا اخطب خوارزم سے روایات کا نقل کرنا مجلد حدیث تشبیہ سے نقل کرتے ہیں تا کہ ناظرین پر ظاہر و آشکار ہو جاوے کہ صدر الائمہ ابو المؤید اخطب خوارزم علمائے اہل سُنت میں محسوب و معدود اور محدثین اہل سُنت کے نزدیک مقبول ہیں کیوں کہ محدثین و علماء اہل سنت اخطب خوارزم کی کتاب سے احادیث و روایات نقل کرتے ہیں۔ دیکھو شہاب الدین احمد بن حجر المکی اپنی کتاب صواعق محرقہ میں کہتے ہیں۔ اَخرجَ ابو بکر الخوارزمی انہ صلے اللہ علیہ وسلم خرجَ علیہم وَ وجہہٗ مشرقٌ کدائرۃِ القمر فسألہٗ عبد الرحمن بن عوف فقال بشارۃٌ اَتتنی من ربّی فی اَخی و ابنِ عمّی و ابنتی بان اللہ زوّجَ علیّاً مِن فاطمہ و اَمر رضوان خازن الجنان فھزّ شجرۃ طوبیٰ فحملت رقاقاً یعنی صکاکاً بعدد محبّی اھل البیت و انشاء تحتہا ملائکۃ مِن نور دفعَ الی کلِ ملکٍ صکّاً فاذا استوت القیامۃ باھلِہا نادت الملائکۃ فی الخلائقِ فلا یبقی محبٌّ لاھل البیتِ الا دفعت الیہ صکّاً فیہ فکاکہٗ من النارِ فصار اخی و ابن عمی و ابنتی

در باب توثیق صدر الائمہ اخطب خوارزم از مجلد حدیث تشبیہ

فکاکَ رقابِ رجالٍ ونساءٍ من امتی من النار۔ اور کمال الدین بن فخرالدین
جہرمی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ ترجمہ صواعق محرقہ میں لکھاہے۔ ابوبکر خوارزمی روایت
کردہ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم روزے بیروں آمد روے مبارک آں حضرت نورانی
بود مثل دائرہ قمر یعنی مستبشر وخوش حال بود انگاہ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ از
سبب ایں پرسید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ بشارتے بمن رسیدہ است از جناب
پروردگار من درباب برادر وابن عم من ودرباب دختر من کہ خدائے عزوجل تزویج نمود
علی را بفاطمہ رضی اللہ عنہا ورضوان خازن جنان راامر فرمود تا درخت طوبے را جنبانید
انگاہ آں درخت نوشتہ چند بارآورد بعدد دوستان اہل بیت ودر زیران درخت فرشتہا
از نور آفرید وبدست ہر فرشتہ یکے ازاں نوشتہا داد پس چون قیامت قایم شود
آن فرشتہا درمیان خلایق منادی کنند وہیچکس از دوستان اہل بیت نماند مگر آنکہ آں نامہ
آزادی او از آتش دوزخ بدست وے دہند پس برادر وابن عم ودختر من باعث خلاصی
بسیاری از مردان وزنان امت من خواہند بود از آتش دوزخ۔

اور احمد بن الفضل بن محمد باکثیر نے اپنی کتاب وسیلۃ المآل میں اخطب خوارزم سے
یوں نقل کیا ہے۔ روے ابوبکر الخوارزمی عن ابی القاسم بن محمد انہ قال کنتُ بالمسجد
الحرام فرایت الناس مجتمعین حول مقام ابراہیم الخلیل علی نبینا وعلیہ افضل
الصلوٰۃ والسلام فقلت ماھذا فقالوا راھبٌ قد اَسلمَ وجاءَ الی مکۃ وھو
یحدِّثُ بحدیثٍ عجیبٍ فاشرفتُ علیہ ذاذا ھو شیخٌ کبیرٌ علیہ جبۃ صوفٍ وقلنسوۃ
صوفٍ عظیم الجثۃ وھو قاعدٌ عند المقامِ یحدثُ الناسَ وھم یستمعون
الیہ۔ قال بینما انا قاعدٌ فی صومعتی فی بعض الایام اذ اشرفت منھما اشرافۃ

فاذا بطایرٍ کالنسرِ الکبیرِ قد سقط علی صخرۃٍ علی شاطی البحرِ فتقایا فرای من فیہ
ربابع انسانٍ ثم طار و غاب یسیراً ثم عاد فتقایا ربعاً اٰخر ثم طار فدنت
الاجزاء بعضہا من بعضٍ فالتامت فقام منہا انسانٌ کاملٌ و انا اتعجب مما
رایتُ فاذا بالطائر قد انقض علیہ فاختطف ربعہٗ ثم طار ثم عاد فاختطف
ربعاً اٰخر وھکذا یفعل الی ان اختطفہ جمیعہٗ فبقیتُ اتفکر و اتحسر من عدم
سوالی لہ عن قصتہٖ فلما کان الیوم الثانی فاذا انا بالطائر قد اقبل و فعل
کفعلہٖ بالامسِ فلما التامتِ الاجزاء و صارت شخصاً کاملاً نزلت من صومعتی
مباداً الیہ و سالتہٗ باللہ من انت یا ھذا فقال انا قلت فما قصتک مع ھذا
الطائر قال انی قتلتُ علی بن ابی طالبٍ فوکل اللہ بی ھذا الطائر یفعل بی
ما تری کل یوم فخرجتُ من صومعتی و سالت عن علی بن ابی طالبٍ من ھو
فقیل لی انہٗ ابن عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلمتُ و اتیت ما
تائے الی بیت اللہ الحرام قاصداً للحج و زیارۃِ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم۔ اور نیز وسیلۃ المآل میں کہتے ہیں اخرج ابو المؤید فی کتاب
المناقب فیما نقلہ ابو الحسن علی السفاقسی ثم المکی فی الفصول
المہمہ عن ابی برزۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم و نحن جلوسٌ ذات یومٍ و الذی نفسی بیدہٖ لا تزول قدمٌ عن
قدمٍ یوم القیامۃ حتی یسأل اللہ الرجل عن اربعٍ عن عمرہٖ فیما افناہ
و عن جسدہٖ فیما ابلاہ و عن مالہ مما اکتسبہ و فیما انفقہ و عن حب اہل
البیتِ فقال عمر رضی اللہ عنہ ما ایۃ حبکم فوضع یدہٗ علی راس علی

وھو جالسٌ علی جانبہٖ وقال ابۃ حُبّی حب ھذا من بعدی اور عبداللہ بن محمد المطیری نے بھی وہی روایت صواعق محرقہ والی جو ابھی مذکور ہو چکی ہے اپنی کتاب ریاض زاہرہ فی آل بیت النبی وعترۃ الطاہرہ میں اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے نقل کی ہے۔ اور نیز مولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ لکنوی نے اپنی کتاب مراۃ المومنین میں وہی روایت مشتمل بر بشارت صکاک اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے نقل کی ہے۔ لیکن اخیر میں اسقدر اُس میں جملہ زیادہ ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحبُّنا اھل البیتِ الا مومنٌ تقیٌّ ولا یبغضُنا الا منافقٌ شقیٌّ۔

ان منقولات کے نقل کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ[لہ] فرماتے ہیں وبالاتر از ہمہ آنست کہ خود مخاطبِ عالیشان باین ہمہ مجازفت وعدوان وابا و استنکاف از قبول روایاتِ فضائل جلیلۃ الشان نقل اہل سنت از خطب خوارزم ثابت کردہ وحمایت روایت او شل روایت دیگر اساطین سینہ در باب کسر اصنام وبرائت آن از فقرہ کہ بسبب رد وابطال بزعم او تواند شد واضح ساختہ چنانچہ در کید ہشتاد و چہارم می گوید وقصہ برآمدن امیر المومنین بر شانہ آن جناب بنوعیکہ روایت کردند ہرچند زبان زد عوام است لیکن در احادیث صحیح اہل سنت یافتہ نمی شود انتہی ودر حاشیہ می فرمایند واہل سنت این قصہ را از کتاب اخطب خوارزمی وزعفرانی در کتاب الالقاب وشیرازی وابن مندہ وابن مردویہ وثعلبی وجرجانی روایت می کنند لیکن دران روایات این لفظ واقع نیست کہ تو بار حنوتی اے برداشت واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔ ونیز شاہ صاحب در حاشیہ باب یازدہم چنانچہ سابقاً شنیدی فرمودہ اند۔ ابن یونس کہ از عمدہ مجتہدین

[لہ] یعنی خطب سے مراد شاہ عبدالعزیز صاحب تحفہ کی ہیں ۱۲

شیعہ ست در صراط المستقیم اورده که ابن جریر تصنیف کرده است کتاب یوم الغدیر را و
ابن شاہین کتاب المناقب و ابن ابی شیبہ کتاب اخبار و فضائل آنحضرت را و ابونعیم
اصفہانی کتاب منقبۃ المطہرین را و ما نزل من القرآن فی فضل امیر المومنین و ابوالمحاسن
رویانی شافعی کتاب جعفریات و موفق مکی کتاب الاربعین فی فضائل امیر المومنین و
ابن مردویہ کتاب رد الشمس فی علیؑ و شیرازی نزول القرآن فی شان امیر المومنین
و امام احمد بن حنبل کتاب مناقب اہل البیت را و نسائی کتاب مناقب امیر المومنین را
و نطنزی کتاب خصایص علویہ را و ابن المغازلی شافعی کتاب مناقب امیر المومنین
و بسیمی کتاب المراتب ایضاً و بصری کتاب درجات امیر المومنین را و خطیب کتاب حدائق
را. و سید مرتضی گفتہ کہ از عمر بن شاہین شنیدم کہ می گفت جمع کردہ ام از فضائل علی ہزار
جزو انتہی. نقلاً عن ترجمۃ المسماۃ بانوار العرفان للمعین القرا فہمی الا
ثنی عشری۔ پس انصاف باید داد کہ از شیعہ تصنیف این تصانیف در عالم نیست
کہ متضمن فضائل امیر المومنین و اہل بیت باشند بلکہ ہر کہ تتبع کتب شیعہ نماید بیقین می داند
کہ تمام علمائے شیعہ در نقل فضائل و مناقب امیر المومنین و زہرا و حسنینؑ کاسہ لیس و خوشہ
چین اہل سنت اند در ہر جا از ہمیں کتب نقل می ازندازی در حال ایمہ ما بعد اگر چیزے
داشتہ باشند محتمل ست یدل علی ذلک کتاب کشف الغمہ و الفصول المہمہ و
غیرہما من کتب ہذا الفن انتہی۔ ازیں عبارت ظاہر ست کہ شاہ صاحب بعد
ذکر عبارت انوار العرفان کہ مشتمل ست بر ذکر تصنیف موفق مکی کہ ہمیں اخطب خوارزم
ست کتاب الاربعین فی فضائل امیر المومنین مثل اشتمال آن بر ذکر تصانیف دیگر ساطین
فخام و ایمہ اعلام سنیہ افادہ می فرمایند کہ تمام علمائے شیعہ در نقل فضائل و

مناقب امیر المومنین و حضرت زہرا و حسنین علی جمیعھم افضل التحیۃ و السلام

کاسہ لیس و خوشہ چین اہل سنت اند و در ہر جا از ہمیں کتب نقل می آرند پس معلوم

شد کہ حسب اعتراف شاہ صاحب اخطب خوارزم مثل دیگر ایمہ و اساطین مذکورین اہل

سنت ہست کہ علمائے شیعہ بسبب نقل از و و امثال او بزعم شاہ صاحب کاسہ لیس و خوشہ

چین اہل سنت گردیدند و مورد طعن معکوس و تشنیع منکوس و تعریض مدسوس و عیب

منحوس و غمز مغشوش و لمز مخدوش حضرت مخاطب دقیق النظر شدند۔ اس عبارت کے بعد

جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے مولوی حیدر علی صاحب منتہی

الکلام کی کتاب ازالۃ الغین سے ایک عبارت نقل فرمائی ہے جس میں چند اشعار

اخطب خوارزم کے بمدح امام اعظم ابوحنیفہ صاحب مندرج ہیں اُس عبارت میں مولوی

حیدر علی صاحب نے (جو کہ اہل سنت کے نزدیک شاہ عبد العزیز صاحب سے بہت

بڑھکر محقق اور مدقق ہیں) اخطب خوارزم کو من جملہ فقہائے متبحرین و ایمہ محدثین ثابت

کیا ہے دیکھو مجلد حدیث تشبیہ من مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الایمۃ الاطہار

صفحہ ۳۰۹ سے ۳۱۲ تک۔

قدرے از مرویات اخطب خوارزم در باب فضائل امیر المومنین ع

اب ہم اس مقام میں صدر الائمہ اخطب خوارزم کی کتاب المناقب میں سے چند احادیث

واخبار و روایات و آثار فضائل حیدر کرار و مناقب وصی احمد مختار کے واضح اور آشکار

کرنے کے لئے نقل کرتے ہیں۔

پس واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین مولوی سید حامد حسین رضی اللہ عنہ و

ارضاہ نے کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کے مجلد ہشتم حدیث نور میں ساق عرش پر جناب امیر المومنین و سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ کے نام نامی و اسم گرامی کے مکتوب و مرقوم ہونے کے باب میں جو احادیث نقل فرمائی ہیں من جملہ اون کے اخطب خوارزم کی کتاب المناقب میں سے حدیث مذکورۃ المتن بھی ہے۔ جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین کی تحریر بے نظیر کا لب لباب یہ ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کے اسم شریف کا عرش و دیگر مقامات شریفہ پر بعد اسم مبارک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب کے مرقوم و مکتوب ہونا متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت و متحقق ہے۔ اور اس امر سے افضلیت اور اکرمیت اور احبیت امیر المومنین علی علیہ السلام کی بعد جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ کے مبرہن و مدلل و ہویدا ہے۔

قاضی عیاض بن موسیٰ نے اپنی شفا فی تعریف حقوق المصطفےٰ میں۔ اور ابن المغازلی نے اپنی کتاب المناقب میں۔ اور محب طبری نے ریاض النضرۃ میں۔ اور ملا نے اپنی سیرت میں اور محمد بن یوسف زرندی نے نظم درر السمطین میں اور سید شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل میں سعید گازرونی نے منتقی میں۔ اور شیخ جلال الدین سیوطی نے درمنثور و خصایص کبریٰ میں۔ اور احمد بن الفضل بن محمد باکثیر نے وسیلۃ المآل میں۔ اور میرزا محمد بدخشانی نے مفتاح النجا میں۔ اور شاہ ولی اللہ نے ازالۃ الخفا میں اسی مضمون کی احادیث روایت کی ہیں جن سب کا مطلب اور ماحصل یہ ہے کہ فرمایا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں نے ساق عرش پر لکھا ہوا دیکھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ صفوتی من خلقی ایدتہ بعلی و نصرتہ بہ یعنی ساق عرش

پر کلمۂ توحید کے بعد لکھا ہے کہ محمد رسول اللہ میری تمام خلقت میں میرا برگزیدہ ہے اور علی سے میں نے اوس کی تائید اور نصرت کی ہے۔ مقولہ زائر۔ پس ای بہائیو انصاف سے غور کرو اور سوچو کہ جب نام نامی علی علیہ السلام کا بعد اسم مبارک جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساق عرش پر مکتوب ومرقوم ہے تو جناب امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت اور اقدمیت واولویت واکرمیت واولیت کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر وآشکار ہوگی اور افضل امت ہی اولی بامامت وخلافت ہے نہ مفضول۔

ای حضرات ناظرین۔ جناب آیۃ اللہ فی العلمین نور اللہ مرقدہ الشریف وطاب مضجعہ المنیف نے ایکسو باسٹھ [۱۶۲] محدثین وعلماء اہل سنت سے حدیث غدیر کو نقل فرمایا ہے منجملہ اون کے چھٹی صدی کے علماء ومحدثین میں نمبر ۸۰ پر موفق بن احمد ابو المؤید المعروف باخطب خوارزم ہیں انکی روایت کو حدیث غدیر کے مجلد دوم کے صفحہ ۱۲۶ پر تحریر فرمایا ہے میں یہاں اُردو میں اوس کا خلاصہ لکھتا ہوں تاکہ عام فہم ہو۔ مخفی نہ ہے کہ برّا سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حج میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے ہمراہ تھے۔ جب مابین مکہ اور مدینہ کے پہونچے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اوترے اور حکم دیا کہ منادی ندا کرے تاکہ نماز کے لئے سب لوگ جمع ہوں۔ پس جب سب لوگ جمع ہوگئے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جناب ید اللہ علیہ السلام کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لیا۔ اور حاضرین کو مخاطب کیا اور فرمایا کہ آیا میں کل مومنین کے نفسوں سے اولیٰ نہیں ہوں۔ سب نے عرض کیا کہ بیشک آپ اولیٰ اور افضل ہیں پھر فرمایا کیا میں ہر مومن کے نفس سے بہتر نہیں ہوں؟ سب نے کہا کہ بیشک آپ بہتر ہیں۔ پھر فرمایا پس یہ ہی ولی اوس کا جس کا میں ولی ہوں۔ خداوندا دوست رکھ اوس کو جو

اسکو دوست رکھے اور دشمن رکھہ اوس کو جو اس کو دشمن رکھے میں جس کا مولا ہوں
پس علی ہے مولا اوس کا۔ اس معاملہ کے بعد حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ علی سے ملے
اور کہا کہ مبارک ہو تم کو اے ابن ابی طالب کہ تمنے آج ایسی حالت میں صبح اور شام کی
کہ مولا ہو گئے ہر مومن و مومنہ کے نیز اخطب خوارزم نے ابو الحمرا سے روایت کی ہے کہا
اوںہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو شخص چاہے کہ دیکھے آدم کو
علم میں اور نوح کو فہم میں اور یحیی کو زہد میں اور موسیٰ بن عمران کو بطش یعنی قوۃ اور
بہادری میں پس چاہیئے کہ دیکھے علی بن ابی طالب کو۔ الی آخرہ۔ مجلد حدیث تشبیہ صفحہ ۲۷۶
ایضاً حارث اعور سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمنے خبر پائی ہے کہ ایک دن جناب رسول
خدا صلی اللہ علیہ و آلہ مجمع اصحاب میں تشریف فرماتے۔ فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ
علیہ و آلہ نے کہ میں دکھلاؤں تم لوگوں کو ایسا شخص جو علم میں آدم اور فہم میں نوح اور
حکمت میں ابراہیم ہے پس جناب بشیر و نذیر صلے اللہ علیہ و آلہ اصحاب التطہیر کی اس
تقریر سے تھوڑی دیر کے بعد جناب امیر کل امیر تشریف لائے۔ اوسوقت حضرت ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے ایک شخص کو تین پیغمبران مرسل کے ساتھ قیاس
کیا ہے یا رسول اللہ ایسا وہ کون ہے مبارک ہو اوسکو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
و آلہ نے فرمایا کہ اے ابوبکر تو اوس کو نہیں جانتا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض
کیا کہ اللہ اور اوس کا رسول زیادہ جاننے والے ہیں فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ
علیہ و آلہ نے کہ وہ ابو الحسن علی بن ابی طالب ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا
کہ مبارک ہو مبارک ہو تمکو اے ابو الحسن تمہارا مثل کون ہو سکتا ہے ایضاً جناب حجۃ الاسلام
والمسلمین اٰیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ و ارضاہ مجلد حدیث طیر کے

صفحہ ۳۵۱ پر اخطب خوارزم کی کتاب المناقب سے نقل فرماتے ہیں جسکا اُردو میں خلاصہ یہ ہے - ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا اونہوں نے کہ ایک پرند کا گوشت پکا ہوا جناب رسول خدا کی خدمت میں بطور ہدیہ حاضر کیا گیا - جناب سرور کائنات نے دعا مانگی اور بارگاہ باری تعالیٰ میں یوں عرض کی کہ خداوندا جو تیرے نزدیک کل خلق سے دوست تر ہو اوس کو بھیج - پس علی بن ابی طالب رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے - نیز اُسی کتاب میں اُنس ابن مالک سے منقول ہے کہا اونہوں نے کہ جناب رسول خدا کے سامنے ایک طائر کا گوشت رکھا گیا جناب رسول خدا نے دعا مانگی اور عرض کی کہ الہی جو تیرے نزدیک کُل خلقت میں سے زیادہ تر دوست ہو اوسکو بھیج تاکہ میرے ساتھ اس جانور کا گوشت کہائے پس علی حاضر ہوئے اور جناب رسول کریم کے ساتھ وہ گوشت تناول فرمایا یہ مضمون یہاں پر بالاجمال ہے تفصیل اس کی عبقات الانوار کی مجلد حدیث طیر میں مذکور ہے اور وہ کتاب مطبوع و معروف و شایع و مشہور ہے من شاء الاطلاع بالتفصیل علیہ فلیرجع الیہ - اور اے حضرات ناظرین اس حدیث شریف کو ابو عیسیٰ ترمذی نے اپنے جامع مشہور بصحیح ترمذی میں بھی وارد کیا ہے فلینظر ثمہ اور اس سے جو احبیت اور افضلیت امیر المومنین علیہ السلام کی ثابت ہوتی ہے وہ خود ناظرین سمجھ لینگے عیان راچہ بیان نیز اخطب خوارزم نے عمرو بن العاص کا ایک خط معاویہ بن ابی سفیان کے نام کا کتاب المناقب میں وارد کیا ہے چونکہ خط مذکور جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہے لہذا اس مقام پر اوس کا درج کرنا موجب خنکی چشم مومنین و باعث تنبیہ غافلین جانکر درج کرتا ہوں حضرات مقام غور و تامل ہے شعر

وَاللّٰہِ قَدْ شَہِدَ العدوُّ بِفَضْلِہٖ	وَالْفَضْلُ مَا شَہِدَتْ بِہِ الْاَعْدَاءُ

عمرو بن عاص کے خط کی عبارت مجلد حدیث طیر میں یہ ہے۔ صفحہ ۳۵۲۔

وَ امّا ما نسبت ابا الحسن اخا رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و وصیّہ الی الحسد والبغی علی عثمان وسمّیت الصحابۃ فسقۃ وزعمت انّہ اشلاھم علی قتلہٖ فھذ اغوایۃٌ ویحک یامعاویۃ اما علمت انّ ابا الحسن بذل نفسہ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبات علی فراشہٖ وھو صاحب السبق الی الاسلام والھجرۃ۔ وقد قال فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو منّی بمنزلۃِ ھارون من موسیٰ اِلّا انہ لا نبیّ بعدی وقد قال فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم الا من کنت مولاہ فعلیٌّ مولاہ۔ اللّٰھمّ وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہٗ وھو الذی قال فیہ علیہ السلام یوم خیبر لاعطین الرایۃ غدا رجلا یحبّہ اللہ ورسولہ وھو الذی قال فیہ علیہ السلام یوم الطیر اللّٰھمّ ائتنی باحب خلقک الیک فلما دخل علیہ قال والیّ الیّ۔ وقد قال علیہ السلام فیہ یوم النضیر علیٌّ امام البررۃ وقاتل الفجرۃ منصورٌ من نصرہ ومخذول من خذلہ۔ وقد قال فیہ علیٌّ ولیکم من بعدی وذٰلک علیّ وعلی جمیع المسلمین۔ وقال انّی مخلفٌ فیکم الثقلین کتاب اللہ عزوجل وعترتی۔ وقد قال انا مدینۃ العلم وعلیٌّ بابھا انتھی ماحصل اسکا یہ ہے کہ اے معاویہ تو نے جو ابو الحسن برادر رسول اور ان کے وصی کو حسد اور بغاوت کی طرف

منسوب کیا اور کہا اونہون نے عثمان پر حسد کیا اور اوس سے بغاوت کی اور تو نے صحابہ کو فاسق خیال کیا اور تو نے گمان کیا کہ علی نے صحابہ کو عثمان کے قتل کرنے پر تحریص دی اور اُسپر اون کو اوکسایا۔ پس یہ تیرا گمان غوایت اور گمراہی ہے افسوس ہے تجھپر اے معاویہ کیا تو نہیں جانتا کہ ابوالحسن نے اپنی جان کو جناب رسول خداؐ سے پیارا نہ کیا اور اون کے سامنے بذل نفس کیا اور آں حضرت کے فراش پر سوئے اور وہ سابق الاسلام اور سابق الہجرۃ ہیں اور تحقیق کہا ہے رسول خداؐ نے اون کی شان میں کہ وہ میری لئے ایسا ہے کہ جیسا ہارون تھا موسیٰ کے لئے۔ مگر میرے بعد نبی کوئی نہ ہوگا۔ اور بیشک کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے غدیر خم کے دن اون کی بابت کہ خبردار ہو اے لوگو جسکا میں مولا ہوں پس اُسکا علی مولا ہے۔ الٰہی دوست رکھ اُسکو جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھ اُسکو جو علی سے دشمنی کرے اور مدد کر اُسکی جو علی کی مدد کرے اور مخذول کر اُسکو جو علی کو مخذول کرے۔ اور علی وہ ہیں کہ جن کے باب میں آں حضرت علیہ السلام نے خیبر کے دن فرمایا تھا۔ کل میں ایسے شخص کو علم دونگا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور رسول کو اور اللہ اور رسول دوست رکھتے ہیں اوس کو اور علی وہ ہیں کہ جن کی حق میں رسول خدا نے پرندہ کا گوشت کھانے کے دن فرمایا تھا کہ الٰہی بھیج میرے پاس ایسے شخص کو جو تیرے نزدیک تیری تمام خلقت میں سے دوست تر ہو پس علی رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوے تو فرمایا کہ میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ۔ اور بنی نضیر کے معاملہ کے دن رسول خدا نے اون کے بارہ میں فرمایا تھا علی امام ہے ابرار کا اور قاتل ہے فجّار کا منصور ہے وہ جس نے علی کی نصرت کی مخذول ہے وہ جس نے علی کا خذلان کیا اور تحقیق کہا رسول مقبولؐ نے لوگوں سے علی کے حق میں کہ علی تمہارا ولی ہے میرے بعد۔ اور یہ امر یعنی علی کا ولی

اور حاکم اور والی ہونا اے معاویہ تیرے اوپر بھی ہے اور میرے اوپر بھی اور تمام کافۂ
انام اہل اسلام پر بھی ہے۔ اور فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اسے لوگو
میں دو بزرگ چیزیں چھوڑے جاتا ہوں کتاب خدائے عزوجل اور اپنی عترت اور بیشک
فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں شہر علم کا ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے
نیز اخطب خوارزم نے کتاب المناقب میں حدیث شوریٰ وارد کی ہے اور جناب آیۃ اللہ
فی العلمین رضی اللہ عنہ نے مجلد حدیث طیر صفحہ ۳۵۲ میں اوس کو نقل کیا ہے۔
چونکہ جناب امیر المومنین سید الوصیین صلوٰۃ اللہ علیہ وعلیٰ اولادہ الطاہرین نے اہل شوریٰ
پر باین مضامین صادقہ وبقیہ قطیعۃ الصدور وبراہین ساطعۃ النور احتجاج فرمایا ہے
لہذا ہم اتباعاً لامیر المومنین ان مضامین صدق آیین وحق آگین کو پیش کر کے کل غافلین
وقاطبۂ ذاہلین وجمیع نائمین وتمام راقدین کو فضایل حیدر کرار سے خبردار اور اُن کو غفلت
کی گہری نیند سے جگا کر ہوشیار کرتے ہیں۔ خطب خوارزم لکھتے ہیں قال اخبرنی
الشیخ الامام شہاب الدین افضل الحفاظ ابو النجیب سعد بن عبد اللہ
بن الحسن الھمدانی المعروف بالمروزی فیما کتب الیّ من ھمدان
اخبرنا الحافظ ابو علی الحسن بن احمد بن الحسن الحدّاد باصبھان فیما
اذن لی فی الروایۃ عنہ قال اخبرنا الشیخ الادیب ابو یعلی عبد الرزاق
بن عمر بن ابراھیم الطھرانی سنۃ ثلاث وسبعین واربعمائۃ قال
اخبرنا الامام الحافظ طراز المحدثین ابو بکر احمد بن موسی بن مردویہ الاصفھانی
قال الشیخ شہاب الدین ابو النجیب سعد بن عبد اللہ الھمدانی واخبرنا
بھذا الحدیث عالیاً الامام الحافظ سلیمان بن ابراھیم الاصبھانی فی

كتابه الىّ من اصفهان سنة ثمان وثلاثين واربعمائة عن ابى بكر احمد بن
موسى بن مردويه قال حدثنا سليمان بن عبد الواحد قال حدثنا
على بن سعيد الرازى- قال حدثنا محمد بن حميد حدثنا زافر بن سليمان
قال حدثنا الحارث بن محمد عن ابى طفيل عامر بن واثله- قال كنت
على الباب يوم الشورى فارتفعت الاصوات بينهم فسمعت عليًّا يقول
بايع الناسُ ابابكر وانا والله اولى بالامر منه واحق فسمعتُ واطعتُ
مخافة انْ يرجع الناس كفارًا يضرِبُ بعضهم رقاب بعضٍ بالسيفِ ثُمَّ
بايع ابو بكر لعمر وانا والله اولى بالامر منه فسمعت واطعت مخافةَ انْ
يرجع الناسُ كفارًا ثم انتم تريدون انْ تبايعوا عثمان اذًا لا اسمع ولا
طيع انّ عمر جعلنى فى خمسة نفر انا سادسُهُم لايعرفُ لى فضلٌ فى الصلاح
ولا يعرفونهُ لى كما نحن فيه شرعٌ سواءٌ وايمُ الله لو اشاء ان اتكلّم ثم لا
يستطيعُ عربيّهم ولا عجميّهم ولا المعاهدُ منهم ولا المشركُ ردّ خصلة
منها- قال انشدكم الله ايها الخمسةُ أمنكم اخو رسول الله غيرى قالوا
لا- قال امنكم احدٌ له عمٌّ مثل عمّى حمزة بن عبد المطلب اسدُ الله و
اسد رسوله غيرى- قالوا لا- قال أمنكم له ابن عمٍّ مثل ابن عمّى رسول
الله- قالوا لا- قال امنكم احدٌ له اخٌ مثلُ اخى المزيّن بالجناحين يطير

ك الناس شرع واحد ويجرك يعنى يك طريقه اند وكذا الناس فى هذا الامر
شرع ويجرك يعنى برابر اند مذكر ومونث واحد وجمع دروے يكسان ست ۱۲- از حاشيه عبقات الانوار
فى اثبات امامة الائمة الاطهار مجلد حديث طير صفحه ۳۵۲-

مع الملائکۃ فی الجنۃ۔ قالوا لا۔ قال امنکم احدٌ لہ وجۃ مثل زوجتی
فاطمہ بنت رسول اللہ سیدۃ نساء ھذہ الائمۃ۔ قالوا لا۔ قال امنکم احدٌ
لہ سبطان مثل الحسن والحسین سبطا ھذہ الامۃ ابنی رسول اللہ غیری۔ قالوا
لا قال امنکم احد قتل مشرکی قریش غیری قالوا لا۔ قال امنکم احدٌ وحّد اللہ
قبلی۔ قالوا لا۔ قال امنکم احدٌ صلی القبلتین غیری۔ قالوا لا۔ قال امنکم احدٌ
امر اللہ بمودتہ غیری۔ قالوا لا۔ قال امنکم احدٌ غسّل رسول اللہ قبلی قالوا لا
قال امنکم احدٌ سکن المسجد یمرّ فیہ جنباً غیری۔ قالوا لا قال افیکم احدٌ
ردت لہ الشمس بعد غروبھا حتی صلّی العصر غیری۔ قالوا لا قال افیکم احدٌ
قال لہ رسول اللہ حین قرّب الیہ الطیر فاعجبہ اللّٰھم ائتنی باحب خلقک الیک
یاکل معی من ھذا الطیر فجئت وانا لا اعلم ما کان من قولہ فدخلت قال والی
یارب والی یارب غیری قالوا لا۔ قال فیکم احد کان اقتل للمشرکین عند کل شدۃ
تنزل برسول اللہ منی قالوا لا۔ قال افیکم احدٌ کان اعظم غناءً عن رسول
اللہ منی حتی اضطجعت علی فراشہ ووقیتہ بنفسی وبذلت مھجتی غیری قالوا
لا قال افیکم احدٌ کان یاخذ الخمس غیری وغیر فاطمۃ قالوا لا۔ قال افیکم
احدٌ کان لہ سھمٌ فی الخاص وسھمٌ فی العام غیری۔ قالوا لا قال افیکم
احدٌ یطھرہ کتاب اللہ غیری حتی سد النبی ابواب المھاجرین جمیعاً و
فتح بابی حتی قاما الیہ عماہ حمزۃ والعباس وقال یارسول اللہ سددت
ابوابنا وفتحت باب علی فقال النبی ما انا فتحت بابہ ولا سددت ابوابکم بل
اللہ فتح بابہ وسدّ ابوابکم۔ قالوا لا۔ قال افیکم احدٌ۔ تمّ اللہ نورہ من

السمآء حین قال و ات ذالقربی حقہ قالوا اللھم لا۔ قال افیکم احدٌ ناجی رسول اللہ ست عشرۃ غیری حین قال اللہ عزوجل یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰیکم صدقۃً قالوا اللّٰھم لا۔ قال افیکم احدٌ ولی غمض رسول اللہ غیری قالوا اللّٰھم لا قال افیکم احدٌ آخر عھدٍ برسولِ اللہ حین وضعتہ حفرتہٗ غیری۔ قالوا لا۔

پس ماحصل ان حجج قاہرہ و دلایل باہرہ کا اور خلاصہ ترجمہ اس کلام بلاغت نظام کا جس کے ہر ہر فقرہ اور ہر ہر جملہ سے بکمال وضوح افضلیت واولویت واولیت واکرمیت واشرفیت واقدمیت واستحقاق خلافت نبویہ واہلیت وصایت ونیابت مصطفویہ خاص جناب امام برحق ووصیِ مطلق امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کے واسطے ظاہر وعیان وآشکار ومتحقق ومبرہن ومدلل ہورہی ہے یون ہے۔ کہ صدر الایمہ اخطب خوارزم کتاب المناقب میں باسناد مذکورۃ المتن عامر بن واثلہ سے روایت کرتے ہیں اور عامر بن واثلہ کہتے ہیں کہ میں روز شورے دروازہ پر کھڑا تہا کہ آوازیں بلند ہوئیں۔ میں نے سُنا کہ علی بن ابی طالب فرماتے تھے کہ لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کی حالانکہ قسم خداے تعالیٰ کی کہ میں اُس سے اس امر میں یعنی خلافت کے لئے اولیٰ اور افضل تہا اور زیادہ تر اُس سے مستحق خلافت تہا۔ پس میں نے سُنا کہ وہ خلیفہ بن بیٹھے مجبوراً میں نے اس خوف کے سبب ؎ سے اطاعت کی کہ لوگ پھر ہٹ کر کافر نہ ہوجاویں اور آپس میں تلواروں سے نہ لڑیں۔ توضیح یعنی جناب امیر فرماتے ہیں کہ

؎ اے ناظرین جناب امیر المومنین علیہ السلام کے اس ارشاد ہدایت بنیاد سے ظاہر وآشکار ہوگیا جواب باصواب اُس اعتراض کا جو بعض لوگ بی سمجھے سے وارد کیا کرتے ہیں۔

کہ میں نے ابوبکر سے مخالفت اور جنگ اس واسطے نہ کی کہ مجھے یہ خوف تھا کہ اگر میں لڑوں گا
تو لوگ چونکہ حدیث الاسلام ہیں پھر کفر کی طرف رجوع کریں گے اور آپس میں تلواروں سے
لڑمرینگے پھر حضرت فرماتے ہیں کہ ابوبکر نے عمر کو اپنا خلیفہ بنا دیا۔ حالانکہ قسم بخدائے عزوجل
کہ میں خلافت کے لئے اوس سے اولی اور افضل تھا پس میں نے سُنا اور اطاعت کی
اس خوف کی وجہ سے کہ لوگ ہٹ کر پھر کافر نہ ہوجاویں پھر اب تم چاہتے ہو کہ عثمان کی
بعیت کرو اب بھی میں بحالت مجبوری قبول کرونگا اور اطاعت کروں گا عمر نے مجھے پانچ
آدمیوں میں داخل کر کے چھٹا مقرر کیا ہے نہ وہ میری فضیلت اور صلاحیت کو پہچانتا ہے
اور نہ وہ لوگ میرے فضائل کا خیال کرتے ہیں بلکہ ایک ہی لاٹھی سب کو ہانکتے ہیں اور
قسم خدائے تعالیٰ کی کہ اگر میں چاہوں کہ تقریر کروں تو میری تقریر کو کوئی عربی یا عجمی یا
معاہد یا مشرک رد نہیں کرسکتا اور جو فضائل اور خصائل اور خصوصیات اور فضیلتیں میں
ابھی بیان کروں تو کوئی شخص اِن میں سے ایک فضیلت اور خصلت کو بھی رد نہیں کرسکتا

اور کہا کرتے ہیں کہ جناب امیر المومنین تو اسد الغالب تھے پھر اونہوں نے خلفائے ثلاثہ
کی بعیت کیوں کرلی اگر خلفائے ثلاثہ غاصب تھے تو اون سے کیوں نہ لڑے اور اون
کو قتل ومغلوب کرکے اپنا حق کیوں نہ لیا دیکھو کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام
فرماتے ہیں کہ میں نے اس خوف کی وجہ سے اطاعت کی کہ اگر میں لڑوں گا تو لوگ پھر
کفر کی طرف رجوع کرینگے اور آپس میں لڑمریں گے۔ اے حضرات ناظرین اسی مسئلہ
کے بارہ میں ایک دفعہ میں نے بفرمائش بعض احباب جناب قبلہ وکعبہ آیۃ اللہ فی
العلمین رضی اللہ عنہ سے استفتا کیا تھا۔ جناب ممدوح مرحوم نے جو جواب باصواب

اے پانچو آدمیوں میں خدا کو یاد دلواکر تمکو اللہ جل جلالہ کی قسم دیکر تم سے سوال کرتا ہوں
آیا تم میں ہے کوئی جو بھائی ہو رسول اللہ کا سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ
آیا ہے تم میں کوئی ایسا کہ جسکا چچا میرے چچا حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ و اسد رسول
اللہ جیسا ہو سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہین کہا آیا ہے تم میں سے کسی کا چچازاد
بھائی ایسا جیسے میرے ابن عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ ہیں سوائے میرے سب نے
کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم سے کسی کا بھائی ہے مثل میرے بھائی کے جسکو خدا نے دو پر
عنایت فرمائے کہ وہ جنت میں ہمراہ ملائکہ کے پرواز کرتے ہیں۔ سب نے کہا کہ نہیں۔

تحریر فرمایا تھا وہ اگر اس مقام پر درج کیا جاے تو خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ اہل انصاف
بغور پڑہیں اور بصیرت حاصل کریں۔ استفتا کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ موضع مہم
کے سُکّان میں سے ایک مولوی نے ڈاکٹر سید حامد حسین صاحب رئیس موضع جارچہ مقیم
ہوانی سے کہا کہ اگرچہ فی الحقیقت بعد جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ کے مستحق
خلافت و ولی یا امامت جناب امیر المومنین علی مرتضی علیہ السلام تھے مگر جب اون
حضرت نے خود بعیت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کرلی تو تم لوگ حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ کی خلافت کے مُنکر کیون ہوتے ہو۔

عبارت فتویٰ یہ ہے۔

درباب بعیت جناب امیر المومنین علیہ السلام کہ استفسار فرمودہ اند پس قبل از وصول
خط سامی عبارتی بہمیں روز یعنی ۱۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳ ہجری از اتفاقات حسنہ بنظر رسید
کہ واقع بسیاری از شبہات است ہرچند درباب تقیہ بسیاری از عبارات مجموع است وبسیاری

کہا کہ آیا تم میں سے کسی کی زوجہ ہے مثل میری زوجہ کے جو بیٹی ہیں رسول اللہ کی اور
سردار ہیں تمام زنانِ امت کی سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں سے کوئی ایسا ہے
جس کے فرزند ہوں مثل حسن اور حسین کے جو دونوں سبط ہیں اس امت میں اور دونو
فرزند ہیں رسول اللہ کے سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے کوئی تم میں سے
جس نے مشرکین قریش کو قتل کیا ہو سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے
تم میں سے کوئی ایسا جس نے مجھ سے پہلے خدائے تعالیٰ کو ایک جانا اور وحدہ لاشریک
مانا ہو۔ سب نے کہا کہ نہیں۔

در رسالہ تقیہ مطبوعہ مذکور لیکن چوں ایں عبارت جدیدہ بہمیں روز بہ نظر رسیدہ بود گویا
جواب قبل از ورود سوال بالہام غیبی مہم رسیدہ غالباً آن انفع برائے تسلیہ قلوب و تسکین
شبہات باشد۔ قاضی شوکانی کہ از اجلۂ ائمۂ سُنیہ در صنعاے یمن بودہ و مولوی صدیق حسن
خاں محامد و مناقب او در اتحاف النبلاء ذکر کردہ۔ در کتاب بدر طالع می فرماید۔
غازان بن ارغون بن ابغا بن ہلاکو بن تولی بن چنگیز خاں السلطان معز الدین سلطان
التتار کان جلوسہ علی تخت الملک سنۃ ۶۹۳ وحسّن لہ نائبہ نوروز الاسلام فا
سلم فی سنۃ ۶۹۶ ونثر الذھب والفضۃ واللولو علی رؤس الناس وفشاء
الاسلام فی التتار وکان ملک خراسان والعراق وفارس والروم
واذربیجان والجزیرۃ وکان یتکلم بالفارسیۃ ویفھم اکثر اللسان العربی
ولما ملک اخذ نفسہ بطریق جدہ الاعلی چنگیز خان الطاغیۃ الذی
اھلک العباد وصرف ھمتہ توفیر العساکر وسد الثغور وعمارۃ البلاد

کہا کہ آیا ہے تم میں سے کوئی ایسا جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑہی ہو سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے کوئی تم میں سے ایسا کہ جس کی مودت اور محبت کا جناب باری تعالیٰ شانہ نے لوگوں کو حکم فرمایا ہو سوائے میرے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم سے کوئی ایسا کہ جسکے لئے آفتاب بعد غروب ہونے کے لوٹ آیا ہوتا اینکہ اوس نے نماز عصر کی پڑہی ہو سوائے میرے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے لئے رسول خدا نے فرمایا جبکہ ایک طائر کا گوشت انکی حضرت کے سامنے حاضر کیا گیا اور حضرت کو بہلا معلوم ہوا تو خدائے کریم سے دعا مانگی کہ الٰہی بہیج میرے پاس ایسے شخص کو کہ جس کو تو اپنی تمام خلقت میں سے زیادہ تر دوست رکھتا ہے تاکہ میرے ساتھ اس پرند کا گوشت کہائے پس میں رسول خدا کی خدمت میں

و الکلف عن سفک الدماء فلما اسلم قیل له ان دین الاسلام یحرم نکاح نساء الاباء و کان قد استضاف نساء ابیه الی نسائه و کان احبهن الیه خاتون وهی اکبر نساء ابیه فهمّ ان یرتد من الاسلام فقال له بعض خواصه ان اباک کان کافراً و لم یکن خاتونٌ معه فی عقد صحیح انما کان مسافحاً بها فاعقد انت علیها فانها تحل لک ففعل و لو لا ذلک لارتدّ عن الاسلام و استحسن ذلک من الذی افتاه بهذه المصلحة بل هو حسنٌ و لو کان تحته الف امراة علی سفاح فان مثل هذا السلطان المستولی علی اکثر بلاد الاسلام فی اسلامه من المصلحة ما یسوغ ما هو اکبر من ذلک حیث یودی التخریج علیه و التشنیع معه علی مرالحق الی ساویة فرحم الله ذلک المفتی۔ انتھی کلامه۔

خدا نے یہ دعا مانگی ہے جب
حاضر ہوا اور ان حالیکہ میں اس امر کو نہ جانتا تھا کہ رسول
میں حاضر ہوا تو جناب رسول اللہ خوش ہوے اور فرمایا کہ میرے پاس آؤ میرے
پاس آؤ۔ کہو سوائے میرے کوئی ایسا ہے۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں سے
کوئی ایسا ہے جو بہت قتل کرنے والا ہو مشرکین کا اور سختی اور مصیبت میں مدد کرنے
والا ہو جناب رسول خدا کا مجھسے زیادہ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں کوئی ہے
مجھسے زیادہ حامی اور مددگار و ناصر اور جان فدا کرنیوالا ہو رسول مقبول پر یہاں تک

ازیں عبارت ظاہر است کہ برائے حمایت اسلام و سلطانی کہ از و تائید اسلام واقع شود
تجویز ہزار سفاح مستحسن است پس اگر جناب امیر المومنین علیہ السلام بنظر حفظ مسلمین
از ارتداد صریح و ترویج اسلام ظاہری کہ آخر ہا منجر بترویج ایمان و اسلام حقیقی شد
بیعت اہل جور کہ مراد ازاں دادن دست بدست ایشان است اختیار فرمودہ باشد در ال
کدام مقام استعجاب است چہ آنحضرت را خوف بود کہ اگر با خلفاے جور در ابتداے
اسلام محاربہ و مقاتلہ آغاز می فرمود کفار ایں را سبب استہزا و طعن می گردانید ند کہ معاذ اللہ
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ برحق نہ بود کہ بعد وفات آں حضرت اصحاب
آں حضرت مختلف شدند و باہم محاربہ و مقابلہ آغاز کردند و نیز ضعفا کہ حدیث العہد
باسلام بودند باین محاربہ از اسلام ارتداد صریح می ورزیدند پس آں حضرت موافقت
ظاہری اہل جور را اہل نزد آنست از ایثار و برانگیختن محاربہ و مقاتلہ۔ کہ مفضی بانمحا
آثار اسلام گردد۔ و جناب رسالت مآب را حدیث العہد بودن صحابہ بکفر و جاہلیت مانع
از بناے کعبہ معظمہ بر قواعد حضرت ابراہیم علی نبینا و آلہ و علیہ السلام شدہ کما فی صحیح البخاری

کہیں لیٹا اون حضرت کے بچھونے پر اور اون پر اپنی جان کو قربان کیا اور اون کی حفاظت کی بتلاؤ کوئی ہے میرے سوا ایسا۔ سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا تم میں ہر کوئی ایسا جو خمس لیتا تھا میری اور فاطمہ کے سوا سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے کوئی تم میں ایسا کہ جسکا حصہ تھا خاص میں اور عام میں بھی سوائے میرے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں سے کوئی ایسا کہ جس کی طہارت اور پاکیزگی کتاب اللہ سے ثابت ہو سوائے میرے۔ یہاں تک کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے تمام مہاجرین کے دروازے مسجد میں سے بند کردی اور میرا دروازہ کھلا رکھا یہاں تک کہ آن حضرت کے دو چچا حمزہ اور عباس نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہا کہ یا رسول اللہ

وغیرہ پس حدیث العہد بودن صحابہ بکفر چرا جناب امیر المومنین علیہ السلام را از مجادلہ ومحاربہ حضرات ثلاثہ مانع نہ گردد۔ چوں در عہد معاویہ ایں عذر مرتفع شد و اسلام شایع گردید و کفار ذلیل و قتیل شدند آن وقت با ناکثین و قاسطین و مارقین مقاتلہ و محاربہ فرمود۔ ونیز ائمہ طاہرین سلام اللہ علیہم اجمعین با خلفاے بنی امیہ و بنی عباس کہ قطعاً و جزماً اہل جور بودند و اکابر اہل سنت بہ بطلان خلافت شان قائل اند منازعہ نکردہ بلکہ موافقت ظاہری اختیار فرمودہ پس چنانچہ ایں موافقت ظاہری اصلا مثبت حقیت خلفائے بنی امیہ و بنی عباس نمی تواند شد کذا فیما تقدم۔

دستخط جناب نجم الملۃ والدین مولانا مولوی السید ناصر حسین ابن العلامۃ

آیۃ اللہ فی العالمین

(ناصر حسین)

آپ نے ہمارے دروازے بند کردئے اور علی کا دروازہ کھلا رکھا ہے تو جناب رسول خدا نے فرمایا کہ نہیں میں نے علی کا دروازہ کھلا رکھا ہے اور نہ تمہارے دروازے بند کئے ہیں۔ سب نے کہا کہ بیشک سوائے آپ کے کوئی ایسا نہیں ہے۔ کہا کہ آیا تم میں کوئی ہے جس کی بابت خدائے تعالیٰ نے فرمایا ہو وات ذالقربیٰ حقہ سوائے میرے سب نے کہا کہ نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں کوئی ایسا جس نے نجوی اور مشورہ کیا ہو سوائے رسول اللہ سے سواہ دفعہ سوائے میرے جب یہ آیت نازل ہوئی۔ یا ایھا الذین امنوا اذا ناجیتم الرسول فقدموا بین یدی نجوٰکم صدقہ سب نے کہا کہ بیشک آپ کے سوائے کوئی ایسا نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں کوئی ایسا کہ رسول خدا کے انتقال کے وقت اون کی خدمت میں حاضر رہا ہو سوائے میرے سب نے کہا کہ بیشک سوائے آپ کے اور کوئی ایسا نہیں۔ کہا کہ آیا ہے تم میں کوئی ایسا جو اخیر وقت میں رسول اللہ کے سامنے حاضر ہوا اور آں حضرت کا غسل وکفن کر کے اون حضرت کو دفن کیا ہو سوائے میرے سب نے کہا کہ بیشک سوائے آپ کے کوئی ایسا نہیں انتہیٰ۔

حضرات ناظرین انہیں اخطب خوارزم نے اپنا ایک قصیدہ عزا بمدح جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام اپنی کتاب المناقب کے اخیر میں درج کیا ہے اور جناب آیۃ اللہ فی العلمین اعلا اللہ مقامہ نے مجلد حدیث طیر میں وارد کیا ہے چند اشعار اوس میں یہ ہیں۔ کیا خوب کہا ہے

اشعار

ھل ابصرت عیناک فی المحراب	کابی تراب من فتی محراب
للہ در ابی تراب انہ	اسد الحراب وزینۃ المحراب
ھو ضارب وسیوفہ کثواقب	ھو مفعم وجفانہ کجواب

هُوَ مَاحِقُ الْاَرْضِ اللہُ مَاءٍ — وَمطلعُ شہبِ الاسنۃِ فی سمائہٖ

ہو قاصمُ الاصلاب غیر مدافعٍ — یوم الھاجر و قاسمُ الاسلاب

اِنَّ النبیَ مدینۃٌ لعلمہٖ — وَ علیؑ الہادی لہا کالباب

الیٰ اٰخر ما قال

یہاں بمناسبت مقام یہ احقر الانام زائرؔ چند بند اپنی ایک تضمین میں سے وارد کرنا مناسب سمجھتا ہے۔

وَہِیَ ھٰذِہٖ

کلامِ احمدِ مختار ہے کلامِ علی — قیامِ دیں ہوا از ضربتِ حُسامِ علی

نبی کے دوش پہ معراج تھا قیامِ علی — یہاں سے غور کرو عزّ و احترامِ علی

علی امامِ مَن است و منم غلامِ علی

ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

علی ہیں محرمِ اسرارِ حضرتِ احدی — علی ہیں قاضیِ دینِ محمدِ عربی

علی ہیں والدِ سبطین و زوجِ بنتِ نبی — علی ہیں احمدِ مختار کے وزیر وصی

علی امامِ مَن است و منم غلامِ علی

ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

علی ہیں قوتِ بازو برائے پیغمبر — علی ہیں دستِ زبردست ایزدِ داور

ہے زیبِ دوشِ نبی پائے حیدرِ صفدر — علی کا دستِ مبارک ہے فاتحِ خیبر

علی امامِ مَن است و منم غلامِ علی

ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

علی ہیں سابق الاسلام سب صحابہ میں — علی ہیں تارکِ اصنام سب صحابہ میں

زیادہ قابلِ اکرام سب صحابہ ہیں — احب ایزدِ منعام سب صحابہ ہیں

علی امامِ من است ومنم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

رہے نبی کے لئے دائما سپر حیدر — نبی مدینہ علم اور اوس کا در حیدر
ہیں بعد خیر وری افضل البشر حیدر — رسول منذرِ امت ہیں ۔ ہادی حیدر

علی امامِ من است ومنم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

بہ نصِ ایزدِ متعال ہیں وصی حیدر — امیر و حاکم و مولا پس از نبی حیدر
کہا نبی نے میرے بعد ہے ولی حیدر — ہوئے خلیفہ بہ تصریحِ منجلی حیدر

علی امامِ من است ومنم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

نبی کے بعد نہیں ہے علی سا کوئی بشر — علی ہیں افضلِ کُل خلق بعد پیغمبر
علی کے بعد جو ہیں سب سے رتبہ میں بڑھ کر — تو شک نہیں کہ علی کے ہی ہیں وہ گیارہ پسر

علی امامِ من است ومنم غلامِ علی
ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علی

الی آخر ما قلت

نیز بمناسبت مقام ہم اس جگہہ پر ایک اور تقریر عدیم الجواب والنظیر جناب امیر کل امیر صلواۃ وسلامہ علیہ کی معہ ترجمہ اُردو ۔ نشر فضائل جناب امیر المومنین و تنبہ غافلین و ذاہلین کے لئے درج کرتے ہیں ۔ پس واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العالمین

وسید المتکلمین مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کے مجلد سوم حدیث ولایت کے صفحہ ۴۰۵ پر شیخ سلیمان القندوزی البلخی کی کتاب ینابیع المودۃ سے نقل فرماتے ہیں۔

الحموینی بسندہ عن سُلیم بن قیس الھلالی قال رائتُ علیاً فی مسجد المدینۃ فی خلافۃ عثمان اِنّ جماعۃ المھاجرین والانصار یتذاکرون فضائلھم وعلیٌ ساکتٌ فقالوا یا ابا الحسن تکلّم فقال یامعشر قریشٍ والانصار اسألکم ممّن اعطاکم اللہُ ھذا الفضلَ بانفسکم او بغیرکم قالوا اعطانا اللہ ومَنّ علینا بمحمدٍ صلی اللہ علیہ وسلم قال الستم تعلمون انّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اِنی واھل بیتی کُنّا نوراً نسعی بین یدی اللہ تعالیٰ قبلَ ان یخلقَ اللہ عزّ وجل اٰدم باربعۃ عشر الف سنۃٍ فلمّا خلق اللہ اٰدم علیہ السلام وضعَ ذلک النّورَ فی صلبہٖ واھبطہٗ الی الارضِ ثمّ حملہٗ فی السفینۃِ فی صُلبِ نوحٍ علیہ ثمّ قذفَ بہٖ فی النّارِ فی صُلبِ ابراھیم علیہ السلام ثمّ لم یزل اللہُ ینقلنا من الاصلابِ الکریمۃ الی الارحامِ الطاھرۃِ من الاٰباءِ والامھاتِ لم یکن واحدٌ منّا علی سِفاحٍ قطّ فقال اھلُ السّابقۃِ واھلُ بدرٍ واحدٍ نعم قد سمعناہُ ثمّ قالَ انشدکم اللہ اتعلمونَ انّ اللہ عزّ وجل فضّل فی کتابہٖ السّابقَ علی المسبوقِ فی غیر اٰیۃٍ۔ ولم یسبقنی احدٌ من الامّۃ فی الاسلام قالوا نعم قال فانشدکُم اللہ اَتعلمونَ حیثُ نزلت والسابقون السابقونَ اُولٰئِکَ المقربون سُئِلَ عنھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انزلھا

الله عز وجل فی الانبیاء والاوصیاء فانا افضل انبیاء الله و رسله
و علیٌّ وصیّی افضل الاوصیاء قالوا نعم قال انشدکم الله اتعلمون
حیث نزلت یا ایها الذین آمنوا اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الا
منکم و حیث نزلت انما ولیکم الله و رسوله والذین آمنوا الذین یقیمون
الصلوة و یؤتون الزکوة و هم راکعون و حیث لم نزلت تتخذوا من دون
الله و لا رسوله ولا المؤمنین ولیجة و امر الله عز وجل فیه ان یعلمهم
ولاة امرهم وان یفسر لهم من الولایة کما فسر لهم من صلوتهم و زکوتهم
و حجهم فنصبنی للناس بغدیر خم فقال ایها الناس ان الله جل جلاله ارسلنی
برسالة ضاق بها صدری فظننت ان الناس مکذبی فاوعدنی ربی ثم
قال اتعلمون ان الله مولائی و انا مولی المؤمنین وانا اولی بهم من انفسهم
قالوا بلی یا رسول الله فقال اخذ ابیدی من کنت مولاه فعلیٌّ مولاه اللهم
وال من والاه و عاد من عاداه فقام سلمان و قال یا رسول الله ولاء
علی ماذا قال ولاؤه کولائی من کنت اولی به من نفسه فعلیٌّ اولی به
من نفسه فنزلت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت
لکم الاسلام دیناً فقال صلی الله علیه وسلم الله اکبر باکمال الدین و
اتمام النعمة و رضاء ربی برسالتی و ولایة علیٍ بعدی قالوا یا رسول
الله هذه الآیات فی علیٍّ خاصة قال بلی فیه و فی اوصیائی الی یوم القیامة
قال بینهم لنا قال علی اخی و وارثی و وصیی و ولی کل مومن بعدی
ثم ابنی الحسن ثم الحسین ثم التسعة من ولد الحسین القرآن معهم و

هُمْ مَعَ القُرآنِ لایُفارِقُونَهٗ وَ لایُفارِقُهُمْ حتی یردوا علیّ الحوض قال بعضهم
قد سمعنا ذلک و شهدنا و قال بعضهم قد حفظنا جلّ ما قلتَ و لم نحفظ کلّهٗ
و هؤلاءِ الذین حفظوا اخیارنا و افاضلنا. ثُمَّ قالَ اَتعلمونَ ان اللّٰه انزل
انما یرید اللّٰه لیذهب عنکم الرجس اهل البیتِ و یطهرکم تطهیراً فجمعنی وَ
فاطمہ و ابنی حسناً و حسیناً ثم القی علینا کساءً و قال اللّٰهُمَّ هؤلاءِ اهلِ بیتی
لحمهم لحمی یولمنی مایولمهم و یجرحنی مایجرحهم فاذهب عنهُمُ الرجسَ وَ
طهرهم تطهیراً فقالت ام سلمه و انا یا رسول اللّٰه فقالَ انتِ الی خیرٍ فقالُوا
نشهد اَنَّ ام سلمۃ حدثتنا بذلک۔ ثم قالَ اَنشُدکم اللّٰه اَتعلمُونَ اَنَّ اللّٰه
عزّوجلّ انزلَ یا ایُّها الذین اٰمنوا اتقوا اللّٰه و کونوا مَعَ الصادقین فقالَ سلمان
یا رسول اللّٰه هذا عامۃ اَمْ خاصۃ قال اما المامُورُونَ فعامۃ المومنین و اَمّا
الصادقون فخاصۃ اخی علیٌّ و اوصیائی مِن بعدہٖ الی یوم القیامۃ قالوا نعم
فقال انشدکم اللّٰه اِنّی قلت لرسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم فی غزاۃِ تبوک
خلّفتنی علی النساءِ و الصبیانِ قالَ اِنَّ المدینۃ لا تَصلحُ الا بی او بک دانت
مِنّی بمنزلۃ هارون مِن موسیٰ الا انّهٗ لا نبیَّ بعدِی قالو نعم قال انشدکم
اللّٰه اَتعلمون ان اللّٰه انزل فی سورۃ الحج یا ایُّها الذین اٰمنوا ارکعوا واسجدُوا
و اعبدوا ربکم و افعلوا الخیر الی اٰخرِ السورۃِ فقال سلمان فقالَ یا رسول
اللّٰه من هؤلاءِ الذین انت علیهم شهیدٌ و هُم شهداء علی الناس الذین
اجتباهم اللّٰه و لم یجعل علیهم فی الدین من حرجٍ ملۃ ابراهیم
قال عَنی بذلک ثلاثۃ عشر رجلاً قالَ سلمان بینهم لنا یا رسول اللّٰه قالَ

انا وان اخی علی و احد عشر من ولدی قالوا نعم قال انشدکم الله اتعلمون
ان رسول الله صلی الله علیه و سلم قال فی خطبتہ فی مواضع متعددۃ و
فی اخر خطبتہ لم یخطب بعدھا ایھا الناس انی تارک فیکم الثقلین کتاب
الله وعترتی اہل بیتی فتمسکوا بھما لن تضلوا فان اللطیف الخبیر اخبرانی و
عھد الی انھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض فقال کلھم نشھد ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال ذلک انتھی۔

ماحصل اس روایت سراپا ہدایت کا یہ ہے کہ حموینی (جو کہ علماء اہل سنت میں سے ہے)
سلیم بن قیس سے روایت کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا علی علیہ السلام کو حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک دن مسجد مدینہ میں مجمع اصحاب مہاجرین
و انصار میں تشریف فرما تھے اوسوقت مہاجرین و انصار اپنے اپنے فضایل اور مناقب
بیان کر رہے تھے مگر امیر المومنین علی علیہ السلام خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ مہاجرین
و انصار جو کہ اُس جلسہ کے حضار تھے اونھوں نے امیر المومنین علیہ السلام سے عرض
کیا کہ آپ بھی کچھ ارشاد فرمائے تب جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ای گروہ
قریش و انصار میں تم سے سوال کرتا ہوں کہ آیا تمکو جو خدا تعالے نے یہ فضیلتیں دیں
ہیں کیا یہ خود تمہاری نفوس کی بزرگیوں اور فضیلتوں کی وجہ سے یا کسی غیر کے وسیلہ
سے تمکو حاصل ہوے ہیں سب نے کہا کہ ہم میں خود ذاتی یہ فضیلتیں نہیں ہیں بلکہ خداوند
تعالیٰ نے ہمکو یہ فضائل جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وجود ذی جود
کے سبب سے عنایت فرمائے ہیں۔ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ کیا
تم نہیں جانتے ہو کہ فرمایا ہے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ میں اور

میرے اہل بیت آدم کی پیدایش سے چودہ ہزار برس پہلے خالق برحق کے سامنے بطور نور کے موجود تھے اور معبود حقیقی کی عبادت میں مشغول تھے جب خالق عالم نے آدم کو پیدا کیا تو ہمارا نور اون کی پشت میں رکھا اور اون کو زمین پر اتارا یہاں تک کہ ہمارا نور نوح علیہ السلام کی پُشت میں رہا جب وہ کشتی میں سوار تھے پھر نور ہمارا ابراہیم علیہ السلام کی پشت میں تھا جب وہ آگ میں ڈالے گئے اسی طرح سے ہم پشت ہائے کریمہ آباء وارحام طیبہ امّہات میں منتقل ہوتے چلے آئے کہ کل حلال زادہ تھے۔

پس یہ سُنکر سب اہل بدر واحد نے اس مضمون صداقت مشحون کو تسلیم اور تصدیق کرکے کہا کہ بیشک ہمنے یہ مضمون جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ سے سُنا ہے پھر جناب علی مرتضےٰ وصی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ میں تمہیں خدا کو یاد دلوا کر اور اس کی قسم دیکر پوچھتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ جناب ایزد متعال قادر لایزال جل جلالہ وعم نوالہ نے سابق کو مسبوق پر کئی جگہہ قرآن شریف میں تفضیل دی ہے اور مجھسے بڑہکر سابق الاسلام ساری اُمت میں کوئی نہیں۔ سب نے اقرار کیا اور کہا کہ بیشک صحیح اور درست ہے پھر فرمایا جناب سید الاوصیاء برادر سید الانبیاء صلی اللہ علیہما واولادہما الطیبین نے کہ تم کو میں خدائے کریم کی قسم دیکر سوال کرتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ جب آیہ والسابقون السابقون اولٰئک المقربون نازل ہوئی تو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب سے لوگوں نے سوال کیا کہ وہ کون ہیں فرمایا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے کہ یہ آیت انبیاء اور اوصیاء علیہم السلام کی تعریف میں نازل ہوئی ہے پس میں ہوں افضل تمام انبیاء ومرسلین سے اور علی میرا وصی افضل ہے تمام اوصیاء سے سبنے تسلیم کیا

اور کہاکہ بیشک صحیح و درست ہے۔ پہر فرمایاکہ برائے خدامیں تم سے سوال کرتا ہوں کہ
تم جانتے ہوکہ جب آیہ یا ایہا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم نازل ہوئی اور جب آیہ انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین
اٰمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وہم راکعون
نازل ہوئی اور جب آیہ لم یتخذوا من دون اللہ و لارسولہ ولا المؤمنین
ولیجہ نازل ہوئی توجناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ نے اپنے رسول مقبول کو حکم دیا
کہ لوگوں کو والیان امر خلافت کے نام بتائیں اور ولایت وحکومت کے معاملہ کو
اچھی طرح اونہیں سمجہائیں جس طرح سے نماز و زکوۃ و حج کے مسائل وارکان وغیرہ سمجہادیے
ہیں اوسوقت جناب رسول خدانے خم غدیر میں مجکو امام اور خلیفہ مقرر کیا پس فرمایا
رسول خدانے کہ اے لوگو اللہ جلشانہ نے مجکو ایک پیغام بہیجا اور حکم دیاکہ میں وہ پیغام
الہی لوگوں کو پہونچاؤں اُس پیغام کے پہونچانے سے میرا دل تنگ ہوا کیونکہ میں نے
گمان کیاکہ لوگ میری تکذیب کرینگے۔ یہاں تک کہ خداتعالیٰ ذکرہ وجل شانہ نے اُس
حکم کے نہ پہونچانے پر وعید فرمائے۔ یہ کہکر جناب رسول خدانے فرمایاکہ اے لوگو تم
جانتے ہوکہ تحقیق اللہ عزوجل میرا مولا ہے اور میں مولا ہوں تمام مومنین کا اور
میں اولیٰ ہوں سب کے نفوس سے۔ سب حاضرین نے عرض کیاکہ بیشک یارسول
اللہ آپ ہماری مولے اور ہمارے نفسوں سے اولیٰ ہیں اوسوقت جناب رسول خدا
نے ایسی حالت میں کہ میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں پکڑے ہوئے تھے فرمایا۔ کہ میں
جس کا مولا ہوں پس علی اُس کا مولیٰ ہے خداوندا دوست رکھ اوس کو جو علی کو دوست
رکھے اور دشمن رکھ اوس کو جو علی کو دشمن رکھے اوسوقت سلمان اوٹھکر کھڑے ہوئے

اور پوچھا کہ یارسول اللہ علی کے ولا سے کیا مراد ہے فرمایا رسول خدا نے کہ ولا علی کی مانند میرے ولا کے ہے جس کی جان سے میں افضل ہوں پس علی اوس کی جان سے افضل ہے اس معاملہ کے بعد آیہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینًا نازل ہوئی فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے اللہ اکبر اکمال دین اور اتمام نعمت اور خدائے تعالیٰ کی رضامندی پر میری رسالت سے اور بعد میرے علی کی ولایت سے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ آیات خاص علی کی شان میں ہیں فرمایا جناب رسول خدا نے کہ ہاں علی کی مدح میں اور دیگر اوصیاء کی شان میں ہیں جو قیامت تک ہوں گی لوگوں نے عرض کیا کہ اُن اوصیاء کا ذکر فرمایئے جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ پہلے تو میرا بھائی علی ہے جو میرا وارث اور وصی ہے اور ولی ہے ہر مومن کا بعد میرے پھر میرا بیٹا حسن پھر حسین پھر نو امام ہیں حسین کی اولاد میں سے قرآن اُن کے ساتھ رہے گا اور یہ ہمیشہ قرآن کے ساتھ رہیں گے کبھی یہ قرآن سے جدا نہ ہوں گے اور کبھی قرآن اِن سے جدا نہ ہوگا۔ یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آئیں۔ یہ تقریر جناب امیر سے سنکر بعض آدمیوں نے اون میں سے کہا کہ بیشک سُنا ہمنے جناب رسول خدا سے اور ہم اوسوقت حاضر تھے۔ اور بعضوں نے کہا کہ ہمکو اکثر باتیں ان تقریروں میں سے یاد ہیں لیکن کل مضامین یاد نہیں اور یہ لوگ جنہوں نے ساری یہ مضامین یاد رکھے ہیں یہ ہمارے بزرگ اور ہمسے افضل اور بہتر ہیں پھر فرمایا جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ تحقیق اللہ عزوجل نے جب آیہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرًا۔

نازل فرمائی پس رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے مجکو اور فاطمہ کو اور میرے دونو بیٹے
حسین وحسن کو جمع کیا اور پہر ہمارے اوپر ایک عبا ڈالی اور فرمایا کہ خداوندا یہ ہیں میرے
اہل بیت گوشت انکا میرا گوشت ہے درد پہونچاتی ہے مجکو وہ چیز جو درد پہونچا سے اُن
کو اور زخمی کرتے ہے مجکو وہ چیز جو زخمی کرے انکو پس دُور کر اُن سے ہر طرح کی بُرائی
اور گناہ اور بدی اور نجاست کو اور پاک کر دے اُن کو ہر گناہ سے پاک کرنا اوسوقت
اُم سلمہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں بہی انہیں سے ہوں جناب رسول مقبول
نے فرمایا کہ تو ان میں سے نہیں لیکن رستہ تیرا طرف خیر اور نیکی کے ہے یہ سنکر سب سامعین
انصار ومہاجرین نے کہا کہ بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ یہ حدیث ہمنے حضرت ام سلمہ
رضے اللہ عنہا سے سُنی ہے پہر فرمایا جناب امیر علیہ السلام نے کہ میں تمہیں خدا کو یاد
دلواتا ہوں اور اللہ جل جلالہ کی قسم دیکر تمسے سوال کرتا ہوں کہ آیا جانتے ہو تم کہ جب
آیہ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ کونوا مع الصادقین نازل ہوا تو اوسوقت
سلمان نے عرض کیا یارسول اللہ یہ عام ہے یا خاص فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ مامورین عام ہیں لیکن صادقین جن کے ساتھ رہنے کا جناب
احکم الحاکمین نے حکم دیا ہے وہ خاص میرا بہائی علی ہے اور دیگر اوصیاء میرے
جو کہ علی کے بعد ہوں گے قیامت تک سب حاضرین انصار ومہاجرین نے اس کی
تصدیق کی اور کہا کہ بیشک درست اور صحیح ہے۔ پہر فرمایا کہ میں خدا کو تمہیں یاد دلواکر
تمسے پوچھتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ میں نے جناب رسول اللہ کی خدمت میں غزوہ
تبوک کی طرف جانے کے دن عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ مجکو عورتوں اور بچّوں
میں چھوڑتے ہیں پس فرمایا اُس جناب نے کہ مدینہ کا انتظام درست نہیں رہ سکتا

جب تک کہ میں اوس میں نہ ہوں یا جب تک تم اوس میں نہ ہو اور اے علی تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ ہارون تھے موسیٰ کے لئے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا ب نے اس مضمون کی تصدیق کی اور کہا کہ درست ہے پھر جناب امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہیں خدا کو یاد دلوا کر اور اُس کی قسم دیکر تم سے سوال کرتا ہوں کہ جب اللہ عزوجل نے سورہ حج میں آیت یا ایھا الذین اٰمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا وافعلوا الخیر آخر تک نازل فرمائی اوسوقت سلمان فارسی نے اوٹھکر عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جنپر آپ گواہ ہوں گے اور وہ تمام لوگوں پر گواہ ہوں گے کہ خداوند تعالیٰ نے اون کو برگزیدہ کیا ہے۔ فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے کہ خداوند تعالیٰ نے اس سے تیرہ آدمی مراد لئے ہیں سلمان نے عرض کیا بیان فرمائیے کہ وہ تیرہ آدمی کون ہیں فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اور میرا بھائی علی اور گیارہ آدمی میری اولاد میں سے۔ پھر فرمایا جناب سید الوصیین امیرالمومنین علیہ السلام نے کہ میں تمہیں خدا کو یاد دلوا کر سوال کرتا ہوں کہ آیا تم جانتے ہو کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے خطبات کے متعدد مواضع و مقامات میں بارہا فرمایا ہے اور نیز بالخصوص اوس اخیر کے خطبہ میں جس کے بعد رسول خدا نے کوئی خطبہ نہیں پڑھا فرمایا ہے۔ کہ اے لوگو میں تم میں دو بزرگ چیزوں کو چھوڑے جاتا ہوں کتاب اللہ اور میرے عترت اور اہل بیت پس ان دونوں سے تمسک کرو گمراہ نہ ہو گے۔ پس لطیف خبیر خداوند قدیر نے مجھے خبر دی ہے اور مجھسے عہد کیا ہے کہ یہ دونو یعنی قرآن اور میرے اہل بیت ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہونچیں۔ پس یہ سنکر سب سامعین و حاضرین

انصار و مہاجرین نے متفق الکلمہ ہو کر اقرار کیا کہ بیشک ہم گواہی دیتے ہیں کہ جناب سید الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔ انتہیٰ۔

توثیق ابو المجامع صدر الدین حموینی کی

حضرات ناظرین پر مخفی نہ ہے کہ ابو المجامع صدر الدین حموینی اہل سنت کے محدثین ثقات و معتمدین عالی درجات میں سے ہیں جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مجلد دوم حدیث غدیر کے صفحہ ۵۸۲ پر اُن کی توثیق مفصل تحریر فرمائی ہے جس میں سے ایک عبارت یہاں درج کی جاتی ہے جناب ممدوح رفع اللہ مقامہ فی فرادیس الجنان فرماتے ہیں۔ علامہ شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عثمان الذہبی در معجم مختص کہ نسخہ آن مکتوب بخط میرزا محمد صاحب مفتاح النجا پیش این خاکسار حاضر گفتہ ابراہیم بن المؤید بن عبداللہ بن عبداللہ بن علی بن محمد بن حمویہ الامام الکبیر المحدث شیخ المشایخ صدر الدین ابو المجامع الخراسانی الحموینی الصوفی ولد سنہ اربع واربعین و ستمایۃ وسمع بخراسان و بغداد والشام والحجاز وکان ذا اعتناء بہذا الشان وعلی یدہ اسلم الملک غازان توفی بخراسان فی سنۃ اثنتین وعشرین وسبعمایۃ انا ابو عمر و عثمان بن موفق الاذکانی بقرائتی سنہ اربع وستین انا المؤید بن محمد الطوسی ح وانا احمد بن ہبۃ اللہ عن المؤید اخبرنا ہبۃ اللہ بن سہل انا سعید بن محمد البحیری انا زاہر بن احمد الفقیہ انا ابراہیم بن عبد الصمد ثنا ابو مصعب ثنا مالک عن سمی مولا ابی بکر بن عبد الرحمٰن عن ابی صالح السمان عن ابی ہریرۃ انّ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال العمرۃُ الی العمرۃِ کفارۃٌ لِما بینہما والحج المبرور لیس لہ جزاءٌ الا الجنۃ متفق علیہ۔

اخرجہ ابن ماجہ عن مصعب الزہری فی افقنا بعلو - ازین عبارت ظاہر
ست کہ صدرالدین ابراہیم بن محمد امام کبیر و محدث و شیخ المشائخ و صاحب اعتنا بفن
حدیث بودہ و برکت او ملک غازان اسلام اوردہ و ذہبی اخذ روایت ازو نمودہ و
بعلوان مفاخرت فرمادہ پس ظاہر شد کہ حموینی شیخ ذہبی ہم بودہ و کفاک بہ عظمتہ و
جلالتہ و سناؤ نبالتہ اس عبارت کے بعد حموینی کی توثیق میں جناب مرحوم نے اور بہت
کچھ تحریر فرمایا ہے دیکھو عبقات الانوار -

شیخ سلیمان قندوزی کی توثیق

اور شیخ سلیمان قندوزی کی توثیق میں جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے
یہ عبارت نقل فرمائی ہے و مخفی نماند کہ فاضل قندوزی بلخی از اکابر محققین و اعاظم
منقدین ست در آخر نسخہ مطبوعہ ینابیع المودہ محامد و مفاخرش چنین مسطور ست -
موئف الکتاب ھو العالم العابد الورع البارع التقی الشیخ سلیمان بن
خواجہ کلان الحسینی القندوزی البلخی ولد فی سنہ ۱۲۲۰ الف و مائتین
وعشرین و رقی مراقی العلوم والآداب فی بلخ واکمل التحصیل بنجارا
و نال الاجازات من اھلھا و سافر الی البلاد الافغانیۃ والھندیۃ
و صاحب کبار مشایخ الطریقۃ و کمل فی مقامات السلوک وتفقہ فی
الدین لینذر قومہ اذا رجع الیھم فرجع الی قندوز و اقام بھا زمانا
ینشر العلم والادب و بنی بھا جامعا و خانقاھا و مدرسا - فبل ان
ینصب ھناک الخلیفۃ محمد صلاح فی مسند الارشاد خلفا عن اخیہ محمد

ميرزا خواجه ابن مولانا خواجه كلان ولازم المتدريس العالم الافضل داملا عوض اذكان قد تمايز بين تلاميذه ونال شاف الاجازة من جانبه العالي واراد ان مسافرا الى بلاد الروم ويروم التوطن في جوار بيت الله الحي القيوم فهاجر من قندز مستصحبا من المرايدين نحو ثلاثمائة انفار من اهل الطلب والسلوك ونزل ببغداد في سنه الف ومائتين وتسعة وستين من طريق الايران واكرمه الوالي ببغداد وغيره من اصحاب الفضائل والمعارف قدومه واخذ كل نصيبه من فيوض علومه ونهض من بغداد متوجها الى دار الخلافة العلية وفي اثناء الطريق وقع المكث في بعض البلاد مثل موصل وديار بكر وحلب وغيرها اياما حتى وصل الى قونيه واقام بها ثلث ستين وستة اشهر واستنسخ هناك بنفسه الفتوحات المكية والفصوص من النسخ التي كانت بخط مؤلفها العزيز الشيخ الاكبر تغمده الله برحمة الواسعة والمحفوظة بدار الكتب الكائنة في مقبرة الشيخ الكبير صدر الدين القونوي قدس سره وخرج من قونيه في سنة الف ومائتين وسبعين ونزل بدار الخلافة العليه ونال الالطاف والعواطف السنية من الحضرة العلية السلطانيه وبينما هو متهيئ للعزيمة الى جوار بيت الله الحرام اقتضت الاسباب والغيبة تاخير العزيمة فتوجه من السلطنة السنية العظمى شيخة تكية الشيخ مراد البخاري الكائنة في خارج الباب الادرنه الى جنابه واشتغل بالقيام بامر ارشاد المسترشدين ونشر علم التفسير والحديث للطالبين وفي خلال تلك الاحوال كان لا ينخلف من تاليف الكتب والرسائل التي منها ينابيع

المودة الجامعة لمناقب اهل بيت نبينا صلى الله علیه وسلم حیث جمعه رحمه الله
تعالیٰ من الکتب المعتبرة المشهورة والمعتمدة منها الصحاح الستة التی لاخلاف
فی صحتها بین اهل السنة والجماعة من المسلمین وما کان من غیر الصحاح فهو
ایضاً مما لا یمکن القدح والتعرض فیها حیث هی معاضدة بمحکمات الآیات
وصحاح الروایات غیر مخالفة لضروریات من الدین ولیس لانکارها
طریق لاحد من المسلمین ثم انه علی ما علمنا ان الشیخ المشار الیه هو من سادات
الحسینیة ومن اجلة المشایخ الکرام ومن جملة الفضلاء والمحدثین وفیما
کتب الینا ولده العزیز خلیفة الشیخ السید عبد القادر افندی ان والده
رحمة الله کان حنفی المذهب نقشبندی المشرب ولا نعتقد فی حقه الا
ما علمنا توفی المؤلف رحمة الله فی دار الخلافة فی سنه الف و مائتین وسبعین
ودفن فی مقبرته المخصوصة فی الخانقاه المرادیة اسبل الله علیه شابیب
رحمته وحشره مع من احبه بمحمد واهل بیته الطاهرین سلام الله علیهم
اجمعین۔ اس کے بعد جناب آیة الله فی العالمین رضی الله عنه نے ینابیع المودة
کے مقدمہ اور تمہید کی عبارت نقل فرمائی ہے جس سے کمال درجہ کا اعتبار اور اعتماد
اور وثوق کتاب موصوف کی روایات اور احادیث کا ثابت اور ظاہر ہوتا ہے جس
صاحب کا جی چاہے حدیث ولایت کے صفحہ ۸۰۶ پر عبارت مذکورہ کو ملاحظہ فرمائیں
یا اصل کتاب ینابیع المودة مطبوعہ مصر میں دیکھیں۔

عامر بن واثلہ کی توثیق اور اون کی تعریفیں مجلد حدیث طیر کے صفحہ ۴۸ پر ملاحظہ
فرمائیں۔ عامر بن واثلہ جنگ احد کے دن پیدا ہوئے تھے اور جناب رسالت مآب

عامر بن واثلہ صحابی تھے

صلے اللہ علیہ والہ الاطیاب کو انہوں نے دیکھا ہے حافظ ابو عمر نمری قرطبی نے کتاب
الاستیعاب میں اونکا حال اور اُن کی مدح تحریر کی ہے اور لکھا ہے نہ آخر من مات
ممن رای النبی صلے اللہ علیہ وسلم اور نیز ابو الحسن المعروف بابن الاثیر الجزری
نے اسد الغابہ میں ان کی تعریف کی ہے من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع
الی ھذہ الکتب والاسفار او الی الکتاب المستطاب المسمیٰ بعبقات
الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار لمولانا اٰیۃ اللہ فی العالمین
حجۃ الاسلام والمسلمین سید المتکلمین السید حامد حسین رفع اللہ درجاتہ
فی اعلا علیین بجاہ جدہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ الطیبین۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر صفحہ ۲۳۷

قال الخوارزمی۔ و فی معجم الطبرانی الی عبد اللہ بن علیھم الجھنی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ اُوحِیَ الیَّ فی علیٍّ ثلاثۃ اشیاء
لیلۃ اسری بی۔
انہ سیدُ المومنینَ۔ و امامُ المتقینَ۔ وقائدُ الغرِّ المحجّلینَ۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۳ صفحہ ۲۳۷

منقول ہے مناقب و معجم میں یہ خبر
معراج میں ہوا یہ خدا کا مجھے خطاب
سردار مومنوں کا علی لا کلام ہے

لکھتے ہیں وہ کہ کہتے ہیں یوں سید البشر
فرمائے تین امر یہ درباب بوتراب
تقویٰ ہے جن کا کام وہ اونکا امام ہے

جنت کی سمت کھینچنے والا ہے بالیقین — اون کا جو اہل دین میں ہیں عز المجلیں

قال الجناب الشیخ الحرّ العاملی المرحوم بعد نقل ھذا الحدیث الشریف اقول ھذا النصّ صریحٌ علی انہ افضل من جمیع الصحابۃ بل من جمیع المومنین بقولہ تعالیٰ انہ سید المومنین و یدل علی امامۃ لانّ السیّد و الامام و القاید بمعنی واحدٍ او متقاربۃ المعنی والتفضیل المشار الیہ

توثیق سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی۔

مناقب سے مراد کتاب صدر الائمہ اخطب خوارزم کی ہے اور اون کی توثیق کا پتہ ونشان سابق میں ہم لکھہ چکے ہیں معجم سے مراد کتاب ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الطبرانی کی ہے۔ اور فضائل ان کے ابو سعید عبد الکریم سمعانی نے اپنی کتاب مشہور مسمے بانساب سمعانی میں اور قاضی شمس الدین احمد المعروف بابن خلکان نے وفیات الاعیان میں اور ذہبی نے عبر میں اور عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی نے طبقات الحفاظ میں اور محمد بن محمد الجزری نے طبقات القراء میں بہت کچھہ لکھی ہیں دیکھو عبقات الانوار مجلد حدیث طیر صفحہ ۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶ یا اصل کتب مذکورہ میں ملاحظہ کیجئے۔ جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث طیر کے صفحہ ۲۲۶ پر طبرانی کے فضائل ہیں سے نقل فرماتے ہیں۔ کہ شہاب الدین احمد در توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل گفتہ الباب الحادی والعشرون فی انّ اللہ تعالیٰ باھی بہ الملائکۃ السموات العلی وایھم والانبیاء مشتاقون الی لقائہ من اعتلائہ غوارب المناقب و امتطائہ مناکب المراتب و ارتقائہ عن فاطمۃ الزہرا علیہا السلام قالت قال رسول اللہ صلی اللہ

دالٌّ علی الامامۃ لامتناع تقدیم المفضول علی الافضل عقلاً ونقلاً والنص المذکور واضح دلالتہ۔

مقولہ زائر

دیکھو کہ یہ کلام جو ربِّ قوی کا ہے
جس سے کہ کچھ ثبوتِ خلافت میں شک نہیں
افضل ہیں کل صحابہ سے کل مومنین سے
معصوم بعد احمدِ مختار ہیں یہی
شاہد ہیں عقل و نقل کہ امت میں لاکلام
سب سے زیادہ رتبے ہیں زوجِ بتول کے

اس سے عیاں وہ فضلِ علی ولی کا ہے
جس سے کہ مرتضیٰ کی امامت میں شک نہیں
اکمل ہیں اہلِ دین سے کل متقین سے
معصوم کی جگہ کے سزاوار ہیں یہی
افضل جو سب سے ہو وہی ہو سکتا ہے امام
واجب یہ ہے کہ ہوں یہ خلیفہ رسول کے

علیہ وآلہ وبارک وسلم ان اللہ عزوجل باھی بکم وغفر لکم عامۃ ولعلیٍّ خاصۃ وانی رسول اللہ غیر ھائب عن قومی ولا محابٍ لقرابتی ھذا جبرئیل اخبرنی ان السعید کل السعید من احب علیاً فی حیاتہ وبعد وفاتہ۔ وان الشقی کل الشقی من ابغض علیاً فی حیاتہ وبعد وفاتہ رواہ الحافظ۔ وقال اوردہ امام زمانہ والمقدم علی سائر اقرانہ الحافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی فی معجمہ باسنادہ یعنی صالحانی نے طبرانی کو بلفظ امام یاد کیا ہے اور مقدم علی القرآن ٹھیرایا ہے جن صاحبوں کو مفصل فضائل اور محامد طبرانی کے دیکھنے منظور ہوں وہ عبقات الانوار کی مجلد حدیث طیر ونیز مجلد دوم حدیث غدیر کو ملاحظہ کریں ۱۲- مقرب علی زائر۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۴ صفحہ ۲۳۸

قال ابوالموید الخوارزمی فی کتاب المناقب انبانی مھذب الائمہ ابوالمظفر عبدالملک بن علی بن محمد الھمدانی اخبرانی ابوالقاسم نصر بن محمد بن زبیرک المقری اخبرانی والدی ابوعبداللہ محمد حدثنی ابوعلی عبدالرحمن بن محمد بن احمد النیسابوری حدثنی احمد بن محمد بن عبداللہ النار نجی البغدادی من حفظہ بدینور حدثنی محمد بن جریر الطبری حدثنی محمد بن حمید الرازی حدثنی العلا بن الحسین الھمدانی حدثنی ابومخنف لوط بن یحیی الازدی عن عبداللہ بن عمر۔ قال سُئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بایّ لغۃٍ خاطبک ربک لیلۃ المعراج فقال خاطبنی بلغۃ علی بن ابی طالب فالھمنی ان قلتُ خاطبتنی یا ربِّ ام علیٌ فقال یا احمد انا شئٌ لا کالاشیاء لا اقاس بالناسِ ولا اوصفُ بالاشیآء خلقتکَ من نوری وخلقتُ علیًّا من نورِک فاطلعت علی سرائر قلبک فلم اجد الی قلبکَ احبُّ من علیٍ بن ابی طالب فخاطبتک بلسانہ کیما یطمئنَ قلبکَ۔ ونقلہ عبدالمحمود فی کتابہٖ عن مھذب الائمہ من قول احمد اخطب خوارزم بھذالاسناد بعینہ۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۴ صفحہ ۲۳۸

عبدالملک سے نقل ہے اخطب نے یوں کہا	ابن عمر بیان یہ کرتے ہیں برملا

پوچھا کسی نے آکے کہ یا سید الانام — کس کی زباں میں حق نے کیا آپ سے کلام
فرمایا مصطفےٰ نے کہ تھا لہجۂ علی — تقریر مجھ سے حق نے زبان علی میں کی
کی عرض میں نے حق سے کہ اے رب ورا — مجھ سے خطاب کرتا ہے تو یا کہ مرتضےٰ
ارشاد کبریا ہوا مجھ سے کہ اے نبی — میں وہ ہوں جو مشابہ اشیا نہیں کبھی
شے سے ہی وصف کر نہیں سکتا کوئی مرا — مخلوق پر قیاس ہے خالق کا ناروا
مخلوق تجھکو میں نے کیا اپنے نور سے — پیدا کیا علی کو ہے تیرے ظہور سے
اور تیرے دل کے بھید کو پہچانتا ہوں میں — سب سے احب ہے تجھکو علی جانتا ہوں میں
تقریر اس لئے ہے زبان علی میں کی — تا تیرے دل کی اس سے تسلی ہو یا نبی

قول الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی

اقولُ هذا یدل دلالة واضحة علی انّ علیاً افضل الناس بعد رسول الله لتضمنه انه احب الناس الیه ویمتنع عقلاً تقدیم المفضول علی الافضل فثبت امامته علیه السلام۔

مقولہ زائر عفا اللہ عنہ

ظاہر ہوا کہ شمس ضحےٰ اس حدیث سے — محبوب تر رسول خدا کو علی ہی تھے
محبوب تر تھے جبکہ بہ نزد نبی علی — ثابت ہوا کہ افضل و اعلیٰ تھے بس یہی
مفضول کو جو فضل دے بر افضل پہ ہے خطا — ظاہر ہوا وصی پیمبر ہیں مرتضےٰ
افضل پہ فضل غیر کو دینا روا نہیں — نائب نبی کا کوئی بجز مرتضےٰ نہیں

الحدیث الیشر القدسی نمبر ۵ صفحہ ۲۳۹

قال صدر الائمہ ابو المؤید الخوارزمی فی کتاب المناقب اخبرنی شہردار ابن شیرویہ بن شہردار الدیلمی اخبرنی ابو الفتح عبدوس الہمدانی حدثنی ابوطاہر الحسین بن علی بن سلمہ حدثنی ابو الفرج الصامت بن محمد بن احمد حدثنی الحسن بن علی بن عاصم القرشی حدثنی صہیب بن عباد حدثنی ابی عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن الحسین عن ابیہ عن علی بن ابی طالب علیہم السلام قال قال رسول اللہ اتانی جبرئیل وقد نشر جناحیہ فاذا فیہا مکتوب لا الٰہ الا اللہ محمد النبی ومکتوب علی الاخر لا الٰہ الا اللہ علی الوصی

جناب آیۃ اللہ فی العالمین سید المتکلمین وسند المحققین رئیس المدققین مولانا مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ نے حدیث مذکورۃ المتن مجلد حدیث نور کے صفحہ ۵۱۰ میں وارد کی ہے اور نیز جناب ممدوح اعلا اللہ مقامہ فرماتے ہیں کہ سید شہاب الدین احمد در توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل در ذکر اسمار جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام گفتہ ومنہا وصی اللہ وخلیفۃ اللہ۔ عن الامام جعفر الصادق عن ابیہ الامام عن جدہ الامام عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم قال اتانی جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام وقد نشر جناحیہ فاذا

ترجمة الحدیث القدسی نمبر ۵

اخطب نے یوں مناقب حیدر کے باب میں	منقول دیلمی سے کیا ہے کتاب میں
ماثور یہ حدیث علی ولی سے ہے	اس کی سند رسول خدا کے وصی سے ہے
فرمایا اس طرح سے شہ مرسلین نے	بازو جو میرے سامنے کھولے امین نے
کلمہ کے بعد لکھا تھا اک پر محمد نبی	اور دوسرے پہ تھا کہ علی اونکا ہے وصی

قال الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی

اقول هذا اوضح دلالة وابین تصریحا مما تقدم ویترجح کونه من کلام الله والا فمن کلام من هو ولیس تنزلنا فکونه مکتوبا علی جناح جبرئیل وروایة الرسول له وتقریره کاف فی کونه حجة ونصاً۔

علی احد جناحیه مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله وعلی الآخر مکتوب لا اله الا الله علیٌ وصی الله ساداه الصالحانی باسناده ایضاً۔

جناب شیخ حر عاملی اعلا الله مقامہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث نہایت واضح الدلالۃ ہے کیونکہ اگر یہ کلام الٰہی نہیں تو پھر اور کس کا کلام ہے جبرئیل امین کے بازو پر اس مضمون کی تحریر اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۶ صفحہ ۲۴

وقال اخبرنی ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری اخبرنی الاستاذ
ابو الحسن علی بن مبارک الرازی اخبرنی الحافظ ابو سعید
اسمٰعیل بن الحسین السمان اخبرنی ابوبکر محمد بن احمد الحمد دنی
بقرائتی علیہ ۳۸۲ حدثنی ابو محمد عبد الرحمن بن حمدان بن عبد
الرحمان المھرابان الجلاب حدثنی ابوبکر محمد بن ابراھیم السوسی
البصری نزیل حلب حدثنی ابو عثمان بن عبد اللہ القرشی الشامی
بالبصرۃ حدثنی ....
یوسف بن اسباط عن محمد الضبی عن ابراھیم النخعی عن علقمہ عن ابی
ذر قال لما کان یوم البیعۃ لعثمانَ و ذکر الحدیث وفیہ خطبۃٌ
لعلی بن ابی طالب یقولُ فیھا ھل تعلمونَ یا معشر المھاجرینَ وَ
الانصارِ انّ جبرئیل اتی النبیؐ فقال لا سیفَ الا ذو الفقار ولا
فتی الا علیٌ قالوا اللھم نعم قال ھل تعلمون انّ رسول اللہ قال
لما اسری بی الی السّماء السابعۃ الی رفارف من نور ثم رفعت

کی تقریر یعنی آں حضرت کا اس مضمون کو بیان فرمانا جناب امیر المومنین سید الوصیین
صلوٰۃ اللہ و سلامہ علیہ کے وصی برحق ہونے کے واسطے حجّت بالغہ اور نص صریح
اور دلیل کافی و برہان وافی ہے۔

الیٰ حجب من نور فوعد الله النبی اشیاءً فلما رجع نادی منادی
من قبل الله تعالی نعم الاب ابوک ابراهیم ونعم الاخ اخوک علی بن ابی
طالب واستوص به هل تعلمون ذلک فقام عبد الرحمان بن
عوف من بینهم فقال نعم سمعته من رسول الله صلی الله علیه واٰله
وسلم۔ الحدیث۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر۶

اخطب کا قول ہے کہ ہی کہتا زمخشری	اس کی سند ہے حضرت بوذر نے نقل کی
جس دن ہوا تھا بیعت عثمان کا معرکہ	خطبہ تھا ایک حیدر کرار نے پڑھا
اوس میں کیا مہاجر و انصار کو خطاب	کہتے تھے سب کے سامنے اسوقت بوتراب
جبرئیل میری شان میں لائے تھے لافتی	بولی یہ سب کہ آپ نے واللہ سچ کہا
فرمایا پھر علی نے کہ کیا جانتے ہو تم	جو کہہ رہا ہوں میں اسے کیا مانتے ہو تم
معراج میں رسول خدا کو ندا ہوئی	اچھا ہے تیرا باپ براہیم یا نبی
اور شک نہیں کہ خوب ہی بھائی علی ترا	لازم ہے بعد تیرے وہ ہووے وصی ترا
اوسوقت ابن عوف نے اٹھکر کہا کہ ہاں	بے شک سنا یہ میں نے نبی کرتے تھے بیان

قال الشیخ الحرّ العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی اقول

لافتی الا علی صریحٌ فی تفضیله علی جمیع الناس فی الفتوة ی

يلزم من ذلك تفضيله عليهم في غيرها لان الامة على قولين فمن فضل عليًا عليهم في الفتوة دون غيرها لزمه احداث قول ثالث وخرق الاجماع اذ لا قائل بالفرق و الافضل هو الامام كما تقدم وقد سبق تقرير الاستدلال ببقية المحل بث۔

ترجمہ قول شیخ علیہ الرحمہ

جناب شیخ حر عاملی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ لافتی الا علی صراحۃ اس امر پر دال ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام فتوۃ میں تمام لوگوں سے افضل ہیں اس سے یہ لازم آتا ہے کہ سوائے فتوہ کے اور صفات حمیدہ میں بھی سب سے افضل ہوں کیونکہ امت میں قول تو دو ہی ہیں ورنہ تیسرے قول کا پیدا کرنا اور خرق اجماع لازم آئیگا پس ظاہر ہے کہ علی سب سے افضل ہیں اور افضل ہی امام ہو سکتا ہے

ابوالقاسم محمود بن عمر جاراللہ الزمخشری صاحب الکشاف کی توثیق میں دو عبارتیں لکھتا ہوں اگر کوئی شخص زیادہ تر تفصیل اون کی توثیق میں چاہتا ہو تو عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کے مجلدات میں دیکھے بالخصوص مجلد دوم من جملہ مجلدات حدیث غدیر۔ یہاں صرف اسی قدر پر اکتفا کی جاتی ہے۔ کہ مبارک بن محمد المعروف بابن الاثیر الجزری جامع الاصول میں لکھتے ہیں۔

علامہ جاراللہ زمخشری صاحب کشاف کی توثیق۔

الحدیث الثامن القدسی نمبر ۸ صفحہ ۱۸۴

وقال ابو المؤید الخوارزمی فی کتاب المناقب ابنانی مهذب الائمۃ ابو المظفر عبد الملک بن علی بن محمد الهمدانی ابنانا محمد بن الحسین بن علی المقری اخبرنی محمد بن محمد بن احمد الشاهد حدثنی هلال بن محمد بن جعفر حدثنی ابو الحسین علی بن الحسین الحلوانی حدثنا محمد بن اسحاق المقری حدثنا علی بن حماد الخشاب حدثنا علی بن محمد المدینی حدثنا وکیع بن الجراح حدثنا سلیمان بن مهران حدثنا جابر عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لما عرج بی الی السماء رأیت علی باب الجنۃ مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی حبیب اللہ الحسن الحسین صفوۃ اللہ فاطمۃ امۃ اللہ علی مبغضیھم لعنۃ اللہ۔

ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری الخوارزمی الحنفی مذہبا صاحب التصانیف العجیبۃ والتالیفات الغریبۃ مثل الفائق فی غریب الحدیث والکشاف فی تفسیر القرآن والامثال والمفصل فی النحو ولہ الید الباسطۃ واللسان الفصیح فی علوم الادب لغتہا ونحوہا وشعرہا ورسائلہا۔ وعلم البیان الیہ انتہت ہذہ الفضائل وبہ ختمت واقام بمکۃ دہرا حتی صار یعرف بجار اللہ انتہی۔ اور محمود بن سلیمان الکفوی نے کتاب اعلام الاخیار من فقہا مذہب النعمان المختار میں کہا ہے الشیخ

قول لجناب الشيخ المرحوم

اقول لا ريب ان ما هو مكتوب على باب الجنة فهو من كلام الله تعالى او كتب باذنه ثم قوله علي حبيب الله لا ريب انه كتب على باب الجنة مع علم الله انه يدعي الامامة والخلافة بعد الرسول بغير فصل ويمتنع من البيعة وكونه مع ذلك حبيب الله واضح الدلالة على صحة تلك الدعوى وبطلان دعوى غيره لها وكذا القول في موافقة الحسنين عليهما في دعوى هما المبايعة ومحاربة معاوية وابنه عليهما وكونهما مع ذلك صفوة الله دال على امامتهما وبطلان غيرهما كما تقدم ويستفاد من اخر الحديث تحريم بغضهم وهو يقتضي وجوب تصديق دعواهم المذكورة۔

الامام الفهامة جار الله العلامة ابو القاسم محمود بن عمر محمد الدين الزمخشري امام عصره بلا مدافعة كان نحويا ذكيا خبيرا بالمعاني والبيان فقيها مناظرا متكلما نظارا اديبا شاعرا محدثا مفسرا اوستاذ زمانه في الادب ومجتهدا وانه في المذهب له في العلوم اثار ما ليس لغيره من اهل عصره وكان من الفصاحة والبلاغة بالمحل الاعلى الذي تشهد به تصنيفاته سيما الكشاف في التفسير بما فيه من ايجاز البيان وبيان اعجاز القران وحسن التاليف ولطف التصنيف

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۷ صفحہ ۱۴۱ ۲

منقبت

اخطب نے یوں فضائل حسن کے باب میں	عبدالملک سے نقل کیا ہے کتاب میں
جابر ہیں نقل کرتے مجاہد سے یہ خبر	وہ کہتے ہیں کہ کہتے تھے عباس کے پسر
بولے رسول جبکہ میں معراج کو گیا	دیکھا یہ باب خلد پہ میں نے لکھا ہوا
خالق ہے لاشریک محمد رسول ہے	حیدر حبیب حق امۃ اللہ بتول ہے
لاریب برگزیدہ خلاق مشرقین	سبط نبی ہیں ایک حسن دوسرے حسین
ان کے جو ہیں عدو وہ ہیں ملعون کردگار	اُن پر خدائے پاک کی لعنت ہے بیشمار

مقولہ زائر

کیوں بھائیو بتاؤ کہ یہ باب خلد پر	کس نے لکھا ہے تمکو بھی اسکی ہی کچھ خبر
کس نے لکھا ہے گر یہ خدا نے لکھا نہیں	لکھا ہے جب خدا نے تو کیا یہ بجا نہیں
جب مرتضیٰ حبیب خدائے جہان کے ہیں	پھر کسطرح امام نہ اہل زمان کے ہیں
بعد از نبی نزاع جو واقع ہوے بہم	دیکھو بغور تم کہ کتابوں میں ہیں رقم
بعد از نبی علی نے امامت کا ادعا	ظاہر یہ ہے کہ مجمع اصحاب میں کیا
اون کے خلیفہ ہونے پہ نص صریح ہی	جب وہ حبیب حق ہیں تو دعوا صحیح ہی

در شاقۃ التعبیر و لطافۃ التحریر ان التفاسیر فی الدنیا بلا عدد
لیس فیها لعمری مثل کشاف ان کنت تبغی الهدی فالزم قرائۃ فالجهل
کالداء والکشاف کالشافی - انتہی دیکھو مجلد دویم حدیث غدیر صفحہ ۳۰۵

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۸ صفحہ ۲۴۲

وقال اخبرانی شہرداربن شیرویہ بن شہرداراالدیلمی عن ابیہ عن ابی الحسن المیدانی عن ابی محمد الجلال عن محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب عن محمد بن الحسن بن نعیم بالطایف عن عبد اللہ بن المنہال بن بحر عن عبد اللہ بن حمید عن موسیٰ بن اسمٰعیل بن موسیٰ عن جدہ جعفر بن محمد عن ابیہ عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جاءنی جبرئیل من عند اللہ بورقۃ آس خضراء مکتوب فیہا ببیاض انی افترضت محبۃ علی بن ابی طالب علی خلقی فبلغہم ذلک عنی۔

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۸

اخطب نے شہردار سے اپنی کتاب میں	لکھا ہے یوں مناقب حیدر کے باب میں
جابر نے نقل سید کونین سے کیا	کہتے ہیں وہ کہ سید عالم نے یوں کہا
جبرئیل آئے حکم الٰہی سے میرے پاس	اور لائے ساتھ اپنے وہ اک سبز ورق آس
اوس میں لکھا ہوا تھا یہ من جانب خدا	خلقت پہ میں نے فرض ہی کی حب مرتضےٰ
یا مصطفےٰ بتا دو یہ مضموں انام کو	لوگوں کو یہ ہماری طرف سے پیام دو

توثیق شہردار بن شیرویہ ابوالمنصور دیلمی کی۔

توثیق شہردار ابوالمنصور از بستان المحدثین۔

جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلی اللہ مقامہ فی اعلا علیین نے توثیق ابو منصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی کی بڑے بسط اور تفصیل سے مجلد حدیث تشبیہ میں تحریر فرمائی ہے من جملہ اون عبارات کے تین کتابون کی عبارتوں پر یہاں اکتفا اور اقتصار کیا جاتا ہے۔ تقی الدین ابو بکر بن احمد الاسدی طبقات شافعیہ میں کہتے ہیں۔ شہردار بن شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ ابو منصور بن ابی الشجاع الدیلمی۔ کان محدثاً عارفاً بالادب ظریفاً خرج اسانید لکتاب والدہ المسمی بالفردوس فی ثلاث مجلدات ورتبہ ترتیباً حسناً وسمی الفردوس الکبیر ولد سنۃ ثمان وثلاثین واربعمائۃ وتوفی فی رجب سنۃ ثمان وخمسین وخمسمائۃ انتہی اور ابو مہدی عیسی بن محمد الثعالبی نے مقالید الاسانید میں کہا ہے۔ نبذۃ من خبرہ قال الذہبی۔ ہو الامام الحافظ ابو منصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار الدیلمی ینتہی نسبہ الی فیروز الدیلمی الصحابی قال ابن السمعانی کان ابو منصور حافظاً عارفاً بالحدیث فہماً عارفاً بالادب ظریفاً خفیفاً ملازماً مسجدہ متبعاً اثر والدہ فی کتابۃ الحدیث وسماعہ وطلبہ رحل الی اصبہان مع والدہ سنۃ خمس وخمسمائۃ ثم رحل الی بغداد سنۃ سبع وثلاثین سمع اباہ ومکی ابن منصور الکرجی وابا محمد الدونی وابا بکر بن زنجویہ ولہ اجازۃ من ابی منصور بن الحسین المقری کان یجمع اسانید کتاب الفردوس لوالدہ ورتبہ ترتیباً عجیباً حسناً وقد فرغ منہ وہذبہ ونقحہ ساوی عنہ

ابنہ ابومسلم احمد و طایفۃ۔ توفی سنہ ثمان وخمسین وخمسمائۃ رحمہ
اللہ۔ اور شاہ عبدالعزیز صاحب بستان المحدثین میں فرماتے ہیں۔ پسر
او شہردار بن شیرویہ بن شہردار دیلمی کنیت او ابومنصور در حرفت حدیث
و فہم ان از پدر بہتر بود چنانچہ سمعانی ہم در حق او بفہم و معرفت گواہی دادہ
و علم و ادب را نیز خوب می دانست و مرد سبک روح و عابد بود و در مسجد خود
ملازمت داشت و غالباً بشغل استماع حدیث و نوشتن آن می گزرانید
و در طلب علم حدیث با والد خود شریک بود در سفر اصفہان سال پانصد و بیچ
ہمراہ او بود و ببغداد خود رفتہ در سال سی و ہفت بعد از موت پدر خود از استاتذہ
بسیار تحصیل کردہ چنانچہ از مکی بن منصور الکرخی و ابومحمد الدونی و ابوبکر بن
زنجویہ و از بعضے محدثان اجازت حاصل کردہ و ترتیب کتاب فردوس برین
وضع او دادہ و اسانید این کتاب را بجنت تمام جمع کردہ و چون از تنقیح
و تہذیب فارغ شد پسر او ابومسلم احمد بن شہردار دیلمی و جماعت دیگر
از شاگردان او از وے روایت کردند و وفات شہردار در سال پانصد و
پنجاہ و ہشت ست و نسب این خاندان بفیروز دیلمی میرسد کہ قاتل اسود عنسی
بود در حق او جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ فاز فیروز و او
صحابی ست۔ انتہی تنبیہ جملہ چون از تنقیح الخ پر جناب آیۃ اللہ فی العالمین
نے ایک حاشیہ لکھا ہے جو قابل دید ہے۔ عقرب علی

ہلہ اخطب خوارزم نے انہیں ابوالمنصور شہردار بن شیرویہ سے حدیث نور کو روایت
ہلہ روایت کردن خوارزم از شہردار حدیث نور را مجلد حدیث نور صفحہ ۱۲۴۔

کیاہے۔ قال اخبرنی شہردار ہذا اجازۃ اخبرنا عبدوس
بن عبد اللہ الہمدانی کتابۃ حدثنا ابو الحسن علی بن عبد اللہ
حدثنا ابو علی محمد بن احمد العطشی حدثنا ابو سعید العدوی
والحسن بن علی حدثنا احمد بن المقدام العجلی حدثنا ابو الاشعث
حدثنا الفضیل بن عیاض عن ثور بن یزید عن خالد بن معدان عن
زاذان عن سلمان قال سمعت حبیبی المصطفٰے محمد صلی اللہ علیہ و
سلم یقول کنت انا و علی نوراً بین یدی عزوجل مطیعاً یسبح اللہ
ذلک النور و یقدسہ قبل ان یخلق آدم باربعۃ عشر الف عام فلما
خلق اللہ تعالیٰ آدم رکّب ذلک النور فی صلبہ فلم یزل فی شیء
واحد حتی افترقنا فی صلب عبد المطلب فجزء انا وجزء علی
شہردار ابن شہردار مذکورۃ المتن حضرت سلمان فارسی رضی اللہ سے
روایت کرتے ہیں کہ کہا اونہوں نے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ
علیہ وآلہ الاطیاب نے۔ کہ میں اور علی چودہ ہزار برس پہلے خلقت آدم سے
بطور نور کے سامنے پروردگار عالم کے حاضر تھے کہ وہ ہمارا نور اطاعت رب غفور
اور اوس کے تسبیح و تقدیس میں مشغول تھا جب خداوند متعال نے آدم کو
پیدا کیا تو ہمارا نور اون کی پشت میں رکھا پس ہم دونو یعنی میں اور علی ایک
جگہہ اور ایک صلب میں چلی آئے یہاں تک کہ عبد المطلب کے صلب میں
اگر اوس نور کے دو ٹکڑے ہوئے ایک جز اوس نور کا میں ہوں اور ایک
جز علی ہے۔ و قال اخبرنی شہردار ہذا اجازۃ اخبرنا عبدوس

بن عبد اللہ بن عبد ویہ الہمدانی فی کتابہ حدثنا الشریف ابوطالب
الجعفری حدثنا ابن مردویہ الحافظ حدثنا اسحاق بن محمد بن
علی بن خالد حدثنا احمد بن زکریا حدثنا ابن طهمان حدثنا محمد
بن خالد الہاشمی حدثنا الحسین بن اسمٰعیل بن حماد عن ابیہ عن
زیاد بن المنذر عن محمد بن علی بن الحسین عن ابیہ عن جدہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنتُ انا و علی نورا بین یدی
اللہ تعالیٰ من قبل ان یخلق ادم باربعۃ عشر الف عام فلما خلق اللہ
ادم سلک ذلک النور فی صلبہ فلم یزل اللہ ینقلہ من صلب
الی صلب حتےٰ اقرہ فی صلب عبد المطلب فقسمہ نصفین قسما
فی صلب عبد اللہ و قسماً فی صلب ابی طالب فعلی منی و انا
منہ لحمہ لحمی و دمہ دمی فمن احبہ فبحبی احبہ و من ابغضہ فببغضی
ابغضہ۔ نیز اخطب خوارزم نے شہردار سے بسند مذکورۃ المتن بہ
طریق آل محمد روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے کہ میں اور علی بطور نور چودہ ہزار برس آدم کی پیدایش سے پہلے سے سامنے
جناب حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ کے حاضر تھے جب خدائے تعالیٰ نے آدم کو پیدا
کیا تو ہمارا نور اون کی پشت میں رکھا پھر ہمیشہ خداوند تعالیٰ اس کو ایک صلب
سے دوسرے صلب میں منتقل کرتا رہا یہانتک کہ ہمارا نور صلب عبد المطلب
میں پہونچکر دو ٹکڑے ہوا آدہا عبد اللہ کی صلب میں گیا اور آدہا ابوطالب
کے صلب میں گیا پس علی مجھسے ہے میں اوس سے ہوں گوشت اوس کا میرا

گوشت ہے خون اوس کا میرا خون ہے جو علی کو دوست رکھے پس وہ میری
محبت کی وجہ سے ہے اور جو علی کو دشمن رکھے پس وہ میری دشمنی کی وجہ سے
ہے۔ نیز اخطب خوارزم نے شہردار دیلمی کی سند سے حضرت عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم سے روایت کی ہے کہ فرمایا اونہوں نے کہ فرمایا حضرت
عمر بن الخطاب خلیفہ دوم رضی اللہ عنہ نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے ملائکہ
کو علی بن ابی طالب کے چہرہ مبارک کے نور سے۔ دیکھو عبقات الانوار مجلد
حدیث نور صفحہ ۱۲۴ سے ۱۲۶ تک۔

مقولہ ناظر

ان احادیث کو جو کتب معتمدہ حضرات اہل سنت ہین اور پھر ایسے ایسے بزرگان
دین وثقات ومعتمدین بلکہ خلفاء راشدین سے منقول ہین بنظر غور وتامل
سوچو اور پڑھو یہ سب مضامین صداقت آئین جناب امیر المومنین علیہ السلام
کی افضلیت اور اولویت پر بکمال متانت ووضوح دلالت کرتی ہین اور
ان احادیث قدسیہ ونبویہ سے صاف ثابت اور ظاہر ہوتا ہے
کہ بعد سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب امیر المومنین افضل الناس
ہین پس جب وہ حضرت بعد آنحضرت کے سب سے افضل ہین تو بیشک وہی شبہ
بعد جناب خاتم الرسل صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہی خلیفہ اول بلا فصل ہین
عقل خداداد سے کام لیا جائیگا تو یہ عقدہ منکشف ہو جائے گا۔

الحدیث القدسی نمبر ۹ صفحہ ۲۴۲

روی الشیخ ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان الکراجکی وهو من علمائنا فی الجزو الثالث من کنز الفوائد- قال حدثنا الشیخ الفقیه ابو الحسن محمد بن احمد بن علی بن شاذان القمی من کتابه الذی سماه بایضاح دقایق النواصب وهذا کتاب جمع فیه مائة منقبةٍ لامیر المومنین مما رواه من طریق العامة-

قال حدثنا محمد بن عبد الله بن عبید الله قال حدثنی محمد بن القاسم قال حدثنی عباد بن یعقوب قال حدثنی عمر بن المقدام عن ابیه قال حدثنی سعید بن جبیر عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم والذی بعثنی بالحق بشیراً ونذیراً ما استقر العرش والکرسی ولا دار الفلک ولا قامت السموات والارض الا بان کتب فیها لا اله الا الله محمد رسول الله علیٌ امیر المومنین وان الله تعالی لما عرج بی الی السماء واختصنی بلطیف ندایه قال یا محمد قلت لبیک ربی وسعدیک قال انا المحمود وانت محمد شققت اسمک من اسمی

حضرات ناظرین یہ حدیث شریف قدسی جناب شیخ ابو الفتح محمد بن علی بن عثمان الکراجکی نے جو ہمارے علماء میں سے ہیں اپنی کتاب کنز الفوائد کے جزو ثالث

وفضلتك على جميع خلقي وبريتي فانصب علياً علماً لعبادي يهديهم
الى ديني يا محمد انی قد جعلت علیاً امیر المومنین فمن تامر علیہ
لعنتہ ومن خالفہ عذبتہ ومن اطاعہ قربتہ یا محمد انی جعلت
علیاً امام المسلمین فمن تقدم علیہ اخزیتہ ومن عصاہ استخففتہ
ان علیاً سید الوصیین وقاید الغر المحجلین وحجتی علی
الخلقِ اَجمعِین۔

قول الجناب الشیخ المرحوم

اقول دلالۃ ھذا الحدیث الشریف اوضح علی المقصود من
ان تحتاج الی بیانٍ ویمکن الاستدلال بہ علی اثنی عشر
موضعاً کما لا یخفی۔

ترجمہ قول جناب شیخ حرّ عاملی طاب ثراہُ

جناب شیخ مرحوم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف مقصود یعنی اثبات امامت
جناب امیر المومنین علیہ السلام پر ایسے صراحت سے دال ہے کہ محتاج بیان

میں جناب شیخ ابوالحسن محمد بن علی بن شاذان القمی کی کتاب ایضاح دقائق النواصب
میں سے جسمیں کہ سو فضیلتیں جناب امیر المومنین ع کے اہل سنت کے طریق سے منقول
ہیں نقل کی ہے من اراد تصدیق الحدیث الماثور المذکور فلیرجع الی اصل الکتاب المذکور ۱۲

نہیں اس میں بارہ جگہ سے استدلال امیر المومنین علیہ السلام کی امامت پر ہو سکتا ہے

مقولۃ الناظر

یہ حقیر سراپا تقصیر زائر جناب بشیر و نذیر عفا اللہ عنہ عرض کرتا ہے کہ جناب شیخ نے جو بارہ مقاموں کی طرف اشارہ کیا ہے وہ یہ ہیں۔ فانصب[1] علیاً علماً۔ یہدیہم[2] الی دینی۔ جعلت[3] علیاً امیر المومنین۔ فمن تامر[4] علیہ لعنتہ۔ ومن خالفہ[5] عذبتہ۔ ومن اطاعہ[6] قربتہ۔ جعلت علیاً اماماً[7] للمسلمین۔ فمن تقدم[8] علیہ اخزیتہ۔ ومن عصاہ[9] استخففتہ۔ ان علیاً سید الوصیین[10] و قاید الغر المحجلین[11]۔ و حجتی[12] علی الخلق اجمعین بقرہ علی

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۹

ابن جبیر سے یہ روایت بیاں ہوئی
عباس کے پسر سے خبر یوں عیاں ہوئی

عباس کے پسر کا ہے اس طرح سے بیاں
کہا کر قسم یہ کہتے تھے سردار انس و جان

کرسی و عرش اور سما و زمیں نے
پکڑا نہیں قرار مکان اور مکین نے

قائم ہوئی زمیں نہ اوس وقت تک فلک
لکھا نہ اوپہ کلمۂ توحید جب تلک

توحید حق کے بعد محمد کا نام ہے
بعد از رسول پاک کے اسم امام ہے

یعنی لکھا ہے حق کا محمد رسول ہے
سردار مومنین کا زوج بتول ہے

فرماتے ہیں یہ صاحب معراج مصطفےٰ
معراج کے لئے جو گیا میں سوے سماء

اللہ نے کمال عطوفت سے دی ندا
لبیک کہہ کے میں جو بڑھا حکم یہ ہوا

مشتق کیا ہے نام ترا اپنے نام سے
اور تجکو میں نے فضل دیا کل انام سے

کر نصب تو علی کو علم بہر اہتدا
تا لوگ اقتدا کریں پائیں رہ خدا

حیدر امیر مومنوں کا بالیقین ہے
اوسپر امیر جو کہ بنے وہ لعین ہے

اوسپر امیر بن کے حکومت کریگا جو
لعنت خدائے پاک کی ایسے شقی پہ ہو

اوس سے خلاف جو کہ کریگا کوئی بشر
بدلے میں مجھسے پائیگا تعذیب بیشتر

اوس کا مطیع جو ہے وہ مجھسے قریب ہے
اوس کی دعا کا خالق عالم مجیب ہے

میں نے کیا امیر اوسے مومنین کا
میں نے کیا امام اوسے مسلمین کا

آگے بڑھے جو حیدر کرار سے رذیل
اسمیں نہیں کلام کروں گا اسے ذلیل

سردار اوصیا کا ہے وہ سید جلیل
جو اوس سے سرکشی کرے ہوگا بہت ذلیل

غر المحجلین کا قائد بھی ہے وہی
کل خلق پر خدا کی وہ ہے حجت قوی

مقولۂ زائر

کیوں بھائیو خیال کرو اس حدیث پر
فرماتا ہے جناب خداوند دادگر

اے مصطفےٰ تو اپنا خلیفہ علی کو کر
تا ہووے میرے دین کی جانب وہ راہبر

سو جو کہ کبریا کی طرف سے ہوا یہ حکم
ظاہر یہ ہے کہ لائے پیمبر بجا یہ حکم

مشہور ہے حدیث جو خم غدیر کی
تکمیل اوس سے ہوگئی حکم قدیر کی

کل مومنین شیر خدا کے غلام ہیں
کل مسلمین کے لئے حیدر امام ہیں

آؤ علی کی راہ پہ جو مستقیم ہے
حقا علی ہے رہبر راہ قویم ہے

علی کی راہ بیشک مستقیم ہے۔ دیکھو قرآن شریف سیپارہ ۱۴ سورۃ الحجر۔ قولہ تعالیٰ ہذا صراط علیٰ مستقیم۔

روی الخوارزمی فی المناقب عن الحسن البصری انه کان یقرء هذا صراط علیٍ مستقیمٌ ویقول معناه هذا صراط علی بن ابی طالب ودینه طریقٌ ودینٌ مستقیم فاتبعوه وتمسکوا به فانه واضح لاعوج فیه انتهیٰ۔

یعنی صدر الائمہ ابو المؤید خوارزمی نے کتاب مناقب میں حسن بصری سے روایت کی ہے کہ وہ اس آیت کو یوں پڑھتا تہا کہ ہذا صراط علیٍ مستقیم اور کہتا تہا کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ راہ علی بن ابی طالب کی اور اونکا طریق و دین مستقیم ہے اوسکا اتباع کرو اور اوسی سے تمسک کرو کہ وہ واضح ہے اور اوس میں کجی نہیں انتہیٰ اور ہمارے آئمہ طاہرین جو کہ احد الثقلین ہیں اور من جانب خدا و رسول ہم لوگ اون سے تمسک کرنے کے لئے مامور ہیں اونہوں نے بہی اس آیت کو اسی طرح پڑہا ہے اور یہی معنی بیان فرمائے ہیں۔ مقرب علی زائر۔

الحدیث القدسی نمبر ۱ صفحہ ۲۴۳

قال اخبرنا ابو المرجا محمد بن طالب البلدی قال اخبرنی ابو المفضل قال اخبرنا احمد بن محمد بن مخلد ابو الطیب الجعفی الدهان بالکوفۃ قرائۃ علیہ قال حدثنا محمد بن سالم بن عبد الرحمٰن الازدی قال حدثنا غوث بن مبارک الخثعمی قال حدثنا حماد بن یعلی السعدی عن علی بن الجزور عن صالح بن میثم عن زاذان عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ

قال ھبط جبرئیل علیہ السلام یوم احد و قد انھزم المسلمون
و لم یبق غیر علی و قد قتل اللہ علی یدہ یومئذٍ من المشرکین
من قتل فقال جبرئیل یا محمد ان اللہ یقرءُ علیک السلام و
یقول لک اخبر علیاً انی عنہ راض و انی الیت علیٰ نفسی ان لا
یُحبّہ عبدٌ اِلّا احببتہ و مَن احبتہ لم اغلہ بنار ی و لا
یبغضہ عبدٌ الا ابغضتہ و من ابغضتہ مالہ فی الجنۃ من نصیب
قال و ھبط علیّ جبرئیل یوم الاحزاب لما قتل علی بن ابی طالب
عمرواً فارسھم فقال یا احمد ان اللہ یقرأُ علیک السلام و یقول
لک انی افترضت الصلوٰۃ علی عبادی فوضعتھا عن العلیل الذی
لا یستطیعھا و افترضت الزکوٰۃ فوضعتھا عن المقل و افترضت
الصیام فوضعتہ عن المسافر و افترضت الحج فوضعتہ عن
المعدم و من لا یجد السبیل الیہ و افترضت حب علی بن اَبی
طالب و مودتہ علی اھل السموات و اھل الارضِ فلم اعذر
فیہ احداً امر امتک بحبہ فمن احبہ فیحبنی و حبک احبہ و من
ابغضہ فبغضنی و بغضک ابغضہ۔

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۰

سلمانِ فارسیؓ نے کیا اسطرح بیان	جبرئیل آئے لیکے یہ پیغامِ احدیہام
کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے سردارِ انس و جان	جب پا چکا تھا لشکرِ اسلام انہزام

بھاگڑ پڑی تھی لشکر اسلام میں کمال ۔ باقی رہا وہاں کوئی غیر شیر ذوالجلال
میدان جنگ میں کوئی جز مرتضے نتھا ۔ ثابت قدم جہاد میں کوئی رہا نہ تھا
کرتے تھے قتل مشرکوں کو شیر کبریا ۔ اون کے پروں کو دیتے تھے حیدر پرے ہٹا
تنہا تھے کافی سینکڑوں کفار کیلئے ۔ سینہ سپر تھے احمد مختار کے لئے
جبرئیل بولے آپکو کہتا ہے حق سلام ۔ بعد از سلام دیتا ہے اس طرح سے پیام
کہدو علی سے کرتا ہے ارشاد یوں خدا ۔ اے مرتضی ہے تم سے رضامند کبریا
حق نے کہا ہے جسکو ولا مرتضی کی ہی ۔ رکھیگا اوس کو دوست یہ مرضی خدا کی ہی
جو دشمن علی ہے وہ دشمن خدا کا ہی ۔ جنت سے بے نصیب عدو کبریا کا ہی
فرمایا پھر حبیب غفور الرحیم نے ۔ یعنی کہا جناب رسول کریم نے
عمرو ابن عبدود کو جو فی النار کرچکے ۔ خندق کو فتح حیدر کرار کرچکے
اُس وقت جبرئیل نے مجھپر کیا نزول ۔ اور بولے آکے حکم خدا سے کہ ای رسول
تمکو سلام ایزد دانا نے ہے کہا ۔ بعد از سلام حق نے یہ ارشاد ہی کیا
لوگوں پہ میں نے فرض کیا ہی نماز کو ۔ واجب کیا ہے خلق پہ عجز و نیاز کو
لیکن جو ہو علیل تو تخفیف اوسکو دی ۔ دشوار امر کی نہیں تکلیف اوسکو دی
جائز رکہا ہے ترک رکوع و سجود کا ۔ اس کے لئے سقوط قیام و قعود کا
میں نے زکوۃ بندو نپہ بیشک ہی فرض کے ۔ نادار کو کیا مگر اس فرض سے بری
روزے ہی تمام خلق پہ واجب کئے مگر ۔ سب کو معاف کردیا در حالت سفر
کعبہ کا حج بھی فرض کیا ہے انام پر ۔ مفلس کو اس وجوب سے رکھا بری مگر
کی فرض میں نے خلق پہ حیدر کی دوستی ۔ اس سے نہیں کیا ہی کسی شخص کو بری

کل ساکناں ارض وسموات پر مدام — حب علی کو فرض کیا ہیں سے لاکلام
کی فرض سب پہ حیدر کرار کی ولا — اس میں کسیکا عذر نہ مسموع ہوئیگا
امت کو اپنی حکم ولاے علی کا دو — ہر اک پہ فرض ہی کہ محب وہ علی کا ہو
جس شخص کو کہ حیدر صفدر سے ہی ولا — رکھونگا میں بہی اپنا اوسے دوست دائما
اور جو کہ بد نصیب عدو مرتضی کا ہی — کچھ اسمیں شک نہیں کہ وہ دشمن خدا کا ہی

قول الجناب الشیخ الحر العاملی رفع اللہ مقامہ

اقول وھذا واضح الدلالۃ علی وجوب محبت علی وتحریم بغضہ وان من احبہ لم یدخل النار ای لم یخلد فیھا ومن ابغضہ لم یدخل الجنۃ وان اللہ یحب من احبہ ویبغض من ابغضہ وان حبہ وھو دتہ فرض علی اھل السموات و الارض بل اوجب من جمیع الفرایض وھو دال علی الامامۃ بل علی ماھو اجل واعلی لما تقدم تقریرہ ـ

ترجمہ وماحصل قول جناب شیخ مرحوم

یعنی یہ حدیث شریف واضح طور پر دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ محبت و مودت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی واجب ہے اور بغض انکا حرام ہے اور یہ کہ دوست آن حضرت کا کبھی مخلد فی النار نہ ہوگا اور دشمن اس جناب کا ہرگز داخل بہشت نہ ہوگا اور یہ کہ علی کے دوست کو خدا دوست رکھتا ہے

اور علی کے دشمن کو خدا دشمن رکھتا ہے اور یہ کہ دوستی اور مودۃ یعنی اعلیٰ درجہ کی محبت رکھنا علی بن ابی طالب سے اوجب اور افرض یعنی زیادہ تر فرض کی ہے اور یہ امر آن حضرت کے امامت و خلافت وصایت پر بکمال وضوح دلالت کرتا ہے کما لایخفیٰ۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۱ صفحہ ۲۴۵

روی صاحب الکشاف من الحدیث القدسی عن الرب العلی انہ قال لادخلن الجنۃ من اطاع علیاً وان عصانی ولادخلن النار من عصاہ وان اطاعنی۔

مقولہ زائر قبل از ترجمہ حدیث شریف قدسی نمبر ۱۱

حیدر پہ کیسا فضل خدائے کریم ہے کرتا ہے نقل صاحب کشاف صاف صاف کی حق نے لام و نون سے تاکید بیشتر	دیکھو کہ یہ حدیث غفور الرحیم ہے ہے گرچہ پیروان علیؑ سے اسے خلاف فرماتا ہے یہ آپ خداوند دادگر

ماحصل حدیث شریف قدسی نمبر ۱۱

ہوگا جو شخص تابع فرمان مرتضیٰ	بیشک میں دونگا اسکو بہشت بریں میں جا

جار اللہ زمخشری صاحب کی توثیق پہلے ہم لکھ چکے ہیں اگر زیادہ تر تفصیل مطلوب ہو تو دیکھو مجلدات کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار ۱۲

لائے بجا جو دل سے فرامینِ بوتراب	عاصی ہو گرچہ میرا نہ دونگا اُسے عذاب
فرمانِ مرتضیٰ سے کرے جو کہ سرکشی	گو ہو مطیع میرا نہ بخشوں گا میں کبھی

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۲ صفحہ ۲۴۶

قال الحافظ البرسی وامن کتاب الفردوس لابن شیرویة الدیلمی مرفوعاً الی جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکتوب علی باب الجنة لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی اخوہ ولی اللہ اخذت ولایة علی الذر قبل خلق السموات والارض بالفی عام من سرہ ان یلقی اللہ وھو عنہ راضٍ فلیوال ال علیاً وعترتہم نجبائی واولیائی وخلفائی واحبائی۔

ترجمة الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۲

فردوس دیلمی کے جو مشہور ہے کتاب	تحریر یہ حدیث ہے اس میں بآب و تاب
منقول ہے یہ جابر انصار سے خبر	کہتے ہیں وہ کہ کہتے تھے یوں سید البشر
جنت کے در پہ پہلے ہے کلمہ لکھا ہوا	یعنی نہیں الٰہ کوئی غیر کبریا
احمد جناب ایزدِ برحق کا ہے نبی	حیدر نبی کا بھائی ہے اللہ کا ولی
لکھا ہے بابِ خلد پہ یوں ربِّ دادگر	اُسکی ولا کا عہد لیا ہے بوقت ذر
اہل جہاں سے اور مکاں و مکیں سے قبل	اعوام دو ہزار سماء و زمیں سے قبل
جو کوئی چاہے یہ کہ رضا مند ہو خدا	رکھے علی و عترت اطہار سے ولا

وہ میرے برگزیدہ نہیں اور اولیا وہی	وہ سب مرے خلیفہ ہیں میرے حبیب بھی

مقولہ زائر

کیوں بھائیو بتاؤ کہ یہ باب خلد پر	تحریر کس نے کردیا بولو تو سوچ کر
کچھ اس میں شک نہیں کہ بجز حکم کردگار	ممکن نہیں کہ ہووے یہ تحریر آشکار
خود لکھدیا خدا نے کہ شوہر بتول کا	اللہ کا ولی ہے برادر رسول کا
مضموں کیا جو مخبر صادق نے یہ بیاں	ہے دال یہ امامت حیدر پہ بیگماں
دعوی کیا علی نے امامت کا بالیقیں	دیکھو کتب کو اس کا تو منکر کوئی نہیں
نص امامت شہ مرداں یہ ہے صریح	جب وہ ولی حق ہیں تو دعوی وہ ہے صحیح
گر چاہتے ہو تم کہ رضامند ہو خدا	لازم ہے تمکو پیروی آل مصطفے
دیکھو کلام حق یہ خلیفہ خدا کے ہیں	محبوب رب یہ ہیں یہ ولی کبریا کے ہیں
واجب ہوئی بہ حکم خدا ان کی دوستی	اور فرض سب پہ انکا ہوا اتباع بھی

قول الجناب الشیخ المرحوم

قال الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی بعد نقل هذا الحدیث الشریف القدسی۔ اقول ای نص ابین من هذا وای تصریح اوضح منه حیث تضمن ان علیاً اخو رسول الله صلی الله علیه واله وسلم وان علیاً ولی الله ولا یخلوا اما ان یکون کتب هذا علی باب الجنة وامر الرسول بتبلیغ حیث انه

لَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی مَعَ عِلْمِ اللّٰہِ اَنَّ عَلِیًّا یَمْتَنِعُ

عن بیعۃ ابی بکر ستۃ اشھر و یدعی الامامۃ لنفسہ او مع علم

علم اللہ۔ بذلک ولا سبیل الی الثانی فتعین الاول و کونہ

مع ذلک ولی اللہ دلیل علی صحۃ دعواہ وثبوت امامتہ وخلافتہ

وتضمن الحدیث ایضا ان اللہ اخذ ولایۃ علی علی الناس

وان ولایۃ علی وعترتہ واجبۃ وانھم نجباء اللہ واولیائہ و

خلفائہ واحباؤہ وھو نص صریح علی امامۃ الاثنی عشر بالتقریر

المذکور وغیرہ من تصریح ھذا اللفظ خصوصا قولہ وخلفائے

فانہ اوضح من ان یحتاج الی بیان الدلالۃ۔

ترجمہ قول جناب شیخ مرحوم

جناب شیخ حر عاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی بعد نقل اس حدیث شریف قدسی کے تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے زیادہ نص اور تصریح منجلی اور دلیل واضح وبرہان ظاہر وآشکار درباب اثبات امامت مولانا امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ اور کیا ہو سکتی ہے کہ اس حدیث قدسی سے ثابت ومبرہن ہو گیا کہ علی علیہ السلام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے بھائی ہیں اور اللہ جلشانہ کے ولی یعنی دوست ہیں اور یہ امر دو حال سے خالی نہیں ہو سکتا کہ خداوند تبارک وتعالی نے مضمون مذکور باب جنت پر تحریر فرمایا اور اس کی تبلیغ کا اپنے حبیب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ کو حکم دیا کیونکہ

جناب رسول خدا بموجب آیہ وافی ہدایہ ما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحیٰ
سوائے حکم الٰہی کے کچھ ارشاد نہ فرماتے تھے اب سوچنا چاہئے کہ جناب باری
تعالیٰ شانہ عالم الغیب والشہادہ کو اس کا علم تھا کہ علی چھ مہینے تک حضرت
ابو بکر خلیفہ اول کی بیعت نہ کرینگے بلکہ خود اپنے لئے امامت اور خلافت کا
دعوائے کرتے رہیں گے یا اوس عالم الغیب کو اس امر کا علم نہ تھا پس شق
ثانی تو محال ہے ہرگز نہیں ہوسکتا کہ خداوند تبارک وتعالیٰ جاہل ہو نعوذ باللہ
من ذالک کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں ہوسکتا کہ خدائے تعالیٰ اس امر سے
جاہل تھا پس پہلی شق قایم رہی تو اب مقام غور ہے کہ باوجود اس کے پھر علی
ولی اللہ تھے تو صاف صاف یہ امر اون کی امامت اور خلافت کی دعوے
کی صحت کو ثابت اور ظاہر کر رہا ہے بلکہ علی علیہ السلام کی امامت اور خلافت
کے ثبوت پر یہ بہت بڑے اعلیٰ درجے کی دلیل ہے اور نیز اس حدیث قدسی
سے یہ ثابت ہوا کہ جناب حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے علی علیہ السلام کی ولایت کا
عالم ذرّ مین لوگوں سے عہد لیا تھا اور دوستی علی و اولاد علی کی لوگون پر واجب
کی ہے اور نیز یہ کہ علی و اولاد علی نجباء اور خلفاء اور اولیا اور احباء خدائے
تعالےٰ کے ہیں اور یہ امر نص صریح ہے امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام
پر بالخصوص لفظ خلفاء کا تو بیان دلالت کا محتاج نہیں بلکہ اس لفظ سے بصراحت
امامت اور خلافت بارہ امام علیہم السلام کے ظاہر وعیاں ہے وھو المقصود۔

توثیق شیرویہ بن شہر دار کی

شیرویہ بن شہر دار بن فناخسرو دیلمی اہل سنت کے محدثین ومعتمدین علماء میں سے ہیں اُن کی اور اُن کی کتاب فردوس الاخبار کے فضائل اور مناقب جناب آیۃ اللہ فی العالمین اعلا اللہ مقامہ و درجاتہ فی اعلا علیین نے کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامت الائمۃ الاطہار کی چھٹی مجلد حدیث تشبیہ میں صفحہ ۲۴۹ سے صفحہ ۲۶۰ تک علماء اہل سنت کی معتبر کتابوں سے نقل فرمائے ہیں جس کا دل چاہے عبقات الانوار کی مجلد مذکور کو ملاحظہ کرے اس رسالہ میں اُن عبارات میں سے صرف دو عبارتوں پر اقتصار کیا جاتا ہے تا کہ ناظرین کی تسلی ہو جاوے پس واضح ہو کہ عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی السبکی طبقات شافعیہ کبرٰے میں لکھتے ہیں شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ بن فناخسرو الحافظ الشجاع الدیلمی مورخ ہمدان ومصنف کتاب الفردوس ولد سنۃ خمس واربعین واربعمائۃ وسمع ابا الفضل محمد بن عثمان القومسانی ویوسف المستملی و ابا الفرج علی بن محمد بن علی الحریری البجلی واحمد بن عیسیٰ بن عباد الدنیوری و ابامنصور عبدالباقی بن علی العطار وابا القاسم بن البسری واباعمر بن مندہ و غیرہم ببلاد کثیرہ روے عنہ شہر دار ومحمد بن الفضل الحافظ وابوموسی المدینی و اخرون کان یلقب الکیامات تاسع شہر رجب سنہ تسع وخمسمایۃ اور علی بن شہاب الدین الہمدانی روضۃ الفردوس میں لکھتے ہیں۔ امابعد فیقول اضعف عباداللہ واحقر ہم الفقیر الی رحمۃ اللہ العلی الکبیر علی بن شہاب الدین الہمدانی عفا اللہ عنہ بکرمہ

و وقعہ شکر نعمۃ لما طالعت کتاب الفردوس من مصنفات الشیخ الامام العلامہ قدوۃ المحققین حجۃ المحدثین شجاع الملۃ والدین ناصر السنۃ ابی المحامد شیرویہ بن شہردار الدیلمی الہمدانی افاض اللہ علی روحہ سجال الرحمۃ الربانی الخ پس اسی قدر ان کی توثیق میں کافی ہے کہ ان کو قدوۃ المحققین اور حجۃ المحدثین اہل سنت کے ایک زبردست عالم نے تحریر کیا ہے۔ انتہیٰ۔

ع۱؎ جناب آیۃ اللہ فی العالمین وسید المتکلمین وسند المحدثین و خاتم المناظرین قبلہ وکعبہ مولانا مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ نے کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمہ الاطہار کی مجلد حدیث نور میں بہت سی احادیث مؤیدات حدیث مذکور المتن علماء ومحدثین اہل سنت کی کتب معتمدہ سے نقل فرمائی ہیں بے اختیار دل چاہتا ہے کہ اس مقام پر ان کل احادیث کو مع ترجمہ اردو وارد کروں لیکن نہ استقدر فرصت ہے نہ اس رسالہ مختصرہ میں ان سب احادیث کی گنجایش ہے مگر تاہم ایک حدیث شریف کو جو بہت سی فوائد پر مبنی ہے اس مقام میں نقل کرتا ہوں پس واضح ہو کہ جناب آیت اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث نور کے صفحہ ۵۰۵ میں فرماتے ہیں کہ سید شہاب الدین احمد در کتاب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل گفتہ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ع۱؎ ابواب جنت پر بعد کلمۂ طیبہ کے علی ولی اللہ کا نام مرقوم ہونا۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک وسلم لما اسری
بی الی السماء امر بعراض الجنة والنار علی فرایتھما جمیعاً رائت
الجنة والوان نعیمھا ورائت النار وانواع عذابھا فلما رجعت
قال لی جبرئیل علیہ السلام قرات یارسول ما کان مکتوباً علی باب
الجنة وما کان مکتوباً علی ابواب النار فقلت لا یا جبرئیل فقال
ان للجنة ثمانیة ابواب علی کل باب منھا اربع کلمات کل کلمة خیر
من الدنیا وما فیھا لمن تعلمھا واستعملھا وان للنار سبعة ابواب
علی کل باب منھا ثلاث کلمات کل کلمة خیر من الدنیا وما فیھا
لمن تعلمھا وعرفھا فقلت یاجبرئیل ارجع معی لاقراھا فرجع معی
جبرئیل علیہ السلام فبدأ بابواب الجنة فاذا علی الباب الاول
مکتوب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکل شئ حیلة
وحیلة طلب العیش فی الدنیا اربع خصال۔ القناعة ونبذ الحقد
وترک الحسد ومجالسة اھل الخیر وعلی الباب الثانی مکتوب
لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکل شئ حیلة وحیلة
السرور فی الاخرة اربع خصال مسح راس الیتامی والتعطف علی
الارامل والسعی فی حوائج المسلمین وتفقد الفقراء والمساکین
وعلی الباب الثالث مکتوب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی
اللہ لکل شئ حیلة وحیلة الصحة فی الدنیا اربع خصال قلة الطعام
وقلة الکلام وقلة المنام وقلة المشی وعلی الباب الرابع مکتوب

لا اله الا الله محمد رسول الله علیؑ ولی الله من کان یؤمن بالله
والیوم الآخر فلیکرم جاره من کان یؤمن بالله والیوم الآخر
فلیکرم ضیفه من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیبر والدیه
من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیقل خیراً او لیسکت وعلی
الباب الخامس مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله علیؑ
ولی الله من اراد ان لا یذل فلا یذل ومن اراد ان لا
یشتم فلا یشتم ومن اراد ان لا یظلم فلا یظلم ومن اراد ان
یستمسک بالعروۃ الوثقی فلیستمسک بقول لا اله الا الله محمد رسول
الله وعلی الباب السادس منها مکتوب لا اله الا الله محمد رسول
الله علی ولی الله من احب ان یکون قبره واسعاً فسیحاً فلیبن المساجد
من احب ان لا یاکله الدیدان تحت الارض فلیکنس المساجد
من احب ان لا یظلم لحده فلینور المساجد من احب ان یبقی
طریاً تحت الارض فلیشتر بسط المساجد وعلی الباب السابع
منها مکتوب لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله بیاض القلب
فی اربع خصال فی عیادۃ المریض واتباع الجنائز وشراء اکفان
الموتی ودفع القرض وعلی الباب الثامن منها مکتوب لا اله
الا الله محمد رسول الله من اراد الدخول من هذه الابواب
الثمانیه فلیتمسک باربع خصال بالصدقة والسخاء وحسن الخلق
وکف الاذی عن عباد الله عز وجل ثم جئنا الی النار فاذا علی

خلق
الباب الاول منها ثلاث کلمات لعن الله الکاذبین لعن الله الباخلین
لعن الله الظالمین- وعلی الباب الثانی منها مکتوب من رجا
الله سعد ومن خاف الله امن والهالك المغرور من رجا سوی
الله وخاف غیرہ- وعلی الباب الثالث منها مکتوب من اراد ان
لایکون عریانا فی القیامۃ فلیکس الجلود العاریۃ ومن اراد ان
لایکون جایعا فی القیامۃ فلیطعم الجائع فی الدنیا ومن اراد ان
لایکون عطشانا فی یوم القیامۃ فلیسق العطشان فی الدنیا وعلی
الباب الرابع منها مکتوب اذل الله من اهان الاسلام اذل الله من
اھان اھل البیت بیت نبی الله صلی الله علیه واٰله وبارك وسلم
اذل الله من اعان الظالمین علی ظلم المخلوقین وعلی الباب الخامس
لاتتبع الھوی فان الھوی یجانب الایمان ولاتکثر منطقك فیما لا
یعنیك فتسقط من عین ربك ولاتکن عونا للظالمین فان الجنۃ لم
تخلق للظالمین وعلی الباب السادس منها مکتوب انا حرام علی
المجتهدین انا حرام علی المصدقین انا حرام علی الصائمین
وعلی الباب السابع منها مکتوب حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا
وبخوا انفسکم قبل ان توبخوا وادعوا الله عزوجل قبل ان تردوا علیه
فلاتقدروا علی ذلك رواہ الزرندی وقال نقل الشیخ العالم
صدرالدین ابراھیم بن محمد بن المؤید رحمۃ الله تعالی فی کتاب
فضل اھل البیت انتهی (ترجمہ اس حدیث شریف کا) سید شہاب الدین احمد

جو کہ علماء مقبولین و محدثین معتمدین اہل سنت مین سے ہیں اپنی کتاب توضیح الدلائل
علی ترجیح الفضائل میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین
کہا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ جب میں معراج کو گیا تو جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ نے
حکم فرمایا کہ مجھکو بہشت اور دوزخ دکھلائے جائیں پس میں نے بہشت اور اوس
کی رنگارنگ نعمتوں کو دیکھا اور جہنم اور اوس کے انواع انواع عذاب کو ملاحظہ
کیا جب بہشت اور دوزخ کو دیکھکر ہم واپس آئے تو جبرئیل امین علیہ السلام
نے مجھسے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت اور دوزخ کے دروازون
جو کچھہ کہ تحریر ہے وہ بھی آپ نے پڑھا یا نہیں میں نے کہا ای جبرئیل میں نے
نہیں پڑھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں اور ہر ایک
دروازے پر چار کلمے ایسے لکھے ہیں کہ دنیا اور مافیہا سے بہتر ہیں اگر کوئی سمجھ
اور اونپر عمل کرے۔ اور دوزخ کے سات دروازے ہیں اور ہر دروازے پر تین
کلمہ ایسے لکھے ہیں کہ دنیا و مافیہا سے افضل ہیں اوس کے لئے جو جانے اور انکو
پہچانے۔ اوس وقت میں نے جبرئیل سے کہا کہ اے جبرئیل واپس چلو کہ میں اُن
کلمات کو دیکھوں اور پڑھوں پس جبرئیل میرے ساتھ ہوئے۔ پہلے ہم بہشت کے
دروازے پر پہونچے تو پہلے دروازے پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی
ولی اللہ لکل شئ حیلۃ وحیلۃ طلب العیش فی الدنیا اربع خصال
القناعۃ و نبذ الحقد و ترک الحسد و مجالسۃ اہل الخیر یعنی
خداوند تعالیٰ وحدہ لاشریک محمد اللہ جل جلالہ کا رسول ہے علی حق سبحانہ وتعالے

شانہ کا دوست ہی ہر شے کے لئے حیلہ ہے دُنیا میں عمدہ طور پر بسر کرنے کا حیلہ چار خصلتیں ہیں۔ قناعت۔ کینہ کسی سے نہ رکھنا۔ حسد کسی پر نہ کرنا۔ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا۔ بہشت کے دوسرے دروازے پر تحریر تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکل شئی حیلۃ وحیلۃ السرور فی الاخرۃ اربع خصال مسح راس الیتامی والتعطف علی الارامل والسعی فی حوائج المسلمین وتفقد الفقراء والمساکین یعنی خدا ایک ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں محمد خداوند کریم کا رسول ہے علی جناب غفور الرحیم کا دوست ہے ہر شے کے لئے حیلہ ہے اور آخرت میں خوشی اور سرور کا حیلہ چار خصلتیں ہیں یتیموں کے سر پر پیار سے ہاتھ پھیرنا۔ رانڈوں پر مہربانی اور عنایت کرنا۔ مسلمانوں کی حاجتوں کے بر لانے میں کوشش کرنا۔ مسکینوں اور فقیروں کی خبر گیری اور مدد کرنا۔ اور تیسرے دروازے پر مکتوب تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ لکل شئی حیلۃ وحیلۃ الصحۃ فی الدنیا اربع خصال قلۃ الطعام وقلۃ الکلام وقلۃ المنام وقلۃ المشئی یعنی خدا ایک ہے سوا اسکے اور کوئی معبود برحق نہیں محمد خدا کا رسول ہے اور علی باری تعالیٰ شانہ کا ولی اور دوست ہے ہر شے کے لئے بہانہ ہے دنیا میں تندرست رہنے کا یعنی حفظان صحت کا حیلہ چار خصلتیں ہیں کم کھانا۔ کم بولنا۔ کم سونا۔ کم تردد کرنا۔ یعنی طلب دنیا میں مارے مارے نہ پھرنا۔ چوتھے دروازے پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ مَن کان یومن باللہ والیوم الاٰخر فلیکرم جارہ ومَن کان یومن باللہ

والیوم الآخر فلیکرم ضیفه ومن کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیبر والدیہ من کان یومن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیراً او لیسکت یعنی خداوند تعالیٰ وحدہ لاشریک ہے اُس کے سوائے کوئی معبود نہیں محمد اللہ جل جلالہ کا رسول ہے علی اللہ عزوجل کا ولی ہے جو شخص جناب باری عزاسمہ پر اور روز قیامت پر ایمان لایا ہے اوس کو لازم ہے کہ وہ اپنے ہمسایہ کی عزت کرے اور جو شخص حق سبحانہ تعالیٰ پر اور معاد پر ایمان لایا ہے اسکو ضرور ہے کہ وہ مہمان کی تواضع اور تعظیم اور اکرام کرے۔ جو شخص خدا اور روز جزا پر ایمان لایا ہے اسپر فرض ہے کہ وہ اپنی والدین کے ساتھ نیکی واحسان پیش آئے جو شخص خداوند کریم اور روز خوف وبیم پر ایمان لایا ہے اسپر واجب ہے کہ وہ کلمۂ خیر کہے ورنہ چُپ رہے۔ اور بہشت کی پانچویں در پر یہ تحریر تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ بعد کلمۂ طیبہ کے لکھا تھا جس کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص چاہے کہ خود ذلیل نہ ہو وہ دوسرے کو ذلیل نہ کرے۔ اور جو چاہے کہ اسکو کوئی گالی نہ دے تو اُسکو چاہیئے کہ وہ بھی کسی کو گالی نہ دے جو شخص چاہے کہ اوسپر کوئی ظلم نہ کرے تو اوسکو لازم ہے کہ وہ بھی کسی پر ظلم نہ کرے۔ جو چاہے کہ عروۃ الوثقیٰ سے تمسک کرے پس اِس کو چاہیئے کہ تمسک کرے کلمۂ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے اور چھٹے دروازے پر لکھا تھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہ بعد اس کلمۂ طیبہ کے لکھا تھا کہ جو شخص چاہے کہ قبر اُس کی فراخ ہو جائے کہ وہ مسجدوں کو صاف اور ستھرا کرے جو چاہے کہ اسکو قبر میں کرم نہ کھائیں تو چاہئے کہ وہ

مسجدوں میں جاروب کشی کرے جو چاہے کہ اس کے لحد میں اندھیرا نہ ہو تو اسکو
چاہیئے کہ مسجدوں میں چراغ روشن کرے۔ جو چاہے کہ اس کا بدن قبر میں سڑ کے
نہ گلے بلکہ اسی طرح تر و تازہ باقی رہے اُس کو چاہیئے کہ فرش مسجدوں کے لئے
خرید کرے اور مساجد میں فرش کرائے اور ساتویں در پر تحریر تھا کہ لا اله الا الله
محمد رسول الله علی ولی الله اس کلمہ طیبہ کے بعد لکھا تھا کہ بیاض
القلب یعنی روشنی وسفیدی دل کے چار خصلتوں سے حاصل ہوتی ہے بیماروں
کی عیادت اور مزاج پرسی کرنا۔ جنازوں کے ساتھ جانا مُردوں کیلئے کفن
خریدنا۔ لوگوں کے قرض ادا کرنا۔ اور بہشت بریں کے آٹھویں دروازے پر مکتوب
تھا۔ لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله پھر اس کلمۂ طیبہ
کے بعد تحریر تھا کہ جو شخص ان آٹھوں ابواب سے داخل جنت ہونا چاہے پس اسکو
لازم ہے کہ وہ چار خصلتیں اختیار کرے۔ صدقہ دینا۔ سخاوت کرنا۔ لوگوں سے
باخلاق حسنہ پیش آنا یعنی سب سے نیک برتاؤ کرنا اور بندگان خدا کو نہ ستانا
پھر ہم دوزخ کی طرف آئے جہنم کے پہلے دروازے پر تین کلمے تحریر تھے۔ جھوٹوں پر
خدا کی لعنت۔ بخیلوں یعنی کنجوسوں پر خدا کی لعنت۔ ظالموں پر خدا کی لعنت دوزخ
کے دوسرے دروازے پر لکھا تھا جس نے خدا سے امید رکھی نیک ہوا جو خدا
سے ڈرا امن میں رہا۔ جس نے سوائے خدا کے اور کسی سے امید رکھی اور سوائے
خدا کے اور کسی سے ڈرا وہ منحرف اور ہالک ہے تیسرے دروازے پر مکتوب
تھا جو چاہے کہ قیامت کے دن برہنہ نہ ہو اس کو چاہیئے کہ برہنہ لوگوں کو کپڑے
پہنائے۔ جو چاہے بروز حشر بھوک کی تکلیف نہ اوٹھائے پس اوسکو چاہیئے کہ دانہ دنیا

میں بھوکھوں کو کھانا کھلائے۔ جو چاہے کہ بروز قیامت پیاس کی اذیت سے محفوظ رہے اُس کو چاہیئے کہ دار دُنیا میں پیاسوں کو سیراب کرے۔ اور چوتھے دروازہ پر لکھا تھا کہ ذلیل کرے اللہ اُس کو جو اہانت کرے اسلام کی۔ ذلیل کرے اللہ اوس کو جو شخص اہانت کرے اہل بیت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ کی۔ ذلیل کرے اللہ اوسکو جو خلقت پر ظلم کرنے میں ظالموں کی مدد کرے۔ اور پانچویں در پر لکھا تھا کہ حریص کی پیروی اور اتباع نکر کیونکہ حریص ایمان کے مخالف ہے اور بیہودہ زیادہ گوئی نکر کہ تو خدا کی نظر سے گر جائے گا۔ اور مددگار ظالموں کا نہ بن پس تحقیق بہشت ظالموں کے لئے نہیں بنایا گیا اور دوزخ کے چھٹے دروازہ پر مکتوب تھا میں حرام ہوں خدا کی عبادت میں کوشش کرنیوالوں پر میں حرام ہوں صدقہ دینے والوں پر میں حرام ہوں روزہ رکھنے والوں پر۔ اور ساتویں در پر لکھا تھا کہ اپنے نفسوں کا خود حساب کرو قبل اس کے کہ تمہارا حساب کیا جاوے اپنے نفسوں کو خود نجات دو قبل اس کے کہ تم نجات دے جاؤ۔ خداوند غفور الرحیم سے دعا مانگو مغفرت طلب کرو قبل اس کے کہ تم اس مالک یوم الدین کے سامنے پیش کئے جاؤ کیونکہ اُس وقت تم کو معافی مانگنے کی قدرت باقی نرہے گی۔

اے حضرات ناظرین اس روایت کو محمد بن یوسف زرندی نے بھی کتاب درر السمطین میں لکھا ہے اور نیز صدر الدین ابراہیم بن محمد بن المؤید نے اپنی کتاب فضل اہل بیت میں نقل کیا ہے۔ اور یہ علماء ومحدثین اہل سنت وجماعت کے معتمدین وثقات ومشائخ کبار وعالی درجات میں سے ہیں ان صاحبوں کے محامد ومدائح اور توثیقات جسکو دیکھنے منظور ہوں وہ کتاب مستطاب عبقات الانوار

فی اثبات امامۃ الائمہ الاطہار میں ملاحظہ کریں بڑی بسط اور تفصیل سے ہر ایک کی ان علماء میں سے توثیق جناب ایۃ اللہ فی العالمین سید المحققین و سند المدققین سلطان المحدثین وخاتم المتکلمین مولانا مولوی سید حامد حسین نور اللہ مرقدہ الشریفۃ وطاب مضجعہ المنیف نے تحریر فرمائی ہے۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ١٣ صفحہ ٢٤

روی ابو نعیم الحافظ فی حلیۃ الاولیاء عن ابی برزۃ الاسلمی عن انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال ان رب العالمین عہد الیّ فی علیٍ عہداً انہ رایۃ الہدیٰ ومنار الایمان وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ١٣

حافظ ابو نعیم نے حلیہ میں ہے لکھا
اللہ نے یہ عہد کیا ہے کہ مرتضےٰ
تابع ہیں جو کہ میرے یہ اونکے لئے ہی نور

کہتا ہے انس کہتے تھے سردار انبیا
ایمان کا منار ہے اور رایۃ الہدیٰ
میرے ولی جو ہیں یہ امام انکا ہی ضرور

توثیق حافظ ابو نعیم صاحب حلیۃ الاولیاء کی

جناب آیۃ اللہ فی العلمین وحجۃ الاسلام والمسلمین مولانا مولوی

السید حامد حسین اعلی اللہ مقامہ فی اعلا علیین کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کی چوتھی مجلد یعنی حدیث تشبیہ کے صفحہ ۱۸۷ مین فرماتے ہین جس کا خلاصہ یہ ہے کہ فضائل زاہرہ و محامد باہرہ و مناقب فاخرہ و ماثر منیفہ و مفاخر شریفہ و جلائل ساطعہ و عوالی لامعہ حافظ ابو نعیم کے بیان اور احصا او رحساب سے افزون اور بالاتر ہین کچھ اُن مین سے اُن اشخاص پر ظاہر و آشکار و ہویدا ہین جنہون نے کتاب فضائل شافعی فخر الدین محمد بن عمر الرازی کے اور وفیات الاعیان ابن خلکان کے اور منہاج ابن تیمیہ حنبلی کے اور زاد المعاد محمد بن ابی المعروف بابن القیم حنبلی کے اور اسماء الرجال جامع مسانید ابی حنیفہ محمد بن محمود خوارزمی کے اور عبر فی خبر من غبر محمد بن احمد ذہبی کے اور طبقات شافعیہ عبد الوہاب بن علی السبکی کے اور وافی بالوفیات خلیل بن ایبک صفدی کی اور مراۃ الجنان ابو محمد عبد اللہ بن اسعد الیافعی کے اور طبقات شافعیہ جمال الدین عبد الرحیم الاسنوی کی اور اسماء الرجال مشکوٰۃ ولی الدین خطیب کے اور طبقات شافعیہ ابو بکر اسدی کے اور طبقات الحفاظ جلال الدین سیوطی کے اور لواقع الانوار عبد الوہاب شعرانی کے اور تاریخ خمیس حسین بن محمد الدیار بکری کی اور مقالید الاسانید ابو مہدی عیسیٰ بن محمد الثعالبی کے اور بستان المحدثین شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کی اور کتاب قول مستحسن مولوی حسن الزمان حیدر آبادی کے ملاحظہ و مطالعہ کیے ہون اس تقریر کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین طاب اللہ ثراہ و جعل فرادیس الجنۃ مثواہ نے کل اُن علماء

معتمدین مذکورین کی عبارات رائقہ کو اُن کے کتب مذکورہ سے جو حافظ ابونعیم کی
مدح پر مشتمل ہین نقل فرمایا ہے مختصر یہ ہے کہ اکثر علماء و محدثین نے حافظ ابونعیم
کو تاج المحدثین لکھا ہے اور نیز اون کی تعریف مین ابو المؤید محمد بن محمود الخوارزمی
نے اسماء الرجال جامع مسانید ابوحنیفہ مین یہ مضمون لکھا ہے۔ قال الحافظ
ابوعبد اللہ النجار فی تاریخہ ھو تاج المحدثین و احد الاعلام
و من جمع لہ العلو فی الروایات والحفظ والفھم والدرایۃ و
کان تشد الیہ الرحال و تھاجر الی بابہ الرجال و کتب فی الحدیث
کتباً سارت فی البلاد و انتفعت بھا العباد الخ اور یافعی مرأۃ الجنان و
عبرۃ الیقظان مین حافظ ابونعیم کی مدح مین یون لکھتے ہین۔ کان من اعلام
المحدثین و اکابر الحفاظ المفیدین اخذ عن الافاضل و اخذ و
اخذوا عنہ و انتفعوا بہ و کتاب الحلیہ من احسن الکتب الخ اور
ابو مہدی ثعلبی نے مقالید الاسانید مین حافظ صاحب موصوف کی بہت سی
تعریفین لکھی ہین منجملہ اُن کے یہ چند فقرات ہین۔ قال الخطیب لم ار احدا
اطلق علیہ اسم الحفظ غیر ابی نعیم و ابی حازم العبدوی قال علی
بن المفضل الحافظ قد جمع شیخنا السلفی اخبار ابی نعیم فسمی نحوا
من ماتی نفس حدثوا عنہ و قال لم یصنف مثل کتابہ حلیۃ
الاولیاء و قال ابن مردویہ کان ابونعیم فی وقتہ مرحولا الیہ
لم یکن فی افق من الافاق احد احفظ ولا اسند منہ و قال
حمزۃ بن العباس العلوی کان اصحاب الحدیث یقولون بقی الحافظ

اربع عشر سنة بلا نظیر لا یوجد شرقاً ولا غرباً اعلا اسناداً منه ولا احفظ منه وکانوا یقولون لما صنف کتاب الحلیہ حمل الکتاب فی حیاته الی نیسابور فاشتروه بار بعمائة دینار۔ غرض فضائل حافظ ابو نعیم کے کتب اہل سنت مین اس قدر کثرت سے ہین کہ اس رسالہ مین نہین سما سکتے۔

اس[^1] حدیث شریف قدسی کو ابو سالم محمد بن طلحہ القرشی النصیبی نے بھی اپنی کتاب مطالب السئول فی مناقب آل الرسول مین بڑی زور وشور سے درج کیا ہے اور جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے اُن کی اس تحریر کو حدیث ولایت کی تصدیق مین وارد کیا ہے چنانچہ مجلد حدیث ولایت کے صفحہ ۲۴۷ مین فرماتے ہین۔ وجہ چہل ونہم آنکہ ابو سالم محمد بن طلحہ القرشی النصیبی حدیث ولایت را تصحیح نمودہ استدلال واحتجاج بان فرمودہ چنانچہ در مطالب السئول فی مناقب آل الرسول گفتہ اعلم اظهرك الله بنور علی اسرار التنزیل ومنحك بلطفہ تبصرةً تهدیك الی سواء السبیل انہ لما کان من محتمل لفظة مولی الناصر کان معنی الحدیث من کنت ناصرہ فعلی ناصرہ فیکون النبی قد وصف علیاً بکونہ ناصراً لکل من کان النبی ناصرہ فانہ ذکر ذلك بصیغۃ العموم وانما اثبت

[^1]: حدیث مذکورۃ المتن کا مطالب السئول مین منقول ومذکور ہونا

النبی صلی الله علیه واله وسلم هذه الصفة الناصریة لعلی
لما اثبتها الله عز وجل لعلی فانه نقل الامام ابو اسحاق الثعلبی یرفع
بسنده فی تفسیره الی اسما بنت عمیس قالت لما نزل قوله تعالی و
ان تظاهرا علیه فان الله هو مولاه وصالح المومنین سمعت رسول
الله صلی الله علیه واله وسلم یقول صالح المومنین علی بن ابی
طالب فلما اخبر الله فیما انزله علی رسوله انه ناصره هو والله م
وجبرئیل وعلی ثبت صفة الناصریة لعلی فاثبته النبی اقتداءً
بالقران الکریم فی اثبات هذه الصفة له ثم وصفه بما هو من لوازم
ذلک بصریح قوله فیما رواه الحافظ ابو نعیم فی حلیة بسنده ان علیاً
دخل فقال مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین فسیادة المسلمین
وامامة المتقین لما کانت من صفات نفسه وقد عبر الله تعالی
عن نفس علی بنفسه وصفه بما هو من صفاتها فافهم ذلک ثم لم یزل
یخصصه بعد ذلک بخصائص من صفاته نظراً الی ما ذکرناه حتی
روی الحافظ ایضاً فی حلیة بسنده عن انس بن مالک قال قال
رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لابی برزه وانا اسمع یا ابا برزة
ان الله عهد الی فی علی بن ابی طالب انه رایة الهدی ومنار الایمان
وامام اولیائی ونور جمیع من اطاعنی یا ابا برزة علی
بن ابی طالب امینی غداً فی القیامة وصاحب رایتی فی القیامة و
امینی علی مفاتیح خزاین رحمة ربی وهو الکلمة التی الزمتها

المتقين من احبه احبنی ومن ابغضه ابغضنی فبشره بذلك فاذا
وضح لك هذا المستند ظهرت حکمة تخصیصه علیا بکثیر من
الصفات دون غیره وفی ذلك فلیتنافس المتنافسون وقد روی
الائمة الثقات البخاری والمسلم والترمذی فی صحاحهم باسانید
هم احادیث اتفقوا علیها وزاد بعضهم علی بعض بالفاظ اخری
والجمیع صحیح فمنها عن سعد بن ابی وقاص قال ان رسول الله
صلی الله علیه وآله وسلم خلف علیا فی غزوة تبوك علی اهله
فقال یا رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم تخلفنی علی النساء
والصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسی
غیر انه لا نبی بعدی. قال ابن المسیب اخبرنی بهذه عامر
بن سعد عن ابیه فاحببت ان اشافه سعداً فلقیته فقلت له انت
سمعته من رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم فوضع اصبعیه علی
اذنیه وقال نعم والا اسکتا وقال جابر بن عبد الله رضی
الله عنه سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول لعلی
انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی وروی
مسلم والترمذی بسندیهما ان معاویة بن ابی سفیان امر سعد
بن ابی وقاص وقال ما منعك ان تسب ابا تراب فقال اما
ما ذکرت ثلاثا قالهن له رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم
فلن اسبه لان تکون لی واحدة منهن احب الی من حمر النعم

سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول له وخلفه فی بعض
مغازیه فقال علی خلفتنی مع النساء والصبیان فقال له رسول الله
صلی الله علیه وسلم اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون
من موسی الا انه لا نبی بعدی وسمعته یقول یوم خیبر لاعطین
الرایة غداً رجلاً یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله فتطاولنا
الیها فقال ادعوا لی علیاً فاتی به ارمد فبصق بعینیه و
دفع الیه الرایة ففتح الله علیه ولما نزلت هذه الآیة ندع ابناءنا
وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم دعا رسول الله صلی
الله علیه وسلم علیا وفاطمة وحسنا وحسینا فقال اللهم هولاء
اهلی ونقل الترمذی بسنده عن عمران بن حصین قال بعث
رسول الله صلی الله علیه وسلم جیشاً واستعمل علیهم علیؓ بن ابی طالب
فمضی فی السریة فاصاب جاریة فانکروا علیه وتعاقد اربعة من
اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالوا اذا لقینا رسول
الله صلی الله علیه وسلم اخبرناه بما صنع علی بن ابی طالب وکان
المسلمون اذا رجعوا من سفر بدؤا برسول الله صلی الله علیه
واله وسلم فسلموا علیه ثم انصرفوا الی رحالهم فلما قدمت
السریة سلموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام رجل
من الاربعة فقال یا رسول الله الم تر الی علی بن ابی طالب صنع
کذا وکذا فاعرض عنه رسول الله صلی الله علیه واله وسلم

ثم قام الثانی فقال مثل مقالته فاعرض عنه فقام الثالث فقال مثل ما قالا فاعرض عنه فقام الرابع فقال مثل ما قالوا فاقبل الیھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والغضب یعرف فی وجھہ فقال ما تریدون من علی ان علیا منی وانا من علی وھو ولی کل مومن بعدی۔ اقول۔ ماحصل اور ترجمہ اس تحریر بے نظیر کا یہ ہے کہ جان تو کہ خداوند تعالیٰ تجھپر اپنے نور کی برکت سے اسرار تنزیل کو ظاہر فرمائی اور اپنی مہربانی اور لطف سے تجھکو راہ راست کی طرف ہدایت کرے کہ ہرگاہ من جملہ معانی ومحامل لفظ مولیٰ کے ناصر بھی ہے تو معنی حدیث کے یہ ہوئے کہ جس کا مین ناصر ہون علی اس کا ناصر ہے پس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی کا وصف بلفظ ناصر کیا کہ علی ناصر ہین ہر اس شخص کے جس کا مین ناصر ہون اور سوا اس کے نہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی کیواسطے ناصر ہونے کی صفت جب ثابت کی ہے کہ جب خدا نے علی کیواسطے پہلے یہ صفت ثابت کردی تھی پس تحقیق امام ابو اسحاق ثعلبی نے اپنی تفسیر مین اسما بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ اسما بنت عمیس نے کہا کہ جب نازل ہوئی آیت وان تظاھرا علیہ فان اللہ ھو مولاہ وجبرئیل وصالح المومنین تو سُنا مین نے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ فرماتے تھے کہ صالح المومنین سے مراد علی بن ابی طالب ہے پس جب جناب باری تعالیٰ نے اپنے رسول مقبول کو اس امر کی اطلاع دی کہ اللہ اور جبرئیلؑ اور علی اون کے ناصر ہین تو صفت ناصریت کی علی کے لئے ثابت ہوئی تب رسول خدا نے اُن کیلئے

یہ صفت باقتداء قرآن کریم ثابت فرمائی پھر جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ
نے موصوف کیا علی کو ان امور سے جو اوس کے لوازم مین سے تھے تصریحاً
اپنے قول کے ساتھ جو حافظ ابونعیم نے حلیہ مین اپنی سند سے روایت کی
ہے کہ علی علیہ السلام رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین حاضر ہوئے
تو فرمایا مرحبا بسید المسلمین وامام المتقین بس سردار ہونا مسلمانون کا اور
متقیون کا امام ہونا یہ دونو صفتین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کی
ہین اور خدائے تعالیٰ نے علیؑ کو نفس رسولؐ سے تعبیر کیا ہے پس وصف
کیا علی کا انہین الفاظ سے جو صفات نفس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کی
ہین ہمیشہ رسول خداؐ تخصیص دیتے رہے علیؑ کو بعد اس کے اپنی صفات
کے خصائص کے ساتھ اس بنا پر جو ہم بیان کر چکے ہین ۔ حتی کہ حافظ ابونعیم
نے حلیۃ الاولیا مین بسند خود انس بن مالک سے روایت کی ہے وہ کہتے
ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ابوبرزہ سے کہا اور مین سُن
رہا تہا کہ اے ابوبرزہ جناب باری تعالیٰ شانہ نے مجھسے علی بن ابی طالب
کے بارہ مین عہد کیا ہے کہ وہ نشان ہے ہدایت کا اور منارہی ایمان کا اور
امام ہے خدا کی کل دوستون کا اور نور ہے واسطے اُن کل لوگون کی جو
خدا کی اطاعت کرتے ہین اور اسے ابوبرزہ علی ابن ابی طالب میرا امین ہے
کل کو قیامت مین اور روز محشر کو وہ میرا علم بردار ہے اور وہ میرا امین ہے
خداوند رحمان کی رحمت کے خزانون کی کنجیون پر اور فرمایا ہے خدا نے کہ
علی وہ کلمہ پاکیزہ ہے جس کو مین نے متقین کے لئے لازم کیا ہے جس نے

اُس کو دوست رکھا اوس نے مجھے دوست رکھا جس نے اُس سے دشمنی کی
پس بشارت دے اے محمد اس امر کی علی کو۔ بعد اس کی ابن طلحہ شافعی کہتا
ہے کہ جب تجھکو یہ معلوم ہوا تو ظاہر ہو گئی حکمت اس تخصیص کی علی کیلئے
بہت سی صفات عالیہ کے ساتھ جو اور کسی شخص کو یہ امر حاصل اور نصیب نہین ہوا
اور تحقیق روایت کیا ہے ائمہ ثقات و معتمدین محدثین مثل بخاری و مسلم و ترمذی
نے ان احادیث صحیحہ کو اپنے اپنے صحاح میں باسانید خود اور ان احادیث پر
اُن سب کا اتفاق ہے بکمی و زیادتی بعض الفاظ اور تمام یہ احادیث صحیح
ہین منجملہ اُن کے یہ ہے کہ سعد بن ابی وقاص نے روایت کی ہے کہ جناب
رسول خدا نے خلیفہ کیا علی کو غزوہ تبوک مین اپنے اہل و عیال پر علی نے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ آپ مجھکو عورتون اور بچون مین چھوڑتے ہین پس رسول خدا
نے فرمایا کہ یا علی آیا تم اس امر پر راضی نہین ہوتے کہ تم میرے واسطے ایسے
ہو جیسے کہ ہارون تھے موسے کے لئے سوا اس کے نہین کہ میرے بعد کوئی
نبی نہ ہوگا۔ ابن مسیب نے کہا ہے کہ عامر بن سعد نے میرے سامنے یہ حدیث
بیان کی مین نے چاہا کہ بالمشافہ سعد سے خود دریافت کرون اس لئے مین
سعد سے جا کر ملا اور کہا کہ تو نے اس حدیث کو رسول خدا سے سُنا ہے اُس نے
کانون پر اپنی انگلیان رکھین اور کہا کہ بیشک مین نے رسول خدا سے یہ حدیث
سُنی ہے ورنہ میرے دونون کان بہرے ہو جاوین۔ جابر بن عبد اللہ انصاری
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے سنا کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ علی سے
فرماتے تھے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسے سے مگر یہ ہے کہ میرے

بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور امام مسلم و ترمذی نے اپنی سندون سے روایت
کی ہے کہ تحقیق معاویہ بن ابی سفیان نے سعد بن ابی وقاص کو کہا کہ کیا
چیز مانع ہے تجکو اس امر سے کہ تونے ابوتراب کو گالی اور دشنام دی سعد
بن ابی وقاص نے کہا کہ جب مین یاد کرتا ہون تین باتون کو جو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ نے اُن کی شان مین کہے ہین تو مین ہرگز انکو سب نکرونگا
اور دشنام نہ دونگا اگر اُن تین امور مین سے ایک امر بہی میرے لئے ہوتا
تو میرے لئے بہتر ہوتا شتران سرخ موسی مین نے سنا جناب رسول اللہ
سے اُسوقت کہ جب حضرت نے ایک غزوہ مین علی کو ساتھ نہین لیا تھا بلکہ
مدینہ مین انکو چھوڑا تھا علی نے کہا یا رسول اللہ آپ مجکو عورتون اور بچون مین
چھوڑتے ہین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ آیا تو اس امر
پر راضی نہین ہے کہ تو مجہسے بمنزلہ ہارون کے ہو موسے سے مگر یہ کہ میرے
بعد کوئی نبی نہوگا اور سنا مین نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے
کہ خیبر کے دن فرماتے تھے کہ البتہ کل مین ایسے شخص کو علم دونگا جو دوست
رکھتا ہے اللہ اور رسول کو اور اللہ اور رسول اوس کو دوست رکھتے ہین
پس ہم سب نے اس امر کے حاصل کرنے کے لئے گردنین بلند کین جناب
رسول خدا نے فرمایا کہ علی کو بلاؤ پس علی آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے
دران حالیکہ اُن کی آنکھین درد کرتی تھین جناب سرور کائنات نے
لعاب دہن مبارک علیؑ کی آنکھون پر لگایا اور علم اپنا علیؑ کو عنایت فرمایا
پس خداوند تعالی نے اونکو فتح عنایت فرمائی۔ اور جب یہ آیت نازل ہوئی

ندع ابنائنا وابنائکم ونسائنا ونسائکم وانفسنا وانفسکم تب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو بلایا پس فرمایا کہ خداوندا یہ ہین میرے اہل - اور ترمذی نے اپنی سند کے ساتھ عمران بن حصین سے روایت کی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے لشکر ایک سریہ کے لئے معین فرمایا اور اس لشکر کا سردار علی کو مقرر کرکے روانہ کیا جب علی نے وہان فتح پائی تو ایک لونڈی اپنے لئے پسند کی ساتھیون نے اس امر کو برا جانا چار شخصون نے عہد کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ سے علی کے اس امر کی بابت شکایت کرینگے اور یہ امر مقرر تھا کہ جب لشکر کہین سے واپس آتا تھا تو پہلے سب لوگ لشکر والے جناب سرور کائنات کی خدمت مین حاضر ہوتے تھے اور سلام کرتے تھے بعد اس کے اپنے اپنے گھر کو واپس جاتے تھے اس معمول کے موافق جب سب لوگ آن حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے تو اُن چارون آدمیون نے جدا جدا مضمون معہود کہنا شروع کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ علی نے ایسا کیا حضرت نے اُن کے اقوال سے اعراض فرمایا جب چوتھے آدمی نے وہی الفاظ شکایت کے بیان کئے تو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے ایسی حالت مین کہ آثار غصہ اور غضب کے چہرۂ مبارک سے نمایان تھے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو تم علی سے تحقیق علی مجھسے ہے اور مین علی سے ہون اور وہ ولی ہر مومن کا ہے بعد میرے انتہٰی ۔

اے حضرات ناظرین دیکھو مسلم اور ترمذی جو کہ اعلیٰ درجہ کے محدث حضرات

اہل سنت وجماعت کے ہین اُن کی اِس روایت سے ظاہر ہوگیا کہ معاویہ بن ابی
سفیان نفس رسول وزوج بتول ولی خدا علی مرتضی صلواۃ اللہ علیہ کو معاذ
اللہ سب و دشنام دیتا تھا اور لوگون کو اُس جناب پر گالیان دینے کیلئے آمادہ
کرتا تھا اور آن حضرت علیہ السلام کو دشنام دینے کے لیئے لوگون کو حکم کرتا تھا
اور حضرات اہل سنت کی کتابون سے یہ امر ثابت و متحقق ہے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي اور نیز فرمایا
ہے من ابغض علیا فقد ابغضنی یعنی جس نے علی کو گالی دی اوس نے
مجھے گالی دی جس نے علی سے دشمنی رکھی اوس نے مجھسے دشمنی رکھی کتب متعدد
مین بطریق متعددہ یہہ مضمون سرور عالم سے منقول و ماثور ہے یہانتک کہ کوئی
شخص اس کا انکار نہین کرسکتا۔ دیکھو مودۃ القربی کے مودہ ثالثہ مین محقق لاثانی
سید علی ہمدانی جو کہ اہل سنت کے نزدیک بہت بڑے عارف ربانی ہین اور
بڑے اعلادرجہ کے محدث ہین بیوی عائشہ رضے اللہ عنہا سے روایت کرتے
ہین جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بیوی عائشہؓ نے کہا کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھسے خداوند تعالیٰ نے اس امر کا عہد کیا ہے کہ جس شخص
نے خروج کیا علی پر یعنی جس شخص نے علی کا مقابلہ بسیف وسنان کیا وہ کافر
جہنمی ہے لوگون نے اون سے یہ حدیث سُنکر سوال کیا کہ پھر آپ نے علی پر
کیون خروج کیا تھا بیوی عائشہ رضے اللہ عنہا نے فرمایا کہ مین اس حدیث
کو روز جمل بھول گئی تھے پھر بصرہ مین مجکو یاد آئی اور مین استغفار کرتی
ہون۔ نیز مودۃ القربیٰ مین عبداللہ بن عباس رضے اللہ عنہ سے منقول ہے

کہا اونہون نے کہ مین خدا کو گواہ کرکے اور اوس کی قسم کہا کر کہتا ہون کہ مین نے سنا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آنحضرت فرماتے تھے کہ جسنے گالی دی علی کو اوس نے گالی دی مجکو اور جس نے گالی دی اوس نے گالی دی اللہ عزوجل کو پس اس مین کوئی شک نہین کہ جسنے اللہ اور رسول کو گالی دی خداوند قہار ضرور اوس سے مواخذہ کرے انتہی۔ پس اے مسلمانون ای محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والو انصاف سے سوچو اور اپنے ایمان سے کہو کہ جو شخص اللہ اور رسول کو گالیان دے اوس کو تم مسلمان سمجھوگے۔ دیکھو معاویہ اور اوس کے اتباع جو کہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو گالیان دیتے تھے وہ خدا اور رسول کو گالیان دینے والے ثابت ہوئے اور جو خدا اور رسول کو گالیان دینے والے ہوئے اون کو مسلمان نہین کہہ سکتے اور وہ مسلمان نہین رہ سکتے پس معاویہ اور اوس کے اتباع یقیناً و حتماً دایرہ اسلام سے خارج ہین اور جو اونکو دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھین وہ مثل اونکے ہین

مختصر طور پر حدیث منزلت کا بیان

حضرات ناظرین چونکہ اس مقام مین حدیث منزلت کا ذکر کئی دفعہ آیا لہذا بکمال ایجاز و اختصار حدیث شریف موصوف کے بارہ مین کچھہ عرض کرتا ہون۔ واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضے اللہ عنہ نے حدیث منزلت سے وصایت اور امامت جناب امیرالمومنین اور اون کی اولاد طاہرین علیہ علیہم السلام کی اسطرح بدلائل ساطعہ و براہین قاطعہ ثابت کردی ہے کہ مین بلامبالغہ کہہ سکتا

ہون کہ اگر کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمہ الاطہار کی
مجلدات کثیرہ مین سے صرف مجلد حدیث منزلت کو صاحب عقل و انصاف
بغور و تامل پڑہی تو اس کے لئے جناب امیر المومنین اور اون کی اولاد طاہرین
کی امامت کے ثبوت مین اور کسی کتاب کی حاجت نہین. کوئی پہلو نہین چہوڑا
کوئی دقیقہ باقی نہین رکہا دلائل عقلیہ اور نقلیہ و نحویہ و علمیہ کا شمار نہین کچہہ
حساب نہین ہر ایک مضمون کو بدلائل متعددہ ثابت کیا ہے بعض دلائل کے
عنوان بطور فہرست عرض کرتا ہون۔
دلیل اول مین افتراض اطاعت جناب امیر المومنین بوجہ ثبوت افتراض طاعت
حضرت ہارون بہت سے دلائل سے ثابت کیا ہے۔ دلیل دوم مین جناب
امیر المومنین کی امامت و وصایت کا ثبوت بوجہ ثبوت امامت و وصایت حضرت
ہارونؑ توریت و کتب اہل سنت سے مبرہن اور مدلل کر دیا ہے کہ کسی کے
لئے جاے دم زدن باقی نہین رہی یعنی یہ امر ثابت اور روشن کر دیا ہے کہ اصل
میں امامت اور وصایت بعد موسیٰ علیہ السلام کے ہارون اور اون کی اولاد
کے لئے مستقرہ اور دائمہ اور غیر منقطعہ تہے اسی طرح سے امامت دائمہ عامہ
مستقرہ غیر منقطعہ بعد سرور عالم کے علی اور اولاد علی کے لئے ہونی چاہئے دلیل
سویم مین یہ امر ثابت کیا ہے کہ حدیث منزلت صرف حدیث نبوی ہی نہین بلکہ
حدیث قدسی اور کلام الہی بھی ہے چنانچہ اہل سنت کی معتمد کتابون سے ثابت
کیا ہے کہ جبرئیل امین بوقت ولادت حسینؑ بحکم جناب رب العالمین نازل
ہوئے اور یہ پیغام الہی پہنچا ان علیا منک بمنزلۃ ھارون من موسی

قسمہ بانسہ ھاروان غرض بحکم باری تعالیٰ نام جناب امام حسن علیہ السلام اور جناب امام حسینؑ کے حضرت ہارون کے دونون بیٹون شبر اور شبیر کے نامون پر رکھے گئے جن کا ترجمہ عربی مین حسنؑ اور حسینؑ ہوا دلیل چہارم مین یہ ثابت کیاہے کہ سوائے نبوت کے اور تمام منازل و مراتب ہارون علیہ السلام کے جناب امیرالمومنینؑ کے لئے ثابت ہین منجملہ منازل و مراتب واوصاف ہارون علیہ السلام کے ایک عصمت بھی ہے پس ضرور ہے کہ جناب امیرالمومنینؑ کے لئے عصمت ثابت ہو جب عصمت امیرالمومنینؑ کی ثابت ہوئے تو واجب ہے کہ وہی بعد سرور کائنات کے امام ہون کیونکہ باوجود معصوم امامت غیر معصوم امکانی ندارد۔ اسی طرح سے دلائل لکھتے چلے جاتے ہین یہان تک کہ بیسوین دلیل مین ثابت کیاہے کہ چونکہ ہارون امت موسیٰ مین سب سے افضل تھے لہذا امیرالمومنین علیہ السلام بھی سب سے افضل ہین کیونکہ بمنزلہ ہارون ہین جناب رسول خدا کے لئے اور جب افضل ہین تو یہی امام ہین۔ اکتیسوین دلیل مین حدیث منزلت سے یہ ثابت کیاہے کہ خدا کے چار خلیفہ ہین اول آدم پھر داؤد پھر ہارون چوتھے علی۔ اکتیسوین دلیل مین یہ ثابت کیاہی کہ حدیث منزلت کا ارشاد فرمانا صرف غزوۂ تبوک پر منحصر نہین دیگر مواقعہ وازمنہ مین بھی اس حدیث کو بارہا جناب سرور کائنات نے ارشاد فرمایاہے بتیسوین دلیل مین ارشاد فرماتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے حدیث منزلت کو بوقت مواخات حضرت امیرالمومنینؑ کو خطاب کرکے فرمایاہے چنانچہ احمد بن محمد و عبداللہ بن احمد بن محمد بن حنبل و ابو محمد عبداللہ بن عبداللہ بن جعفر

بن حبان الاصبهانی المعروف بابی الشیخ وسلیمان بن احمد الطبرانی واحمد بن
علی الخطیب وعلی بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی وموفق بن احمد
المعروف باخطب خوارزم وابومحمد حامد بن محمود بن محمد بن حسین بن یحیی الصاحانی
ومحمد بن یوسف الزرندی ونورالدین علی بن محمد بن احمد المعروف بابن الصباغ
وعبدالرحمن بن ابی بکر السیوطی وابراہیم بن عبداللہ الوصابی وعطاء اللہ بن
فضل اللہ الشیرازی المعروف بجمال الدین المحدث وعلی بن حسام الدین
المتقی وشہاب الدین ومحمود بن محمد بن علی الشیخانی القادری ومولوی محمد مبین
لکھنوی وحسن علی المحدث نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس عبارت کے
بعد روایات ان علماء کی کتب سے تحریر فرمائے ہین جنکو دیکھکر محبان علی
کے دل باغ باغ اور آنکھین روشن چون چراغ ہوجاتی ہین - دیکھو مجلد
حدیث منزلت تاکہ مراتب ومنازل ومدارج امیرالمومنین ع سے تمکو آگاہی حاصل ہو
تینتیسوین دلیل مین لکھا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حدیث منزلت کو روز خیبر ہمراہ فضائل عظیمہ جناب امیرالمومنین علیہ السلام کے ارشاد
فرمایا ہے اور یہ بھی ارشاد کیا ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام کے فضائل
مین سے یہی کافی ہے چنانچہ اس کو عبدالملک بن محمد بن ابراہیم الخرگوشی وعلی
بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی وموفق بن احمد وعمر بن محمد بن خضر الارد
بیلی المعروف بملا وسلیمان بن موسی المعروف بابن سبع ومحمد بن یوسف الکنجی
وابراہیم بن عبداللہ الیمنی الشافعی وشہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل
ومحمد بن اسماعیل الامیر وغیرہ نے روایت کیا ہے - اس کے بعد جناب آیۃ اللہ

فی العٰلمین نے تمام اُن علما کی کتابون سے وہ روایتین جو اونہون نے لکھی ہین نقل فرمائی ہین - اِس رسالہ مین انکو کیونکر لکھہ سکتا ہون قابل دیکھنے کے ہین اُن سے دل کو سرور اور آنکھون کو نور حاصل ہوتا ہے لیکن تبرکاً وتیمناً ایک روایت مین بہی اِس مقام پر نقل کر دیتا ہون ناظرین اور دیگر روایات کو اِسی پر قیاس کر لین - علامہ ابن مغازلی کتاب المناقب مین لکھتے ہین قولہ علیہ السلام لما قدم بفتح خیبر اخبرنا ابو الحسن علی بن عبید اللہ بن القصاب البیع رحمہ اللہ تعالیٰ ثنا ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب المفید الجرجرائی ثنا ابو الحسن علی بن سلیمان بن یحییٰ ثنا عبد الکریم بن علی ثنا جعفر بن محمد بن ربیعہ البجلی ثنا الحسن بن الحسین العرنی ثنا کادح بن جعفر عن مسلم بن بشار عن جابر بن عبد اللہ قال لما قدم علی بن ابی طالب بفتح خیبر قال له النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یا علی لولا ان تقول طائفۃ من امتی فیک ما قالت النصاری فی عیسی بن مریم لقلت فیک مقالا الا تمر علی ملاء من المسلمین الا اخذ والتراب من تحت رجلیک وفضل طہور ک یستشفون بهما ولکن حسبک ان تکون منی بمنزلۃ هارون من موسی غیر انه لا نبی بعدی وانت تبری ذمتی وتستر عورتی وتقاتل علی سنتی وانت غداً فی الاخرۃ اقرب الخلق منی وانت علی الحوض خلیفتی وان شیعتک علی منابر من نور مبیضۃ وجوههم حولی اشفع لهم ویکونون فی الجنۃ جیرانی لان حربک حربی وسلمک سلمی وسریرتک سریرتی وان ولدک ولدی وانت تقضی

دینی وتنجز وعدی وان الحق علی لسانک وفی قلبک ومعک وبین یدیک ونصب عینیک الایمان مخالط لحمک ودمک کما خالط لحمی ودمی لایرد علی الحوض مبغض لک ولایغیب عنه محب لک غدا علی ساجدا وقال الحمد لله الذی من علی بالاسلام وعلمنی القران وحببنی الی خیر البریۃ واعز الخلیقۃ واکرم اهل السموات والارض علی ربه وخاتم النبیین وسید المرسلین وصفوۃ الله فی جمیع العالمین احسانا من الله وتفضلا منه علی فقال النبی صلی الله علیه وآله وسلم لولا انت یا علی ما عرف المومنون بعدی لقد جعل الله جل وعزنسل کل نبی من صلبه وجعل نسلی من صلبک یا علی انت اعز الخلق واکرمهم علی واعزهم عندی ومحبک اکرم من یرد علی من امتی انتهی۔

ماحصل اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ جب جناب امیر المومنین ؑ قلعہ خیبر کو فتح کر کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت باسعادت مین حاضر ہوئے تو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ یا علی اگر مجھے یہ خوف نہ ہو کہ ایک گروہ میری امت کا تجھے بھی مثل عیسیٰ کے خدا کہنے لگے گا تو مین تیری مدح اور شان مین البتہ کچھ کہون کہ تو مسلمانون کی جس جماعت کے پاس سے گزری وہ تیرے پاؤن کے نیچے کی خاک کو اور تیرے وضو کے پانی کو تبرک کے طور پر لین اور ان سے اپنے امراض کے لئے شفا طلب کرین لیکن اسقدر تجھکو کافی ہے کہ تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ ہارون ؑ تھے موسے ؑ کے لئے مگر میرے بعد کوئی نبی نہ

ہوگا ای علی تو وہ ہے کہ میرے ذمہ کو بری کریگا اور مجھے تو دفن کریگا اور میری
سنت کے بموجب تو جنگ وجدال کریگا اور تو تمام خلق مین سب سے زیادہ آخرت
مین میرے قریب ہوگا اور تو حوض کوثر پر میرا خلیفہ ہوگا اور تیرے شیعہ نور کے
منبرون پر میرے آس پاس بروز قیامت ایسی طرح سے بیٹھین گے کہ اون کے
چہرے برّاق اور روشن ہون گے مین اون کی شفاعت کرونگا وہ سب بہشت
مین میرے ہمسایہ مین ہون گے اسواسطے کہ تجھسے لڑنا مجھسے لڑنا ہے اور تجھسے
صلح رکھنا مجھ سے صلح رکھنا ہے تیری خصلت میری خصلت ہے تیرے بیٹے
میرے بیٹے ہین تو میرے قرض کو ادا کریگا تو میرے وعدونکو پورا کریگا حق
تیرے زبان پر اور تیرے دل مین اور تیرے ساتھ اور تیرے سامنے اور تیرے
آنکھون کے آگے ہے اور ایمان تیرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے جس
طرح میرے گوشت اور خون سے ملا ہوا ہے۔ تیرا دشمن حوض کوثر پر نہ پہونچ سکیگا
اور تیرا دوست اوس سے غائب اور محروم نہ ہوگا یہ سنکر جناب امیر المومنین ع
نے سجدۂ شکر کا کیا اور فرمایا کہ شکر ہے اوس پروردگار عالم جل جلالہ کا جس نے
مجکو نعمتِ اسلام عطا کی اور مجھے قرآن سکھایا اور جناب خیر البریہ واعز الخلیقہ
واکرم اہل السموات والارض اور خاتم النبیین اور سید المرسلین اور برگزیدہ
خدا از جمیع عالمین کے نزدیک مجکو محبوب کیا یہ اُس مالک الملک کا احسان
ہے اور مہربانی ہے مجھپر پس فرمایا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ
نے کہ اے علی اگر تو نہ ہوتا تو میرے بعد مومن کوئی نہ پہچانا جاتا خداوند تعالیٰ
نے ہر نبی کی نسل اوس کی پشت سے کی ہے مگر میری نسل یا علی تیری

پشت سے کی ہے یا علی تو میرے نزدیک تمام خلقت سے زیادہ تر عزیز اور
اکرم اور اعز ہے اور تیرے دوست تمام میرے امت مین سے میرے نزدیک
اکرم ہین پینتیسوین دلیل مین بیان کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے بھی درباب جناب امیر المومنین علیہ السلام جناب الہی سے
وہی سوالات کئے ہین جو موسیٰ علیہ السلام نے درباب ہارون علیہ السلام
کئے تھے پس جسطرح سے جناب باری تعالیٰ شانہ نے موسیٰ علیہ السلام کے
مسئولات کو قبول فرماکر ہارون علیہ السلام کو مرتبہ عظیمہ عنایت فرمایا اوسی
طرح جناب سید المرسلین وخاتم النبیین والاخرین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہ الطیبین الطاہرین کے مسئولات کو جناب ایزد متعال جل جلالہ نے قبول
فرماکر جناب امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ علیہ کو
مراتب عظیمہ ومناقب فخیمہ عنایت فرمائے ہین سوا ے نبوت کے جو مراتب اور
درجات ہارون علیہ السلام کے لئے تھے وہ سب مراتب اور درجات امیر المومنین
علی بن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے ثابت اور متحقق ہین ۔
اڑتالیسوین دلیل مین یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
فرماتے ہین کہ علی علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے تین فضیلتین اور بزرگیان
ایسی ہین کہ اگر میرے لئے ایک بھی اون مین سے ہوتی تو میرے نزدیک
وہ محبوب تر ہوتے ہر اوس چیز سے کہ جسپر آفتاب چمکا ہے یعنی تمام دنیا
ومافیہا سے وہ فضیلت میرے نزدیک بہتر اور محبوب ومرغوب تر ہوتے
اون تین فضیلتون مین سے اونہون نے ایک حدیث منزلت بیان

فرمائی ہے پس حضرت عمر خطاب رضے اللہ عنہ کے اس ارشاد سے صاف صاف ظاہر وعیان ہو گیا کہ حدیث منزلت سے اعلا درجہ کی فضیلت جناب امیرالمومنین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کی ثابت ہوتی ہے ورنہ حضرت عمر رضے اللہ عنہ اوس کی کیون آرزو کرتے۔ چالیسوین دلیل مین یہ ثابت کیا ہے کہ جناب امیرالمومنین نے روز شورے اہل شورے کے سامنے حدیث منزلت کو اپنی خلافت بلافصل اور افضلیت کے ثبوت مین پیش کیا ہے اگر اس حدیث سے افضلیت اور خلافت بلافصل جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام کی ثابت نہ ہوتی تو جناب امیر جو باب مدینہ علم نبوی ہین اس حدیث کو کیون پیش کرتے۔

مقولہ شاعر

ای حضرات ناظرین کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کی مجلدات مین سے مجلد حدیث منزلت کو ضرور ملاحظہ کرو اور مطالعہ فرماؤ اوس کتاب مستطاب کے ملاحظہ سے اس حدیث شریف کی وقعت اور رفعت اور منزلت اسقدر ثابت ہوگی کہ خیر تحریر و تقریر سے باہر ہے میری زبان اور قلم کو طاقت نہین کہ بیان کرون یا لکھ سکون صرف اسقدر لکھ سکتا ہوں کہ ہر سہ مجلدات حدیث غدیر اور ایک یہ مجلد حدیث منزلت جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی خلافت بلافصل کے ثبوت کے واسطے کافی ہیں اور کسی کتاب کی ضرورت نہین اگر صاحب فہم انصاف سے انکو دیکھے تو حقیت مذہب

حق کے اوسپر ظاہر و آشکار کالشمس فی رابعۃ النہار ہو جاے اور کوئی
شبہہ اور شک باقی نرہے گا مجکو اُن لوگون کی حالت پر نہایت افسوس ہے
جو بے سوچے بے سمجھے اندھا دھند اپنے باپ دادا کی تقلید کو فوز عظیم گمان
کر رہے ہین اور اون کے دلون مین کبھی تحقیق حق کا خیال ہی نہین گزرتا
اس جماعت مین اکثر لوگ ان پڑھ اور جاہل ہین وہ تو بھیڑ چال مین محسوب
اور شامل ہین باقی رہے وہ لوگ جو پڑھے لکھے ہین اونکو محض اپنے حلوے
مانڈے سے کام ہے اگر تحقیق حق کرنے لگین تو مذہب سے دست بردار
ہونا پڑے اور اکثرھم لا یعقلون ولکن الناس لا یشکرون و
ان کثیرا من الناس عن اٰیتنا لغافلون۔ ولکن اکثر الناس لا یؤمنون
واکثرھم لا یعلمون کی بہت بڑی جماعت مین سے نکلکر فیہ قلیلہ و
قلیل من عبادی الشکور وما امن معہ الا قلیل مین داخل
ہوکر دنیا کے مصائب اور تکلیفین جو ہمیشہ مردان راہ خدا کو علی حسب المراتب
والدرجات جھیلنے پڑتے ہیں برداشت کرنے پڑین اور حلوے مانڈے اور
آے دن کی دعوتون اور ضیافتون سے محروم ہو جاوین اس لئے وہ لوگ
اہل حق کی کتابون کے ملاحظہ کرنے سے سخت پرہیز کرتے ہین افسوس صد
افسوس ہزار افسوس حیف صد حیف ہزار حیف اون لوگون پر جو باوجود لیاقت
اور فہم کے پھر ان کتابون کو مطالعہ نہین کرتے۔ جو لوگ بے چارہ جاہل
ہین وہ تو مجبور ہیں کیا کرین سمجھ نہین سکتے سمجھنے والون پر زیادہ تر افسوس
ہے کہ وہ کیون نہین دیکھتے اور کیون نہین سمجھتے اور کیون ادھر ادھر

غیر موصل الی المطلوب راہ پر چل رہے ہیں سیدھی راہ پر کیوں نہیں آتے۔

شعر

ان کنت لاتدری فتلک مصیبۃ	وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم

خداوند کریم ہادی مطلق رحم کرے ہدایت فرماسے بمنہ واحسانہ وکرمہ وامتنانہ اور اے ناظرین اگر ہمارا عقیدہ پوچھتے ہو تو ہم غلامان علی کے حسب حال تو یہ دو شعر ہیں جو اس حقیر نے عرض کی ہیں۔ لمولفہ

اگر ولاے علی موجب جہیم بود	مرا جہیم بہ از جنت النعیم بود
مگرچہ خوف سقر آن غلامش را باشد	کہ بہر نار وجنان سیدش قسیم بود

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۴ صفحہ ۲۴۷۔ از جواہر السنیہ

قال احمد بن حنبل فی مسندہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا اول من یدعا بہ یوم القیامہ الی ان قال دینادی منادٍ من العرش نعم الاب ابوک ابراھیم ونعم الاخ اخوک علی ولما کان لیلۃ بدر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یستقی لنا ماءً فاحجم الناس فقام علی فاحتضن قربۃ ثم اتی الی بیرٍ بعیدۃِ القعرِ فانحدر فیھا فاوحی اللہ الی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل ان تھیوا لنصر محمد واخیہ وحزبہ

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۴

مسند مین دیکھو احمد حنبل نے ہی لکھا | کہتا ہے وہ کہ کہتے ہین سلطان انبیا
محشر مین سب سے پہلے پکارا مین جاؤنگا | مین جانب جناب خدا ہوگی یون ندا
اچھا پدر تمہارا خلیل خدا ہوا | بہتر برادر آپکا ہے مرتضے ہوا
مذکور پھر کیا ہے شب بدر کا یہ حال | لکھتا ہون اس مقام پہ مین خلص مقال
پیاسے ہوئے نبی تو کہا یون پکار کے | ہے کوئی تم مین جو ہمین سیراب کیجیے
بولا نہ بدریون مین کوئی غیر مرتضے | کاندھے پہ مشک ساقی کوثر نے لی اٹھا
آئے کنوئین پہ جو کہ نہایت عمیق تھا | بے خوف آہمین کود پڑے شاہ لافتی
اوسوقت مین یہ وحی ز سرکار ایزدی | میکال وجبرئیل وسرافیل کو ہوئی
امداد مین گروہ پیمبر کے کد کرو | جاکر محمدؐ اور علیؑ کی مدد کرو

توثیق ومدح امام احمد حنبل صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی

یہ صاحب حضرات ائمہ اربعہ اہل سنت مین سے ایک امام ہین انکے ثقہ اور معتمد ہونے مین کسی کو مجال کلام نہین ہوسکتی کیونکہ انکی مقبولیت پر ہر چہار فرقہ اہل سنت وجماعت کا اجماع ہے اگرچہ صرف یہی امر امام صاحب موصوف کی توثیق کے لئے کافی ہے تاہم جن صاحبون کو ان حضرات کے فضائل اور محامد کے دیکھنے کا شوق ہو اونکو لازم ہے کہ مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار مین سے مجلد حدیث تشبیہ وحدیث نور کو ملاحظہ فرمائین حضرات ناظرین اس سے زیادہ اور کیا تعریف ہوسکتی ہے جو حضرت امام موصوف کے بارہ مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے رجال مشکوۃ

مین تحریر فرمایا ہے۔ قال المیمونی قال قال لی ابن المدینی بالبصرۃ بعد المحنۃ یا میمونی ما قام احد فی الاسلام ما قام احمد فعجبتُ من ھذا ابو بکر قد قام فی الردہ قلت بای شئ قال ان ابا بکر وجد انصارا و ان احمد لم یجد ناصراً پس مقام غور و تامل ہے کہ جب امام حنبل صاحب کا رتبہ حضرت ابو بکر خلیفۂ اول رض سے بھی بڑہا دیا گیا تو اب اون کی روایت کیونکر معتبر اور قابل قبول ولایق احتجاج نہ ہوگی۔ حضرات ناظرین اس سے بڑہکر یہ ہے کہ نووی تہذیب الاسمار مین رقم فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن الحرث نے بیان کیا کہ لوگون نے بشر حافی سے کہا کہ اگر تو بھی قایم ہوتا اور وہی کہتا جو کہ احمد نے کہا تو خوب ہوتا بشر حافی نے کہا کہ میں اس امر پر قادر نہیں ہون احمد قایم مقام انبیاء علیہم السلام کا ہوا ہے۔ پس ای ناظرین با انصاف سوچکر دیکھو کہ اس کلمہ سے زیادہ انسان کی اور تعریف کیا ہو سکتی ہی جب امام احمد حنبل صاحب قایم مقام پیغمبرون کے ہین تو اون سے بڑہکر اور کون ہو سکتا۔ پس ان حضرت کی روایات کا قبول کرنا حضرات اہل سنت پر فرض اور ضروری ہوگا۔ جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضے اللہ عنہ نے مجلد حدیث نورین یہ بھی ثابت کیا ہے کہ علماء اہل سنت کے نزدیک یہ امر ثابت و متحقق ہے کہ جس حدیث کو امام احمد حنبل صاحب نے روایت کیا ہے صرف اون کا روایت کرنا اُس حدیث کے ثبوت اور تحقق کی دلیل ہے۔

حدیث شریف تشبیہ

حضرات ناظرین ان امام احمد حنبل صاحب نے بھی (جو کہ حضرات اہل سنت کے

نزدیک قایم مقام انبیاء کے ہیں اور جنکا روایت کرنا کسی حدیث کو اُس حدیث کے ثبوت اور تحقق کی دلیل ہے) حدیث تشبیہ کو بطریق صحیح روایت کیا ہے جس سے جناب امیر المومنین وامام المتقین وسید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کی افضلیت واشرفیت واکرمیت اور اولویت بہ کمال وضوح ثابت اور متحقق ہے۔ شاہ عبدالعزیز صاحب نے اپنے تحفہ مین اس حدیث شریف کا بالکل انکار کر دیا تھا۔ اور فرما دیا تھا کہ اول این حدیث از احادیث اہل سنت نیست اس فقرہ کے جواب مین جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے مفصلہ ذیل علماء مقبولین ومحدثین و معتمدین اہل سنت کی کتابون سے حدیث شریف موصوف کو ثابت کیا ہے چنانچہ مجلد حدیث تشبیہ کے صفحہ ۱۱ پر فرماتے ہیں این ست اسامی جمعے از ناقلین این حدیث شریف۔

سنین وفات راویان این حدیث	۱ ابوبکر عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری
۲۱۱ھ	مولاہم الصنعانی شیخ البخاری وغیرہ۔
۲۴۱ھ	۲ واحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی احد ائمتہم الاربعۃ۔
۲۷۷ھ	۳ وابو حاتم محمد بن ادریس بن المنذر الحنظلی الرازی المجاری للبخاری ومسلم
۳۸۵ھ	۴ وابو حفص عمر بن احمد بن عثمان الشاہینی المعروف بابن شاہین المحدث المفسر
۳۸۷ھ	وابو عبداللہ عبید اللہ بن محمد بن احمد البطی العکبری المعروف بابن بطہ

سنین وفات	راویان حدیث تشبیہ
سنہ ۴۰۵ھ	۶ وابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ الضبی الطہمانی المعروف بالحاکم۔
سنہ ۴۱۰ھ	۷ وابوبکر احمد بن موسی بن مردویہ الاصبہانی طراز المحدثین وملاذ المفسرین
سنہ ۴۳۰ھ	۸ وابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ الاصبہانی۔
سنہ ۴۵۸ھ	۹ وابوبکر احمد بن الحسین بن علی بن عبداللہ بن موسیٰ البیہقی الخسروجردی
سنہ ۴۸۳ھ	۱۰ وابوالحسن علی بن محمد بن الطیب الجلابی المعروف بابن المغازلی
سنہ ۵۰۹ھ	۱۱ وابوالشجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو الدیلمی الہمدانی
	۱۲ وابومحمد احمد بن محمد بن علی العاصمی صاحب زین الفتی فی شرح سورۃ ہل اتٰی۔
	۱۳ وابوالفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی صاحب الخصائص العلویہ
سنہ ۵۵۸ھ	۱۴ وابومنصور شہردار بن شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی المحدث المشہور
سنہ ۵۶۸ھ	۱۵ وابوالموید موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المکی المعروف باخطب خوارزم
سنہ ۵۹۰ھ	۱۶ وابوالخیر رضی الدین احمد بن اسماعیل بن یوسف الطالقانی القزوینی الحاکمی
	۱۷ والشیخ عمر بن خضر المعروف بالملا الاربلی صاحب وسیلۃ المتعبدین
مایہ سابعہ	۱۸ ونورالدین ابوحامد محمود بن محمد بن حسین بن یحیی الصالحانی تلمیذ ابی موسی المدینی۔
سنہ ۶۵۲ھ	۱۹ وکمال الدین ابوسالم محمد بن طلحہ القرشی النصیبی مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول۔
سنہ ۶۵۸ھ	۲۰ وابوعبداللہ محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی صاحب کفایۃ الطالب

سنین وفات راویان تشیعہ	۲۱ ومحب الدین احمد بن عبداللہ بن محمد الطبری
٦٩٦ھ	الشافعی صاحب ریاض النضرہ۔
٧٨٦ھ	۲۲ وسید علی بن شہاب الدین الہمدانی مصنف مودۃ القربی۔
	۲۳ ونور الدین جعفر بن سالار المعروف بامیر ملا خلیفۃ السید علی الہمدانی۔
	۲۴ وسید شہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل
	۲۵ وشہاب الدین بن شمس الدین بن عمر الزوالی الدولتابادی الملقب
٨٤٩ھ	بملک العلماء۔
٨٥٥ھ	۲۶ ونور الدین علی بن محمد بن الصبّاغ المالکی المکّی صاحب الفصول المہمہ
٨٩٣ھ	۲۷ وکمال الدین حسین بن معین الدین الیزدی المیبذی صاحب الفواتح

۲۸ وعبدالرحمن بن عبدالسلام بن عبدالرحمن بن عثمان الصفوری الشافعی۔

۲۹ وابراہیم بن عبداللہ الوصابی الیمنی الشافعی صاحب کتاب الاکتفاء۔

۳۰ وجمال الدین عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبدالرحمن الشیرازی النیسابوری

۳۱ والشیخ احمد بن الفضل بن محمد باکثیر المکی الشافعی صاحب وسیلۃ المآل۔

۳۲ ومیرزا محمد بن معتمد خان بن رستم الحارثی البدخشی صاحب مفتاح النجا۔

۳۳ ومحمد صدر عالم سبط شیخ ابو الرضا صاحب معارج العلی فی مناقب المرتضی۔

۳۴ ومحمد بن اسماعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی صاحب الروضۃ الندیہ۔

۳۵ واحمد بن عبدالقادر العجیلی الشافعی صاحب ذخیرۃ المآل۔

۳۶ ومولوی ولی اللہ بن حبیب اللہ السہالی الکھنوی صاحب مرآۃ المومنین وغیرہ ان

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے ان تمام علماء ومحدثین و

مقبولین اہل سنت سے حدیث شریف موصوف کو نقل فرمایا اور ساتھ کے
ساتھ ہے ان محدثین معتمدین کی تعریفین اور توثیقین کتب اہل سنت سے
تحریر فرمائی ہین - اوس کے بعد شاہ صاحب کے اقوال کے جوابات ایسے
مسکت لکھے ہین کہ جنکا جواب نہین ہے یہ احقر الانام بندہ کمترین مؤلف اربعین
بمناسبت مقام امام احمد حنبل صاحب والی روایت اور اوس کے بعد چار
روایتین اور اوس کی تائید مین بیان وارد کرتا ہے تاکہ اس اربعین کے
ناظر بھی اس حدیث شریف سے مستفید ہون -

پس واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث
تشبیہ کے صفحہ ۱۶۶ پر فرماتے ہین وجہ دویم از وجوہ ابطال نفی و انکار حدیث
تشبیہ آنکہ این حدیث شریف را امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی بطریق
صحیح روایت نمودہ چنانچہ ابوجعفر محمد بن علی بن شہر آشوب المازندرانی سقی
تربتہ الشریفۃ بشآبیب الرضوان الربانی وحفہا رمسہ بانواع الطف
الصمدانی در کتاب مناقب جناب امیر المومنینؑ فرمودہ احمد بن حنبل
عن عبد الرزاق عن معمر عن الزہری عن ابن المسیب عن ابی ہریرۃ
وابن بطۃ فی الابانۃ باسنادہ عن ابن عباس کلاہما عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال من اراد ان ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی
فہمہ والی موسی فی مناجاتہ والی عیسے فی سمتہ والی محمد فی تمامہ
وکمالہ وجمالہ فلینظر الی ہذا الرجل المقبل قال فتطاول الناس
اعناقہم فاذا ہم بعلی کانما ینقلب فی صبب وینحط من جبل تابعہما

انس الا انه قال والی ابراهیم فی خلة والی یحیی فی زهده والی
موسی فی بطشه فلینظر الی علی بن ابی طالب اس حدیث شریف کی نقل
کرنے کے بعد جناب مرحوم نے ابن شہر آشوب علیہ الرحمہ والرضوان کی مدح
کتب اہل سنت سے ثابت کی ہے اور نیز احمد حنبل کا اس حدیث شریف کو روایت
کرنا کتب اہل سنت سے ہی ثابت کیا ہے۔ وجہ سوم از وجوہ ابطال نفی ونکال
حدیث تشبیہ آنست کہ ابو حاتم محمد بن ادریس الحنظلی الرازی از ابوجہ اکمل
وابلغ از قدرے کہ مخاطب ذکر کردہ روایت نمودہ چنانچہ ابو محمد احمد بن محمد العاصمی
در زین الفتی فی شرح سورہ ہل اتی گفتہ اخبرنا الحسین بن محمد البستی قال
حدثنا عبد الله بن ابی منصور قال حدثنا محمد بن ادریس الحنظلی
قال حدثنا محمد بن عبد الله بن المثنی الانصاری قال حدثنی حمید
عن انس قال کنا فی بعض حجرات مکه نتذاکر علیا فدخل علینا
رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ایها الناس من اراد ان
ینظر الی آدم فی علمه والی نوح فی فهمه والی ابراهیم فی حلمه والی
موسی فی شدته والی عیسی فی زهاده والی محمد فی بهائه والی جبرئیل
وامانته والی الکوکب الدری والشمس الضحی والقمر المضئ فلیتطاول
ولینظر الی هذا الرجل واشار الی علی بن ابی طالب۔
وجہ ہفدہم از وجوہ رد وابطال نفی مخاطب باکمال حدیث تشبیہ را آنکہ ابوالخیر
رضی الدین احمد بن اسماعیل بن یوسف الطالقانی القزوینی الحاکمی این حدیث
شریف را روایت نمودہ چنانچہ محب الدین احمد بن عبد الله الطبری در ریاض النضرہ

گفتہ ذکر شبہہ بجستہ من الانبیاء علیہم السلام فی مناقب لہم عن
ابی الحمراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اراد ان
ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی فہمہ والی ابراہیم فی حلمہ والی
یحیی بن زکریا فی زہدہ والی موسیٰ بن عمران فی بطشہ فلینظر الی علی
بن ابی طالب اخرجہ القزوینی الحاکمی نیز محب الدین طبری نے فی خائر العقبی
میں یہ روایت وارد کی ہے۔ اور شیخ فریدالدین عطار نے حدیث تشبیہ کو
نظم کیا ہے دیکھو مجلد حدیث تشبیہ صفحہ ۳۳۶-۳۳۷ اور ۳۳۷۔

وجہہ بست ویکم از وجوہ اثبات حدیث تشبیہ و ابطال انکار مخاطب نبیہ آنکہ
ابوسالم محمد بن طلحہ بن محمد القرشی النصیبی الملقب بکمال الدین این حدیث
شریف را بروایت بیہقی آوردہ و در تبیین معنائے آن داد بلاغت و فصاحت
دادہ۔ حیث قال فی مطالب السئول فی فضایل علی علیہ السلام۔
من ذلک ما رواہ الامام البیہقی فی کتابہ المصنف فی فضایل الصحابۃ
یرفعہ بسندہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من اراد ان
ینظر الی آدم فی علمہ والی نوح فی تقواہ والی ابراہیم فی حلمہ والی موسیٰ
فی ہیبتہ والی عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی علی بن ابی طالب فقد
اثبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعلی رضی اللہ عنہ بہذا الحدیث
علماً یشبہ علم آدم وتقوی تشبہ تقوی نوح وحلماً یشبہ حلم ابراہیم
وہیبۃ تشبہ ہیبۃ موسیٰ وعبادۃ تشبہ عبادۃ عیسیٰ وفی ہذا تصریح
لعلی رضی اللہ عنہ بعلمہ وتقواہ وحلمہ وہیبتہ وعبادتہ وبعلو ہذہ

الصفات الی اوج العلی حیث شبهہ بھولاء الانبیاء المرسلین صلوۃ اللہ
علیہم اجمعین فی الصفات المذکورۃ والمناقب المعدودۃ۔ صفوہ
وجہ نسبت وچہلم از وجوہ الابطال در رد وانکار مخاطب عمدۃ الاخیار آنکہ سید علی
بن شہاب الدین الہمدانی حدیث تشبیہ را بوجہ ادلے واَبلغ واعلی واسبغ
واسنی واکمل وابہی واجمل کہ ازان اجتماع نو خصلت از خصائل جمیلہ و
خلال جلیلہ انبیائے کرام علیہم السلام در ذات قدسی صفات جناب امیر المومنین
علیہ الاف التحیۃ والسلام من اللہ الملک العلام ظاہر و باہرست روایت
نمودہ چنانچہ در کتاب مودۃ القربی کہ عظمت وجلالت مرویات ان از خطبہ نفیس
ظاہرست کہ آنرا جواہر اخبار ولالی آثار دانستہ واز حقتعالی امید نمودہ کہ آنرا
وسیلۂ او باہل بیت علیہم السلام ونجات او بہ سبب انجفرات گرداند و
نیز دعاے حفظ خود از خبط وخلل در قول وعمل وعدم تحویل بہ سوے مالم ینقل
نمودہ حیث قال۔ الحمد للہ علی ما انعمنی اولی النعم والھمنی مودۃ
حبیبہ جامع الفضائل والکرم الذی بعثہ اللہ رسولاً الی کافۃ الامم
محمد الامی العربی صلی اللہ علیہ وسلم وبعد فقد قال اللہ تعالی
قل لا اسألکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربی۔ وقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم احبوا اللہ لما یغذوکم من نعمہ واحبونی لحب اللہ
واحبوا اھل بیتی لحبی فلما کان مودۃ ال النبی مسؤلاً عنہا حیث
امر اللہ تعالی حبیبہ العربی بان لا یسأل عن قومہ سوی المودۃ
فی القربی وان ذلک سبب النجاۃ للمحبین وموجب وصولھم الیہ

والی آله علیهم السلام کما قال علیه السلام من احب قوما حشر فی
زمرتهم وایضا قال علیه السلام المرء مع من احب فوجب علی من طلب
طریق الوصول وشهود القبول محبة الرسول ومودة اهل بیت البتول
وهذه لا تحصل الا بمعرفة فضائله وفضائل آله علیهم السلام وهی
موقوفة علی معرفة ما ورد فیهم من اخباره علیه السلام ولقد
جمعت الاخیار فی فضائل العلماء والفقراء اربعینات کثیرة ولم تجمع
فی فضائل اهل البیت الا قلیلا قلت انا الفقیر الجانی علی
العلوی الهمدانی اردت ان اجمع فی جواهر اخباره ولآلی آثاره
مما ورد فیهم مختصرا موسوما بکتاب مودة القربی تبرکا بالکلام القدیم
کما هو مأمولی ان یجعل الله ذلک وسیلتی الیهم ونجاتی بهم و
طویته علی اربعة عشر مودة والله یعصمنی من الخبط والخلل فی القول
والعمل ولم یحول قلمی الی ما لم ینقل بحق محمد ومن اتبعه من
اصحاب الدول - می فرماید عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من اراد ان ینظر الی اسرافیل فی هیبة والی
میکال فی رتبته والی جبرئیل فی جلالته والی آدم فی سلمه والی نوح
فی حسنه والی ابراهیم فی خلته والی یعقوب فی حزنه والی یوسف فی
جماله والی موسی فی مناجاته والی ایوب فی صبره والی یحیی فی زهده
والی عیسی فی سنته والی یونس فی حبسه وخلقه فلینظر الی علی فان
فیه تسعین خصلة من خصال الانبیاء جمعها الله فیه ولم تجمع فی احد

غیرہ وعدّ جمیع ذلک فی جواہر الاخیار انتہی۔

ان احادیث شریفہ مذکورۃ الصدر کے بعد ایک تضمین اپنی تصنیفات مین سے وار د کرتا ہون جو بجائے ترجمہ احادیث مذکورہ کافی ہوگی انشاء اللہ تعو ذہو ہذا

تضمین تصنیف زائر درباب حدیث تشبیہہ

جو فضیلت ہے محقق ہے وہ حقا تجھمین
علم آدم کا ہے اور نوح کا تقوی تجھمین

یا علی جمع فضائل ہوی کیا کیا تجھمین
زور موسے کا ہی اور زہد مسیحا تجھمین

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ہے امانت مین تو جبرئیل کی مانند شہا
زہد یحیی کا ہے اور احمد مرسل کا بہا

تجھمین ہے حلم براہیم کا بطش موسی
علم آدم کا ہے اور نوح کا ہی فہم و ذکا

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مثل عیسی کے عبادت مین ہو یا شیر خدا
شدت وزور وشجاعت مین بسان موسی

زہد مین آپ ہیں یحیی کے مشابہ مولا
حسن یوسف کا ہے اللہ نے تمکو بخشا

بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

نور مین کوکب دری سے بھی بڑھکر ہین حضور
اور ہیبت ہیں سرافیل کے ہمسر ہین حضور

فیض مین شمس ضحے بدر منور ہین حضور
مثل جبرئیل جلالت میں مقرر ہین حضور

بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تیرے رتبے ہیں جلیل اور ترا اوصاف جمیل
تیرا مداح ہے احمد سا شہنشاہ نبیل
جن و انسان کی زبان تیری ثنا مین ہے کلیل
تو خلیل ایزد برحق کا ہے مانند خلیل

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

یا علی آپ ہین وہ صاحب فضل و افضال
آپ کی شان مین ہے قول حبیب متعال
جنکو اللہ نے بخشا ہے رسولونکا کمال
جمع حیدر میں رسولون کے ہین تسعین خصال

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
اونچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مثل جبریل ہین واللہ امانت میں حضور
مثل میکال ہوئے رتبہ و عزت مین حضور
چون سرافیل ہوی شوکت و ہیبت میں حضور
حسن میں نوح براہیم ہین خلت مین حضور

بعد احمد تجھے زیبا نہ ہو کیون سرداری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

لله ان الفاظ سے خطاب قصاید اساتذہ میں موجود ہیں دیکھو قصیدہ غالب دیوان اردو مین بمدح جناب امیر المومنین علیہ السلام جسکا مطلع یہ ہے ۔ قصیدہ

دہر جز جلوہ یکتائی معشوق نہین
ہم کہان ہوتے اگر حسن نہوتا خود بین
جان پناہا دل و جان فیض رسانا شاہا
وصی ختم رسل تو ہے بفوائے یقین

علم اور تسلیم مین آدم ہو نہیں اسمیں کلام ۔۔۔ زہد مین حضرت یحییٰ سے بڑہا آپکا نام
ورع یونس کی تو یعقوب کی پائے آلام ۔۔۔ صبر ایوب ہو ابعد نبی تمپہ تمام

بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری ۔۔۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آب کر دار مین ہو عیسیٰ مریم کی مثال ۔۔۔ جسم اور خلق مین ہو مثل حبیب متعال
حق نے بخشا ہے تمہین یوسف مصر کا جمال ۔۔۔ مثل موسیٰ کے مناجات مین ہے تمکو کمال

بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری ۔۔۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بس گرامی ز آثر احمدیہ اوبا کا ہے محل ۔۔۔ تو کہان اور کہان مدح شہنشاہ اجل
وہ غ ایک ایک جو رکھتے تھے نبی و مرسل ۔۔۔ یا علی جمع ہیں وہ تم میں بوجہ اکمل

بعد احمد تجھے زیبا نہو کیون سرداری ۔۔۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ذکر حدیث نور

حدیث نور جو کہ جناب امیر المومنینؑ کی افضلیت اور اقدمیت اور اشرفیت و اکرمیت و اولیت و اولویت پر بابلغ وجوہ دال ہے اُس حدیث شریف صحیح و متواتر و قطعی الصدور کا بھی یہی حال ہے یعنی شاہ صاحب نے اپنی تحفہ میں اسکا بھی انکار کر دیا ہے اور معاذ اللہ اس حدیث متواتر کی نسبت فرما دیا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے بنا برآن جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتے ہیں اما صحابہ کہ روایت این حدیث شریف نمودہ اند پس اول و افضل ایشان خود جناب علی بن ابی طالبؑ ہستند و حدیث نور را بروایت آنحضرت صالحانی و کلاعی و سید محمد بن جعفر

جسم اطہر کو ترے دوش پیمبر منبر ۔۔۔ نام نامی کو ترے ناصیۂ عرش نگین
کس سے ممکن ہے تری مدح بغیر از واجب ۔۔۔ شعلہ شمع مگر شمع پہ باندھے آئین
آستان پر ہے ترے جوہر آئینۂ سنگ ۔۔۔ رقم بندگی حضرت جبرئیل امین
تیرے درگے لئے اسباب نثار آمادہ ۔۔۔ خاکیون کو جو خدا نے دئے جان و دل و دین
تیری مدحت کیلئے ہین اہل جہان کام و زبان ۔۔۔ تیری تسلیم کو ہے لوح و قلم دست و جبین

مکی وابراہیم وصابی ومحمد واعظ ہروی ومحمد صدر عالم ذکر نمودہ اند۔ دوم
حضرت ابو عبد الله الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ وعلی جدہ وابیہ وامہ
واخیہ وابنائہ الطاہرین الاف سلام رب العالمین روایت آنحضرت
را عاصمی واخطب خوارزم ونطنزی وشہاب الدین احمد نقل نمودہ اند۔ سوم حضرت
سلمان در روایت اوشان ازاحمد بن حنبل وعبد اللہ بن احمد وابن المغازلی وشیرویہ دیلمی
ونطنزی وشہردار دیلمی واخطب خوارزم وابن عساکر وحموینی وشرف الدین
محمود طالبی وعلی ہمدانی ومحمد بن یوسف کنجی ومحب الدین طبری وابراہیم بن عبد اللہ
وصابی ومحمد واعظ ہروی۔ ومحمد صدر عالم ذکر نمودہ اند۔ چہارم ابوذر غفاری در روایت
اوشان را ابن المغازلی نقل کردہ۔ پنجم جابر بن عبد اللہ انصاری در روایت اوشان را
ابن المغازلی نقل کردہ۔ ششم ابن عباس در روایت اوشان ازخطیب بغدادی
ونطنزی ومحمد بن یوسف کنجی وحموینی وزرندی وشہاب الدین احمد وجمال الدین
محدث ذکر کردہ اند۔ ہفتم ابوہریرہ روایت او را الموید ابراہیم بن محمد الحموینی ذکر کردہ
ہشتم انس بن مالک روایت او را ابو محمد احمد بن محمد بن عاصمی در زین الفتی فی شرح
سورہ ہل اتی ذکر نمودہ۔ واما تابعین کہ از صحابہ روایت این حدیث شریف نمودہ
اند وصدق وصلاح شان از اعتراف خود مخاطب درباب مکاید ہمین کتاب تحفہ ثابت
وتحقق ست پس اسمائے ایشان این ست امام زین العابدین سید الساجدین علی
بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام وتعدید آنحضرت در تابعین بنا بر
اصطلاح اہل سنت ہست وچون آن حضرت از اہل بیت طاہرین ست واہل بیت
علیہم السلام افضل ہستند از صحابہ ونیز حسب دلائل ساطعہ وبراہین قاطعہ عصمت

این حضرات ثابت ست پس تنہا روایت آن آنحضرت کافی ووافی باشد وز ازان
ابو عمر الکندی المتوفی سنہ اثنین وثمانین وابو عثمان نرذی وسالم بن
ابی جعدہ الاشجعی المتوفی سنہ سبع او ثمان وتسعین۔ او مائیہ۔ و
ابو زبیر محمد بن مسلم بن تدرس الاسدی المکی المتوفی سنہ ست
وعشرین وعکرمہ بن عبد اللہ البربری مولی ابن عباس المتوفی سنہ
سبع ومایۃ وعبد الرحمن بن یعقوب الجہنی المدنی۔ وابو عبیدہ بن حمید
بن ابی حمید الطویل البصری المتوفی سنہ اثنین او ثلث واربعین۔ اما
اسماء علماء کبار وناقدین آثار وحاملین اخبار وکاشفین اسرار
وفضلائے عالی تبار ونبہای جلیل الفخار کہ بروایت ونقل این
حدیث شریف حیازت شرف جمیل واحراز فضل جزیل نمودہ اند این ست احمد
بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد الشیبانی وابو حاتم محمد بن ادریس
بن المنذر الحنظلی الرازی۔ وعبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی
وابو بکر احمد بن موسی بن مردویہ الاصبہانی وابو نعیم احمد بن
عبد اللہ الاصبہانی وابو عمر یوسف بن عبد اللہ المعروف بابن
عبد البر النمری القرطبی وابو بکر احمد بن علی بن ثابت البغدادی
المعروف بالخطیب وابو الحسن علی بن محمد بن الطیب الجلابی المعروف
بابن المغازلی وابو الشجاع شیرویہ بن شہر دار بن شیرویہ بن
فناخسرو الدیلمی الہمدانی وابو محمد احمد بن محمد بن علی العاصمی
صاحب زین الفتی فی شرح سورہ ہل اتی وابو الفتح محمد بن علی ب

علی بن ابراهیم النطنزی۔ و ابو منصور[11] شهردار بن شیرویه المعروف
بابن الدیلمی و ابو المؤید[13] موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المکی المعروف
باخطب خوارزم و ثقة الدین[14] ابو القاسم علی بن الحسن بن
هبة الله المعروف بابن العساکر و نور الدین[15] ابو حامد محمود بن
محمد بن حسین بن یحیی الصالحانی تلمیذ ابی موسی المدینی و
ابی الفتح[16] ناصر بن عبد السید المطرزی و ابو محمد[17] قاسم بن حسین
بن محمد الخوارزمی و عبد الکریم[18] بن محمد بن عبد الکریم بن
الفضل القزوینی الرافعی و ابو الربیع[19] سلیمان بن موسی بن سالم
البلنسی الکلاعی المعروف بابن سبع و محمد بن[20] یوسف بن محمد
الکنجی الشافعی صاحب کفایة الطالب و محب الدین[21] ابو العباس احمد
بن عبد الله بن محمد الطبری۔ و ابو المؤید[22] ابراهیم بن محمد الحموینی
و شرف الدین[23] محمود بن محمد بن محمود الدرگزینی الطالبی القرشی
و محمد[24] بن یوسف الزرندی و سید[25] محمد بن یوسف الحسینی المعروف
بگیسو دراز و سید[26] محمد بن جعفر الحسینی المکی و عمدة عرفانهم
جلال الدین[27] البخاری و رأس اولیائهم السید[28] علی بن
شهاب الدین الهمدانی۔ و جلال الدین[29] احمد الخجندی و
شهاب الدین[30] صاحب توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل۔ و
شهاب الدین[31] احمد بن شمس الدین بن عمر الزاولی الدولتابادی الملقب
بملک العلماء و احمد[32] بن علی بن محمد المعروف بابن حجر العسقلانی

و احمد بن محمد الحانی الحسینی الشافعی و ابراهیم[۳۴] بن عبد اللہ الوصابی الیمنی الشافعی صاحب کتاب الاکتفاء و جمال الدین[۳۵] عطاء اللہ بن فضل اللہ بن عبد الرحمن الشیرازی النیسابوری و شیخ[۳۶] بن علی بن محمد بن عبد اللہ العلوی الجعفری صاحب کنز البراھین الکسبیہ والاسرار اللوھیۃ الغیبیہ لسادات مشایخ الطریقۃ العلویۃ الحسینیۃ الشعیۃ و شیخ[۳۷] محمد الواعظ الھروی۔ و سید محمد[۳۸] بن سید جلال ماہ عالم و محمد صدر[۳۹] عالم سبط شیخ ابو الرضا صاحب معارج العلی فی مناقب المرتضی و حسان الہند[۴۰] غلام علی ازاد البلگرامی۔ ان اسمائے گرامی و ناموہائے نامی کے لکھنے کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ تعالی عنہ نے بموجب مسلمات حضرات اہل سنت اس حدیث شریف کا متواتر ہونا بلکہ برابر آیۃ قرانیہ کے قطعی الصدور اور یقینی ہونا ثابت اور روشن کردیا ہے۔ دیکھو مجلد حدیث نور۔

شاہ صاحب کے عرغوبات کا جواب صفحہ ۱۳ سے یوں شروع کیا ہے۔ وجہ اول آنکہ حدیث نور را امام احمد بن حنبل کہ یکے از ارکان اربعہ اہل سنت ست روایت نمودہ چنانچہ ابو المظفر یوسف بن فرغلی سبط ابن الجوزی در تذکرہ خواص الائمہ فی معرفۃ الائمہ در فضائل جناب امیر المومنین علیہ السلام گفتہ حدیث فیما خلق منہ قال احمد فی الفضائل حدثنا عبد الرزاق عن معمر عن الزھری عن خالد بن معدان عن زاذان عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کنت انا و علی بن ابی طالب نوراً بین یدی اللہ

تعالیٰ قبل ان یخلق آدم باربعۃ الاف عام فلما خلق آدم قسم ذلک النور جزئین فجزءٌ انا وجزءٌ علیٌ و فی روایۃ خلقت انا و علیٌ من نور واحد ۔ اس حدیث شریف کے نقل کرنے کے بعد جناب مرحوم نے ثابت کیا ہے کہ اس حدیث شریف کے رواۃ کلہم ممدوح اور ثقات اور ائمہ عالی درجات ہیں سب کی توثیق بہ تفصیل تمام نقل فرمائی ہے اور کل علماء و محدثین مذکورین کی کتابوں سے اس حدیث شریف کو ثابت کیا ہے اور تمام راویان و ناقلان حدیث نور کی توثیق کا ثبوت حضرات اہل سنت کی کتابوں سے مبرہن و مدلل کر دیا ہے اخیر میں شاہ صاحب کے ہر ہر قول کا جواب بے نظیر ولاجواب لکھا ہے دیکھو مجلد حدیث نور از مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمہ الاطہار یہ بندۂ کمترین زائر سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بجائے ترجمہ حدیث شریف موصوف صرف اپنے ان چند اشعار کو جن میں تقریر استدلال کی طرف بھی بکمال ایجاز و اختصار اشعار ہے اس مقام میں وارد کرنا کافی سمجھتا ہے سمجھنے والوں کے لئے کفایت کرتے ہیں اور ہدایت بمعنی ایصال الی المطلوب جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ کی طرف سے ہے ۔

اشعار زائر درباب نتیجہ حدیث شریف نور

واحد ہے نور احمد مختار و مرتضے	شاہد ہے اسپہ قول شہنشاہ انبیاء
واحد ہے جبکہ نور نبی و امام دین	افضل تمام خلق سے پھر کیوں علے نہیں
ثابت حدیث نور سے ہے مرتضے کا فضل	دیکھو بغور سوچئے اے صاحبان عقل
افضل تمام خلق سے ہیں خاتم الرسل	جو کلمہ گو ہیں کرتے ہیں اقرار اسکا کل

واحد ہے نور احمد و حیدر کا شک نہیں	پس مرتضٰے بھی خلق سے افضل ہیں بالیقین
ثابت ہی ہر طرح سے کہ بیشک پس از نبی	افضل تمام خلق سے ہیں مرتضٰی علی
بعد از نبی جو خلق سے افضل علی ہوے	پس منکشف ہوا کہ وصی بھی یہی ہوے
افضل پہ فضل غیر کو دینا روا نہیں	نائب نبی کا کوئی بجز مرتضٰے نہیں

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۵ صفحہ ۲۴۸ از جواہر السنیہ

وقد نقل جماعۃ من العلماء عن ابن شیرویہ الدیلمی انہ راوی فی کتاب الفردوس عن حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم الناس متی سمی علی امیر المومنین ما انکروا فضلہ سمی امیر المومنین وادم بین الماء والطین قال اللہ تعالی واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم فقالت الملائکۃ بلی فقال انا ربکم ومحمد نبیکم وعلی امیرکم

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۵

اس طرح دیلمی نے ہے فردوس میں لکھا	مضمون یہ اوس نے نقل حذیفہ سے ہی کیا
کہتے ہیں وہ کہ بولے رسول فلک سریر	جانیں جو لوگ یہ کہ علی کب ہوے امیر
قائل ہوں تب علو جناب امیر کے	منکر نہ ہووین فضل شہ قلعہ گیر کے
آدم تھے آب و گل میں تو حیدر امیر تھے	موسوم اس لقب سے بحکم قدیر تھے

جب قدسیوں سے عہد یہ اللہ نے لیا
فرمایا کردگار نے میں رب ہوں جانو تم

اون سے کہا الست انہوں نے کہا بلیٰ
احمد نبیکم و علی امیرکم

مقولۂ زایر عفا اللہ عنہ و عن ابائہ لسیدنا محمد و ابنائہ

افضل تمام خلق سے مولیٰ ہمارے ہین
معصوم ہیں ملائکہ کچھ اس مین شک نہین
معصوم جبکہ ہوئین گے مامور بھائیو
قول خدا کو غور سے تم دیکھ بھال لو
انکار اس سے ہو نہین سکتا ہے زینہار
معصوم بعد احمد مختار ہیں علی
اے منصفو یہ سوچو کہ ہو کس طرح بھلا
دیکھو کہ حب علی ہیں ملایک کے بھی امیر
فضل علی پہ دیکھو حدیثین یہ ہین صریح
افضل پہ فضل غیر کو دینا روا نہین

اے بھائیو خدا کو نہایت یہ پیاری ہین
حیدر ہوے امیر ملایک کے بالیقین
تب انکا جو امیر ہے معصوم کیون نہو
اور صاف صاف اس سے نتیجہ نکال لو
ہے عصمت علی ولی اس سے آشکار
معصوم کی جگہہ کے سزاوار ہین علی
مامور انس جو ہوا میر ملائکہ
رتبے مین اون کو جانتے ہو کس لئے حقیر
مفضول کو جو فضل دین افضل پہ ہے قبیح
نائب نبی کا کوئی بجز مرتضےٰ نہین

اخذ میثاق نبوت سیدنا خاتم النبیین و مولانا امیر المومنین
صلے اللہ علیہما و اولادھما الطیبین الی یوم الدین
جناب خاتم المتکلمین آیۃ اللہ فی العلمین مولوی السید حامد حسین
رضی اللہ عنہ و ارضاہ و جعل فرادیس الجنۃ مثواہ نے قبل
از ایراد حدیث شریف مذکورۃ المتن مجلد حدیث نورین جناب رسالت

باب صلے اللہ علیہ وآلہ کی نبوت اور امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت اور محبت
پر انبیاء علیہم السلام کے مبعوث ہونے کے بارہ میں حدیثین نقل فرمائی ہین چنانچہ
صفحہ ۵۷ مین فرماتے ہیں از انجملہ ست حدیث بعثت انبیاء علیہم السلام بر ولایت
امیر المومنین علیہ السلام کہ آنرا عبد اللہ الحاکم و احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی
و ابو المؤید موفق بن احمد المکی الخوارزمی و عبد الرزاق بن
رزق اللہ الرسعنی و سید علی بن شہاب الدین ہمدانی و ابو نعیم احمد
بن عبد اللہ الاصفہانی و سید شہاب الدین احمد و شمس الدین
بن یحیی بن علی الجیلانی و عبد الوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد
و میرزا محمد بن معتمد خان بدخشی روایت کردہ اند۔ اس عبارت کے بعد
جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ نے ان تمام علماء مقبولین اہل سنت
کی کتابون سے وہ حدیثین نقل فرمائی ہین اون مین سے چند حدیثین بھی
احقر الانام بھی اس مقام میں درج کرتا ہے تاکہ ناظرین با انصاف کے لئے
موجب بصیرت و استبصار ہون پس مخفی نرہے کہ آیہ سل من ارسلنا من
قبلک من رسلنا کی تفسیر مین ثعلبی نے تحریر کیا ہے۔ اخبرنا ابو
عبد اللہ الحسین بن محمد بن الحسین الدینوری حدثنا ابو الفتح
محمد بن الحسین الازدی الموصلی حدثنا عبد اللہ بن محمد بن
غزوان البغدادی حدثنا علی بن جابر حدثنا محمد بن خالد بن
عبد اللہ و محمد بن اسماعیل قال حدثنا محمد بن فضیل عن محمد
بن سوقہ عن ابراہیم عن علقمہ عن عبد اللہ بن مسعود قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانی ملک فقال یا محمد سل من
ارسلنا من قبلک من رسلنا علی ما بعثوا قال قلت علی ما بعثوا قال
علی ولایتک وولایت علی بن ابی طالب۔ یعنی ثعلبی نے آیہ
وافی ھذا یہ سل من ارسلنا من قبلک من رسلنا کی تفسیر مین عبداللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا اونہون نے کہ فرمایا جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ میرے پاس ایک فرشتہ آیا اور اوس نے
آکر کہا کہ اے محمد جو آپ سے پہلے پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں اون سے آپ سوال
کرین کہ وہ کس امر پر مبعوث ہوئے ہیں میں نے اون سے پوچھا کہ تم بتاؤ
کہ وہ کس امر پر مبعوث ہوے ہیں اوس فرشتے نے کہا کہ آپ کے اور علی بن
ابی طالب کے دوستی اور محبت اور ولایت پر تمام انبیا مبعوث ہوئے ہیں
اور شہاب الدین احمد نے توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل مین نقل کیا ہے
عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
آلہٖ وبارک وسلم لما اسری بی لیلۃ المعراج فاجتمع علی الانبیاء
فی السماء فاوحی اللہ الیّ سلھم یا محمد بماذا بعثتم فقالوا بعثنا علی
شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ والاقرار بنبوتک والولایۃ لعلی بن
ابی طالب اوردہ الشیخ المرتضے العارف الربانی السید شرف الدین
الھمدانی فی بعض تصانیفہ وقال رواہ الحافظ ابو نعیم یعنی فرمایا
جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم نے کہ جب میں شب
معراج کو آسمان پر گیا تو انبیا علیہم السلام میرے پاس جمع ہوے اوس وقت

جناب باری تعالیٰ شانہ نے مجکو وحی کی کہ ین ادن سے دریافت کردن کہ آپ سب صاحب کس امر پر مبعوث ہوئے تھے جب میں نے اس امر کو دریافت کیا تو سب انبیاء علیہم السلام نے کہا کہ ہم جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ کی وحدانیت اور آپ کی نبوت اور علی بن ابی طالب کی ولایت پر مبعوث ہوئے تھے نیز شیخ عبدالوہاب نے اپنی تفسیر میں یہ حدیث وارد کی ہے اس مضمون کی بہتسی احادیث نقل کرنے کے بعد جناب اٰیۃ اللہ فی العلمین طاب ثراہ نے بالخصوص حضرت ابراہیم خلیل اللہ صلے اللہ علی نبینا وآلہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کا عرض اور پیش کئے جانا میرزا محمد بدخشانی کی کتاب مفتاح النجا سے نقل فرمایا ہے ۔ و ھذا نصہ اخرج ابن مردویہ عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ فی قولہ تعالیٰ واجعل لی لسان صدق فی الاخرین قالَ ھو علی بن ابی طالب عرضت ولایتہ علیٰ ابراھیم علیہ السلام قال اللّٰھم اجعلہ مِن ذریّتی ففعل ذلک اس حدیث شریف کو نقل کرکے جناب مرحوم فرماتے ہیں ازین روایت بکمال وضوح ظاہر ست کہ ولایت جناب امیر المومنین علیہ السلام برحضرت ابراہیم علیٰ نبینا وآلہ وعلیہ السلام عرض کردہ شد آنجناب بسبب ظہور علو قربت و رفعت منزلت جناب امیر المومنین علیہ السلام از واہب العطایا سوال کردند کہ او سبحانہ وتعالیٰ شانہ آنجناب را از ذریت آنحضرت گرداند و این دعائے آنجناب بانجاح واسعاف ہم رسید و ہمین ست تفسیر واجعل لی لسان صدق فی الاخرین پس ازین روایت علاوہ بر عرض ولایت

آن جناب کہ مستلزم افضلیت واکرمیت انجناب ہست بوجہ دیگر ہم افضلیت
واکرمیت واشرفیت آنجناب بظہور رسید چہ ازان ظاہر شد کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام
از حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ طلب کرد کہ آنجناب را در ذریت آن حضرت گرداند و
ظاہر ہست کہ دعائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نیست مگر بوجہ افضلیت واکرمیت
جناب امیر المومنین علیہ السلام ونیز ظاہر ہست کہ برائے حضرات ثلاثہ این مرتبۂ
عظیمہ کہ عرض ولایت شان بر حضرت ابراہیم علیہ السلام شود وآنحضرت سوال جعل
شان از ذریت خود کند حاصل نیست فثبت انّ ھٰذہٖ مزیۃ عظیمۃ وموھبۃ
سنیۃ وغنیمۃ من اللہ القدیر خصت بامیر کل امیر علیہ وآلہ الصلوٰۃ
والسلام الیٰ یوم القیام اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین
رفع اللہ مقامہ ودرجاتہ فی اعلیٰ علیین نے حدیث مذکورۃ المتن
فردوس الاخبار دیلمی سے مجلد حدیث نور کے صفحہ ۵۶۳ مین نقل فرمائی ہے
اور پھر ارشاد فرماتے ہیں - این روایت دلالت صریحہ دارد براینکہ حق تعالیٰ بعد
آنکہ از ملائکہ اخذ میثاق بر بوبیت خود فرمودہ بیان نبوت جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وامارت جناب امیر المومنین علیہ السلام ہم فرمودہ متحقق
گردید کہ چنانچہ میثاق ربوبیت جناب ایزد وہاب ونبوت جناب رسالت مآب
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از ملائکہ گرفتہ شد ہمچنین اخذ میثاق امارت جناب
امیر المومنین علیہ السلام از ملائکہ واقع شد پس چنانچہ کمال شرف وفضل وعلو
وسمو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب اخذ میثاق نبوت
آنحضرت ظاہرست واکابر اساطین سینہ تقریر آن کردہ اند ہمچنان نہایت

شرف وفضل وعلاو سنا جناب امیر المومنین علیہ السلام بسبب اخذ میثاق امارت آنحضرت ثابت گردید وہر گاہ جناب امیر المومنین علیہ السلام امیر ملائکہ معصومین باشد افضلیت آنحضرت از ملائکہ قطعاً وحتماً ثابت شد پس افضلیت آنحضرت از انبیاء بعد جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم باجماع مرکب ثابت خواہد شد پس در ثبوت افضلیت جناب امیر المومنین علیہ السلام از اصحاب ثلاثہ کدام مقام اشتباہ ہست۔ ونیز ہرگاہ جناب امیر المومنین ع امیر ملائکہ معصومین باشد عقل عاقل چگونہ باور تواند کرد کہ آنجناب امیر اصحاب ثلاثہ نباشد بلکہ العیاذ باللہ از ہا امیر باشند وآنحضرت ماموراً نتہے کلامہ اعلا اللہ مقامہ پھر جناب مرحوم نے اسی حدیث مذکورۃ المتن کو سید علی ہمدانی کی روضۃ الفردوس اور مودۃ القربیٰ اور تفسیر الوری تصنیف حاجی عبدالوہاب بن محمد بن رفیع الدین احمد سے نقل کیا ہے پھر اِن صاحبوں کی توثیقیں اور تعریفیں کتب معتمدہ اہل سنت سے تحریر فرمائی ہیں من شاء الاطلاع علی تلك الاخبار والاٰثار فلیرجع الی عبقات الانوار

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۶ صفحہ ۲۴۸ از جواہر سنیہ

وَنَقلُوا عن الثعلبی انہ روی فی تفسیر قولہ تعالیٰ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ الخ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لما اراد الھجرۃ خلّف علی بن ابی طالب لِقضاءِ دیونہِ وردِ الودایع التی کانت عندہ وامرہ لیلۃ الغار وقد

احاط المشرکون بالدار ان نیام علی فراشہ الیٰ ان قال
فاوحی اللہ الیٰ جبرئیل ومیکائیل انی قد اخیت بینکما وجعلت عمر
احدکما اطول من عمر الاخر فایکما یوثر صاحبہ بالحیوٰۃ فاختار کل
منہما الحیاۃ فاوحی اللہ الیہما الا کنتما مثل عبدی علیٍ اخیت بینہ
وبین نبی محمدٍ فبات علی فراشہ یفدیہ بنفسہ ویوثرہ بالحیوٰۃ
اھبطا الیہ فاحفظاہ من عدوہ فنزلا فکان جبرئیل عند راس
ومیکائیل عند رجلیہ فقال جبرئیل بخٍ بخٍ من مثلک یا ابن ابی طالب
یباھی اللہ بہ ملائکۃ السماء فانزل اللہ علی رسولہ وھو متوجہ
الی المدینۃ ومن الناس من یشری نفسہ ابتغاء مرضات اللہ
ورواہ ابو حامد الغزالی فی احیاء علوم الدین فی الکتاب السابع
من ربع المھلکات فی بحث ایثار النفس۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۲

تفسیر میں یہ کرتا ہے تحریر ثعلبی — ہجرت کے واسطے ہوئے تیار جب نبی
چھوڑا علی کو ردِّ امانات کے لئے — اور تاکہ قرض آپکا حیدر ادا کرے
قتلِ رسول پاک پہ مشرک تُلے ہوئے — تھے خانۂ نبی کو احاطہ کئے ہوئے
تب یوں علی سے کہنے لگے سید البشر — بھائی تم آکے سو رہو میرے فراش پر
یہ کہکے سوئے غار گئے سید الانام — حیدر نے یاں فراش نبی پر کیا قیام
فرمایا مصطفیٰ نے کہ ہیں جانب خدا — میکال و جبرئیل کو تب حکم یہ ہوا

اک دوسرے کا تمکو برادر بناتے ہین — پہر یوں تمہارے قلب کو ہم آزماتے ہین

تم دونویں سے ایک کو عمر طویل دین — اور دوسرے کی عمر کو کوتاہ ہم کرین

ایثار زندگی کا برادر کیواسطے — کرتا ہے کون تم مین بتاؤ یہ خوب سے

انکار اس سے کردیا دونون نے برملا — ایثار ہم سے ہو نہین سکتا ہے مطلقاً

اسوقت حکم حق ہوا دیکھو علی کا حال — سوچو مرے فرشتو اخوت کا یہ کمال

مین نے اُسے نبی کا برادر بنایا ہی — دیکھو یہ اوسنے حق اخوت نبہایا ہے

بہائی کے بدلے ہاتھ اوٹہایا ہی جان سے — فرش نبی پہ سوتا ہے کس آن بان سے

ایثار نفس بہر برادر کئے ہوئے — بہائی کے بدلے جان وہ اپنی دہی ہوئے

بے خوف سو رہا ہے نہ مطلق ہراس ہے — دیکھو علی کو کیسا محمد کا پاس ہے

اعدا ہین جمع گرد عداوت کیواسطے — تم جاؤ جلد اوس کی حفاظت کیواسطے

میکال و جبرئیل بحکم آلہ ناس — آئے اور آکے بیٹھے وصی نبی کے پاس

جبرئیل تھے سرہانے تو میکال پائنتی — اور شیر کبریا سے یہ کہتے تھے ہی

مثل آپکا ملائکہ مین بہی کوئی نہین — افضل تمام خلق سے ہو آپ بالیقین

کرتا ہے تمسے آپ مباہات کبریا — یہ فخر و فضل تمکو گوارا رہے سدا

لکہا ہے جب مدینہ کو جاتے تہی مصطفٰے — شان علی مین آیہ من یشری آیا تہا

قول الجناب الشیخ المرحوم اعلا اللہ مقامہ

اقول فی ہذین الحدیثین من الدلالۃ علی ثبوت امامۃ علی دانہ امیر المومنین وافضل الناس بل افضل الخلق بعد محمد صلی اللہ علیہ

واله حتی الملائکة ما هو اوضح من ان یبین و دلالة ذلک علی اصل المطلوب واضحة۔

ترجمہ قول جناب شیخ مرحوم

جناب شیخ مرحوم کے قول کا ماحصل یہ ہے کہ یہ دونون حدیثین مذکورۃ الصدر بکمال وضوح جناب امیر المومنین علیہ السلام کی امامت پر دال ہیں اور ان احادیث سے ظاہر و ثابت ہوتا ہے کہ علی امیر ہیں مومنون کے اور تمام آدمیون سے بلکہ ملائکہ سے بھی افضل ہیں حالانکہ یہ امر بخوبی ثابت اور متحقق ہوتا ہے کہ علی مرتضی بعد محمد مصطفی ؐ کے تمام خلقت سے افضل اور اعلا ہین اور اون کا تمام خلقت سے افضل ہونا اون کی امامت کے ثبوت پر بڑی دلیل واضح ہی

توثیق ثعلبی

ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی النیسابوری کی توثیق بھی کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار میں بڑی تفصیل سے مذکور ہے حدیث غدیر کے دوسری مجلد کے صفحہ ۲۴۸ پر وفیات الاعیان لابن خلکان کی عبارت جو مذکور ہے اوس کا لب لباب یہ ہے۔ ابو اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی مفسر مشہور علم تفسیر مین یکتائے زمان ہے اوس نے تفسیر ایسی لکھی ہے کہ جو تمام تفاسیر پر فایق ہے۔ اور ابو القاسم قشیری نے کہا ہے کہ مین نے خواب مین جناب باری تعالی شانہ کو دیکھا حق سبحانہ تعالی شانہ مجھسے خطاب کرتا تھا اور

مین جناب الٰہی سے باتیں کر رہا تھا کہ اس اثنا میں جناب رب العزۃ نے فرمایا کہ مرد صالح آیا میں نے جو ہٹکر دیکھا تو احمد ثعلبی کو پایا کہ وہ آ رہا تھا الی اٰخر ما قال ثعلبی کی تعریف میں یہی فقرہ کافی ہے کہ اہل سنت کے ایک عالم معتمد کے قول کے موافق اسکو جناب باری تعالیٰ شانہ نے مرد صالح سے تعبیر کیا ہے پس اے حضرات ثعلبی کی صلاحیت و قدر و منزلت و رفعت و وقعت کو خیال کرو اور اُن کی روایت کو مانو اور قبول کرو۔

توثیق ابو حامد الغزالی کی

ان کی عظمت و رفعت اور ان کی منزلت و وقعت کو اسے ہم سے خیال کر سکتے ہیں کہ انکا نام حضرات اہل سنت و جماعت کی جماعت میں بے انضمام لفظ امام نہیں بولا جاتا اور حجۃ الاسلام تو انکا لقب عام میں خاص ہے۔ کما قلت ہو گیا مشہور ما بین العوام حجۃ الاسلام غزالی کا نام۔ یافعی نے مرآۃ الجنان میں امام ابو حامد غزالی صاحب کی بے انتہا تعریف لکھی ہے اور انکو سید المصنفین ٹھہرایا ہے اور کہا ہے کہ اونہوں نے شریعت اور حقیقت کو جمع کیا اور نیز لکھا ہے کہ امام محدث شیخ الاسلام عمدۃ المستندین مفتی المسلمین جامع الفضایل قطب الدین محمد بن الشیخ الامام العارف ابی العباس القسطلانی رضی اللہ عنہما نے ایک کتاب تصنیف کی ہے جسمین اونہوں نے بعض علما اور مصنفین کا انکار کیا ہے اوس کتاب مین امام ابو حامد غزالی صاحب کی بہت کچھ تعریف لکھی ہے اور جلال الدین سیوطی نے کتاب التنبیہ بمن یبعثہ اللہ علی راس کل مائۃ

میں کہا ہے کہ عفیف الدین یافعی ارشاد کرتے ہیں کہ علماء کی ایک جماعت نے (جن میں سے ایک حافظ ابن عساکر بھی ہے) (ابن حدیث نبوی کے بارہ میں کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ حق سبحانہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی پر ایک مجدد اس دین کا مبعوث کرے گا) لکھا ہے کہ پہلی صدی میں عمر بن عبد العزیز تھا اور دوسری میں شافعی اور تیسری میں ابوالحسن اشعری اور چوتھی میں ابوبکر باقلانی اور پانچویں صدی میں ابوحامد غزالی مجدد دین تھے۔ امام صاحب موصوف کے اوصاف اور فضائل یہاں تک بیان کئے ہیں کہ بعض علماء و اکابر جو جامع تھے علوم ظاہر و باطن میں کہتے ہیں لوکان بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی لکان الغزالی یعنی اگر بعد جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے اور کوئی نبی ہوتا تو غزالی ہوتا اور نیز لکھا ہے کہ انہ یحصل ثبوت معجزاتہ ببعض مصنفاتہ انتھی یعنے امام غزالی صاحب کی بعض کتابوں سے اُن کے معجزات ثابت ہوتے ہیں اس سے بڑھکر اور کیا مناقب اور تعریفیں ہوسکتی ہیں اگر اسباب میں اس سے زیادہ تر تفصیل مطلوب ہو تو عبقات الانوار کو ملاحظہ فرمائیے۔ آن امام غزالی صاحب نے بھی حدیث مذکورۃ المتن کو کتاب احیاء علوم الدین میں دربحث ایثار نفس وارد کیا ہے۔

اعتراف اور اقرار ابوحامد امام غزالی صاحب کا ثبوت امامت وولایت جناب امیرؑ بموجب حدیث غدیر

حضرات ناظرین حضرت امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو پانچویں صدی میں

حضرات اہل سنت وجماعت کے دین کے مجدد ہیں اور جن کی تعریف و توصیف
میں علماء اہل سنت یہاں تک ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر بعد جناب رسول خدا
کے کوئی نبی ہوتا تو وہ امام غزالی ہوتا اور جن کی تصنیفات سے بقول علماء واکابر
اہل سنت ثبوت اون کے حجت کا ہوتا ہے۔ ایسے عالم متبحر جامع معقول
ومنقول ومحدث مقبول کا ایک قول یہاں اُن کی توثیق لکھتے ہوئے مجھے یاد
آیا ہے لہذا بمناسبت مقام درج کرتا ہوں قابل غور ہے جناب آیۃ اللہ
فی العلمین رضی اللہ عنہ مجلد سوم حدیث غدیر کے صفحہ ۲۴۴ میں فرماتے
ہیں چنانچہ محمد بن محمد الغزالی در سر العالمین وکشف ما فی الدارین کہ دو تا نسخہ عتیقہ
آن پیش نظر آثم حاضر ست می فرماید اختلف العلماءُ فی ترتیب الخلافۃ
وتحصیلہا لمن آل امرہا الیہ فمنہم من زعم انّہا بالنص و
دلیلہم فی المسئلۃ قولہ تعالیٰ قل للمخلفین من الاعراب ستدعون
الی قومٍ اولی باسٍ شدیدٍ تقاتلونہم او یسلمون فان تطیعوا یؤتکم اللہ
اجرًا حسنًا وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم اللہ عذابًا الیمًا وقد
دعاہم ابوبکر رضی اللہ عنہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی الطاعۃ فاجابوہ وقال بعض المفسرین فی قولہ تعالیٰ واذا اسرّ النبی
الی بعض ازواجہ حدیثًا قال فی الحدیث ان اباک ہو الخلیفۃ
من بعدی یا حمیراء۔ وقالت امراۃ اذا فقدناک فالی من نرجع فاشار
الی ابی بکر۔ ولانہ امّ المسلمین علی بقاء رسول اللہ والامامۃ عماد الدین
ہذا جملۃ ما یتعلق بہ القائلون بالنصوص ثم تاولوا وقالوا لو کان

علی اول الخلفاء لا نسب علیهم ذیل الفناء ولهریا توبفتوح ولا مناقب ولا یقدح فی کونه رابعاً کما لا یقدح فی نبوة رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان اخیراً والذین عدلوا عن هذا الطریق زعموا ان هذا وما تعلق به فاسد وتاویل بارد وعلی زعمکم وتحکم الهوی بینکم وقد وقع المیراث فی الخلافة والاحکام مثل داؤد و زکریا وسلیمان ویحیی قالوا کان لانه واجبه ثمن الخلافة فبهذا تعلقوا وهذا باطل اذ لو کان المیراث لکان العباس اولی لکن اسفرت الحجة وجهها واجمع الجماهیر علی متن الحدیث من خطبته فی یوم غدیرخم باتفاق الجمیع وهو یقول من کنت مولاه فعلی مولاه فقال عمر بخ بخ یا ابا الحسن لقد اصبحت مولائی ومولا کل مومن ومومنة فهذا التسلیم ورضیٰ وتحکیم ثم بعد هذا غلب الهوی لحب الریاسة وحمل عمود الخلافة وعقود البنود وخفقان الهوی فی قعقعة الرایات واشتباك ازدحام الخیول وفتح الامصار سقاهم کاس الهوی فعادوا الی الخلاف الاول فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمناً قلیلاً فبئس ما یشترون ۵ اگر حضرات اہل سنت بعد ملاحظہ این عبارت حجة الاسلام سرہائے خود را بسنگ خارا زنند و زمین وآسمان بہم کنند نمی توانند کہ در تاویل و توجیہ آن حرفے زنند کہ ازان بصراحت تمام ظاہرست کہ حدیث غدیر حجت واضحہ و برہان مسفرست وجمہور انام بران اتفاق دارند ونص ست بر خلافت جناب امیر المومنین علیہ السلام

وابن الخطاب کہ تہنیت آنجناب نمودہ تسلیم ورضا بخلافت آن جناب کردہ برخود
حاکم ساختہ وبعد آن غالب گردید ہوی بہ سبب حب ریاست وحمل عمود خلافت
وعقود بنود وخفقان ہوے در قعقعہ رایات واشتباک ازدحام خیول وفتح امصار
نوشانید اوشان را کاس ہوی پس عود کردند بسوے خلاف اول پس انداختند
این تسلیم ورضا وتحکیم را پس پشتہاے خود واشتراکردند بان ثمن قلیل پس بدست
اوچہ می خرند۔ بحیرتم کہ چگونہ بعد این تصریح صریح امام الانام وحجۃ الاسلام ومایۂ
مباہات سرور رسل کرام بر انبیاے عظام کما ینبغی خیال محال قیل وقال در
نص نمودن جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بر امامت جناب امیر المومنین
علیہ السلام در سر خواہند کرد وبعد چنین شگرف کاری علو حق چسان ہوس ابطال
استدلال اہل حق بحدیث غدیر بخاطر خواہند آورد۔ عجب کہ خود بادئے شبہات ووساوس
واسخف توہمات وہواجس تشبث کنند واز اہل حق چنین حرف مسکت ومفحم
بسمع اصغا نشنوند۔ اس عبارت متین وتقریر رزین وتحریر رصین کے بعد تذکرۂ
خواص الامہ تصنیف سبط ابن الجوزی سے عبارت مذکورہ مندرجۂ سر العالمین
بھر نقل فرمائی ہے پھر اس امر کو بڑی زور شور سے ثابت کیا ہے کہ کتاب سر العالمین
امام ابو حامد غزالی صاحب کی تصنیفات میں سے ہے۔ اگر شک ہو یا تفصیل اس
مضمون کی دیکھنا چاہو تو حصہ سوم حدیث غدیر میں ملاحظہ فرمائے۔ امام غزالی
صاحب کی عبارت مذکورہ کا ماحصل جو اس حقیر سراپا تقصیر نے ایک ایک قصیدہ
غدیریہ میں بمدح جناب امیر کل امیر ومولای ہر صغیر وکبیر وزیر حضرت بشیر و
نذیر صلوۃ اللہ علیہما واولادھما اصحاب التطہیر لکھا ہے بجائے

ترجمہ ادس کا وارد کرنا کافی ہوگا۔

اشعار قصیدہ غدیریہ درباب ترجمہ کلام امام غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خم میں احمد نے کیا اپنا وصی حیدر کو
کیسے تاکید سے از حکم خدائے علّام

اس خبر سے نہیں انکار کسی نے بھی کیا
شاہ صاحب کو یہ ہے معنی مولیٰ میں کلام

لیک حسان جو مداح رسول اللہ تھا
ادسنے مولیٰ کے کئی معنی ہیں ہادی و امام

اور سوا اس کے عماید نے ہے مانا اسکو
یعنی اولیٰ بہ تصرف ہے یہاں اس سے مرام

گر ہو انصاف تو مولا کی وصایت اس سے
واضح و روشن و ثابت ہے نہیں ہمیں کلام

دیکھو غزالی نے کسطرح سے تصدیق ہے کی
یعنی ہے مان لیا اسکو کہ حق ہے یہ تمام

یعنی کہتا ہے کہ بیشک کہا احمد نے وصی
خم میں حیدر کو بارشاد خدائے منعام

خطبۂ خم سے کسی شخص کو انکار نہیں
اس خبر پر ہیں جماہیر ہوئے جمع تمام

پس عمر نے کہا حیدر سے مبارک تمکو
اہل ایمان کے مولا ہوے پایا یہ مقام

انہیں کچھ شک نہیں تسلیم و رضا پر یعنی
دیکھ لو حضرت ثانی کا یہ ہے قول تمام

بعد احمد ہوے یہ حرص صحابہ کو مگر
پیچھے ہو خفق نعال ور ہوں آگے اعلام

حرص غالب ہوئی اور عود کیا سو خلاف
کہ بھلا بیٹی نبی اور خدا کے احکام

مست کاسات ہوا نے کیا اونکو ایسا
کہ پس پشت دے ڈال رضا کی وہ کلام

دولت دین کو کھو کر لیا دنیا کو خرید
کیا بری شے تھے جو لے ہاتھ سے دیکر اسلام

انتہی ما حصل عبارات غزالی

مضمون دیگر ثابت از روضۃ الصفا وغیرہ

حکم حضرت نے دیا بیٹھیں علی خیمہ میں
اسطرح دیجئے جب سارے مبارکبادی
تہنیت تم بھی دو سب جاکے علی کو اسپر
ایسی تاکیدیں کیں حضرت نے کہ اس سے بڑھکر
اور صحابہ میں سے ہر ایک ہی جاکے سلام
اپنے ازواج کو بھیجا یہ پیمبر نے پیام
کہ کیا بعد میرے اسکو ہے خالق نے امام
اور کیا ہوتا امامت کے لئے استحکام

اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

اور واضح ہو کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جو کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے صحابی اور مداح اور آنحضرت کے شاعر تھے اونہوں نے بحکم جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب اس واقعہ کو نظم کیا ہے اور قصیدہ غرّا بمدح جناب علی مرتضےؑ تصنیف کرکے اوسی وقت جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ کے سامنے پڑھا ہے اوس قصیدہ میں اونہوں نے تصریح کردی ہے کہ مراد اس حدیث شریف سے امامت بلا فصل جناب امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کی ہے چند شعر اس قصیدہ غرّا میں سے یہ ہیں۔

ینادیھم یوم الغدیر نبیھم
بخم فاسمع بالنبیّ منادیا
وقال فمن مولاکم و ولیکم
فقالوا ولم یبدوا ھناک التعامیا
الٰھک مولانا وانت ولیّنا
ولم تلق منا فی الولایۃ عاصیا

فقال لہ قم یا علی فاننی	رضیتک من بعدی اماماً وھادیا
فمن کنت مولاہ فھذا ولیہ	فکونوا لہ انصار صدق موالیا
ھناک دعا اللھم وال ولیہ	وکن للذی عاد علیاً معادیا

پس مخفی نہ ہے کہ حافظ ابو بکر احمد بن موسیٰ بن مردویہ الاصفہانی اور ابونعیم احمد عبد اللہ الاصفہانی اور موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق ابو المؤید المعروف باخطب خوارزم اور ابو الفتح محمد بن علی بن ابراہیم النطنزی اور شمس الدین ابو المظفر یوسف بن قزعلی سبط ابن الجوزی۔ اور ابو عبد اللہ محمد بن یوسف الکنجی اور ابراہیم بن محمد بن المؤید الحموینی اور عبد الرحمن بن ابی بکر السیوطی وغیرہ علما و محدثین اہل سنت نے یہ اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے اپنی کتابوں میں درج فرمائے ہیں اور نیز اُن حضرات محدثین جلیل الاخطار واساطین عالی تبار ومحققین کبار نے بصراحت تمام تحریر فرمایا ہے کہ یہ اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے باجازت وحکم جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تصنیف کرکے مجمع عام میں سب کے سامنے پڑھی۔ دیکھو مجلد دوم حدیث غدیر۔ پس اے حضرات ناظرین انصاف سے سوچو کہ حسان بن ثابت کے اس شعر سے بالخصوص صراحۃ جو ثابت ہوتا ہے۔ **شعر**

فقال لہ قم یا علی فاننی	رضیتک من بعدی اماماً وھادیا

اس سے بڑھکر تصریح اور نص کیا ہو سکتی ہے اس سے صاف صاف عیان اور ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خم غدیر میں جناب امیر المومنین علیہ السلام کو بعد اپنے اپنا جانشین اور خلیفہ اور خلفت

کے لئے امام اور ہادی مقرر و معین فرمایا ہے اس شعر میں ایسے صاف طور پر تصریح ہے کہ بعد اس کے کسی قسم کا شبہہ اور شک باقی نہیں رہ سکتا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حسان بن ثابت جو کہ عرب اور اہل زبان بلکہ فصحاء عرب میں منتخب اور اعلا درجے کے شاعر و زباندان تھے اونھوں نے مولیٰ کے معنی اس حدیث شریف میں ہادی اور امام کے سمجھے ہیں اب ہماری عقل حیران ہے کہ منکرین ہندوستان میں پیدا ہو کر صرف دہلی ہی کی چار دیواری مین ساری عمر رہکر حسان بن ثابت کے برابر عربی کی زباندان کیونکر ہو گی۔

تقریر درباب معنی مولیٰ

واضح ہو کہ مولیٰ کے معنی اولیٰ بالتصرف کے عرب میں شایع اور مشہور والسنۂ خواص و عوام پر مذکور ہیں جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ مجلد دویم حدیث غدیر کے صفحہ ۲۴۶ میں فرماتے ہیں کہ کسی نے اہل عربیت مین سے یہ نہیں کہا کہ مولے بمعنی اولیٰ نہین آتا مولیٰ بمعنی اولیٰ سے انکار کرنا بعینہ ایسا ہے کہ کوئی کہے کہ عربی زبان مین قول کے معنی کہنے کے نہین ہیں پھر جناب ممدوح مرحوم نے اون علماء و محدثین کے نام تحریر فرمائے ہیں جنھون نے مولیٰ کے معنی اولے لکھے ہیں وہ بیالیس عالم ہین پھر اون بیالیس عالمون کی کتابون کی عبارتین اس امر کی تصدیق کیواسطے نقل فرمائی ہیں اور صفحہ ۲۴۶ سے صفحہ ۳۷۵ تک اس دعوے کو مدلل اور مبرہن کیا ہے یہان تک کہ صفحہ ۴۸۴ و صفحہ ۴۹۳ میں یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ حضرات شیخین یعنی حضرت

ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی اس حدیث شریف میں مولے کے معنی اولیٰ ہی سمجھے ہیں دیکھو مجلد دویم حدیث غدیر یعنی حصہ سوم حضرات ناظرین مجکو اس مقام پر پہونچکر اپنی ایک سرگذشت یاد آگئی - اوس کا عرض کرنا خالی از لطف نہوگا - ۱۲۹۰ھ میں جب یہ احقر الانام ہائی اسکول گجرات پنجاب مین مدرس اول عربی اور فارسی کے لئے مقرر تھا تو اُن ایام میں وہان کے حضرات احناف واہل حدیث اکثر آپسمین مسائل جزیہ فروعیہ میں بحث و مباحثہ کیا کرتے تھے اور اکثر اوقات ہر دو فریق اپنی بحث مین مجکو حکم مقرر کرتے تھے چنانچہ کئی دفعہ اس حقیر نے اون دو فریق مین محاکمہ تحریراً و تقریراً کیا ایک روز میرے ہی مکان پر جلسہ مباحثہ قرار پایا اور دونو فریق جمع ہوئے اور مجھے جانبین نے اپنی اپنی طرف سے منصف مان لیا بعد ختم ہونے بحث کے جب مولوی فخر الدین صاحب سرگروہ حضرات احناف مع اپنے گروہ کے تشریف لیگئے اور مولوی شیخ محمد صاحب سرگروہ اہل حدیث شاگرد رشید مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے معہ اپنے گروہ و تلامذہ کے میرے پاس بیٹھے تھے مین نے اون سے عرض کیا کہ آپکے ہاں کی تو بحث ختم ہو چکی آئیے اب ہم اور آپ بحث کرین اونہون نے فرمایا کس مسئلہ مین میں نے عرض کیا جس مسئلہ میں آپ چاہیں اونہون نے کہا کہ اچھا آپ امامت جناب علی مرتضےٰ علیہ السلام کی بہ نص صریح ثابت کر دین مینے حدیث من کنت مولاہ فہذا علیٌّ مولاہ الخ پڑہی اونہون نے فرمایا بیشک یہ حدیث صحیح اور متواتر ہے ہم اسکو تسلیم کرتے ہیں لیکن مولے کے معنی اولےٰ بالتصرف و مالک کے ثابت کر دیجئے تو ابھی میں شیعہ ہوتا ہون

اور اپنے مذہب سے ابھی دست بردار ہوتا ہوں۔ میں نے کہا کہ پہلے آپ ایک عالم
کے قول کو معین کریں جو آپ کے نزدیک مسلم الثبوت ہو۔ میں اُس عالم کا نام
لیجئے اور مقرر فرمائیے کہ ہم فلان عالم و محدث کے قول کو قبول کرینگے تاکہ
ایسا نہو کہ جس عالم و محدث کا قول مین اپنے دعوے کی تصدیق میں پیش کروں
آپ کہدیں کہ ہم اُنکا قول نہین مانتے۔ اونہون نے کہا کہ اسماعیل بخاری کے
قول کو ہم تسلیم کرینگے مین نے فوراً مجلد دوم حدیث غدیر میں سے صفحہ ۳۶۶
نکال کر اون کے سامنے پیش کیا جب مولوی صاحب موصوف نے یہ
عبارت پڑہی قال البخاری فی صحیحہ فی کتاب التفسیر باب قولہ
ولکل جعلنا موالی مما ترک الولدان والاقربون الآیہ وقال
معمر موالی اولیاء والذین عاقدت ایمانکم ھو مولی الیمین و
ھو الحلیف والمولی ایضاً ابن العم والمنعم المعتق والمولی المعتق
والمولی الملیک^ل والمولی مولی فی الدین۔ تو رنگ اون کے چہرہ کا
بالکل اوڑ گیا اور متغیر ہو گیا اور ایسے مبہوت ہوے کہ کچھ جواب نہ دے سکتے تھے
بلکہ دو گھنٹہ تک ایک عجیب حالت مین رہے گویا مبہوت و مسکوت تھے مطلق
نہ بولتے تھے آخر کار کہا کہ اب نماز عصر پڑھنا چاہتا ہون مین نے کہا یہان
جماعت کراؤ اور نماز پڑھو خلاصہ یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف نماز سے
فارغ ہو کر بمنت و سماجت ہم سے رخصت ہوے اگرچہ ظاہر میں مولوی صاحب

---

^ل یعنی مالک و اولی بتصرف ۱۲ زائر

ممدوح نے اپنے مذہب کو جیسا کہ وعدہ کیا تھا اوس وعدہ کے موافق ترک تو نہ کیا لیکن اوس دن سے اونکو مجھسے ایک گونہ ولی الفت ہو گئی یہانتک اونہوں نے پھر اپنی وعظ مین لوگوں کو میرے وعظ میں شامل ہونے کی ترغیب دی اور کہا کہ اوس کے وعظ اور مجالس میں جایا کرو جو کچھ وہ فضائل اہل بیت بیان کرتا ہے وہ ہماری کتابون سے بیان کرتا ہے اور اوس کے وعظ کا سُننا نہایت ثواب ہے اس بناپر ۱۲۹۹ھ کی محرم کی مجالس مین اکثر لوگ اہل حدیث واحناف شہر کے میرے وعظ سننے کے لئے جمع ہوتے رہے یہان تک اسی محرم میں چند لوگ مستبصر بھی ہوئے فالحمد للہ علی ذلک پھر جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے حدیث غدیر مین بجائے لفظ مولی لفظ ولی وارد ہونے کے دلائل بہت سے تحریر کئے ہیں۔ پھر جناب ممدوح مرحوم نے مجلد دوم حدیث غدیر کے صفحہ ۴۶۹ مین اہل سنت کے بائیس ۲۲ محدثین وعلماء معتمدین کے نام لکھے ہیں جنہون نے واقعہ غدیر خم میں ایہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ الخ کا نازل ہونا اپنی اپنی کتابون مین مندرج کیا ہے پھر اون سب علماء کی عبارتین نقل فرمائی ہیں پھر ثبوت اس امر کا تحریر فرمایا ہے کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ عہد باندھ چکے اور مولائت امیر المومنین علیہ السلام کی بیان فرما چکے تو اُسوقت آیہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً

۱ حدیث غدیر مین بجای لفظ مولی لفظ ولی کا ورود۔ ۲ واقعہ غدیر خم مین آیہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک کا نازل ہونا۔ ۳ امیر المومنین علیہ السلام کو خلیفہ کر چکے بعد آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کا نازل ہونا

نازل ہوئی اس امر کا ثبوت صفحہ ۴۸ تا ۵۷ تک کیا ہے پھر دلیل سوم میں اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے صفحہ ۵۹ تا ۶۰ تک بدلائل ثابت و مبرہن کیے ہیں اور دلیل چہارم میں یہ اشعار قیس بن سعد بن عبادہ کے (جو اصحاب کبار میں سے ہیں) یوں تحریر فرمائی ہیں۔ کہ علامہ ابو المظفر یوسف بن قزعلی جن کو رشید الدین خان صاحب دہلوی نے اپنے ایضاح میں ائمہ دین و قدمائے معتمدین اہل سنت میں سے مانا ہے تذکرہ خواص الامہ میں لکھتے ہیں قال قیس بن سعد بن عبادہ الانصاری وانشدھا بین یدی علی بصفین۔ قلت لما بغی العدو علینا۔ حسبنا ربنا ونعم الوکیل۔ و علیٌّ امامنا و امام۔ لسوانا اتی بہ التنزیل۔ یوم قال النبی من کنت مولاہ فھذا مولاہ خطبٌ جلیلٌ۔ انما قالہ النبی علی الامۃ۔ حتمٌ ما فیہ قالٌ وقیلٌ۔

پس ان اشعار متانت آثار سے ظاہر و آشکار ہو گیا کہ حدیث غدیر سے امامت اور امارت جناب حیدر کرار کی مراد ہے ماحصل ان اشعار کا یہ ہے کہ قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین اوس کے اور سوائے اوس کے سب کے امام ہیں۔ اور قرآن شریف میں اس جناب کی امامت کا حکم نازل ہوا ہے جبدن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے حدیث من کنت مولاہ ارشاد فرمائی تھی اور یہ ارشاد ہدایت بنیاد جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ کا بہت بڑا عظیم الشان امر ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے کل امت پر علی علیہ السلام کا امام ہونا مقرر فرمایا ہے۔ آمین

اشعار قیس بن سعد بن عبادہ۔

کچھ قیل وقال کی گنجایش نہیں ہے ان اشعار سے استدلال کرنے کے بعد قیس بن سعد بن عبادہ کی توثیق اور مدح ابن عبد البر کی استیعاب اور ابن اثیر جزری کی اسد الغابہ اور ابن حجر عسقلانی کے اصابہ فی تمیز الصحابہ سے تحریر فرمائی ہے۔

اشعار جناب امیر المومنین علیہ السلام کے مع اُس شرح کے جو میبذی نے کی ہے

پھر فرماتے ہیں دلیل نہم از دلائل واضحہ و براہین لائحہ بر ارادہ امامت و خلافت از حدیث غدیر آن ست کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام تصریح فرمودہ بآنکہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آن حضرت را امام گردانیدہ و باین معنی بغدیر خم خبر دادہ۔ اس کے بعد ملا حسین میبذی کی وہ عبارت جناب آیۃ اللہ فی العلمین مرحوم نے نقل فرمائی ہے۔ جس میں اونہون نے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے دیوان کی تعریف و توصیف کی ہے پھر حضرت کے یہ اشعار نقل کیئے ہیں۔ اشعار

لقد علم الاناس بان سھمی	من الاسلام یفضل کل سھمی
واحمد النبی اخی وصھری	علیہ اللہ صلے وابن عمی
وانی قائد للناس طراً	الی الاسلام من عرب وعجم
وقاتل کل صند ید رئیس	وجبار من الکفار ضخم

وفی القرآن الزمهم ولائی	واوجب طاعتی فرضا بعزمی
کما هارون من موسی اخوه	کذاک انا اخوه وذاک اسمی
لذلک اقامنی لهم اماما	واخبرهم به بغدیر خم
فمن منکم یعادلنی بسهمی	واسلامی وسابقتی ورحمی
فویل ثم ویل ثم ویل	لمن یلقی الاله غدا بظلمی
وویل ثم ویل ثم ویل	لجاحد طاعتی ومرید هضمی
وویل للذی یشقی سفاها	یرید علای من غیر جرمی

پھر فرماتے ہیں- ازین اشعار کرامت شعار بکمال صراحت واضح وظاہر ست کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام بعد بیان افضلیت خود وبیان سوق آنجناب جمیع مردم را بسوے اسلام وثبوت ایجاب طاعت واتباع آنحضرت در قرآن شریف بقول خود ولذاک اقامنی الخ مبین فرمودہ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنحضرت را در روز غدیر امام وپیشواے خلق ساختہ ومردم را باین معنی خبر دادہ الخ پھر جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتے ہیں میر حسین میبذی در فواتح بشرح این اشعار گفتہ- مباہات بقرابت نبی ومفاخرت بر مردم اجنبی-

اشعار

لقد علم الاناس بان سهمی	من الاسلام یفضل کل سهم
واحمد النبی اخی وصهری	علیه الله صلی وابن عمی
وانی قائد للناس طرا	الی الاسلام من عرب وعجم
وقاتل کل ضد یدئیس	وجبار من الکفار ضخم

صهم الله سازت والعراب بالضم خلاف العجم والعرب ن احد
مثل العجم والعجم وضدایں بکسر بهتر و ضخم بزرگ و در بعض
نسخ بجای من الکفار من الاسلام می فرماید هر آئینه بحقیقت دانند مردم
که بخش من از اسلام افزون می آید بر هر بخشی و احمد پیغمبر برادر من و پدر زن منست
برو خدا درود فرستاد و پسر برادر پدر من ست و بدرستیکه من کشنده ام مردم
راهمه بسوے اسلام از عرب و عجم و کشنده هر مهتر سردارم و سرکش از کافران بزرگ

از خلق جهان پایه من بیشتر ست	در علم و عمل مایه من بیشتر ست
جاهل که ز بخت بد بگیرد خویش	در دیده او خنجر من نیشتر ست
وفی القرآن الزمهم ولائی	واوجب طاعتی فرضاً بعزم
کما هارون من موسی اخوه	لذاك انا اخوه وذاك اسمی
لذاك اقامنی لهم اماماً	واخبرهم بها بغدیر خم
فمن منکم یعادلنی بسهمی	واسلامی وسابقتی ورحمی

امامت پیشوا اے - وامام پیشوا وغدیر آب گیر در دشت - و خم بضم موضعی ست
میان مکه و مدینه بجحفه بتقدیم جیم مضمومه که میقات اهل شام است
ومعادله با چیزے برابر آمدن ویقال له سابقة فی هذا الامر اذا اسبق
الناس الیه ودر بعضے نسخ بجاے بعزم بزعم می فرماید - در قرآن لازم گردانید
ایشان را دوستئ من و وجب کرد فرمانبرداری مرا فرض یا ال بر کار نهادن -
چنانچه هارون از موسی برادر او بود همچنین من برادرم وایں نام من ست براے
آن بر پا داشت مرا براے ایشان پیشوا وخبر داد ایشان را بان غدیر

خم پس کیست از شما که برابر باشد مرا بخشش من و اسلام من و پیشی من و خویشی
من - ای مهر تو بر تمام عالم شده قرض در ذمه همت ست احسان تو قرض بی مهر
تو حق نمی کند هیچ قبول روزی که رسد نامهٔ اعمال بعرض

حکایت

امام احمد از براء ابن عازب و زید بن ارقم روایت کند که چون حضرت مقدس نبوی
صلوٰة الله و سلامه علیه در وقت مراجعت از حج بغدیر خم نزول فرمود دست
مرتضی علی را بگرفت و گفت الستم تعلمون انی اولیٰ بالمومنین من
انفسهم گفتند آری فرمود الستم تعلمون انی اولیٰ بکل مومن من نفسه
گفتند آری گفت اللهم من کنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من
والاه و عاد من عاداه پس عمر او را دید و گفت هنیئاً یا ابن طالب اصبحت
وامسیت مولی کل مومن و مومنة - و ثعلبی روایت کند که پیغمبر این سخن
بعد ازان فرمود که یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم
تفعل فما بلغت رسالته نازل شد و پیشتر ازین ایه و لیکم الله و رسوله
والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰة و یوتون الزکوٰة و هم راکعون
نازل شده بود در شان امیر المومنین علی رضی الله عنه در وقتی که در نماز خاتم
خود را بسائل داده بود چنانچه مفسران همه برین اتفاق دارند و حضرت نبی صلی الله
علیه و آله و سلم مضمون آنرا باامت نرسانیده بود چون حضرت نبی صلی الله علیه و آله
وسلم از حجة الوداع بازگشته بموضع غدیر خم رسید یا ایها الرسول بلغ ما انزل
الیک من ربک فان لم تفعل فما بلغت رسالته نازل شد و بر اهل توفیق پوشیده
نیست که ایه النبی اولی بالمومنین من انفسهم و ازواجه امهاتهم و اولو الارحام

بعضهم اولی ببعض فی کتاب الله تا آیم این حدیث ست والله اعلم۔

اشعار

فویلٌ ثم ویلٌ ثم ویلٌ	لمن یلقی الاله غدا البطلی
وویلٌ ثم ویلٌ ثم ویلٌ	لجاحد طاعتی ومزیل هضمی
وویلٌ للذی یشقی سفاهًا	یرید عداوتی من غیر جرمی

هفتم چیزے از حق کسے کم کردن وجرم گناه می فرماید پس واے پس واے
مر انکار کننده فرمانبرداری مرا وخواهنده کم کردن حق مرا وواے مر انکس را که بدبخت
شود از بیخردی خواهد دشمنی مرا بے گناه۔ اشعار

هر آنکه نگشت واقف از حال نبیؐ	یکرنگ نه شد ز جهل با آل نبیؐ
گر فضل علی خود نتوانی دانست	باید که کنی فهم ز اقوال نبیؐ

حکایت

امام علی بن احمد واحدی از ابو هریره روایت کند که مرتضے علی این ابیات را
در حضور امیر المومنین ابو بکر و عثمان و طلحه و زبیر و فضل بن عباس و عمار و
عبد الرحمن و ابو ذر و مقداد و سلمان و عبد الله بن مسعود رضے الله عنهم فرمود انتهی

تقریر جناب اٰیة الله فی العٰلمین بعد نقل اشعار جناب امیر المومنین علیه السلام

متعجب نماند که این اشعار اعجاز آثار امام ابرار علیه الآف سلام الملک الغفار علاوه

برانکه دلالت دارد بر اینکه جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در واقعہ غدیر خم حضرت امیر المومنین علیہ السلام را امام انام گردانیدہ بوجوہ دیگر نیز دلالت صریحہ دارد بر امامت وخلافت آن حضرت۔ اول آنکہ آنحضرت بقول خود لقد علم الاناس الخ تصریح صریح بثبوت افضلیت ذات قدسی صفات فرمودہ چہ فاضل بودن سهم آنجناب از اسلام بر ہر سهم دلیل قاطع افضلیت ذات معجز سمات ست ودافع ہر ریب ووهم کما لا یخفی علی من لہ اوتی قسطاً من الادراک والفهم دوم آنکہ قول آن حضرت وانی قائد للناس طراً الخ دلالت واضحہ دارد برآنکہ آنحضرت سبب اسلام جمیع مردم از عرب وعجم بودہ وظاہرست کہ ہرگاہ آنحضرت سبب اسلام جمیع مسلمین عرب وعجم باشد افضلیت آنحضرت از ہمہ کس کالشمس فی رابعۃ النہار متحقق وثابت خواہد شد وخرافات وتعصبات واختراعات متعصبین ومخالفین در خلق محامد ومدائح محیرہ عقول برائے اغیار باطل ومضمحل خواہد گردید۔ سوم آنکہ اختصاص آنحضرت بقتل صنادید ورؤساء کفار واستیصال جماعت کبار این اشرار کہ از قول آنحضرت وقاتل کل صندید الخ ہویدا وآشکارست نیز دلیل قاطع بر افضلیت آنحضرت است چہ از عمدہ اسباب استحکام دین مبین قتل کفار ومعاندین ست ولا یستراب فی ذلک الا من عقلہ افین ودینہ غبین متین وقد استهوتہ الشیاطین فهو لا یمیز السمین من الغث چہارم آنکہ قول آنحضرت شعر

وفی القرآن الزمهم ولائی	واوجب طاعتی فرضاً بعزم

دلالت صریحہ دارد برآنکہ حق تعالی ولاء واتباع وانقیاد آنحضرت را در قرآن شریف

بالقطع فرض و واجب فرموده پس ثابت شد که آنحضرت بنص قرآن شریف واجب الاطاعة و لازم الاتباع ست پس امامت و خلافت آنحضرت به نص قرآن شریف ثابت شد چه هر که واجب الاطاعت است امامست چنانچه خود شاه صاحب در همین باب کما سبق فرموده اند و هر که واجب الاطاعة بود امام ست انتهی. پنجم آنکه قول آنحضرت فمن منکر یعادلنی الخ صریحست در آنکه کسی از اصحاب مساوی و معادل و مشابه و مماثل آنحضرت در سهم و اسلام و سابقه و رحم نبود و کل ذلک دلیل الافضلیة و الارجحیة کما هو متیقن عند من له ادنی بصیرة و المعیة. و چون به روایت واحدی ثابت شد که این اشعار را جناب امیر المومنین علیه السلام بحضور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ و امثال شان فرموده بطلان مزعوم اهل سنت که جناب امیر المومنین عو بحدیث غدیر استدلال و احتجاج بر امامت خود نفرموده بکمال وضوح و ظهور رسید و ظاهر و لائح گردید که جناب امیر المومنین علیه السلام حضرات ثلاثه و امثال ایشان را باثبات امامت خود بر ایشان و غیر ایشان از حدیث مفحم و محجوج ساخته مقام شبهه و ارتیاب برای منکرین و جاحدین نگذاشته. انتهی کلامه اعلی الله مقامه اس عبارت کے بعد جناب مرحوم نے میر حسین میبذی کی توثیق تحریر فرمائی ہے

خلاصہ دلیل ششم از جملہ دلایل حدیث غدیر مندرجہ عبقات الانوار

مجلد سوم حصہ چہارم کے صفحہ اول پہ دلیل ششم میں جناب مرحوم نے اس امر

کو ثابت کرنا شروع کیا ہے کہ آیہ سال سائلٌ بعذاب واقع للکافرین
لیس لہ دافع حارث بن نعمان فہری کے حق میں نازل ہوئی ہے کیونکہ اوس نے
مولای مومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی مولایت سے
کراہت ظاہر کرکے خود معذب ہونے کی درخواست خداوند قہار سے کی اور
معذب ہوا پس یہ امر اسپر دلیل قاطع و برہان ساطع ہے کہ جناب سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ الطاہرین نے بحکم جناب رب العلمین اس حدیث شریف کے
ارشاد سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا خلیفہ اور جانشین بالحتم والیقین
مقرر و معین فرمایا ہے اور نزول آیہ سال سائلٌ بعذاب واقع الخ کا حارث
بن نعمان فہری کے حق میں اٹھارہ عالم و محدث اہل سنت کے اپنی اپنی کتابون
میں روایت کرتے ہیں جناب مرحوم نے حصہ چہارم کے صفحہ اول سے صفحہ
۱۲ تک اون کل روایات کو مع دلائل و براہین و مدایح محدثین مذکورین تحریر
فرمایا ہے ایک روایت اون مین سے یہ احقر الانام بھی اس رسالہ مین درج
کرتا ہے تاکہ اس رسالہ میں بھی یہ دعویٰ مدلل ہو جائے۔ پس واضح ہو کہ ابو
اسحاق احمد بن محمد بن ابراہیم الثعلبی اپنی تفسیر مسمے بالکشف والبیان عن تفسیر القرآن
میں لکھتے ہیں سئل سفیان بن عیینہ عن قول اللہ عز وجل سال سائل
فیمن نزلت فقال لقد سالتنی عن مسالہ ما سالنی عنہا احدٌ قبلک حدثنی
ابی عن جعفر بن محمد عن آبایہ لما کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
بغدیر خم نادی الناس فاجتمعوا فاخذ بید علی بن ابی طالب
فقال من کنت مولاہ فعلی مولاہ فشاع ذلک وطار فی البلاد فبلغ

ذلک الحارث بن النعمان الفہری فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ناقۃ حتی اتی الابطح فنزل عن ناقتہ فاناخہا وعقلہا ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی ملاء من اصحابہ فقال یا محمد امرتنا عن اللہ ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصلی خمساً فقبلناہ منک وامرتنا بالزکوۃ فقبلناہ منک وامرتنا ان نصوم شہر رمضان فقبلناہ منک وامرتنا بالحج فقبلناہ ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک ففضلتہ علینا وقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شیٔ منک ام من اللہ عز وجل فقال صلی اللہ علیہ وسلم والذی لا الہ الا ہو ان ہذا من اللہ فولی الحارث بن النعمان یرید راحلتہ وہو یقول اللہم ان کان ما یقول محمد حقاً فامطر علینا حجارۃ من السماء او ائتنا بعذاب الیم فما وصل الیہا حتی رماہ اللہ بحجر فسقط علی ہامتہ وخرج من دبرہ فقتلہ وانزل اللہ عز وجل سال سائل بعذاب واقع للکافرین لیس لہ دافع۔ ترجمہ

اس روایت کا احقر الانام کے قصیدہ غدیریہ سے جو آگے چلکر وارد کیا جائے گا منکشف ہو جائے گا۔ مخفی نرہے کہ ابن تیمیہ نے اپنے بے سمجھے اور لاعلمی یا تعصب دہٹ دہرمی سے اس روایت پر چند اعتراض کئے ہیں جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ وارضاہ نے ابن تیمیہ کے اعتراضات نقل فرماکر پہلے توثیق ثعلبی کی لکھی ہے اور اوس کی تفسیر کا اہل سنت کے نزدیک معتمد ہونا بڑے زور شور سے ثابت کیا ہے پھر سفیان بن عیینہ مفسر و محدث کے (جو اس

روایت کے راوی ہیں) توثیق بالیغ وجوہ کی ہے اوس کے بعد ابن تیمیہ کے اعتراضات کے جوابات دندان شکن ارشاد فرمائے ہیں یہانتک کہ ایک ایک اعتراض کے کئی کئی جواب مسکت تحریر فرمائے ہیں اور یہ امر ثابت اور روشن کردیا ہے کہ ابن تیمیہ کے اعتراضات بے سمجھے اور لاعلمی کی وجہ سے یا عداوت اور تعصب کی راہ سے ہیں پس قدرے قلیل اون اجوبہ مسکتہ میں سے مع اعتراضات مذکورہ یہان وارد کرتا ہوں تاکہ ناظرین کی تسلی ہوجائے۔ جو صاحب کل جوابات مذکورہ کو دیکھنا چاہیں وہ حدیث غدیر کی مجلد سوم حصہ چہارم مین ملاحظہ فرمائیں۔

جوابات اعتراضات ابن تیمیہ بر روایت تعذیب جارث بن نعمان فہری

پس واضح ہو کہ ابن تیمیہ کا پہلا اعتراض یہ ہے کہ اس روایت مین ابطح کا ذکر ہے اور ابطح خاص مکہ میں ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کی مولایت کے بیان کرنے کا واقعہ ۱۸ ذالحجۃ الحرام سنہ حجۃ الوداع کو بمقام غدیر خم واقع ہوا ہے اور اس واقعہ کے بعد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں تشریف نہیں لیگئے۔ جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ ابن تیمیہ ابطح کے معنی نہیں سمجھا دیکھو ابونصر جوہری صحاح میں لکھتا ہے الابطح مسیل واسع فیہ دقاق الحصی والجمع الاباطح والبطاح ایضا غیر قیاس قال الاصمعی

بطاح بطح کما یقال عوام وعوم حکاہ ابو عبیدہ والبطیحۃ والبطحا مثل الابطح ومنہ بطحا مکہ یعنی ابطح میل وادی فراخ کو کہتے ہیں جس میں باریک باریک سنگریزہ ہوں اور جمع اوس کے اباطح اور بطاح علی غیر قیاس ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ابطح اور بطحا کسی جگہہ معین کا نام نہیں ہے بلکہ ہر ایک میل وادی یعنی خشک ندی کو ابطح وبطحا کہتے ہیں جہاں سنگریزہ باریک باریک ہوں مقولہ زائر جب مینہ برسے تو اس میں پانی آجائے ورنہ خشک ندی پڑی رہی جیساکہ موضع شاہپور علاقہ باٹودی کے متصل میل وادی مسمیٰ بصاجبی موجود ہے جوکہ سانبھر کی طرف سے آتی ہے اور علی ہذا القیاس ہزاروں جگہہ پر میل وادی موجود ہے اون ہر ایک کو ابطح اور بطحا کہہ سکتے ہیں یہ لفظ مکہ ہی کے میل وادی کے لیئے خاص نہیں ہے مدینہ کے قریب میں شام کی جانب کو بھی میل وادی موجود ہے اوسکو بھی ابطح کہتے ہیں اور مکہ کو ابطح اسی واسطے کہتے ہیں کہ وہاں میل وادی ہے ورنہ ابطح کا لفظ اعلام شخصیہ میں سے نہیں ہے یہ لفظ اسم جنس ہے جہاں میل وادی پائی جائیگی اوسی کو ابطح کہیں گے پس حضرات ناظرین اس بنا پر موضع شاہپور وکوٹ قاسم وغیرہ دیہات وقصبات کو بھی ابطح کہہ سکتے ہیں جہاں جہاں صاجبی ندی گزرتی ہے قاموس وصراح ومجمع البحرین وشرح دیوان ابن فارض وشرح قصیدہ بردہ۔ وشرح مختصر تلخیص المعانی وتاریخ یمینی[1] وشروح سبعہ معلقہ

---

[1] تاریخ یمینی مطبوعہ مطبع محمدی واقع لاہور کے صفحہ ۲۶۰ پر یہ عبارت خود اس حقیر نے دیکھی ہے ملاحظہ فرمائے قولہ فاتفق عند اقتحامہ تلک الدیار ان سقطت ثلوج لم یعہد قبلہا امثالہا فسدت مخارق تلک الجبال وسوت بین الاباطح والتلال الی اخرہ ۱۲ منہ قرب علی

وغیرہ کتب سے جناب مرحوم نے یہ امر ثابت کردیا ہے کہ ابطح خاص مکہ کا نام نہیں بلکہ اسم جنس ہے اور ملا حسین میبذی کی تحریر سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ ابطح مدینہ منورہ مین بھی ہے جسکو وادی عقیق بھی کہتے ہیں۔ اور نیز بدلائل متعددہ ثابت و مبرہن کردیا ہے کہ ابطح جناب امام حسین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے مقتل اور مشہد کو بھی کہتے ہیں حالانکہ اوس جناب کا مشہد عراق میں ہے اور مکہ سے بہت دور ہے اس سے ظاہر و آشکار ہوا کہ ابطح کا لفظ خاص مکہ ہی کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ عام ہے پس اعتراض مذکور بالکلیہ دور بلکہ ہباءً منثور ہوگیا۔ ابن تیمیہ کا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ سورہ سأل سائل مکی ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے تفاسیر وکتب اہل سنت سے بہت سی آیات کا مکرر وسہ کرر نازل ہونا ثابت کردیا ہے مثل سورۂ نحل کے اخیر کی آیتیں پہلے تو مکہ میں قبل از ہجرت نازل ہوئیں پھر جنگ احد میں بعد از ہجرت پھر فتح مکہ کے بعد نازل ہوئیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ یہ جو ابن تیمیہ نے گمان کیا ہے کہ یہ روایت صحیحہ اس وجہ سے غلط ہے کہ آیۃ اللھم ان کان ھذا ھو الحق من عندك الخ تو پہلے نازل ہوچکی تھی یہ اوسکا گمان اسلئے غلط ہے کہ اس روایت میں اس آیت کے نزول کا ہرگز ذکر نہیں اس روایت میں صرف اسی قدر مضمون مذکور ہے کہ جب حارث بن نعمان فہری نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا کہ اوس جناب نے خداوند تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ امر من عند اللہ ہے تو اوس نے منتقم حقیقی کی طرف خطاب کرکے کہا کہ الٰہی اگر محمد سچ کہتا ہے تو ہمارے اوپر آسمان سے پتھر برسا یا ہمکو عذاب دردناک میں مبتلا کر تو حارث نے بہ تقلید دیگر کفار کے یہ کلمہ زبان سے کہا جیسا کہ پہلے

کفار نے کہا تھا اللھم ان کان ھذا ھوالحق من عندک فامطر علینا حجارۃ
من السماء او ائتنا بعذاب الیم اس سے یہ ہرگز لازم نہین آتا کہ یہ آیت واذا
قالوا اللھم ان کان ھذا ھوالحق الخ اس واقعہ مین نازل ہوئی ہے اور
اگر اس روایت مین اس آیت کے نازل ہونے کا ذکر بھی ہوتا تو بھی یہ امر اس روایت
کے تکذیب پر دلالت نہیں کر سکتا تھا کیونکہ بہت سی آیات کا مکرر نازل ہونا حضرات
ایمہ اہل سنت کے نزدیک ثابت و متحقق ہے جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا اگر اس امر
کو حضرات اہل سنت قبول نہ کرینگے تو بہت سی روایات اون کی جھوٹی ہو جاوینگی
اور ایسے اعتراضات وارد ہون گے کہ اون سے پیچھا چھڑانا مشکل پڑیگا چوتھا اعتراض
ابن تیمیہ کا یہ ہے کہ حق تعالی نے اہل مکہ پر بہ سبب اس کے کہ جناب رسول خدا
اون میں تھے عذاب نازل نہین کیا باوجود اس کے کہ اونہون نے عذاب کا سوال
کیا تھا جواب اس کا یہ ہے کہ ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم علی الاطلاق
نفی تعذیب پر دلالت نہیں کرتا کیونکہ قرآن اور حدیث سے کفار پر عذاب کا واقع ہونا
ثابت ہے اسی آیت کے بعد جناب حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے وما لھم الا یعذبھم
اللہ وھم یصدون عن المسجد الحرام وما کانوا اولیاءہ ... وما کان صلوتھم عند البیت
الا مکاء وتصدیۃ فذوقوا العذاب بما کنتم تکفرون یہ آیت جو کہ ساتھ ہے
ما کان اللہ لیعذبھم کے ہے واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ کفار کو عذاب دیا
گیا اگر آیت اول میں مطلقاً تعذیب کی نفی ہوتی تو دونوں آیتون مین تناقض لازم آتا دیکھو
رازی تفسیر کبیر میں کہتا ہے ۔ قال تعالی وما لھم الا یعذبھم اللہ ۔ واعلم
انہ تعالی بیَّن فی الایۃ الاولی انہ لا یعذبھم ما دام الرسول فیھم

وذكر في هذه الآية انه يعذبهم اذا خرج الرسول من بينهم ثم اختلفوا
في هذا العذاب فقال بعضهم لحقهم هذا العذاب المتوعد به يوم
بدر وقيل بل يوم فتح مكه اس عبارت سے ظاہر ہے کہ نفی تعذیب کفار سے
اوسی وقت تک تہی کہ جب تک جناب رسول خدا اون میں موجود تھے پھر جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے علیحدہ ہونے کے بعد اُن کفار پر عذاب واقع ہوا
اور حارث پر جو عذاب نازل ہوا وہ بعد ہجرت کے ہی یعنی رسول خدا مکہ سے مدینہ
کو ہجرت کر چکے تھے۔ اور ابن تیمیہ نے جو آیت ما کان اللہ لیعذبہم وہم
یستغفرون اس مقام میں لکھی ہی پس اس آیت کو اس مقام سے بالکل کچھ
بھی ربط اور تعلق نہیں محض بے محل اور بیموقع ہے اس لئے کہ حارث میں استغفار
مفقود تھا اوسپر عذاب کا واقع ہونا جایز ہوا اس کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین
رضی اللہ عنہ نے وہ عبارات تفسیر رازی و دیگر کتب اہل سنت سے لکھی ہیں جن سے
ثابت ہوتا ہے کہ مانع تعذیب کفار یہ امر تہا کہ جناب باری عز اسمہ کو اس امر کا علم
حاصل تھا کہ اِن کفار کی اولاد میں مومنین پیدا ہونگے یا یہ کہ بعض اِن میں سے خود
ایمان لائیں گے اس لئے اونکو عذاب نہ دیا۔ مگر چونکہ حارث کی بابت یہ دونو جہتیں
مفقود تھیں لہذا اوس کو عذاب دینا جائز تہا اسواسطے جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ
نے اوس کو ہلاک کیا۔ اور یہ جو ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ اگر حارث پر عذاب واقع
ہوتا تو یہ ایک آیت اور نشانی ہوتی جیسا کہ قصۂ اصحاب فیل کا ہے اور بہت سی لوگ
اسکو نقل کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ صرف ایک شخص یعنی حارث بن نعمان کا
ہلاک ہونا ایک جماعت کثیر وانبوہ ذفیر یعنی اصحاب فیل کے ہلاک اور غارت ہونے

قیاس کرنا محض لغو اور بیہودہ خیال ہے کیونکہ انبوہ کثیر کا ہلاک ہونا تو بہت جلد متواتر ہو سکتا ہے اور ایک آدمی کے مارے جانے کی بہت لوگوں کو تو خبر ہی نہیں ہوتی اگر اسی قسم کا خیال کیا جائے تو بہت سے معجزات جناب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو حد تواتر کو نہیں پہونچے معاذ اللہ اونکا باطل ہونا لازم آئیگا دوسرا جواب یہ ہے کہ اصحاب فیل پر عذاب نازل ہونے کے قصہ کو کوئی چھپانیوالا نہ تھا اور اسکے پوشیدہ کرنے کی کسی کو ضرورت نہ تھی کیونکہ کعبہ معظمہ سے کسی کو عداوت نہ تھی کہ کسی کو اسکی فضیلت کے پوشیدہ کرنے کی ضرورت نہ تھی برخلاف کعبۂ مکرمہ کے مولود مسعود وصی حبیب رب ودود قبلۂ ایمان وکعبۂ دین جناب امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے کہ اُن حضرت سے ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمیوں کو عناد شدید وبغض مزید تھا کما ھو ظاہر لا ستر فیہ اور حارث بن نعمان فہری کے معذب ہونے سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کے امامت کا پورا پورا ثبوت ہوتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام کے دشمن اوس جناب کی امامت کے دلائل کو بدل پوشیدہ کرنا چاہتے تھے پس حارث کے معذب ہونے کو چھپانے والے ہزاروں موجود تھے جو لوگ اہل بیت پیغمبر کے دشمن تھے بالخصوص جو لوگ جناب وصی برحق کی وصایت اور امامت سے منحرف تھے وہ سب لوگ اس واقعہ کے چھپانے والے تھے اور ظاہر ہے کہ کثرت سے وہی لوگ تھے پھر یہ امر حد تواتر کو کیونکر پہونچ سکتا تھا۔ اور ابن تیمیہ نے اس روایت کی سند کو جو منکر بتلایا ہے یہ اوسکا محض تعصب ہے کیونکہ ابن عیینہ نے جو کہ اہل سنت کے نزدیک نہایت ثقہ اور معتمد ہے اپنے باپ کے حوالہ سے آئمہ طاہرین علیہم السلام سے یہ روایت

نقل کی ہے اور ابن تیمیہ نے یہ جو کہا ہے کہ اس روایت سے حارث کا اسلام ثابت ہوتا ہے تو واضح ہو کہ جس طرح اس روایت سے حارث کا اسلام ثابت ہوتا ہے اوسی طرح اُس کا کفر اور ارتداد بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اوس نے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے حکم کو نہ مانا بلکہ کہا کہ الہی اگر محمد سچ کہتا ہے تو اُس شخص پر عذاب نازل کر اخیر میں ابن تیمیہ نے یہ جو کہا ہے کہ حارث ابن نعمان فہری کا نام صحابہ کی فہرست میں کہیں نہیں لکھا پس جواب اسکا یہ ہے کہ حارث بن نعمان فہری نے جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے سرتابی کی اور کافر ہوگیا اسلام سے اوسکو کچھ بہرہ باقی نرہا اسلام ظاہری اوسکا جو سابق میں بھی تھا وہ اس امر کا موجب نہیں ہوسکتا کہ وہ صحابہ میں داخل ہو کیونکہ صحابہ سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے اسلام پر انتقال کیا ہے مرتدین و کافرین صحابہ میں داخل نہیں ہیں یہاں سے معلوم ہوا کہ بیچارہ ابن تیمیہ صحابہ کے معنی اور صحابیت کی حدود تعریف بھی نہ جانتا تھا اس مضمون کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین اعلا اللہ مقامہ نے ابن حجر عسقلانی کی کتاب الاصابہ سے صحابہ کا ذکر لکھا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ ابن حجر عسقلانی نے صحابہ کے نام جمع کرنے میں بہت کچھ کوشش کی اور نہایت اہتمام کیا ہے لیکن باایں ہمہ سعی بلیغ کل صحابہ میں سے دسویں حصہ کے نام بھی جمع نہیں ہوسکے۔ اور ابو زرعہ رازی نے تصریح کی ہے کہ لاکھ آدمیوں سے زیادہ نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے روایت کی ہے پس یہ تو خاص رواۃ کا ذکر ہے اور جو رواۃ نہیں اُنکا تو کیا حساب ہے۔ پس کوئی کتاب صحابہ کے ناموں پر حاوی جمیں کل صحابہ کے نام ہوں موجود نہیں ہے تو حارث بن نعمان کا بھی اگر نام

موجود نہ ہو تو کیا مضائقہ ہے۔ غرض ہر ایک اعتراض کے متعدد جوابوں کو بکمال متانت واستحکام جناب مرحوم نے تحریر فرمایا ہے دیکھو مجلد سوم حصہ چہارم از حدیث غدیر صفحہ اول سے صفحہ ۱۲۴ تک۔

استشہاد جناب امیر از حدیث غدیر

پھر جناب آیۃ اللہ فی العلمین دلیل ہفتم میں فرماتے ہیں کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا حدیث غدیر سے استشہاد کرنا اُس جناب کی امامت وخلافت پر دلیل واضح ہے اور حدیث غدیر سے امیر المومنین علیہ السلام کا استشہاد کرنا چوبیس۲۴ علماء ومحدثین اہل سنت نے روایت کیا ہے جناب مرحوم نے انمیں سے اون علماء کی عبارات کو یہاں نقل فرمایا ہے جن علماء کی عبارتیں پہلے نقل نہیں ہوئیں تھیں۔ منجملہ اُن کے ایک یہ عبارت ہے فرماتے ہیں کہ ابوبکر محمد بن عبداللہ البزاز الشافعی در فوائد خود کہ نسخہ آں منقول از خط خطیب بغدادی در خزانہ حرم مکہ معظمہ موجودست وبر اول آں اجازہ یوسف بن محمد بن مقلد الشافعی برائے ابی المظفر یحیی بن محمد بن ہبیرہ ثبت ست واناں حقیر روایات عدیدہ نقل کردم می فرماید حدثنا محمد بن سلیمان بن الحرث ثنا عبید اللہ بن موسیٰ ثنا ابو اسرائیل الملائی عن الحکم عن ابی سلیمان المؤذن عن زید بن ارقم ان علیا انشد الناس من سمع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہ فعلیؑ مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فقام ستۃ عشر رجلا فشھدوا بذلک وکنت فیھم۔ اس کے بعد ابوبکر شافعی کی توثیق لکھی ہے

امیر المومنین علیہ السلام کا حضرت خلیفہ اول کے عہد میں اپنی خلافت و امامت پر بہ نص جناب رسالتمآب استدلال کرنا

یہاں تک کہ صفحہ ۵۲ پر فرماتے ہیں کہ اگر حضرات اہل سنت استبعاد و انکار ابن روایات آغاز نہند بحمد للہ از طریق خود ایشاں باثبات رسانم کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام در ایام ابی بکر بر خلافت و امامت خود استدلال بنص جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نمودہ اسعد بن ابراہیم بن الحسن بن علی الحنبلی در اربعین حدیث در فضائل امیر المومنین علیہ السلام کہ آنرا از استاد خود علامہ عمر بن الحسن المعروف بابن دحیہ روایت کردہ و جلایل فضائل ایں دحیہ از افادات محققین ثقات ظاہر ست یہ لکھکر پھر وفیات الاعیان کی عبارت اُن کی توثیق میں نقل فرمائی ہے یہاں تک اربعین مذکور سے نقل فرماتے ہیں۔ الحدیث الثالث یرویہ الثوری عن الاعمش عن سالم بن ابی الجعد وقال حضرت انس بن مالک وھو مکفوف البصر وفیہ وضح[1] فقام الیہ رجل وکانہ کان بینہ وبینہ اخنة وقال یا صاحب رسول اللہ ماھذہ السمة التی اراھا بک وقد قال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان البرص والجذام ما یبتلی بہما مومن فاطرق انس وعیناہ تذرفان وقال اما الوضح

[1] الوضح بالتحریک برص از مجمع البحرین ۱۲

فانہ دعوۃ دعاھا امیر المومنین علی بن ابی طالب فسألہ جماعۃ ان
یحدثھم بالحدیث فقال لما انزلت سورۃ الکھف سال بعض الصحابۃ
ان یریھم اھل الکھف فوعدھم ذلک فاھدی بساطہ لہ و
ذکرہ الصحابۃ وعدہ فقال احضروا علیا فلما حضر قال لی
یا انس ابسط البساط فبسطتہ وامر الصحابۃ ان یجلسوا علیہ فلما جلسوا
رفع البساط وسار فی الھوآء الی الظھر فوقف البساط ثم قمنا نمشی
علی الارض حتی شاھدنا الکھف ورأینا قوما نیاما تضئ وجوھھم
کالقنادیل وعلیھم ثیاب بیض وکلبھم باسط ذراعیہ بالوصید
فملئنا رعبا فتقدم امیر المومنین وقال السلام علیکم فردوا علیہ السلام
وتقدم القوم وسلموا فلم یردوا علیھم السلام فقال لھم علی لِمَ
لا تردون علی صحابۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال احدھم
سل ابن عمک ونبیک ثم قال علی للجماعۃ خذوا مجالسکم فلما اخذوا
قال علی یا ملائکۃ اللہ ارفعوا البساط فرفع وسرنا فی الھوا ماشاء اللہ
ثم قال ضعونا لنصلی الظھر فاذا نحن فی ارض لیس فیھا ماء نشرب
ولا نتوضا فوکز الارض برجلہ فنبع الماء العذب فتوضینا وصلینا
وشربنا فقال ستدرکون صلوۃ العصر مع رسول اللہ وسار بنا البساط
الی العصر واذا نحن علی باب المسجد فلما رآنا قال تحدثونی او احدثکم
وجعل یحدثنا کانہ کان معنا فقال لہ علی لم ردوا علی السلام ولم
یردوا علی اصحابی فقال انھم لا یردون السلام الا علی نبی او

وصی نبی ثم قال اشهد لعلی یا انس فلما کان بعد یوم السقیفة استشهدنی
علی بیوم البساط فقلت انی نسیت قال ان کنت کتمتها بعد وصیة
رسول الله صلی الله علیه وسلم فرماك الله ببیاض فی وجهك
ولظی فی جوفك وعمی فی بصرك فبرصت وتلظی جوفی وعمیت و
کان انس لایطیق الصیام فی شهر رمضان ولا فی غیره من
حرارة بطنه ومات بالبصرة وکان یطعم کل یوم مسکیناً عن یوم
یفطر من رمضان ۔ ماحصل اس کا یہ ہے کہ اسعد بن ابراهیم بن الحسن بن
علی الحنبلی کی اربعین میں سے تیسری حدیث سالم بن ابی جعدہ سے یون منقول
ہے کہ وہ کہتے ہین کہ میں انس بن مالک کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اون ایام
میں اندھے تھے اور اُن کے ماتھے پر برص کا نشان تھا ایک آدمی نے جس کو
اون سے قرابت حاصل تھی اون سے سوال کیا کہ اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے مصاحب یہ داغ تمہارے ماتھے پر کیسا ہے جناب رسول خدا
نے تو فرمایا ہے کہ مومن برص اور جذام میں مبتلا نہیں ہوتا ۔ انس ابن مالک
نے سر جھکا لیا اور آنکھوں میں آنسو بھر لاے پھر کہا کہ یہ برص کا داغ امیر المومنین ع
کی بد دعا سے ہوا ہے لوگوں نے اون سے سوال کیا کہ آپ اس قصہ کو بیان کرین
اونھوں نے کہا کہ جب سورہ کہف نازل ہوئی تو بعض صحابہ نے جناب رسول خدا
کی خدمت میں عرض کیا کہ ہمین آپ اصحاب کہف کو دکھلا دین حضرت نے
اس امر کا اون سے وعدہ کیا کچھ عرصہ کے بعد جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت مین ایک فرش بطور ہدیہ کے حاضر کیا گیا اوسوقت صحابہ نے

حضرت کو وہ وعدہ یاد دلوایا۔ آن حضرت نے فرمایا کہ اچھا علیؑ کو میرے پاس لاؤ جب علیؑ حاضر ہوئے تو جناب رسول اللہؐ نے مجھسے ارشاد فرمایا کہ اے انس اس بساط کو بچھا دے میں نے اوسکو بچھا دیا حضرت نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس فرش پر بیٹھ جاوین چنانچہ جب صحابہ اوسپر بیٹھ گئے تو وہ بساط بلند ہوئی یہانتک کہ ہوا میں یعنی جو مین اوڑتے چلے جاتے تھے پس ظہر کے وقت تک وہ فرش ہوا پر اوڑتا کیا اور ہم لوگ اوسپر بیٹھے رہے یہانتک کہ ظہر کی نماز کے وقت وہ فرش زمین پر آکر ٹہیر گیا ہم اُس بساط سے اوٹھے اور تھوڑی دور پیدل چلے یہانتک کہ ہم نے وہ غار دیکھے جسمین اصحاب کہف سو رہے تھے اون کے چہرے چراغ کی مانند روشن تھے اور وہ سب سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور کتا اونکا غار کے منہ کے آگے دونو ہاتھ اپنے پہیلائے ہوئے سو رہا ہے ہم پر رعب غالب ہوا۔ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام آگے بڑھے اور اصحاب کہف سے مخاطب ہوکر فرمایا السلام علیکم۔ اصحاب کہف نے حضرتؑ کے سلام کا جواب دیا بعد اوس کے اور صحابہ آگے بڑھے اور سب نے اصحاب کہف پر سلام کیا لیکن اونہون نے انمین سے کسی کے سلام کا جواب کیون نہیں دیا اونمین سے ایک نے کہا کہ اپنے چچیرے بہائی اور نبی سے اسکا سبب دریافت کر لینا۔ پہر جناب امیر المومنین علیہ السلام نے جماعت اصحاب سے فرمایا کہ لو اب تم اپنے اپنے مقامات پر بیٹھ جاؤ جب سب لوگ بساط مذکور پر آکر بیٹھ گئے تو جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا اے ملائکہ بساط کو اوٹھاؤ پس بساط اوٹھائی گئی اور ہم ہوا میں چلے کچھ عرصہ کے بعد جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرشتون کو حکم دیا کہ بساط کو زمین پر اوتار دو

تاکہ ہم ظہر کی نماز پڑہیں پس فرش مذکور زمین پر آتار اگیا وہ زمین ایسی تہی کہ
اوسمین پانی مطلق نہ تہا کہ پیئں یا وضو کریں پس جناب ساقی کوثر علیہ السلام
نے اپنے پائے مبارک سے زمین پر ایک ٹہوکر ماری پس یکایک ایک چشمۂ آب شیرین
وخوشگوار کا پیدا ہوا پس ہمنے وضو کیا اور نماز پڑہی اور وہ پانی خوشگوار پیا۔ پہر
جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ تم لوگ نماز عصر جناب رسول خدا
صلے اللہ علیہ وآلہ کے ساتھ پڑہ سکوگے پہر وہ بساط ہمکو لیکر روانہ ہوئے یہانتک
کہ نماز عصر کیوقت ہم مسجد نبوی مین پہونچ گئے جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ نے جب ہمکو دیکہا تو فرمایا کہ تم لوگ اپنے سفر کا قصہ مجھ سے بیان
کروگے یا مین تمہارے سفر کا حال بیان کرون یہ کہکر جناب سرور عالم صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام حالات ہمارے سفر کے اول سے آخر تک اسی طرح
ہمارے سامنے بیان فرمائے کہ گویا آنحضرت ہمارے ساتھ ہی تہے جب حضرت
ہمارے حالات بیان فرما چکے تب جناب امیر علیہ السلام نے عرض کیا یارسول اللہ
اصحاب کہف نے میرے سلام کا جواب دیا لیکن میرے ساتھیون کے سلام
کا اونہون نے جواب نہین دیا اس کا کیا سبب ہے فرمایا جناب سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ وہ لوگ سوائے نبی اور وصی نبی کے اور کسی کے
سلام کا جواب نہین دیا کرتے۔ انس بن مالک کہتے ہین کہ پہر رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے مجھسے مخاطب ہوکر فرمایا کہ اے انس علی کے وصایت اور نیابت
وفضیلت پر گواہی دیجیو۔ اس معاملہ کے بعد بروز سقیفہ علی نے مجھسے اس
بساط کے معاملہ میں گواہی چاہی مین نے کہدیا کہ میں اوس معاملہ کو بہول گیا

ہون علی نے فرمایا کہ اے انس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اس گواہی کے دینے کی بابت تجھے وصیت فرمائی تھی پس جب تو نے باوجود وصیت نبوی کے اس گواہی کو پوشیدہ کیا ہے پس خداوند تعالیٰ تیرے مُنہ پر برص کا داغ اور آنکھون مین اندھاپن اور پیٹ مین سوزش پیدا کرے پس بمجرد اس بدعا کے میرے مُنہ پر برص کا داغ پڑگیا اور آنکھین اندھی ہوگیئن اور پیٹ مین سوزش اور جلن پیدا ہوگئی۔ راوی کہتا ہے کہ انس بن مالک ماہ رمضان میں بہ سبب سوزش شکم کے روزہ نہ رکھ سکتے تھے۔ اور رمضان شریف کے مہینہ میں ہر روز روزہ کی عوض ایک مسکین کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور انھون نے بصرہ میں انتقال کیا۔

دلیل نہم کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے

کہ حدیث غدیر کا ابتدائی فقرہ بموجب روایت وشہادت پچاس نفر علماء ومحدثین اہل سنت کے الست اولیٰ بالمومنین من انفسھم ہے پس اس جملہ متقدمہ سے صاف صاف ظاہر وعیان ہے کہ اس حدیث مین مولیٰ کے معنی اولیٰ بالتصرف کے ہیں اور ظاہر ہے کہ جسطرح سے اولیٰ بالتصرف ہونا جناب رسول خدا کا بموجب ارشاد اُن حضرت کے اس جملہ سے ثابت ومتحقق ہے اوسی طرح سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کا اولیٰ بالتصرف ہونا ثابت ومتحقق ہے وہو المطلوب تفصیل اس کی اور اس کے مقدمات کے ثبوت کو عبقات الانوار میں دیکھی۔ دسوین دلیل کا خلاصہ یہ ہے کہ علامہ سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی

سے جو اساطین مذہب اہل سنت ہیں سے ہے میرزا محمد بن معتمد خان جو عظماے اہل سنت میں سے ہے مفتاح النجا میں روایت کرتا ہے و للطبرانی بروایۃ اخری عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم بلفظ من کنت اولیٰ بہ من نفسہ فعلی ولیہ نیز قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے سیف مسلول میں کہا ہے کہ در بعضے روایات آمد من کنت اولیٰ بہ من نفسہ فعلیؑ ولیہ اور سبط ابن الجوزی و سید شہاب الدین احمد نے ابوالفرج یحیی بن سعید الثقفی الاصبہانی سے روایت کی کہ اُس نے اپنی کتاب مرج البحرین میں اس حدیث کو اسطرح پر وارد کیا ہے من کنت ولیہ و اولیٰ بہ من نفسہ فعلیؑ ولیہ اس کے بعد سبط ابن الجوزی کی عبارت نقل فرمائی ہے جس میں اوس نے تصریح کردی ہے کہ اس حدیث میں مولیٰ کے سواے اولیٰ بالتصرف کے اور کوئی معنی جائز اور درست نہیں ہیں۔ بارہوین دلیل مین فرماتے ہیں کہ بخاری نے اپنی صحیح مین روایت کی ہے حدثنی ابراھیم بن المنذر قال نا محمد بن فلیح قال حدثنا ابی عن ھلال بن علی عن عبد الرحمن عن ابی عمرۃ عن ابی ھریرۃ عن النبی قال ما من مومن الا و انا اولی الناس بہ فی الدنیا و الاخرۃ اقرؤا ان شئتم النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم فایما مسلم ترک مالا فلیرثہ عصبتہ من کانوا فان ترک دینا او ضیاعا فلیاتنی و انا مولاہ اس روایت کو مسلم اور ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے بھی روایت کیا ہے اور جب سیاق دونو کا آپس مین مشابہ اور مماثل ہے تو لازم آیا کہ جو مولیٰ سے یہان اس حدیث مین مراد ہے وہی لفظ مولیٰ سے حدیث غدیر مین مقصود

اور مراد ہے۔ سولھویں دلیل میں فرماتے ہیں کہ شمس الدین محمد جزری نے اسنی المطالب میں لکھا ہے کہ حدیث غدیر کے لئے لطیف تر طریقہ یہ ہے اس کے بعد سند لکھی ہے خاتمہ سند یوں ہے حدثنا ابو الحسن محمد بن جعفر الحلوانی حدثنا علی بن محمد بن جعفر الاھوازی مولی الرشید حدثنا بکر بن احمد القصری حدثتنا فاطمہ بنت علی بن موسی الرضا حدثتنی فاطمہ و زینب و ام کلثوم بنات موسی بن جعفر قلن حدثتنا فاطمہ بنت جعفر بن محمد الصادق حدثتنی فاطمہ بنت محمد بن علی حدثتنی فاطمہ بنت علی بن الحسین حدثتنی فاطمہ و سکینۃ ابنتا الحسین بن علی عن ام کلثوم بنت فاطمہ بنت النبی علیہ السلام عن فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہا قالت انسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ و قولہ صلی اللہ علیہ وسلم انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی ھکذا اخرجہ الحافظ الکبیر ابو موسی المدینی فی کتابہ المسلسل بالاسماء و قال ھذا الحدیث مسلسل من وجہ و ھو ان کل واحدۃ من الفواطم تروی عن عمۃ لھا فھو روایۃ خمس بنات اخ کل واحدۃ منھن عن عمتھا۔ اس کے بعد جناب ممدوح مرحوم نے اس حدیث سے جو استدلال فرمایا ہے وہ تقریر نہایت متین و جامع و مانع و ازبس مفید ہے فانظر ثمہ اسی طرح بڑی بڑی قوی اور مستحکم دلیلیں لکھتے جاتے ہیں کل دلائل کے عنوانوں اور خلاصوں کے لکھنے کی بھی اس رسالہ میں گنجائش نہیں۔ عبقات الانوار کے مجلدات کو ملاحظہ کرنا لازم ہے۔ لیکن

بعض عبارتیں عبقات الانوار کی بعینہا اور بعض کا خلاصہ اور ترجمہ درج کرتا ہوں
تاکہ ناظرین رسالہ ہذا کو زیادہ تر حالت منتظرہ باقی نرہی اور اس رسالہ سے بھی
کچھ تو فائدہ اوٹھالیں - واضح ہو کہ جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتے ہیں -
دلیل بست و چہارم آنکہ خلیفہ ثانی روز غدیر تہنیت جناب امیر المومنین علیہ السلام
بحصول مرتبۂ مولایت برائے آنجناب نمودہ بلکہ حسب روایت دارقطنی کما فی الصواعق
و روایۃ العاصمی کما فی زین الفتی ابوبکر ہم شریک در اداے تہنیت گردید
و تہنیت ثانی را کما علمت بسیارے از اکابر فخام و اساطین اعلام سنیہ
روایت کردہ اند مثل عبداللہ[1] بن محمد بن ابی شیبہ العبسی و احمد[2] بن محمد بن حنبل
الشیبانی - و عبداللہ[3] بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی - و ابو العباس[4] الحسن
بن سفیان بن عامر الیالوری و عبدالملک[5] بن محمد ابو سعید خرگوشی و ابو اسحاق[6]
احمد بن ابراہیم الثعلبی النیسابوری و اسمٰعیل[7] بن علی بن حسین بن زنجویہ الرازی
المعروف بابن السمان - و عبدالکریم[8] بن محمد المروزی السمعانی الحافظ و موفق[9]
بن احمد المعروف باخطب خوارزم و عمر[10] بن محمد بن خضر الملا الاردبیلی - و یوسف[11] بن
قزعلی سبط ابن الجوزی و محب[12] الدین احمد بن عبداللہ الطبری و ابراہیم[13] بن محمد
بن المؤید بن عبداللہ بن علی بن محمد بن حمویہ و محمد[14] بن عبداللہ ولی الدین الخطیب
و جمال[15] الدین محمد بن یوسف الزرندی و اسمٰعیل[16] بن عمر الشہیر بابن کثیر - و علی[17] بن
شہاب الدین الہمدانی و احمد[18] بن علی بن عبدالقادر المقریزی و نور[19] الدین علی
بن محمد المعروف بابن الصباغ و حسین[20] بن معین الدین الیزدی المیبذی - و
عبداللہ[21] بن عبدالرحمن الحسینی المشتہر بجمال الدین الواعظ و محمود[22] بن محمد بن

علی الشیخانی القادری المدنی و محمد[۲۳] بن عبد الرسول البرزنجی المدنی و میرزا محمد[۲۴] معتمد خان بدخشانی و محمد صدر[۲۵] عالم و محمد[۲۶] بن اسماعیل بن صلاح الامیر الیمانی الصنعانی

دریں ظاہر ست کہ تہنیت شیخین بر حصول مولایت برائے جناب امیر المومنین علیہ السلام دلیل زاہر و برہان باہر ست برانکہ این مرتبہ بس جلیل الشان و عظیم الفخر بود چہ ظاہر ست کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم در مقامات بسیار فضایل متعددہ و مناقب کثیرہ برائے جناب امیر المومنین علیہ السلام ارشاد فرمود و چنین تہنیت دریں اوقات منقول نہ شدہ پس این تہنیت سنیہ دلیل واضح ست برانکہ این مرتبہ اجل فضایل و اعلاے مناقب جناب امیر المومنین علیہ السلام بود کہ شیخین آنرا مخصوص بتہنیت گردانیدند پس اگر مراد ازین مولایت جناب امیر المومنین محبت و ناصریت یا محبوبیت می بود لازم آید کہ صرف محبت یا ناصریت یا محبوبیت جناب امیر المومنین اعظم فضائل آنحضرت باشد و حالانکہ بسیاری از فضایل کثیرہ و مناقب سنیہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کہ بروایات ثقات این حضرات ثابت ہست بالاتر ست از رتبہ محبیت و ناصریت و محبوبیت پس بالبداہۃ معلوم شد کہ این مرتبہ ورائے محبیت و ناصریت و محبوبیت ہست و آن نیست جز ولایت تصرف و اگر بگویند کہ مراد از محبوبیت آنجناب محبوبیت مطلقہ ہست مثل محبوبیت جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و بلاشبہہ این مرتبہ بس جلیل است لہذا شیخین آنرا مخصوص بتہنیت گردانیدند پس گوییم کہ محبوبیت مطلقہ و تساوی آن با محبوبیت جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مثبت عصمت و افضلیت آنحضرت از دیگر اصحاب ہست کہ بلاشبہہ محبوبیت دیگران مساوی محبوبیت جناب

رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ بودہ پس بنابرین ہم مطلوب ماکہ ثبوت امامت بے فاصلہ آنجناب ست بسبب افضلیت آنحضرت متحقق خواہد شد و باید دانست کہ تہنیت یوم غدیر اختصاص بشیخین ندارد بلکہ دیگر صحابہ بلکہ ازواج جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم ادائے تہنیت ولایت جناب امیرالمومنین علیہ السلام کردہ اند۔ مولوی ولی اللہ لکھنوی در مراۃ المومنین گفتہ و در مشکوۃ آوردہ کہ ملاقات کرد علی مرتضے را بعد ازین حکایت عمر بن الخطاب و گفت گوارندہ باش اے پسر ابوطالب کہ صبح کردی وشام کردی وگشتی مولائے ہر مومن مرد و زن فلقیہ عمر بعد ذلک فقال لہ ہنیئاً یا بن ابی طالب اصبحت وامسیت الخ بالجملہ چون این حدیث در غدیر خم واقع شد ہر صحابی کہ از حضرت امیر ملاقات می کرد مبارکباد می داد انتہی اہپر جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمائے ہین کہ در معارج النبوت کہ شیخ عبدالحق در مدارج النبوۃ از ان روایتہای بسیار نقل کردہ بعد حدیث غدیر گفتہ گویند بقیہ اصحاب تاکہ امہات مومنین امیرالمومنین علی را تہنیت بجا آوردند و در روضۃ الصفا می گوید کہ چون حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم در غدیر خم من کنت مولاہ فعلی مولاہ در شان امیرالمومنین علیہ السلام فرمود پس فرود آمد در خیمہ خاص خود بنشست و فرمود امیرالمومنین علی در خیمہ دیگر بنشیند بعد از ان طبقات خلایق را فرمود تا بخیمۂ علی رضی اللہ عنہ رفتند و زبان بتہنیت علی کشادند چون مردم ازین امر فارغ شدند امہات مومنین بفرمودن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نزد علی رفتند و اورا تہنیت دادند و از جملہ اصحاب امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

گفت خوشا حال تو اے علی صباح کردی و مولاے جمیع مومنین و مومنات
اس کے بعد یہی مضمون حبیب السیر سے نقل کیا ہے پھر فرماتے ہیں کہ بدیہی
اولیست کہ تہنیت عامہ صحابہ و امہات مومنین بحکم جناب سید المرسلین صلی اللہ
علیہ وآلہ اجمعین بعد نشستن جناب امیر المومنین علیہ السلام در خیمہ خاص
دلیل واضح ست برآنکہ اونچہ در روز غدیر واقع شد عقد امامت بود چہ متصور
نمی شود کہ تہنیت عامہ باہتمام تمام و امر جناب خیر الانام بآن بعد نشستن جناب
امیر المومنین در خیمہ خاص براے صرف این معنی بودہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وجوب محبت جناب امیر المومنین علیہ السلام بیان نمودہ کہ این معنی اختصاصی
بآنجناب نداشتہ و جابجا براے جمیع صحابہ علی العموم و براے بسیارے از ایشان
بالخصوص حسب روایات سنیہ ثابت شدہ و گاہے مثل این تہنیت براے ایشان
واقع نہ شدہ اس کے بعد معارج النبوۃ و روضۃ الصفا و حبیب السیر کی توثیق
اور تعریف بالخصوص شاہ عبد العزیز صاحب کی تحریر سے ثابت کی ہے۔
پچیسوین[۲۵] دلیل میں یہ ثابت کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حدیث غدیر کو ارشاد فرمانے کے بعد فرمایا کہ مجکو جناب باری تعالیٰ شانہ
نے درباب علی وحی کی ہے کہ وہ امیر المومنین اور سید المسلمین۔
یعنی اور قائد الغر المحجلین ہے۔

مقولۂ زائر

کیوں حضرات ناظرین انصاف سے سوچو اور بتلاؤ کہ اس سے زیادہ ثبوت

امامت و امارت و سیادت و خلافت امیر المومنین علیہ السلام کے لئے اور
کیا ہونا چاہیئے اور اس سے بڑھکر اور تصریح و نص کیا ہو سکتی ہے۔
چھبیسویں دلیل میں توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل میں سے وہ خطبہ
نقل فرمایا ہے جو کہ قبل از بیان حدیث غدیر جناب سرور کائنات صلے اللہ
علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا ہے۔
چنانچہ فرماتے ہیں کہ دلیل بست و ششم آنکہ سید شہاب الدین احمد در کتاب
توضیح الدلائل علی ترجیح الفضائل برائے صدر حدیث غدیر از جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم این خطبہ شریف نقل کردہ۔
الحمد للہ علی آلائہ فی نفسی و بلائہ فی عترتی و اہل بیتی استعینہ
علی نکبات الدنیا و موبقات الاخرۃ و اشہد ان لا الہ الا اللہ
الواحد الاحد الفرد الصمد لم یتخذ صاحبۃ ولا ولداً ولا
شریکاً ولا حمداً و انی عبد من عبیدہ ارسلنی برسالتہ الی
جمیع خلقہ لیہلک من ہلک عن بینۃ و یحیی من حیی عن بینۃ و اصطفانی
علی العلمین من الاولین والاخرین و اعطانی مفاتیح خزائنہ
و کل علی بعض ائمۃ و استودعنی سرہ و امرنی فابصرت لہ فانا
الفاتح و انا الخاتم ولا قوۃ الا باللہ اتقوا اللہ ایہا الناس
حق تقاتہ ولا تموتن الا و انتم مسلمون و اعلموا ان اللہ
بکل شی محیط و انہ سیکون من بعدی اقوام یکذبون علی فیقبل
منہم و معاذ اللہ ان اقول علی اللہ الا الحق او انطق بامرہ

الا الصدق دما امركم الا ما امرني به ولا ادعوكم الا الى الله
وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون فقام اليه عبادة
بن الصامت فقال متى ذلك يا رسول الله ومن هولاء عرفناهم
لنحذرهم قال اقوام قد استعدوا لنا من يومهم وسيظهرون
لكم اذا بلغت النفس مني ها هنا واوماء صلى الله عليه وبارك وسلم
الى حلقه فقال صلى الله عليه وبارك وسلم عليكم بالسمع والطاعة
للسابقين من عترتي والاخذين من نبوتي فانهم يصدونكم
عن الغي ويدعونكم الى الخير وهم اهل الحق ومعادن الصدق
يحيون فيكم الكتاب والسنة ويجنبونكم الالحاد والبدعة ويقمعون
بالحق اهل الباطل لا يميلون مع الجاهل ايها الناس خلقني
وخلق اهل بيتي من طينة لم يخلق منها غيرها كنا اول من ابتداء
من خلقه فلما خلقنا نور بنورنا كل ظلمة واحيى بنا كل طينة ثم
قال صلى الله عليه وسلم هولاء خيار امتي وحملة علمي وخزانة سري
وسادة اهل الارض الداعون الى الحق المخبرون بالصدق
غير الشاكين ولا مرتابين ولا ناكصين ولا ناكثين هولاء الهداة
المهتدون والائمة الراشدون المهتدي من جاءني بطاعتهم
وولايتهم والضال من عدل منهم وجاءني بعداوتهم حبهم
ايمان وبغضهم نفاق هم الائمة الهادية وعرى الاحكام الوثقة
بهم يتم الاعمال الصالحة وهم وصية الله في الاولين والاخرين

والارحام التی اقسمکم اللہ بہا اذ یقول واتقوا اللہ الذی
تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا ثم ندبکم
الی حبھم فقال قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی ھم
الذین اذھب اللہ عنھم الرجس وطھرھم من الدنس الصادقون
اذا نطقوا العالمون اذا سئلوا الحافظون لما استودعوا جمعت فیھم
الخلال العشر لم تجمع الا فی عترتی واھل بیتی الحلم والعلم والنبوۃ
والنبل والسماحۃ والشجاعۃ والصدق والطھارۃ والعفاف والحکم
فھم کلمۃ التقوی ووسیلۃ الھدی والحجۃ العظمی والعروۃ الوثقی ھم
اولیاکم عن قول ربکم وعن قول ربی وما امرتکم الا من کنت
مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ وانصر
من نصرہ واخذل من خذلہ۔ اوحی الی ربی فیہ ثلاثا انہ سید
المسلمین وامام الخیرۃ المتقین وقاید الغر المحجلین وقد بلغت
عن ربی ما امرت واستودعھم اللہ فیکم واستغفر اللہ لی ولکم
جناب آیۃ اللہ فی العلمین مرحوم اس خطبۂ شریفہ کے نقل کرنے کے
بعد فرماتے ہیں کہ اس خطبۂ بلیغہ ہدایت انتما سے بکمال وضوح ظاہر و روشن
ہوگیا کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من کنت مولاہ
فعلی مولاہ اور دعائے اللھم وال من والاہ وعاد من عادہ وانصر
من نصرہ واخذل من خذلہ کے فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ
میرے پروردگار نے درباب علی تین امور کے وحی مجھکو کی ہے اول یہ کہ وہ

یعنی علی سردار ہے مسلمانون کا دوسری یہ ہے کہ علی امام ہے اخیار و متقین کا تیسرے یہ کہ وہ کھینچنے والا ہے بسوے بہشت عزالمحجلین کا۔ پس ظاہر ہے کہ یہ تین اوصاف ایسے ہیں کہ ہر ایک وصف ان میں سے امیر المومنین علیہ السلام کی امامت کے ثبوت کے لئے کافی ہے اور یہ اوصاف نص صریح ہیں جناب امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کی امامت اور خلافت بلافصل پر بالخصوص دوسرا وصف یعنی علی علیہ السلام امام ہیں اخیار و متقین کے یہ وصف اُس جناب کی امامت پر نص صریح بکمال تصریح ہے۔

ثبوت امامت اہل بیت علیہم السلام بوجوہ عدیدہ

از خطبۂ حدیث غدیر

جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس خطبۂ شریفہ سے باقی اہل بیت معصومین علیہم السلام کی امامت بھی بوجوہ عدیدہ ظاہر و ثابت ہے۔ اوّل یہ کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے بعد کل صحابہ کو محکوم اور مامور باطاعت و اتباع اہل بیت علیہم السلام کیا ہے۔ اور ظاہر ہی کہ مامور بالاطاعۃ باوجود مقتداے واجب الاطاعۃ امام نہین ہوسکتے اور نیز یہ ہے کہ کسی کو مامور باطاعت کسی کے کرنا دلیل صریح ہے تفضیل اور ترجیح ہر مطاع کے مطیع پر اور باوجود موجودگی افضل کے خلافت مفضول کے درست اور صحیح کبھی نہین ہوسکتی اور تفضیل مفضول قطعاً قبیح ہے۔ اور نیز یہ ہے کہ

امر باطاعت علی الاطلاق مطاع کی عصمت پر دلیل روشن ہے۔ دوم[۲] یہ کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو اپنی عترت کا وصف بایقین کیا ہے
یہ دلیل واضح ہے اونکی تفضیل پر۔ سوم[۳] یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان
فرمایا ہے کہ عترت اوس جناب کی صحابہ کو گمراہی اور ضلالت سے روکے گی
اور باز رکھے گی اور نیکی کی طرف دعوت کرے گی یہ فقرہ اس خطبہ شریفہ کا
اس امر پر دلیل صریح ہے کہ اہل بیت علیہم السلام آمر بالمعروف و ناہی عن المنکر
صحابہ کے لئے تھے پس اگر باوصف اس امر کے بعضے صحابہ خلیفہ ہو جاوین تو
عکس موضوع اور قلب مشروع لازم آوے۔ چوتھے یہ ہے کہ اس خطبہ شریفہ مین
صاف ارشاد فرمایا ہے کہ اہل بیت علیہم السلام صحابہ بیں کتاب اور سنت
کا احیا کرینگے اور انکو الحاد اور بدعت سے باز رکھیں گے اور اہل باطل کو بحق
قمع کرینگے پس اہل بیت علیہم السلام کا مطاع اور مقتدے اور افضل ہونا
اس مضمون سے بخوبی ثابت اور روشن ہو گیا۔ اور یہ بھی ثابت اور ظاہر ہو گیا
کہ صحابہ کا اہل بیت علیہم السلام پر تقدم کرنا نور کتاب و سنت رسالت مآب
کے اطفامین کوشش کرنا اور الحاد اور بدعت میں شامل ہونا اور قمع اہل
باطل سے مانع ہوناتھا۔ پانچوین یہ ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ
وآلہ نے اس امر کی جو تصریح فرمائی ہے کہ مجکو اور میرے اہل بیت کو جناب
حق سبحانہ تعالیٰ نے ایسی طینت سے خلق کیا کہ اوس طینت سے اور کسی کو پیدا
نہیں کیا یہ ارشاد آن حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کا اہل بیت علیہم السلام
کی افضلیت پر دلیل صریح ہے اور انکار اسکا محض ہٹ دھرمی اور تعصب

مزید اور بغض شدید ہے اور بدیہی امر کے انکار کا کوئی علاج نہیں۔ چھٹے یہ ہے
کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے جو تصریح اس امر کی فرمائی کہ ہم وہ ہیں کہ
جنکو خداے تعالیٰ نے تمام خلقت سے پہلے خلق کیا ہے یہ امر اہل بیتؑ کی
افضلیت پر بصراحت تمام اوسی طرح سے دال ہے جس طرح سے جناب سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین کی افضلیت پر دال ہے۔ ساتوین یہ ہے کہ ہر
ظلمت کا نور محمد و نور اہل بیت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور ہونا اور ہر
طینت کا اون کے طفیل سے احیا ہونا دلیل قاطع اور برہان ساطع اہل بیت
علیہم السلام کی افضلیت اور اکرمیت و اشرفیت پر ہے۔ آٹھویں یہ ہے کہ
جناب سرور کائنات نے جو تصریح فرمائی کہ میرے اہل بیت بہترین امت
میں سے ہے تو یہ ارشاد بھی حضرت کا خیریت و افضلیت اہل بیت علیہم السلام
پر بخوبی تمام دال ہے۔ نوین یہ کہ قول جناب سید الانام علیہ وآلہ الاف التحیۃ
والسلام کا۔ وحملۃ علمی وخزنۃ سری ان دونون فقرون سے ظاہر و آشکار
ہے کہ اہل بیت علیہم السلام علم نبوت کے حامل اور اسرار رسالت کے خازن
تھے پس جب یہ امر ثابت و متحقق ہے تو باوجود حاملان علم نبوت و خازنان
اسرار رسالت کے اور لوگ کیونکر خلیفہ اور امام ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ لوگ
تو علم نبوت اور اسرار رسالت سے بہرہ اور حصہ نہ رکھتے تھے۔ دسوین یہ فقرہ
جو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے اہلبیتؑ کے وصف اور شان
میں فرمایا۔ وسادۃ اہل الارض اس سے افضلیت اہل بیت علیہم السلام
کی ظاہر و عیان ہے اور اس سے ثابت ہوا کہ اہل بیت پیغمبر صلے اللہ علیہ

وعلیہم اجمعین سردار ہیں تمام اہل زمین کے اور جب وہ کل اہل زمین کے
سردار ہیں تو کل اہل زمین اون کی رعیت ہیں اور رعیت کا اپنے سرداروں
پر مقدم ہونا جایز نہیں۔ گیارہوین یہ ہے کہ فقرہ ہولاء الهداة المهتدون
والائمة الراشدون نص جلی اور برہان قوی اس امر پر ہے کہ حضرت
اہل بیت علیہم السلام ہادیان دین وائمہ راشدین تھے یہہ نص صریح زبان
قال وقلیل اور باب تاویل وتسویل کو بالکلیہ بند اور مسدود کرتے تھے۔
بارہوین یہ ہے کہ فقرہ المهتدے من جائنی بطاعتهم صریح اس امر پر دال ہے
کہ اطاعت اہل بیت علیہم السلام کی ہر شخص پر واجب ہے اہل بیت علیہم السلام
صحابہ کے مطاع ہیں نہ بالعکس۔ تیرہوین یہ ہے کہ فقرہ ہم الائمة الهادیة
نص صریح اور واضح ہے امامت اہل بیت علیہم السلام پر کچھہ اس میں شک
وشبہہ نہین ہوسکتا۔ چودہوین یہ ہے کہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کا
کہ سبعت فیهم الخلال العشر لم تجمع الا فی عترتی الخ سے ظاہر وآشکار ہوگیا کہ یہ
دس خصلتین اعلا درجہ کے سواے اہل بیت علیہم السلام کے اور کسی میں
جمع نہیں ہوئین۔ پس یہ امر حضرات اہل بیت علیہم السلام کی افضلیت پر
بکمال وضوح وظہور دال ہے۔ اور یہہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا
کہ اوحی الی ربی فیه الخ اس سے ظاہر ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام
سید المسلمین اور امام خیرہ متقین اور قائد الغرا المحجلین ہیں اور اسمیں ہرگز
کچھہ شک نہین ہوسکتا کہ ہر ایک صفت ان تینون اوصاف مین سے جناب
امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت اور امامت کو ثابت کرتی ہے اور

جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے یہ جو فرمایا۔ اقوام قد استعدوا لنا من یومہم وسیظہرون اذا بلغت النفس منہا الخ اور نیز یہ جو فرمایا وانہ سیکون من بعدی اقوام یکذبون علی الخ ان دونو فقرون سے ظاہر وآشکار ہے کہ بعض اصحاب جناب رسول خدا اور اونکی اہل بیت اتقیا صلے اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کے ساتھہ بغض وعداوت کرنے پر آمادہ تھے اور آنحضرتؐ کی وفات کے وقت سے اپنی پرانی دشمنی اور کینہ دیرینہ ظاہر کرنے لگے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ پر جھوٹ باندھنا شروع کیا اور لوگون نے اونکے افترا سازی کو قبول کرلیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ نے آیہ وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون اون کے حق مین تلاوت فرمائی اور واضح وظاہر ہے کہ جناب رسول خدا اور ان کے اہل بیت سے اظہار بغض وعداوت کا بوقت قرب وفات سرور کائنات علیہ وآلہ الاف التحیات والتسلیمات شیخین اور اون کے اتباع سے واقع ہوا ہے اگر حضرات اہل سنت یہ دعوے کرین کہ دشمن رسول خدا اور اونکے اہل بیت کے بوقت قرب وفات رسول خدا کے شیخین اور اون کے اتباع نہ تھے بلکہ سوائے اون کے اور لوگ تھے تو اونکا نشان اور پتہ بتاوین کہ وہ کون سے صحابہ تھے سوائے شیخین اور اونکے انصار واتباع کے جنھون نے بوقت قرب وفات سرور کائنات کے حضرات اہل بیت علیہم السلام سے اظہار بغض وعداوت کا کیا اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ پر جھوٹ باندھے۔ بہرکیف مطلوب اہل حق کا ثابت ومتحقق ہے۔ سید شہاب الدین احمد

کی توثیق عبقات الانوار میں دیکھو ستائیسوین دلیل میں ابن مغازلی سے مفصل روایت لکھتے ہیں کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے ارشاد فرمانے سے پہلے جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے یہ نقرہ بھی فرمایا ہے ولکن علی بن ابی طالب انزلہ اللہ منی بمنزلتی منہ فرضی اللہ عنہ کما انا راض منہ الی اخرہ ساواہ ابن المغازلی اس روایت کے بعد جناب آیہ اللہ فی العلمین مرحوم فرماتے ہین کہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے حدیث غدیر کے بیان کرنے سے پہلے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے علی کو میرے لئے ایسا کیا ہے جیسا کہ مین ہون خدائے تعالیٰ کے لئے یعنی علی مجھسے اُس مرتبہ اور منزلت پر ہے جس مرتبہ اور منزلت پر خدا کے سامنے مین ہون اب خیال کرنا اور سوچنا چاہیے کہ جناب رسالتمآب کی منزلت خدائے تعالیٰ کے نزدیک یہ ہے کہ وہ حضرت من جانب اللہ تمام خلقت کے حاکم ہیں اور تمام مخلوقات سے خدا کے نزدیک افضل اور اشرف اور ارفع اور اعلا درجہ پر ہین پس اسی طرح سے ضرور اور لازم ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام جناب رسول خدا کی طرف سے تمام خلقت کے حاکم ہون اور تمام مخلوقات سے بعد جناب رسالتمآب کے افضل اور اشرف ہون پس جب یہ امر ثابت ہو گیا تو مولے کے معنی بنانے کچھ فائدہ نہ دین گے۔ اٹھائیسوین دلیل مین جناب آیۃ اللہ فی العلمین نے ابن کثیر شامی کی تاریخ سے اور کتاب خصائص نسائی سے یہ مضمون ثابت کیا ہے کہ فرمایا رسول خدا نے اے لوگو میں تمہارا ولی ہون سب نے عرض

کی کہ بیشک درست ہے پھر حضرت نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور بلند کیا اور فرمایا
ھذا ولی والمؤدی عنی وال اللھم من والاہ وعاد اللھم من
عاداہ اس حدیث سے بقرینۂ لفظ المؤدی عنی ظاہر ہے کہ مراد لفظ ولی سے
محب اور ناصر نہین ہوسکتا بلکہ مراد اوس سے خلیفہ اور امام ہے جو ادائے
احکام از جانب جناب خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کرے اور نیز ابن کثیر
نے اپنی تاریخ مین وارد کیا ہے کہ حجۃ الوداع مین فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وآلہ نے علی منی وانا منہ ولا یودی عنی الا انا او علی اس کے
بعد جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین رضے اللہ عنہ فرماتے ہیں ازین حدیث ظاہر
ست کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ ادا نمی کند از جانب
من مگر من یا علی وہر گاہ تادیہ از جانب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم منحصر در ذات شریف امیر المومنین علیہ السلام باشد نمی تواند شد کہ خلیفہ
وامام غیر ان جناب باشد چہ کار خلیفہ وامام ہمین ست کہ تبلیغ امور وتادیہ آن
از جانب جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ بکند واین صفت عمدہ صفات
واہم شعائر خلیفہ است وہر گاہ این صفت منحصر در جناب امیر المومنین علیہ السلام
باشد غیر ان جناب چگونہ خلیفہ وامام می تواند شد۔ اونتیسوین دلیل یہ فرماتے
ہین سید علی ہمدانی نے کتاب مودۃ القربیٰ مین لکھا ہے۔
عن ابی الحمراء رضی اللہ عنہ خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال بعد کبر سنہ لو احد من سر فقائہ لا حدثنک ما سمعتہ
اذنای ورات عینای۔ اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حتی دخل علی عائشه فقال لها ادعی لی سید العرب فبعثت الی
ابی بکر فدعته فجاء حتی کان کرائی العین علم ان خیره دعی فخرج
من عندها حتی دخل علی حفصة فقال لها ادعی لی سید العرب
فبعثت الی عمر فدعته حتی اذا اصاب کرای العین علم ان خیره
دعی فخرج من عندها حتی اذا دخل علی ام سلمة رضی الله عنها و
کانت من خیرهن قال ادعی لی سید العرب فبعثتا الی علی فدعته
ثم قال لی یا ابا الحمراء رح ایتنی بمائة من قریش و ثمانین من العرب
وستین من الموالی واربعین من اولاد الحبشة فلما اجتمع الناس
قال ائتنی بصحیفة من ادیم ماتیة بها ثم اقامهم مثل صف الصلوة
فقال معاشر الناس الیس الله اولی بی من نفسی یا مرنی و
ینهانی مالی علی الله امر ولا نهی قالوا بلی یا رسول الله فقال الست
اولی بکم من انفسکم امرکم وانهاکم لیس لکم علی امر ولا نهی قالوا
بلی یا رسول الله قال من کان الله وانا مولاه فهذا علی مولاه
یامرکم وینهاکم مالکم علیه من امر ولا نهی اللهم وال من والاه
وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله اللهم انت
شهید لی علیهم انی قد بلغت ونصحت ثم امر فقرات الصحیفة
علینا ثلاثا۔ ثم قال من شاء ان یقیله ثلاثا فقلنا نعوذ بالله و
برسوله ان نستقیله ثلاثا ثم ادرج الصحیفة وختمها بخواتیمهم
ثم قال یا علی خذ الصحیفة الیک فمن نکث قاتل بالصحیفة فاکو

انا خصیمه ثم تلا هذه الآیة ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدها وقد جعلتم الله علیکم کفیلاً فتکونوا کبنی اسرائیل اذا شددوا علی انفسهم فشدد الله علیهم ثم تلا فمن نکث فانما ینکث علی نفسه الآیة۔ یہ حدیث شریف نص قاطع و برہان ساطع اس امر پر ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کا مولیٰ ہونا اس جناب کا اولی بتصرف ہونا ہے کیونکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جماعت حاضرین کے سامنے بصراحت تمام ارشاد فرمادیا کہ جس کے لئے خدا مولا ہے اور میں مولا ہوں اوس کیلئے علی مولا ہے وہ تمپر حاکم ہے اور امر و نہی اُسکے لئے زیبا ہے تم اوسپر حکومت نہیں کر سکتے اور اوسپر امر و نہی تمہارے لیے جائز و درست نہیں ہے اور الویت بہ تصرف و امامت و ریاست کے یہی معنی ہیں کہ سید علی ہمدانی نے مودۃ القربےٰ میں وارد کیا ہے عن فاطمہ علیہا السلام قالت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت ولیہ فعلیٌ ولیہ ومن کنت امامہ فعلی امامہ اس روایت سے ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ جس شخص کے امام ہیں اوس کے امام جناب امیر المومنین علیہ السلام ہیں اس حدیث کا سیاق مثل سیاق حدیث غدیر کے ہے اور نیز اور بہت سے احادیث نبویہ امیر المومنین علیہ السلام کی امامت پر دال ہیں بنابران کوئی عقلمند اسپر ہرگز راضی نہو گا کہ حدیث غدیر میں مولا کے معنی سوائے امام کے اور کچھ بنائی جائیں۔

اسکے بعد جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین مرحوم نے سید علی ہمدانی کی توثیق

اور اون کی تعریفین کتب اہل سنت سے نقل کی ہین دیکھو عبقات الانوار
حصہ چہارم از حدیث غدیر صفحہ ۲۴۱۔

امام غزالی کے سوا اور بھی علمائے اہل سنت نے حدیث غدیر سے امامت جناب امیر کی ثابت کی ہے

حضرات ناظرین امام غزالی صاحب پر منحصر نہیں بلکہ بہت سے علماء اہل سنت ومحدثین وعظماء نے بڑے زور وشور سے اعتراف اور اقرار کیا ہے کہ حدیث غدیر سے امام اور خلیفہ ہونا امیر المومنین علی مرتضے علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ثابت ومتحقق ہے۔ جناب آیۃ اللہ فی العلمین مرحوم فرماتے ہیں کہ ابوالمجد مجدالدین آدم جو کہ ملقب حکیم سنائے معروف ہیں اور جامی نے نفحات میں اُن کی کتاب حدیقۃ الحقیقہ کی بہت تعریف لکھی ہے حدیقہ مین بمدح جناب امیر المومنین علیہ السلام فرمائے ہیں۔ نائب مصطفے بروز غدیر۔ کردہ بر شرع خود مراد امیر اور شیخ فریدالدین عطار ہمدانی نے تو بڑی تصریح اور توضیح سے بیان کیا ہے کہ جناب رسالتمآب نے علی مرتضے کو بحکم الہی اپنے ملک پر والی بروز غدیر مقرر فرمایا ہے چنانچہ مثنوی مظہر حق میں کہتے ہیں۔

اشعار

چون خدا گفتہ است در خم غدیر	با رسول اللہ ز آیات منیر
ایہا الناس این بود الہام او	زانکہ از حق آمدہ پیغام او

گفت رو کن با خلایق این ندا	نیست این دم خود رسولم بر شما
ہرچہ حق گفتہ است من خود آن کنم	بر تو من اسرار حق آسان کنم
چونکہ جبریل آمد و بر من بگفت	من بگویم با شما رازِ نہفت
این چنین گفت ست قہار جہان	حق دقیوم و خدائے غیب دان
مرتضے والی درین ملک من ست	ہر کہ این سر را نداند او زن است

پھر شیخ فرید الدین عطار کی توثیق اور تعریف لکھی ہے۔ نصر اللہ کابلی نے صواقع میں لکھا ہے۔ قال الشیخ الجلیل فرید الدین احمد بن محمد النیسابوری من اٰمن بمحمد ولم یومن باھل بیتہ فلیس ھو مومن۔ اجمع العلماء والعرفاء علی ذلک ولم ینکرہ احد اور شاہ عبد العزیز صاحب اپنے تحفہ کے گیارہویں باب میں فرماتے ہیں کہ اہل سنت حب امیر و ذریۂ طاہرہ او را از فرائض ایمان می شمارند حضرت فرید الدین احمد بن محمد نیشاپوری معروف بعطار در اشعار عربی می فرماید شعر

فلا تعدل باھل البیت خلقاً	فاھل البیت ھم اہل السعادۃ

پھر جناب آیۃ اللہ فی العلمینؑ فرماتے ہیں وفاضل نحریر و وزیر کبیر محمد[۲] بن طلحہ شافعی نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ ص۲۵۱
علیہ وآلہ نے حدیث غدیر کے بیان فرمانے سے ہر وہ چیز کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کے لئے ثابت تھے امیر المومنین علیہ السلام کے لئے ثابت فرمائی ہے من جملہ اون کے اولی بمومنین و سید المومنین ہونا رسول خدا[۲] کا ہے پس علی بن ابی طالب کے لئے بھی اولی بمومنین و سید المومنین ہونا ثابت ہے

وهذه عبارة ابن طلحه فی مطالب السؤل فی مناقب آل الرسول
واما مواخاة رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاه وامتزاجه به
وتنزیله ایاه منزلة نفسه ومیله الیه وایثاره ایاه فهذا بیانه فانه
قد روی الامام الترمذی فی صحیحه بسنده عن زید بن ارقم
انه قال لما اخا رسول الله صلی الله علیه وسلم بین اصحابه جاءه
علیؑ تدمع عیناه فقال یا رسول الله اخیت بین اصحابک ولم تواخ
بینی وبین احدٍ قال فسمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
انت اخی فی الدنیا والاخرة۔ وروی بسنده ایضاً ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال من کنت مولاه فعلی مولاه و
هذا اللفظ بمجرده رواه الترمذی ولم یزد علیه وزاد غیره
ذکره الیوم والموضع فذکر الزمان وهو عند عود رسول الله
صلی الله علیه وسلم من حجة الوداع فی الیوم الثامن عشر من
ذالحجة وذکر المکان وهو ما بین مکه والمدینه یسمی خماً فی غدیر
هناک فسمی ذلک الیوم یوم غدیر خم وقد ذکره علیه السلام
فی شعره الذی تقدم وصار ذلک الیوم عیداً وموسماً لکونه کان
وقتاً خص فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم علیاً بهذه المنزلة العلیة
وشرفه بها دون الناس کلهم ونقل عن زاذان قال سمعت علیاً
فی الرحبه وهو ینشد الناس من شهد منکم رسول الله صلی الله
علیه واله وسلم یوم غدیر خم وهو یقول ما قال فقام ثلاثة عشر

رجلاً فشهدوا انهم سمعوا رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
من کنت مولاه فعلی مولاه زیادہ تقریر نقل الامام ابوالحسن
علی الواحدی فی کتابه المسمی باسباب النزول یرفعه بسنده
الی ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال نزلت هذه الایة یا
ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یوم غدیر خم فی علی
ابن ابی طالب فقوله صلی الله علیه وسلم من کنت مولاه فعلیٌ
مولاه قد اشتمل علی لفظة من وهی موضوعة للعموم فاقتضی ان
کل انسانٍ کان رسول الله صلی الله علیه وسلم مولاه کان علیٌ
مولاه واشتمل علی لفظةٍ مولی وهی لفظه مستعملة بازاءِ معانٍ
متعددةٍ قد ورد القرآن الکریم بها فتارةً تکون بمعنی اولی قال
الله تعالی فی حق المنافقین ماوٰکم النار هی مولٰکم معناه اولیٰ
بکم وتارةً بمعنی الناصر قال الله تعالی ذلک بان الله مولی الذین
امنوا وان الکافرین لا مولی لهم معناه ان الله ناصر المومنین و
ان الکافرین لا ناصر لهم وتارةً بمعنی الوارث قال الله تعالی
ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون معناه وراثاً
وتارةً بمعنی العصبة قال الله تعالی وانی خفت الموالی من
وراءی معناه عصبتی وتارةً بمعنی الصدیق والحمیم قال الله تعالی
یوم لا یغنی مولیً عن مولیً شیئاً معناه حمیم عن حمیمٍ وصدیقٌ عن
صدیقٍ وقرابةٌ عن قرابةٍ وتارةً بمعنی السید المعتق وهو ظاهرٌ

ہے اس لئے کہ ابن طلحہ شافعی نے اس امر کی تصریح کی ہے کہ یہ حدیث آیہ مباہلہ کے اسرار میں سے ہے کیونکہ جب جناب امیر المومنین بہ نص آیہ موصوفہ نفس رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرار پائی تو جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین کے لئے حدیث غدیر کے ارشاد فرمانے سے ہر وہ چیز عموماً ثابت کی جو خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کے واسطے ثابت تھی منجملہ اون امور کے جو جناب رسول خدا کے واسطے جمیع مومنین پر ثابت ہیں ایک اون میں سے اولی بہ تصرف ہونا مومنین کے نفوس اور اموال مین ہے اور دوسرا امر وجوب اتباع وانقیاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کا ہے تمام اوامر ونواہی میں پس امیر المومنین علیہ السلام کیواسطے بھی یہ دونون امر ثابت ہوئے اور یہ عین امامت وخلافت ہے غیر کے لئے نہیں ہو سکتی اور نیز ابن طلحہ نے اس امر کی تصریح کردی ہے کہ منجملہ اُن امور کے جو جناب سرور کائنات کے لئے مومنین پر ثابت ہیں اولی ہونا مومنین کا ہے اور اولویت اور سرداری اونکی عین امامت ہے نیز ابن طلحہ نے اس امر کا اعتراف کیا ہے کہ یہ مرتبہ نہایت بزرگ اور یہ درجہ بہت بڑا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے امیر المومنین علیہ السلام کو اوس رتبہ اور درجہ کے ساتھ خاص کیا نہ کسی غیر کو یہ فقرہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت پر بکمال تصریح دلالت کرتا ہے۔ علاوہ ان سب امور کے ابن طلحہ نے اس امر کی بھی تصریح کردی کہ روز غدیر روز عید وموسم سرور ہے دوستان علی کے واسطے۔ اس مضمون کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین نے ابن طلحہ کی توثیق

واذا كانت وارادة لهذه المعانى فعلى ايها حملت اما على كونه اولى كما ذهب اليه طائفة اوعلى كونه صديقا حميما فيكون معنى الحديث من كنت اولى به اوناصره اووارثه اوعصبة اوحميمه اوصديقه فان عليا منه كذلك وهذا صريح فى تخصيصه لعلى بهذه المنقبة العلية وجعله لغيره كنفسه بالنسبة الى من دخلت عليهم كلمة من التى هى للعموم بما لم يجعله لغيره وليعلم ان هذا الحديث من اسرار قوله تعالى فى اية المباهلة قل تعالوا ندع ابنائنا و ابنائكم ونسائنا ونسائكم وانفسنا وانفسكم والمراد نفس على على ما تقدم فان الله جل وعلا لما قرن بين نفس رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين نفس على وجمعهما بضمير مضاف الى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اثبت رسول الله صلى الله عليه وسلم لنفس على بهذا الحديث ماهو ثابت لنفسه على المومنين عموما فانه اولى بالمومنين وناصر المومنين وسيد المومنين وكل معنى امكن اثباته مما دل عليه لفظ الولى لرسول الله صلى الله عليه واله وسلم فقد جعله لعلى عليه السلام وهى مرتبة سامية و منزلة شاهقة ودرجة علية ومكانة رفيعة خصصه صلى الله عليه وسلم بها دون غيره فلهذا صار ذلك اليوم عيد و موسم سرور لاوليائه۔ اس عبارت سے بخوبی ظاہر وآشکار ہے کہ حدیث غدیر سے امامت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ثابت ومتحقق

اور یہ طبقات استوی سے اور طبقات اسدی سے نقل فرمائی ہے دیکھو عبقات الانوار فی اثبات امامت الایمۃ الاطہار۔ پھر فرماتے ہیں کہ یوسف بن قزعلی سبط ابن الجوزی نے تذکرہ خواص الامۃ فی معرفۃ الایمۃ میں جس سے کہ ابن حجر صواعق میں اور سید سمہودی جواہر العقدین میں بہت سی روایات نقل کرتے ہیں لکھا ہے۔

اتفق علماء السیر ان قصۃ الغدیر کانت بعد رجوع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من حجۃ الوداع فی الثامن عشر من ذی الحجۃ جمع الصحابۃ وکانوا مایۃ وعشرین الفاً وقالَ من کنت مولاہ فعلی مولاہ الحدیث نص صلی اللہ علیہ وسلم علی ذلک بصریح العبارۃ دون التلویح والاشارۃ وذکر ابو اسحاق الثعلبی فی تفسیرہ باسنادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما قال ذلک طار فی الاقطار وشاع فی البلاد والامصار وبلغ ذلک الحارث بن نعمان الفہری واتاہ علی ناقۃ لہ فاناخہا علی باب المسجد ثم عقلہا وجاء فدخل المسجد فجثا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد انک امرتنا ان نشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فقبلنا منک ذلک ثم لم ترض بہذا حتی رفعت بضبعی ابن عمک وفضلتہ علی الناس وقلت من کنت مولاہ فعلی مولاہ فہذا شیٔ منک او من اللہ تعالیٰ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقد احمرت عیناہ واللہ الذی لا الہ الا ہو انہ من اللہ

ولیس منی قالها ثلاثا۔ فقام الحارث وهو یقول اللهم ان کان ما یقول محمد حقا فامطر علینا حجارة من السماء او ائتنا بعذاب الیم قال فوالله ما بلغ ناقته حتی رماه الله بحجارة من السماء فوقع علی هامته فخرج من دبره ومات وانزل الله تعالی سأل سائل بعذاب واقع للکافرین لیس له دافع فاما قوله من کنت مولاه فعلی مولاه فقال علماء العربیة لفظ المولی یرد علی وجوه احدها بمعنی المالک ومنه قوله تعالی ضرب الله مثلاً عبداً مملوکاً لا یقدر علی شیء وهو کل علی مولاه ای علی مالک رقه والثانی بمعنی المعتق والثالث بمعنی المعتق بفتح التاء والرابع بمعنی الناصر ومنه قوله تعالی ذلک بان الله مولی الذین اٰمنوا وان الکافرین لا مولی لهم۔ ای لا ناصر لهم والخامس بمعنی ابن العم قال الشاعر شعر مهلا بنی عمنا مهلا موالینا۔ لا تنبشوا بیننا ما کان مدفونا۔ قال اخر هم الموالی خنقوا علینا وانا من لقائهم لنزور۔ وحکی صاحب الصحاح عن ابی عبیدة ان قایل هذا البیت عنی بالموالی بنی العم قال وهو کقوله تعالی ثم نخرجکم طفلا۔ والسادس الحلیف قال الشاعر۔ موالی حلف لا موالی قرابة ولکن قطینا یسألون الاتادیا۔ یقول هم حلفاء لا ابناء عم قال فی الصحاح واما قول الفرزدق ولو کان عبد الله مولی هجوته ولکن عبد الله مولی موالیا فلان عبد الله بن ابی اسحاق مولی الحضرمیین وهم حلفاء بنی عبد الشمس بن عبد مناف

والحليف عند العرب مولى وانما نصب الموالی لانه رده الی صحله للضرورة وانما لحرمون مولی لانه جعله بمنزلة غير المعقل الذی لاينصرف والسابع المتولی بضمان الجريرة وحيازة الميراث و كان ذلك فی الجاهلية ثم نسخ باية المواريث والثامن الجار انما سمی به لماله من الحقوق بالمجاورة والتاسع السيد المطاع و هو المولى المطلق قال فی الصحاح كل من ولی امر احد فهو وليه والعاشر بمعنی الاولی قال الله تعالی فاليوم لايوخذ منكم فدية ولا من الذين كفروا ماوكم النار هی مولكم ای اولی بكم الی ان قال بعد ذكر عدم جواز ارادة غيرالاولی من المعانی والمراد من الحديث الطاعة المخصوصة فتعين العاشر ومعناه من كنت اولی به من نفسه فعلی اولی به وقد صرح بهذا المعنی الحافظ ابوالفرج يحيی بن سعيد الثقفی الاصفهانی فی كتابه المسمی بمرج البحرين فانه روی هذا الحديث باسناده الی مشايخه وقال فاخذ رسول الله صلی الله عليه وسلم بيد علی وقال من كنت وليه واولی به من نفسه فعلی وليه فعلم ان جميع المعانی راجعة الی الوجه العاشر ودل عليه ايضا قوله عليه السلام الست اولی بالمومنين من انفسهم وهذا نص صريح فی اثبات امامته وقبول طاعة وكذا قوله صلی الله عليه وآله وسلم وادر الحق معه حيث دار فيه دليل علی انه ماجری خلاف بين علی وبين احد من الصحابة الا والحق مع علی وهذا باجماع الامة الا ترى

ان العلماء استنبطوا احکام البغاۃ من وقعۃ الجمل وصفین وقد اکثرت
الشعراء فی یوم غدیر خم فقال حسان بن ثابت۔ ینادیھم یوم الغدیر
نبیھم۔ بخم فاسمع بالرسول منادیا وقال فمن مولاکم وولیکم
فقالوا ولم یبدو اھناک التعامیا۔ الٰھک مولانا وانت ولینا و
مالک منا فی الولایۃ عاصیا۔ فقال لہ قم یا علی فاننی۔ رضیتک
من بعدی اماما وھادیا فمن کنت مولاہ فھذا ولیہ۔ فکونوا لہ
انصار صدق موالیا۔ ھناک دعا اللھم وال ولیہ وکن للذی
عادی علیا معادیا ویروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما سمعہ
ینشد ھذہ الابیات قال لہ یا حسان لا تزال مویدا بروح القدس
ما نصرتنا او نافحت عنا بلسانک وقال قیس بن سعد بن عبادۃ
الانصاری وانشدھا بین یدی علی بصفین قلت لما بغی العدو
علینا حسبنا اللہ ونعم الوکیل وعلی امامنا وامام۔ لسوانا اتی بہ
التنزیل یوم قال النبی من کنت مولاہ۔ فھذا مولاہ خطب
جلیل انما قالہ النبی علی الامۃ۔ حتم ما فیہ قال وقیل۔ و
قال الکمیت۔ نفی عن عینک الارق الھجوعا وھما یمتری عنہ الدموعا
لدی الرحمن یشفع بالمثانی فکان لنا ابو حسن شفیعا ویوم الدوح
دوح غدیر خم ابان لہ الولایۃ لو اطیعا ولکن الرجال تبایعوھا
فلم ار مثلھا خطرا مبیعا ولھذہ الابیات قصۃ عجیبۃ حدثنا
بھا شیخنا عمر بن صافی الموصلی رحمہ اللہ تعالی قال انشد بعضھم

هذه الابيات وبات مفكراً فرای علياً کرم الله وجهه فی المنام فقال له اعد علیّ ابیات الكميت فانشده ایاها حتی بلغ الی قوله خطراً مبيعاً فانشد علی بیتاً اخر من قوله زیادةً فیها ابیات

فلم ار مثل ذاك اليوم يوماً ولم ار مثله حقاً اضیعاً

فانتم هم الرجل منعوناً وقال السید الحمیری

یا بایع الدین بدنیاه لیس بهذا امر الله

من ابغضت علیا الرضا واحمد قد کان یرضاه

من الذی احمد من بینهم یوم غدیر الخم ناداه

اقامه من بین اصحابه وهم حوالیه فسماه

هذا علی بن ابی طالبٍ مولی لمن قد کنت مولاه

فوال من والاه یاذ العلا وعاد من قد کان عاداه

وقال بدیع الزمان ابو الفضل احمد بن الحسین الهمدانی یا دار منتجع الرسالة - بیت مختلف الملائک - ابیات

یا بن الفواطم والعواتک		والترائک والارایک	
انا حایک ان لم اکن		مولا ولائک وابن حائک	

دیکھو حضرات ناظرین سبط بن الجوزی نے اس عبارت سراسر متانت میں پورا پورا اعتراف اور اقرار اس امر کا برسے دھڑلے سے کیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علی بن ابی طالب صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ کو خم غدیر میں اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا ہے اور نیز آنحضرت

نے اشعار حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کی نقل کی ہین جن سے ظاہر و عیان
ہے کہ مولی کے معانی مین سے اس حدیث مین امام اور ہادی ہی مراد ہین
اور نیز اس امر کی تصریح کر دی ہے کہ جناب سرور انام صلے اللہ علیہ و آلہ الکرام
نے حسان بن ثابت کی زبانی اشعار مذکورہ شنکر او سکو دعا دی۔ اور نیز
سبط ابن الجوازی نے اشعار قیس بن سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ
کے نقل کی ہیں جن سے امامت امیر المومنین علیہ السلام کہ بحدیث غدیر
بحکم جناب رب قدیر ثابت و ظاہر و آشکار ہے اور نیز اونہون نے اشعار
کمیت کے وارد کئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ و آلہ نے روز غدیر خم ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی ظاہر فرمائی ہے
لیکن لوگون نے اس معاملہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی اطاعت نہ کی بلکہ ولایت علی علیہ السلام کو فروخت کر دیا۔ توثیق کمیت اور
سبط ابن الجوزی کے عبقات الانوار مین ملاحظہ فرمائے۔ پھر جناب آیۃ اللہ
فی العالمین فرماتے ہیں کہ علامہ محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی نے
بھی اپنی کتاب کفایۃ الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب میں اس امر
کا اقرار اور اعتراف کر لیا ہے کہ حدیث غدیر جناب امیر علیہ السلام کی تولیت
اور استخلاف پر دال ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہین قال رسول اللہ صلے اللہ
علیہ والہ وسلم لعلی لو کنت مستخلفاً احداً لم یکن احداً احق
منک وھذا الحدیث وان دل علی عدم الاستخلاف لکن
حدیث غدیر خم دال علی التولیۃ وھی الاستخلاف وھذا

الحدیث اصح حدیث غدیر خم ناسخ لانہ کانہ فی اخر عمرہ
صلے اللہ علیہ وسلم انتہی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ حدیث غدیر
استخلاف اور تولیت جناب امیر پر دال ہے علامہ گنجی شافعی نے صاف
صاف اقرار اور اعتراف کر لیا ہے کہ اگرچہ حدیث لو کنت مستخلفاً
احداً لم یکن احداً احق منکم سے عدم استخلاف پایا جاتا ہے لیکن
حدیث غدیر سے تولیت اور استخلاف ثابت ہے اور حدیث غدیر حدیث
لو کنت الخ کے لئے ناسخ ہے کیونکہ حدیث غدیر آنحضرتؐ نے آخر عمر میں
فرمائی ہے۔ نیز سعید الدینؒ فرغانی نے بکمال توضیح و تصریح ثابت کیا ہے
کہ حدیث غدیر جناب امیر علیہ السلام کی امامت پر تصریحاً دلالت کرتی ہیں
فرغانی نے ابن فارض کے قصیدہ تائیہ کی شرح میں اس امر کو ثابت کیا
ہے کہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے حدیث غدیر کے ارشاد
فرمانے سے امیر المومنین علیہ السلام کو اپنا وصی اور اپنے نفس مبارک
کے قائم مقام مقرر فرمایا ہے چنانچہ اس شعر کی شرح میں لکھا ہے شعر

واوضح بالتاویل ما کان مشکلاً	علیٌّ بعلم نالہ بالوصیۃ

ولکن اھل البیت مبتدا محذوف الخبر تقدیرہ و بیان علی کرم
اللہ وجہہ والفصاحۃ بتاویل ما کان مشکلاً من الکتاب والسنۃ
بواسطۃ علم نالہ بان جعلہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم وصیہ و
قائماً مقام نفسہ بقولہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ و ذلک کان
یوم غدیر خم علی ما قال کرم اللہ وجہہ فی جملۃ ابیات منھا

قوله ابیات

واوصانی النبی علی اختیاری	لامتہ رضی منہ بحکمی
واوجب لی ولایتہ علیکم	رسول اللہ یوم غدیر خم

وغدیر خم ماء علی منزل من المدینۃ علی طریق یقال من جملۃ الفضائل التی لا تحصی خصہ بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فورثہا منہ علیہ الصلوۃ والسلام۔ اور نیز فرغانی نے شرح قصیدہ تائیہ میں کہا ہے واما حصۃ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ العلم والکشف وکشف معضلات الکلام العظیم والکتاب الکریم الذی ہو من اخص معجزاتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوضح بیان بما نالہ بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابہا وبقولہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ مع فضائل اخر لا تعد ولا تحصی اس عبارت سے ظاہر و آشکار ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے لئے علم اور کشف معضلات قرآن مجید حاصل ہوا ہے جو کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اخص معجزات مین سے ہے بحدیث غدیر وحدیث انا مدینۃ العلم وعلی بابہا اس کے بعد فرغانی اور اوس کی کتاب کی تعریفین تحریر فرمائی ہین۔ نیز تقی الدین احمد بن علی بن عبد القادر المقریزی نے ابن زولاق سے نقل کیا ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ نے روز غدیر سوے جناب امیر علیہ السلام عہد کیا اور اونکو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا چنانچہ کتاب المواعظ والاعتبار بذکر الخطط والآثار مین کہا ہے قال ابن زولاق وفی یوم

لہ الآن طریق المشاۃ الی مکہ کان ھذا البیان لعلم الصحابۃ بالوصیۃ۔

ثمانیة عشر من ذی الحجہ سنة اثنین وستین وثلاثہ مایة وھو یوم الغدیر یجتمع خلق من اھل مصر والمغاربة ومن تبعھم للدعاء لانہ یوم عید لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عھد الی امیر المومنین علی بن ابی طالب فیہ واستخلفہ فاعجب المعز ذلک من فعلھم وکان ھذا اول ما عمل بمصر۔ اس عبارت سے ظاہر وعیان ہے کہ حسب تحریر ابن زولاق روز غدیر روز عید ہے۔ بایں وجہ کہ اُس دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین کی طرف عہد کیا ہے اور اونکو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا ہے۔ پھر اس تمام مضمون کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین نے مقریزی اور ابن زولاق کی توثیقین اور تعریفین کتب اہل سنت سے نقل فرمائی ہیں۔ شہاب الدین دولت آبادی نے بھی ہدایۃ السعداءمین تصریح کی ہے کہ حدیث غدیر جناب امیر کی نیابت وخلافت پر دال ہے اور اوس سے لزوم اطاعت اور اتباع امیر علیہ السلام کا ثابت ہوتا ہے چنانچہ چودھوین ہدایت مین کہتے ہیں۔ نکتہ ودقیقہ اینجا آن بود چون درخیر القرون آفتاب رسالت تابان وروشن ست درحالت غروب علی ولی مقابل خود کالبدر المنیر للشمس نائب خود داشتہ یا علی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی ولا نبی بعدی من کنت مولاہ فعلی مولاہ تا انقراض عالم مومن ایمان دبر تو اعتقاد دارند انتہی بفلاً عن نسخۃ عتیقۃ اس عبارت سے بالتصریح معلوم اور ظاہر ہوا کہ مفاد حدیث منزلت اور حدیث غدیر کا یہ ہے کہ نیابت وخلافت جناب رسالت مآب ﷺ کے جناب

امیر المومنین علیہ السلام کو حاصل تھی۔ اور نیز اونھون نے چودھوین ہدایہ میں کہاہی۔
الجلوۃ الثالثۃ فی نکات البیعۃ بدانکہ ید بمعنی قبض ست یعنی قبض و قبضہ ید
بر دست پیر فرو ختم تا ذو الید پیر باشد و اطاعت لازم شود داطیعوا اللہ واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم سراین معنی ست وید بمعنی ملک یعنی خود را بر دست
پیر فروختم تا بر نعمت و دولت کہ ترا رسد از پیر تصور کنی و ہر چہ در ملک تو آید
از پیر دانی واز فرزندان او دریغ نداری العبد وما فی یدہ ملکٌ لمولاہ
من کنت مولاہ فھذا علیٌ مولاہ شاہد این حال انتہی اس عبارت سے
ظاہر ہے کہ حدیث غدیر اس امر پر دلیل ہے کہ جناب امیر علیہ السلام مالک
واجب الاطاعت تھے اور نیز ہدایۃ السعدا میں کہاہے بدانکہ چون مصطفیٰ
مجمل خوند کار ست و علی ولی نیز بجاے خوندکار از انکہ استاد شریعت و مرشد
طریقت ست من کنت مولاہ شاہدے صادق ست انتہی۔ اس عبارت
سے صاف صاف ظاہر ہوتاہے۔ کہ حدیث غدیر اس امر پر دال ہے کہ جناب
امیر المومنین علیہ السلام مثل جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ کے استاد
شریعت و مرشد طریقت و مجمل خوندکار یعنی صاحب الامر و صاحب فرمان لازم
الاطاعۃ تھے وھذا ھو المطلوب۔ اس کے بعد فرماتے ہین کہ شہاب الدین احمد
جو اکابر ائمہ اہل سنت مین سے ہے اوس نے مولیٰ کے معنی سید کے لئے
ہین اور اسکو ترجیح دی ہے اور اس امر کو بعض اہل علم سے نقل کر کے کہاہی
کہ تصدیر این قول بقول آنحضرت الستم تعلمون انی اولیٰ بالمومنین
تائید این قول یعنی قول بعض اہل علم کہ مولیٰ را بسید تفسیر کردہ می نماید

وفی ھذا الکفایۃ لاھل الدرایۃ اور شیخ جلال الدین خجندی سے نقل کیا ہے کہ مولیٰ کے معنی اس حدیث میں سید و مطاع و اولیٰ کے ہیں پس ان دونو معنون کے مطابق امر باطاعت واحترام اور اتباع علی بن ابی طالب علیہ السلام کا لازم اور واجب ہوگا۔ اور اسی مرام و مقصود کی تائید مین ابوالفرج اصفہانی کی کتاب مرج البحرین مین سے ایک حدیث اونھون نے نقل کی ہے کہ اوس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس حدیث شریف مین مولیٰ بمعنی اولیٰ ہے

پھر جناب آیۃ اللہ فی العلمین فرماتے ہیں۔ و علامہ محمد بن اسمٰعیل الامیر الیمانی کہ سابقاً بنباہت و عظمت و جلالت شان و علو قدر و سمو فخر او دریافتی

در کتاب روضہ ندیہ شرح تحفہ علویہ بعد ذکر طرق عدیدہ حدیث غدیر گفتہ وتکلم الفقیہ حمید علی معانیہ واطال ونقل بعض ذلک قال رحمہ اللہ منہا فضل العترۃ علیہم السلام و وجوب رعایۃ حقہم حیث جعلہم احد الثقلین اللذین یسال عنہما و اخبر بانہ سال لہم اللطیف الخبیر وقال فاعطانی یعنی استجاب لدعائہ فیہم ناصرہما ناصری وخاذلہما خاذلی وولیہما لی ولی وعدوھما لی عدو وھذا یقتضی بانہم قائلون بالصدق وقائلون بالحق لانہ قد جعل ناصرہما یعنی الکتاب والعترۃ ناصرا لہ علیہ السلام وخاذلاً لہما خاذلا لہ ونصرتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واجبۃ وخذلانہ حرام عند اہل الاسلام فکذلک یکون حال العترۃ الکرام علیہم السلام وھذا یوجب انہم لا یتفقون علی ضلال

ولا يكونون مخطأ اذ لو جاز ذلك عليهم حتى يعمهم كان نصرهم حراماً وخذلانهم فرضاً وهذا لا يجوز لان خبره فيهم عام يتناول جميع احوالهم ولا يدل دليل على التخصيص وزاده بياناً و ارادفه برهاناً بقوله وليهما لي ولي وعدو هما لي عدوٌّ وهذا يقتضي كونهم على الصواب وانهم ملازمون الكتاب حتى لا يحكمون بخلافه وفيه اجلى دلالةٍ على ان اجماعهم حجةٌ يجب الرجوع اليها حيث جمع الرسول صلى الله عليه وآله وسلم بينهم وبين الكتاب وفيه ادنى عبرةٍ لمعتبرٍ في عطب معاوية ويزيد واتباعهم واشياعهم من سائر النواصب الذين جهدوا في عداوة العترة النبوية و السلالة العلوية ومنها قوله اخذ بيده ورفعها وقال من كنت مولاه فهذا مولاه والمولى اذا اطلق من غير قرينةٍ فهم منه انه المالك المتصرف واذا كان في الاصل يستعمل لمعانٍ عدة منها المالك للتصرف ولهذا قيل هذا مولى القوم سبق الى الافهام انه المالك للتصرف في امورهم ومنها الناصر قال تعالى ذلك بان الله مولى الذين امنوا وان الكافرين لا مولى لهم ومنها بمعنى ابن العم قال الله تعالى واني خفت الموالي من ورائي اراد بني العم بعدي ومنها بمعنى المعتق والمعتق ومنها بمعنى الاولى قال تعالى مأواكم النار هي مولاكم اي اولى بكم وبعد ابكم وبعد فلو لم يكن السابق الى الافهام من لفظة مولى السابق المالك للتصرف

لكانت منسوبة الى المعانى كلها على سواء وحملناها عليها جميعا الا

ما يتعذر فى حقه عليه السلام من المعتق والمعتق فيدخل فى

ذلك المالك للتصرف والاولى المفيد ملك التصرف على الامة و

اذا كان اولى بالمؤمنين من انفسهم كان اماما وتفصيل ذلك موع

فى موضعه ومنها قوله صلى الله عليه واله وسلم من كنت وليه فهذا

وليه والولى المالك للتصرف بالسبق الى الفهم وان استعمل

فى غيره وعلى هذا قال صلى الله عليه واله وسلم السلطان

ولى من لا ولى له يريد ملك التصرف فى عقد النكاح يعنى

ان الامام له الولاية فيه حيث لا عصبة ثم لو سلمنا احتمال

الولى لغير ما ذكرناه عليها فهو كذلك يجب حمله على الجميع بناء

على ان كل لفظة احتملت معنيين بطريقة الحقيقة فانه يجب حملها

عليهما اجمع اذا لم يدل دليل على التخصيص ومنها قوله اللهم

وال من والاه وعاد من عاداه وهذا يشهد بفضل على عليه السلام

وبراته من الكبائر حيث دعا النبى الى الله بان يوالى من والاه و

يعادى من عاداه ولو جاز ان يرتكب كبيرة لوجبت معاداته و

متى وجبت معاداته لم يكن الله ليعادى من عاداه كما لا يعادى

من عادى مرتكبى الكبائر بل هو من اوليائه فى الحقيقة فلما قضى

صلى الله عليه واله وسلم بانه يعادى من عاداه مطلقا من غير

تخصيص دل على حالة لا يقارف فيها كبيرة فبهذا يظهر ان

معاویہ قد عاداہ اللہ علی الحقیقۃ لان المعلوم بلا مرتیہ بانہ کان
معادیاً لعلی علیہ السلام ومن عاداہ اللہ انزلہ اللہ دار عذابہ
وھی دار البوار جھنم یصلونھا وبئس القرار ومن کان عدو اللہ
کیف یجوز الترحم علیہ التولی لہ لو عمی الابصار وخبث الظواھر
والسرایر والانحراف عن العترۃ الاطھار وامام الابرار و
لو لم یرو الاحادیث العدید فی مناقب علی علیہ السلام لکفی فی
رفع درجتہ وعلو منزلتہ وقضی لہ بالفضل علی سایر الصحابۃ انتھی
کلامہ رحمہ اللہ مع اختصار منہ۔ فقیہ حمید کی یہ عبارت اس امر کو صاف
صاف ظاہر وعیاں کرتی ہے کہ حدیث غدیر سے بوجوہ عدیدہ امامت و
خلافت جناب امیر المومنین علیہ السلام کی ثابت ومتحقق ہے۔ پھر جناب آیۃ
اللہ فی العلمین فرماتے ہیں کہ شاہ عبد العزیز صاحب کے بھتیجے مولوی
محمد اسمٰعیل صاحب نے جنکو ایک جم غفیر اور جماعت کثیر اہل ہند میں سے اپنا
پیر ومرشد اور مقتدا جانتے ہیں اور انکو تیرہوین صدی میں مجدد دین مانتے
ہین اپنے اوس رسالہ مین جو کہ اونہون نے حقیقت امامت کے بیان مین
تصنیف کیا ہے بخوبی اس امر کو تسلیم کرلیا ہے اور صاف لکھدیا ہے کہ حدیث
غدیر جناب امیر علیہ السلام کی امامت پر دلالت کرتی ہے جناب آیۃ اللہ
فی العالمین نے عبقات الانوار مین وہ ساری عبارت نقل فرمائی ہے اخیر
اوسکا یہ ہے وز انجملہ ست ثبوت ریاست یعنی چنانچہ انبیاء اللہ را بہ نسبت امت
یک نوعے از ریاست ثابت ہست کہ بملاحظہ ہمان ریاست ایشان را امت این

رسول می گویند واین رسول را رسول این امت و در بسیارے از امور دنیویہ
ہم تصرف رسول در ایشاں جاریست کما قال اللہ تعالی النبی اولی بالمومنین
من انفسھم و در مقدمات اخرویہ ہم ولایت او ثابت قال اللہ تعالی
فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید وجئنا بک علی ھؤلاء شھیدا
ہمچنین امام راہم در دنیا و آخرت مثل این ریاست بہ نسبت مبعوث الیہم ثابت
است قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الستم تعلمون انی اولی
بالمومنین من انفسھم قالوا بلی فقال اللھم من کنت مولاہ فعلی
مولاہ وقال اللہ تعالی ویوم ندعو کل اناس بامامھم وقفوھم
انھم مسئولون قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھم مسئولون عن
ولایۃ علی انتھی۔ اس عبارت کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں واز آخر این عبارت بکمال وضوح وظہور کالنور علی قلل الطور
روشن است کہ حدیث غدیر دلالت بر امامت جناب امیر المومنین علیہ السلام
دارد زیرا کہ مولوی اسماعیل حدیث غدیر را دلیل این معنی گردانیدہ کہ چنانچہ جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را بہ نسبت امت خود نوعے از ریاست
ثابت ست کہ بملاحظہ ہمان ریاست ایشان را امت آنحضرت می گویند و آنحضرت
را رسول این امت در بسیاری از امور دنیویہ ہم تصرف آنحضرت جاریست و در
مقدمات اخرویہ ہم ولایت او ثابت ہمچنین امام را در دنیا و آخرت مثل این
ریاست بہ نسبت مبعوث الیہم ثابت ہست پس ہرگاہ حدیث غدیر دلیل ثبوت
ریاست مثل ریاست جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دلیل جریان

تصرف آنحضرت در بسیاری امور دنیویہ امت باشد این عین دلالت بر امامت وخلافت است۔

مقولہ زائر

اسمین کچھ شک نہین کہ جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ عنہ نے کوئی دقیقہ ثبوت مین باقی نہین چھوڑا جو شخص انصاف کی نظر سے ان ہر سہ مجلدات حدیث غدیر کو پڑھے اور غور وتامل سے سمجھے اور اباؤ اجداد کی تقلید کو مد نظر نرکھے بلکہ تحقیق حق اسکو منظور نظر ہو اور خدا ورسول کے احکام کی بجا آوری بہی بدل چاہتا ہو تو اوسپر یقیناً وحتماً حقیت مذہب امامیہ کی صاف صاف ظاہر وعیان ومنکشف ہوجائے گی بعونہ تعالیٰ شانہ۔

اس مقام پر اس حقیر سراپا تقصیر کو ایک حنفی عالم کا قول یاد آگیا حضرات ناظرین جب یہ کمترین بعہدہ مدرسی اول ہائے سکول گجرات پنجاب مین مقرر تہا اون ایام مین میری ملاقات کے لئے ایک حنفی عالم آئے جنکا نام نامی عالم شاہ تہا اون سے ہر طرح کی گفتگو ہوئی یہان تک کہ مذہبی ذکر تذکرہ بہی ہوا مین نے اونکو مجلد دوم حدیث غدیر دیکر کہا کہ آپ اس کتاب کو ملاحظہ فرماوین وہ صاحب کتاب لیکر چلے گئے آٹھ دس دن کے بعد پہر تشریف لائے اور مجھسے کہا کہ مجھے تحقیق حق منظور نظر نہین مین شیعہ ہونا نہین چاہتا اور اس کتاب کو دیکھکر کوئی آدمی جو کہ اچھی طرح اسکو سمجھ لے شیعہ ہوئے بغیر نہین رہ سکتا بلا مبالغہ یہ ہے کہ جو اعتراض یا شبہ میرے ذہن مین

آیا ہیں سے لئے اُسکا جواب باصواب اسی کتاب میں پالیا آپ مجکو اس کتاب کے
دیکھنے سے معاف رکہیں فی الحقیقت جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ
نے کوئی شبہہ اور کوئی اعتراض باقی نہین چھوڑا جسکا جواب شافی نہ دیا ہو
اور ثبوت مدعا میں اسقدر کثرت سے دلائل متینہ و براہین رصینہ بیان کئے
ہین کہ مافوق اُنکا متصور نہیں۔ مجلد اول مین اس حدیث شریف کا تواتر ثابت
کیا ہے اور منکرین کو جواب دئے ہیں مجلد دوم و سوم مین وجوہ استدلال رقم
فرمائے ہیں اور جن جن علماء و محدثین کی روایتین یا عبارتین اپنے مدعا پر دلائل
اور براہین کے لئے نقل فرماتے ہین اون علماء اور محدثین کی توثیق بخوبی ساتھ
کے ساتھ ہی کرتے جاتے ہیں غرض کوئی گرفت کی جگہہ باقی نہین رکھی اور
جس امر کو ثابت کیا ہے اوسکا ثبوت کما حقہ کر دیا ہے یہانتک کہ اب کسی کو
مجال انکار باقی نہین رہی من شاء الاطلاع علیہ فلیرجع الیہ
اے حضرات ناظرین اسمیں ہرگز کسی طرح کا شک اور شبہہ نہیں بلکہ مثل روز
روشن یہ امر ظاہر و آشکار ہے کوئی مسلمان اسکا انکار نہین کر سکتا لاریب حدیث
غدیر متواتر اور صحیح اور قطعی الصدور ہے جسطرح سے قرآن شریف ہر مسلمان کے
نزدیک یقیناً منزل من اللہ اور کلام الہی ہے اوسی طرح سے یہ حدیث شریف
جو امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی مولائت و امارت و امامت و
خلافت پر نص صحیح ہے یقیناً اور قطعاً اور حتماً کلام جناب رسالت پناہی ہے
جناب آیۃ اللہ فی العلمین اعلا اللہ مقامہ نے مجلد اول حدیث غدیر مین تواتر
اس حدیث شریف کا ایسی طرح ثابت کیا کہ جائے دم زدن باقی نہین رہی

ملاحظہ فرمائے کہ شیخ سلیمان بن خواجہ کلان قندوزی بلخی حنفی المذہب و نقشبندی المشرب اپنی کتاب ینابیع المودۃ مطبوعہ بمبئی کے تیسوئین صفحہ پر تحریر فرماتے ہیں وفی المناقب اخرج محمد بن جریر الطبری صاحب التاریخ خبر غدیر خم من خمسۃ وسبعین طریقاً۔ وافرد لہ کتابا سماہ کتاب الولایہ۔ یعنی مناقب میں ہے کہ محمد بن جریر الطبری صاحب تاریخ نے حدیث غدیر کو پچہتر طریق سے روایت کیا ہے اور اوسکے طرق کیواسطے جداگانہ ایک کتاب لکھی ہے اور اسکا نام کتاب الولایت رکھا ہے پہر صاحب ینابیع المودۃ لکھتے ہیں ایضاً اخرج خبر غدیر خم ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ وافرد لہ کتابا وسماہ الموالاۃ و طرقہ من مایۃ وخمسۃ طریق۔ یعنی نیز اخراج کیا ہے ابو العباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدہ نے حدیث غدیر کا ایک سو پانچ طریقہ سے اور اوسکے طرق کے بیان میں جداگانہ ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام کتاب الموالاہ رکھا ہے اور نیز کہتے ہیں حکی العلامہ علی بن موسیٰ وعلی بن محمد ابی المعالی الجوینی الملقب بہ امام الحرمین اوستاد ابی حامد الغزالی رحمہما اللہ یتعجب ویقول رایت مجلداً فی بغداد فی ید صحاف فیہ روایات خبر غدیر خم مکتوبا علیہ المجلدۃ الثامنۃ والعشرون من طرق قولہ صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ ویتلوہ المجلدۃ التاسعۃ والعشرون یعنی امام الحرمین استاد ابو حامد غزالی رحمہما اللہ کی حکایت لکھتے ہیں اور تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مین نے بغداد میں ایک مجلد کتاب ایک کتاب فروش کے ہاتھ مین دیکھی اوسمین حدیث غدیر خم کی روایتین تھین اور اوسپر لکھا ہوا تھا کہ اٹھائیسوین

جلد ہے حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ کے طرق کے بیان مین اور اس سے آگے انتیسوین جلد اس کے ساتھ ملحق کی جائے گی اقول اب اسپر اس حدیث شریف کے طرق کی کثرت کو اور اسکے تواتر اور اس کی شہرت اور وثوق اور صحت کو خیال کر لیجئے۔

اب اس مضمون ہدایت مشحون کے خاتمہ مین یہ کمترین اقل الحاج والمعتمرین ابوالقاسم مقرب علی النقوی زائر جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین الطاہرین اپنا ایک قصیدہ غدیریہ بمدح جناب مولائے مومنین سید الوصیین علیہ الصلوٰۃ والسلام بحذف صدر وعجز وارد کرتا ہے تاکہ مومنین بایقین وغلامان آل طاہا ویسین کی آنکھون کو نور اور دلون کو سرور حاصل ہو۔

مطلع ثانی

رسول پاک و علی دونون ہین خدا کی نور — کیا ہے دونون[1] نے اک نور ایزدی سے ظہور
وہ ہیں حبیب خدا اور یہ ولی خدا — وہ ہیں رسول صمد یہ ہیں امام غیور
وہ خاتم الرسل اور یہ وصی اول ہیں — وہ خیر خلق امیر عرب یہ ہیں مشہور
وہ ہیں رسول امین اور یہ ہیں امام مبین — وہ فخر لاکھ شموس اور یہ رشک لاکھ بدور
نبی ہیں منذر امت علی ہیں ہادی دین — نبی شفیع علی ذو لوا بروز نشور
قسم خدا کی نبی و علی میں فرق نہین — حدیث لحمک لحمی مین ہے یہ ہی مذکور

[1] قال رسول اللہ خلقت انا و علی من نور واحد فانظر فی کتب الاحادیث ۱۲

نبی علی کو جو دو دیکھتا ہے ہی احول — جو انکے رتبہ سے جاہل ہے وہ بالکل کور
لکھا ہے حضرت آدم تھے آب و گل میں ابھی — سوائے نور نبی و علی تھا بس منشور
خدا نے دونوں کو اک نور سے بنایا ہے — مثال شمس ہے روشن یہ از حدیث نور
انہیں کی وجہ سے حق نے جہان کیا پیدا — طفیل انکے ہوا ہے ہر ایک شئے کا ظہور
یہ دونو بھائی ہیں رب کریم کے پیارے — یہ دونو بھائی ہیں مقبول بارگاہ غفور
یہ دونو باعث ایجاد آفرینش ہیں — نہ ہوتے یہ تو نہ ہوتی کوئی بھی شئے مذکور
سوائے حق کے نہ جبوقت تھا کوئی موجود — خدائے پاک تھا ناظر یہ دونو تھے منظور
رسول پاک ہیں سلطان کشور ایمان — جناب حیدر کرار اون کے ہیں دستور
خدا ہے منزل قرآن رسول ہیں منزل — علی مبین احکام مصحف مذبور
خدا نے علم دیا جو نبی اُمی کو — سکھایا ہے وہ نبی نے علی کو علم ضرور
لہ علی کا علم ہے علم نبی کا علم — وہی ہے جو کہ تھا از راہ وحی رب غفور
تو علم غیر کو مثل علی کہاں سے ہو — علی کے علم کا منبع ہے خود علیم شکور
نبی مدینہ علم اور علی ہیں در اوسکا — یہ ہے حدیث نہایت صحیح اور مشہور
علی کے علم کی کچھ انتہا نہیں ہرگز — علی کا علم ہے بے انتہا و لا محصور
علی ہیں حافظ توریت و ماہر انجیل — علی مفسر قرآن علی علیم زبور۔

لہ اخرج الحموینی بسنده عن الکلبی قال ابن عباس رضی اللہ عنہ علم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ من علم اللہ وعلم علی من علم النبیؐ وعلمی من علم علی وما علمی و علم الصحابۃ فی علم علی الا کقطرۃ فی سبعۃ ابحر۔ ١٢ منہ

علی ہیں عالم و علامہ و علی علّام — علی ہے اقضی اصحاب مصطفیٰ ہیں ضرور
علی ہیں ماہر اسرار ایزد دانا — علی ہیں محرم راز رسول رب شکور
علی ہے خیر بریہ سے میں مراد خدا — علی ہے لفظ اولی الامر سے ہو مذکور
علی ہیں دست زبردست ایزد دانا — علی ہے شاہ رسل کی ہیں بیگمان دستور
علی ہیں قاسم جنت علی ہیں قاسم نار — عدو علی کا ہے ناری تو ہی محب مغفور
علی ہیں ساقی کوثر علی ہیں شافع حشر — علی ہیں باعث امن و امان بروز نشور
علی ہیں زینت عرش خدا و بزم رسول — علی ہیں فخر دو عالم کے نائب و دستور
علی مرغم فجّار و قاصم کفّار — علی ہیں ناصر دین خدا علی منصور
علی کا نام پس از اسم احمد مرسل — ہے ساق عرش معظم پہ بے گماں مسطور
علی امیر عدو بند فاتح خیبر — کہ جس کے فی العدل و شمشیر دونوں ہیں مشہور
وہ رخش جس کے کہ ہی جنت و خیبر کی آگے — جہان بوسعت خود تنگ تر ز دیدۂ مور
وہ تیغ جس سے ہوئے قتل مرحب و عنتر — (از حارث) وہ تیغ جس سے ہو دین احمدی منصور
وہ تیغ جسکے کہ فقرات کا جواب نہ تھا — وہ تیغ جس سے نہ بچتا تھا کافر مقہور
وہ تیغ جس سے کہ کفار کو امان نہ تھی — وہ تیغ جس سے کہ دین خدا ہو انشور
وہ ذوالفقار کہ ہے ذکر جسکے فقرو نکا — زبان خلق خدا پر زبان زد و مذکور
ہمیشہ احمد مختار کی سپر تھے علی — تھے ہر لڑائی میں مولا مظفر و منصور

قطعہ

بنی امیہ و عباس کے زمانہ میں — کوئی بھی کہہ نہیں سکتا تھا فضل شہ مذکور

محب تو خوف سلاطین سے بغض سے دشمن
مگر مناقب حیدر سے اک جہان پر ہے
اگر نہین ہے یہ اعجاز تو کہو کیا ہے
بغور سوچو تو حیدر ہیں شمع دین خدا
مخالفوں سے بھی انکار ہو نہین سکتا
مخالفوں کو بھی اقرار فضل حیدر ہے
غلام حیدر صفدر امیر دین پرور[1]
وہ نقل کرتے ہیں اسطرح کارلائل سے
علی تھے صاحب اخلاق فاضلہ بیشک
علی کی ہمت و جرات کے سامنے دایم
علی ولی خدا جانشین پیغمبر
نبی کے بعد ہیں مثل نبی وہی مولا
یہ ہے حدیث نہایت صحیح و متواتر
مثال شمس ضحیٰ یہ حدیث ہے روشن
بحکم آیۂ بلّغ نبی بہ خمّ غدیر

فضائل شہ مردان کو کرتے تھے مستور
ہیں فضل اُنکے خواص و عوام میں مذکور
کہ اونکے فضل سے ارض و سما ہوی معمور
کوئی بجھا نہین سکتا ہے شمع حق کا نور
مناقب شہ مرداں ہیں اسقدر مشہور
ہے اصل فضل وہی جو عدو کرے منظور
جو ہیں ریاست پٹیالہ کے ہیں دستور
جو اور پا کا ہے اک حبر عیسوی مشہور
علی کا قلب محبت سے حق کی تھا بھرپور
کسی بھی شے کو نہ ہرگز تھا کچھ قیام و فتور
ثنا ہے جنکی کتاب کریم مین مسطور
یہ ہے نبی سے حدیث غدیر مین ماثور
ہوا ہے خم میں زبان نبی سے اسکا صدور
نہ دیکھی اسکو جو ہے وہ بسان شپرہ کور
علی کو اپنا وصی کرنے پر ہوے مامور

---

[1] اس سے مراد جناب معلے القاب حضرت خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر مرحوم مغفور ہیں اُس جناب نے اپنی کتاب اعجاز التنزیل مین مضمون مذکور پادری کارلائل صاحب کی کتاب سے نقل کیا ہے۔ ۱۲ زائر۔

بنایا اونٹوں کے پالانوں کا وہاں ممبر — اور اوسپہ بیٹھے جناب رسول رب غفور

غدیر پر تھا ہوا جمع ایک جم غفیر — ہر اک طرح کے تھے مردم سفیہ و اہل شعور

پڑھا نبی نے وہاں خطبۂ طویل الذیل — تھے جسمین حمد خدا اور نصیحتین مذکور

پھر اپنے ہاتھ میں لیکر ید ید اللہی — کیا بلند کہا پھر یہ حاضرون کے حضور

کہ جسکا میں ہوں ولی اوسکا ہی ولی حیدر — مجھے ہے جیسے حکومت اسی ہے اوسپہ ضرور

پھر اوسکے بعد دعا کی نبی نے پھر علی — کہا یہ بارگہ حق مین ای خدای غفور

تو دوست رکھ اسے جو شخص ہو علی کا دوست — عدو علی کا تیرے قہر سے رہے مقہور

جو اوسپہ ظلم کرے اوسپہ لعن کر یا رب — ہو خاذل اسکا تیرے قہر سے ذلیل و فجور

پھر اسکے بعد لی احمد نے بیعت حیدر — ہر اک سے جو کہ تھے حضار مجلس مذبور

علی کو حضرت ثانی نے دی مبارکباد — یہان تلک ہوا حضار کو خوشی کا وفور

نبی کے پاس پھر آیا جو حارث نعمان — تو بولا آکے رسول خدا سے وہ مغرور

نماز و روزہ و حج زکوۃ و خمس و جہاد — تمہاری کہنے سے ہم لوگوں نے کی منظور

مگر نہ صبر تمہیں آیا یا رسول اللہ — کہ زیر حکم علی کر دیا ہمین مجبور

کیا غضب یہ ہمارے لئے کہ اب تمنے — علی کو کر دیا آمر ہمین کیا مامور

کیا ہے تمنے جو حاکم علی کو اپنے بعد — تو یہ تمہاری طرف سے ہے یا بحکم غفور

کہا رسول خدا نے یہ تب قسم کہا کر — علی ہے میرا خلیفہ بحکم رب شکور

یہ سنکے غیض میں آکر اوٹھا عدو علی — چلا جو جانب ناقہ تو کہتا تھا مغرور

الہی تو نے کیا ہے علی کو گر حاکم — ترے عذاب سے وہ شخص ہو ابھی مقہور

کیا لعین نے جو حق سے سوال پھر عذاب — تو سر پہ غیب سے پتھر پڑا ہوا وہ چور

کلام حق میں جو ہے سأل سائل آیا — ہوا ہے اوس کی یہ شان نزول میں تو
ولائے شاہ ولایت سے دین ہوا کامل — ہوے تمام وصایت سے نعمت موفور
خدائے پاک تب اسلام سے ہوا راضی — ہوے بحکم خدا جب وصی نبی کے حضور

مطلع ثالث

بشر تو کیا ہیں فرشتوں کا کب ہے یہ مقدور — کہ وہ فضائل حیدر کو کر سکیں محصور
نہ ہمسے حمد خدا ہو نہ نعت احمد ہو — نہ وصف حیدر کرار ہو سکیں مسطور
علی کے وصف بیان کرتے ہیں خدا و رسول — ہو نعت و حمد زبان علی سے بس مذکور
نہ ہے زبان کو طاقت نہ ہے قلم کو مجال — علی کے وصف کوئی لکھ سکے یہ کیا مقدور
اسی[1] مہینے کی چوبیسوین[24] کو خالق نے — علی کا نام بنفس نبی کیا مذکور
علی نے دی ہے اسی[2] دن نماز مین خاتم — ولی و حاکم خلقت ہوے بحکم غفور
کھلایا بھوکھوں کو خود کرکے فاقہ پر فاقے — نہ کیون ہو خلق مین ایثار مرتضی مشہور
قبول بارگہہ حق ہوئے سخاے علی — کہا خدا نے انہیں کان سعیکم مشکور
اسی[3] مہینے کی پچیسوین کو احمد پہ — بشان آل پیمبر ہے ہل اتی کا صدور

[1] چوبیسوین تاریخ ذالحجہ الحرام سنہ ۱۰ھ علی صاحبہا والہ الف الف سلام وصلوۃ وتحیہ ۱۲ ازائر۔ [2] اعنی الرابع والعشرین من شہر ذی الحجۃ الحرام فی سنۃ التاسع من ہجرت سید الانام علیہ وعلی آلہ الآف التحیۃ والسلام یعنی چوبیسوین ذی الحجہ سنہ ۹ ہجریہ ۱۲ ازائر۔ [3] یعنی الخامس والعشرین من شہر ذی الحجۃ الحرام سنہ ۹ من الہجرت النبویہ ۱۲ ازائر

قطعہ

تمام لوگ قیامت میں ہونگے گریاں پر
جو ہیں حسین کے باگی وہ ہوئیں گے مسرور

وہ بیٹھے ہوئیں گی سب زیر عرش رب کریم
خوشی میں حضرت سلطان کربلا کے حضور

کرینگے باتیں جو آقا سے وسجگھہ یہ غلام
تو انہماک یہ ہوگا ہمیں بوجہ حبور

خیال تک نہیں آئیگا بھول جائینگے
بہشت و کوثر و تسنیم و جملہ حور و قصور

پکارینگی ہمیں حوریں کہ آؤ جلد ادہر
چلو بہشت میں آکے پیو شراب طہور

اشاروں سے وہ بلائیں گی ہمکو جنت میں
چمکتے ہوئیں گے ہاتھوں پہ ساغر بلور

نگاہ بھر کے نہ دیکھیں گے اونکی جانب ہم
مجالست میں یہ آقا کی ہمکو ہوگا سرور

صراط سے نہیں ممکن کہ کر سکے کوئی
بجز جرأت ولائے علی مرور و عبور

خفیف ہوئیں گے میزان پہ دشمن مولا
ذلیل ہونگے اوڑینگے جو نامی مثل طیور

ہزار شکر کہ سینہ ہمارا روشن ہے
ولائے آل محمد سے مثل شمع طور

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۷ صفحہ ۲۵

روی علی بن عیسیٰ ایضاً نقلاً من کتاب الیقین بامرۃ المومنین للسید علی بن طاؤس رضی اللہ عنہ ناقلاً من کتاب المناقب لابی المؤید موفق بن احمد الخوارزمی مرفوعاً الی علی علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما اسری بی الی السماء ثم من سماء الی سماء الی سدرۃ المنتہی ووقفت

بین یدی ربی فقال لی یا محمد قلت لبیک وسعدیک قال
قد بلوت خلقی فایّہم وجدت اطوع لک قلت رب علیاً
قال صدقت فھل اخترت لنفسک خلیفۃ یودیّ عنک و
یعلم عبادی من کتابی مالا یعلمون قلت اختر لی فان
خیرتک خیر لی فقال قد اخترت لک علیاً فاتخذہٗ
لنفسک خلیفۃ ووصیاً ونحلتہ علمی وحلمی وھو امیر المومنین
حقاً لم ینلھا احدٌ قبلہ ولیست لاحد بعدہ یا محمد علیٌّ
رایۃ الھدیٰ وامام من اطاعنی ونور اولیائی وھو کلمۃ
التی الزمتھا المتقین من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد
ابغضنی فبشرہ بذلک انتھیٰ۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۷

احمد کا پورا باب ہو یہ ہے معتبر	لکھتا ہے وہ کتاب مناقب میں یہ خبر

یہ حدیث شریف قدسی جناب شیخ حر عاملی مرحوم نے علی بن عیسیٰ سے نقل کی اونہوں نے جناب علی بن طاؤس رضؓ کی کتاب الیقین باختصاص علیؑ بامرۃ المومنین مین سے لی ہے اور اوس جناب سے اخطب خوارزم کی کتاب المناقب مین سے نقل فرمائی ہے جو صاحب اس کی تصحیح اور تحقیق کرنا چاہیں اخطب خوارزم کی کتاب المناقب مین ملاحظہ فرمائین۔ ۱۲۔ ذاکر۔

کرتا ہے نقل فاتحِ بدر و حنین سے — کرتے ہیں وہ بیان شہ مشرقین سے

فرماتے ہیں رسول خدا صاحبِ براق — جب سیر نہ فلک کا ہوا مجکو اتفاق

اور سیر منتہے ہوا سدرہ تلک مرا — دربار کبریا میں میں جاکر کھڑا ہوا

مجکو پکارا حق نے تو بولا میں اے غفور — حاضر ہے تیرا بندۂ عاجز ترے حضور

فرمایا تونے خلق کا ہے امتحاں لیا — تابع زیادہ کس کو ہے پایا مجھے بتا

کی عرض مینے حق سے کہ اے عالم الخفی — بڑھکر ہے ساری خلق میں تابع مرا علی

تب جانب خدا سے ہوا مجکو یہ خطاب — اے مصطفٰے جو تونے کہا ہے یہ ہے بجا

اب یہ بتا کہ کسکو خلیفہ کیا پسند — پہنچا ہے تیری سمت سے جو علم ارجمند

بندونکو جو سکھائے کتاب خدا کا علم — رکھتا ہو جو کہ سینہ میں راہ ہدا کا علم

کی عرض مینے حق سے الٰہی تو کر پسند — تیری جو ہے پسند وہ بیشک ہے ارجمند

فرمایا ہے پسند مجھے مرتضٰے علی — کرلے رسول اُس کو خلیفہ اُسی وصی

میں نے عطا کیا ہے علی ولی کو حلم — بخشا ہے میں نے حیدرِ صفدر کو اپنا علم

ہرگز نہیں امیر ہے اُسکے سوا کوئی — لاریب ہے امیر وہ مومنان علی

پہلے کسیکو مرتبہ ایسا ملا نہیں — اور بعد میں کسی کا بھی یہ مرتبہ نہیں

جو مومنین ہیں میری اطاعت میں ہر سدا — اُنکے لئے امام ہے لاریب مرتضٰی

اے مصطفٰے نشان ہدایت ہے مرتضٰی — انکا ہے نور جو کہ ہمارے ہیں اولیا

اور ہے علی وہ کلمۂ پاکیزہ اے نبی — مینے لزوم جسکا کیا ہے مرتقی

اُسکا ولی جو ہے وہ ہے بیشک ولی مرا — دشمن ہوا جو اُس کا وہ میرا عدو ہوا

لاریب ہے وہ میرا ولی اور ترا وصی — اس امر کی علی کو بشارت دے اے نبی

مقولہ زائر

کیون بھائیو خیال کرو غور سے ذرا
دیکھو بیان کرتا ہے کیا رب دوسرا

انصاف کرکے مُنہ کو تعصب سے موڑ کے
تحقیق آپ کیجئے تقلید چھوڑ کے

اللہ کے کلام کو سوچو بغور تام
مانو وصی احمد مختار کو امام

سمجھو اگر خدا و نبی کا کلام تم
بعد از رسول جانو علی کو امام تم

فرماتا ہے یہ آپ خداوند عالمین
کوئی امیر مومنون کا جز علی نہیں

کوئی نہین امیر بجز مرتضےٰ علی
کوئی نہین نبی کا علی کے سوا وصی

اوروں کو جو امیر بناتے ہو بھائیو
کیا اونمین وصف ایسی ہی پاتے ہو بھائیو

غیرونکو جو وصی نبی تم بناتی ہو
حق نے نہین بنایا انہین خود بناتی ہو

حیدر کو اپنا علم خدا نے عطا کیا
اور انکو اپنا حلم خدا نے عطا کیا

اللہ نے نشان ہدایت کیا اُنہین
بخشا نہیں کسیکو جو رتبہ دیا اُنہیں

رتبہ علی کا بعد نبی کے بلند ہے
دیکھو خلافت اونکی خدا کو پسند ہے

کرتے ہیں جو کہ لوگ اطاعت کریم کی
دیکھو بحکم رب ہیں امام اونکے بس علی

گر تم مطیع حق ہو تو مانو امام کو
جانو امام نائب خیر الانام کو

کرتا ہے جب خلافت حیدر خدا پسند
ہے کسلئے پسند خدا تمکو ناپسند

جو اولیاء حق ہین علی ان کے نور ہیں
نائب رسول کے ہیں ولی غفور ہیں

اللہ کا ولی ہے ولی جو علی کا ہے
دشمن خدا کا ہے جو عدو اُس ولی کا ہی

اعلم ہیں کل جہان سے حیدر پس از نبی
واجب یہ ہے کہ بعد نبی ہوں یہی وصی

قرآن سے عیاں ہے ولایت امیر کی	توریت میں لکھی ہے امامت امیر کی
کچھ اسمیں شک نہیں ہے کہ لوگو بس از نبی	افضل تمام خلق سے ہیں مرتضی علی

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۸ صفحہ ۲۵۱

وفی کتاب الطرائف فی معرفة مذاهب الطوائف للسید رضی الدین علی بن طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقلاً من[1] کتاب ابی بکر احمد بن مردویہ الثقة الحافظ عند اصحاب المذاهب الاربعة قال حدثنی احمد بن عبد اللہ بن الحسین حدثنا عبد العزیز بن یحیی البصری الجلودی ابو محمد حدثنا المغیرة بن محمد المہلبی حدثنا عبد الرحمن بن صالح الازدی حدثنا جابر بن یزید الجعفی عن صالح بن میثم عن ابیہ عن ابن عباس رض قال قلنا لہ یا ابن عباس اینفع حب علی بن ابی طالب فی الآخرة قال قد تنازع اصحاب رسول اللہ فی حبہ حتی سئلنا رسول اللہ فقال دعونی حتی اسئل الوحی فلما هبط جبرئیل سئلہ فقال سائل ربی عن هذا فرجع الی السماء ثم هبط الی الارض فقال یا محمد ان اللہ یقرء علیک السلام ویقول احب علیاً فمن احبہ احبنی ومن ابغضہ

لہ حافظ ابو بکر احمد بن مردویہ اہل سنت کے بڑے اعلا درجہ کے محدثین میں سے ہیں ان کی توثیق بسط اور تفصیل سے جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ

نقل البغض یا محمد حیث تکن یکن علیؑ وحیث یکن علیؑ یکن محبوہ وان اجتنا حوا وان اجتنا حوا۔

ترجمہ الحدیث الفیشہ القدسی نمبر ۱۸

بیٹا جو مردویہ کا ہے مرد نامور	کرتا ہے وہ ثقات سے منقول یہ خبر
عباس کے پسر سے کیا اسطرح رسول	جب جناب حیدر صفدر کا کیا ہی حال
محشر میں کام آئیگی کیا حب مرتضی	اس باب میں رسول خدا نے ہی کیا کہا
عباس کے پسر نے کہا ہاں سنو یہ بات	جب تھی حیات سید و سردار کائنات
اصحاب مصطفے نے تنازع کیا بہم	در بارۂ ولائے شہنشاہ ذی کرم
یاں تک کہ پوچھا ہم نے رسول جلیل سے	فرمایا ٹھیرو پوچھونگا میں جبرئیل سے

نے مجلدات عبقات الانوار میں تحریر فرمائی ہے چنانچہ حدیث تشبیہ کے صفحہ ۱۷۷ میں فرماتے ہیں کہ عظمت شان و رفعت قدر وجلالت مرتبہ وتبحر وتمہر وتبالت ومہارت و براعت وکمال اعتماد واعتبار ونہایت فضل ونبل وسمو وفخار ابن مردویہ عالی تبار بر ممارسین فن رجال مخفی ومحتجب نیست اما بنا براز آکہ اوہام وتنبیہ ذاہلین عوام بندی از محامد سینہ برخے از فضائل جلیلہ او مذکور مے شود۔ اس کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ تذکرۃ الحفاظ ذہبی وزاد المعاد فی ہدی خیر العباد تصنیف محمد بن ابی بکر المعروف بابن القیم الجوزیۃ الحنبلی طبقات الحفاظ تصنیف جلال الدین عبدالرحمن بن کمال الدین السیوطی اور شرح مواہب زرقانی وغیرہ وغیرہ علماء ومحدثین

آئے جو جبرئیل نبی نے کیا سوال
وہ بولے حق سے پوچھونگا میں اسکا حال

یہ کہکے آسمان کی جانب گئے امین
پھر آئے جلد نزد شہنشاہ مرسلین

کی عرض جبرئیل نے یا سید الانام
فرماتا ہے خدائے تعالی تمہین سلام

بعد از سلام کرتا ہے ارشاد کبریا
کچھہ شک نہین کہ ہے مرا محبوب مرتضے

جس شخص نے ولائے علی اختیار کی
اوس نے پسند کی ہے ولا کردگار کی

اور جسنے دشمنی ہے علی ولی سے کی
بیشک عداوت اوسنے ہے ربّ قوی سے کی

ہوگا تو جس مقام پہ جنت میں اے حبیب
ہوگا وہیں علی ولی بھی ترے قریب

اور ہوگا جس مقام پہ وہ شیر کبریا
ہونگے وہیں تمام محبان مرتضے

حیدر کے دوستون نے کئے ہوں گو گناہ
محشر میں انکو ہوگی علی کی مگر پناہ

مقولۂ زائر

الفت علی کی حب خدائے کریم ہے
دیکھو کہ اس پہ نص غفور الرحیم ہے

شکر خدا علی ولی سے وداد ہے
اور انکا صدق دل سے ہمین اعتقاد ہے

فرماتے ہیں یہ آپ شہنشاہ مرسلیں
فائز ہیں شیعیان علی اسمین شک نہین

کچھہ شک نہین بحکم خداوند کبریا
آزاد ہیں سقر سے غلامان مرتضے

اہل سنت وجماعت کی معتبر کتابون سے حافظ ابن مردویہ کے بہت کچھہ فضائل اور مناقب نقل فرمائے ہیں دیکھو مجلد حدیث تشبیہ وغیرہ مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ ائمۃ الاطہار کو ۱۲ زائر۔

کیا مرتبے علی کے محبوں نے پائے ہیں
نزد علی گہر اون کے خدا نے بنائے ہیں

اللہ رے مرتضٰے پہ ہے کس درجہ لطف رب
آقا کے پاس خلد میں ہونگے غلام سب

حاصل ہے جس بشر کو ولایت حضور کی
حاصل ہوئی ہے اوسکو محبت غفور کی

یہ رتبہ اور مقام مبارک ہو بھائیو
یہ الفت امام مبارک ہو بھائیو

حیدر کی دوستی سے بڑا مرتبہ ملا
دیکھو اونہیں کی وجہ سے ہمکو خدا ملا

اب اس سے بڑھ کے اور بھلا آرزو ہی کیا
جب خود خدا ملا تو ہر ایک مدعا ملا

مولا کی دوستی ہے بڑی نعمت خدا
حاصل ہے جسکو اسکو نہیں خوف مطلقا

حب علی ہے فرض عداوت حرام ہے
دال اسپہ کبریا و نبی کا کلام ہے

جنکو نہین ہے حیدر کرار سے ولا
جنکو نہین ہے عترت اطہار سے ولا

انکو رسول پاک سے الفت ذرا نہیں
انکو نصیب دوستی کبریا نہین

روز جزا میں ہووینگے وہ لوگ سب تباہ
ہونگے ذلیل اور نہ ملیگی انہین پناہ

کیا خوش نصیب ہیں جو علی کے غلام ہین
جنت میں انکی ارفع و اعلا مقام ہین

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۹ صفحہ ۲۵۲

(من الکتاب المذکور نقلاً من کتاب تفسیر السدی قال یومن

اسمٰعیل بن عبدالرحمن المعروف بسدّی مفسر کی توثیق

لہ سدی۔ یہ صاحب ایک مشہور و معروف اہل سنت و جماعت کے پرانے مفسر ہین
انکا نام اسمٰعیل بن عبدالرحمان ہے اور یہ طبقہ تابعین مین داخل ہین انہون نے

قدماء المفسرین عندھم وثقاتھم قال لما کراھت سارہ مکان
ھاجر اوحی اللہ الی ابراھیم فقال انطلق باسماعیل حتی تنزل
بیتی التہامی یعنی مکہ فانی ناشر ذریتہ وجاعلھم ثقلا علی
من کفر بی وجاعل منھم نبیاً عظیماً ومظھرہ علی الادیان و
جاعل من ذریتہ اثنی عشر عظیماً وجاعل ذریتہ عدد النجوم

ترجمہ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۱۹

سیدی جو ہے مفسر مشہور و معتبر
منقول اُس سے کی ہے طرائف میں یہ خبر
سارہ کو جبکہ حضرت ہاجر بری لگی
تب یوں خلیل پاک کو خالق نے وحی کی
بیٹے کو لیکے ارض تہامہ کو جائیے
مکہ میں میرے بیت کو جاکر بسائیے
اولاد اس طرح کی کرونگا اُسے عطا
گزریگی کافروں پہ گراں جو کہ بر ملا
منظور ہے یہ امر خدائے کریم کو
پیدا کرے ہے اون سے نبی عظیم کو
غالب ہو دین اوسکا جو ہیں دین آسماں
ہوں اُس نبی کے نسل سے بارہ بزرگوار

انس بن مالک وغیرہ صحابہ کو دیکھا ہے یہ صاحب صحیح مسلم وصحیح ترمذی اور صحیح
ابو داؤد وصحیح ابن ماجہ وصحیح نسائی کی روایت میں سے ہیں اونکی توثیق جناب آیۃ اللہ
فی العالمین وخاتم المتکلمین وسید المناظرین وسند المحدثین وعمدۃ المحققین وزبدۃ المدققین
وحجۃ الاسلام والمسلمین الذاب عن الدین المبین اوحد العلماء الکرام مصنف استقصاء الافحام
واستیفاء الانتقام فی نقض منتہی الکلام مولانا مولوی السید حامد حسین رفع اللہ مقامہ واجزل

پھیلاؤ نگا ہیں خلق میں پھر اسکی نسل کو ذریت اُس نبی کی بعد نجوم ہو

قول الجناب الشیخ الحر العاملی رحمۃ اللہ علیہ

اقول ھذا النص من اللہ تعالیٰ علی الائمۃ الاثنی عشر و تقریرہ کما مر انہ لا خلاف بین العلماء کافۃ ان الائمۃ اثنا عشر ادعوا الامامۃ لانفسھم وادعاھا لھم شیعتھم فی زمانھم وبعدہ کونھم مع ذلک عظماء عند اللہ صریح فی صحۃ دعواھم وھو المطلوب۔ انتہٰی۔ یعنی جناب شیخ حر عاملی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف قدسی صاف اور نص صریح ہے جناب باری تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہمارے بارہ امام علیہم السلام کی امامت پر اور تقریر اس کی وہی ہے جو پہلے کئی دفعہ بیان ہو چکی یعنی اسمیں کسیکو اختلاف نہیں بلکہ کل علماء جمیع فرق اسلامیہ کے بالاتفاق اس امر کے قائل ہیں اور سب لوگ اس بات کو مانتے ہیں کہ ہمارے بارہ امامؑ ایسے

علیہ اکرامہ نے اپنی کتاب مستطاب عمدۃ الکتب والاسفار وسفر عدیم الجواب والجواب المسمیٰ لعبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہارین بکمال بسط وتفصیل تحریر فرمائی ہے اس رسالہ مختصرہ میں اُس تفصیل کی گنجایش نہیں مگر اُن مضامین میں سے چند کلمے بطریق ایجاز عرض کرتا ہوں تاکہ ناظرین کو اس سفر عظیم الشان کی توثیق میں شبہ وشک باقی نرہے جو شخص تفصیل کا طالب ہو وہ مجلد حدیث کو صفحہ ۱۳۴ سے

۹۷۔ عکس مطالب

لئے دعوے امامت کا کرتی رہی اور نیز اُن کے تمام پیرو اور شیعہ اُن اماموں کے
زمانہ میں اور نیز بعد اون کے ہمیشہ آجتک اُن کی امامت کا ادعا کرتے ہیں
پس باوجود اس دعوے کے جب وہ عنداللہ عظمااور بزرگ تھے تو صاف
صریحًا ثابت اور متحقق ہوگیا کہ اُنکا وہ دعوے بالکل صحیح اور درست ہے اور
وہ بیشک امام اور ہادیان خلق من جانب اللہ ہیں۔

مقولہ ازایر

اے بھائیو جناب پیمبر کی نسل سے وہ کون ہیں بتاؤ تم انکو ہو جانتے	بارہ بزرگوار جو اللہ نے کئے اور اون کے قول وفعل کو کیا تم ہو مانتے

فرمائے پس واضح ہو کہ ابو عیسی ترمذی وامام احمد حنبل احد الائمۃ الاربعہ واحمد بن عبد اللہ
العجلی جو کہ سمعانی وذہبی وغیرہ علماء رجال ومحدثین باکمال کے نزدیک ممدوح ہے اور
نیز عبد اللہ بن محمد المعروف بابن علیے جو کہ یافعی اور سیوطی وذہبی وسخاوی وغیرہ
علماء کی تحریر کے بموجب متصف باوصاف حمیدہ ومنعوت بمحامد سدیدہ ہے سدی کے
توثیق کرتے ہیں اور اسکو صدوق اور مستقیم الحدیث مانتے ہیں ابو حاتم محمد بن حبان
بستی جس کی کہ عبد الکریم سمعانی اور ابن تیمہ اور ذہبی اور یافعی اور سبکی اور اسنوی
اور عبد الحق دہلوی اور شاہ عبد العزیز دہلوی اور مولوی صدیق حسن خان قنوجی
تم بھوپالی وغیرہ علماء مداح ہیں اوس نے سدی کا نام کتاب الثقات مین وارد کیا ہے
ہذا لفظہ اسمٰعیل بن عبد الرحمن بن ابی ذؤیب السدی الاعور مولی زینب بنت

بارہ بزرگوار یہ بارہ امام ہین	معصوم سب یہ مثل رسول انام ہیں
لوگو یہ ادعاے امامت تو کرتے تھے	کچھہ لوگ دم بھی انکی محبت کا بھرتے تھے
اب بھی بہت سے انکو ائمہ نہین جانتے	اور ہادیان خلق اونہیں کو ہیں مانتے
انکے بزرگ ہونے پہ نص صریح ہے	ثابت ہوا کہ انکا وہ دعوی صحیح ہے
ظاہر ہوا خدا کی طرف سے یہ ہیں امام	حجت خدا کی خلق پہ ان سے ہوئی تمام

مؤیدات حدیث مذکورۃ المتن نمبر ۱۹ - از مجلد حدیث منزلت

جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث منزلت کے صفحہ ۶۵۶ مین فرماتے ہیں۔ دلیل دوم آنکہ حضرت موسیٰ براے حضرت ہارون ع امامت و وصایت و خلافت مطلقہ دائمہ کہ اصلا وہم انقطاع و زوال را دران دخلے نیست ثابت فرمودہ واشغال مہمہ راکہ موقوف برامامت بود بآنحضرت

قیس بن مخرمہ من بنی عبد مناف یروی عن انس بن مالک و قد راے ابن عمر روی عنہ الثوری و شعبہ و زایدہ مات سنۃ سبع و عشرین و ماتہ فی امارہ ابن ہبیرہ۔ اور مخفی نہ ہے کہ خود ابن حبان نے اپنی کتاب الثقات کی ابتدا مین اس امر کی تصریح کردی ہے کہ مین اس کتاب میں صرف اونہین لوگوں کا ذکر کرونگا جو ثقہ اور معتمد ہیں اور نیز عبد الکریم بن محمد سمعانی نے سدی کے صراحۃ توثیق کی ہے چنانچہ وہ اپنی کتاب الانساب مین لکھتے ہیں۔ المشہور بھذہ النسبۃ اسمٰعیل بن عبد الرحمن بن ابی ذویب و قیل ابن ابی کریمہ السلمی الاعور مولی زینب بنت قیس

مفوض ساختہ واطاعت آن حضرت بر جمیع بنی اسرائیل واجب گردانیدہ و
مخالفت آنحضرت واولاد آنحضرت را بر ہمہ شان حرام ساختہ بلکہ خون مخالفین
واولاد آنحضرت را مباح گردانیدہ۔ بعد اس کے جناب مرحوم نے کتب اہل سنت
سے موئدات ودلائل اس دعوے کے نقل فرماکر بوجہ عموم منازل ہارونیہ
جو امیر المومنین کے لئے ثابت ومتحقق ہیں خلافت وامامت ووصایت عامہ
دائمہ غیر منقطعہ امیر المومنین اور اونکی اولاد طاہرین کے ایسی طرح ثابت کی ہے
کہ کسیکے لئے مجال انکار باقی نہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ نیز امامت ہارون علیہ السلام
واولاد آنحضرت از مقامات کثیرہ ثابت ولایح است اس کے بعد توریت کی
عبارتین عبرانی وعربی جو مشتمل بر امامت حضرت ہارون واولاد حضرت ہارون
ہیں نقل کی ہیں اور ان مطالب کے ثبوت کے بعد امیر المومنین اور اُن
کی اولاد طاہرین علیہ وعلیہم السلام کی امامت کے ثبوت کو مدلل اور

بن مخرمہ من بنی عبد مناف حجازی الاصل سکن کوفہ یروی عن انس
بن مالک وعبد خیر وابی صالح وقد رای ابن عمر وھو السدی الکبیر
ثقۃ مامون روی عنہ الثوری والشعبۃ وزائدۃ وسماک بن حرب و
اسماعیل بن ابی خالد وسلیمان التیمی ومات سنہ سبع وعشرین ومائۃ
فی امارۃ ابن ابی ھبیرۃ وکان اسماعیل بن ابی خالد یقول السدی
اعلم بالقرآن من الشعبی وقال ابوبکر بن موسیٰ بن مردویہ الحافظ
اسماعیل بن عبد الرحمن السدی یعنی ابا محمد صاحب التفسیر انما سمی سدی

مبرہن

کیا ہے اور پھر فرماتے ہیں کہ در کتب سابقہ عبارات دیگر
ہم موئد مذہب اہل حق مذکورست واکابر سنیہ آنرا قبول کردہ اند و ساقط از
اعتبار نمودہ فکذا اما ذکرنا۔ پس از جملہ عبارات کہ موئد مذہب اہل حق ست
عبارت دالہ بر تبشیر بائمہ اثنا عشر علیہم السلام ست کہ در سفر اول از توریت
مذکورست فخر الدین در تفسیر کبیر در تعداد بشارات دالہ بر نبوت جناب رسالت
مآب صلے اللہ علیہ وآلہ کہ در کتب سابقہ یافتہ شد گفتہ۔ الخامس روی السمان
فی تفسیرہ عن السفر الاول من التوراۃ ان اللہ تعالیٰ اوحی الی
ابراھیم صلوٰۃ اللہ علیہ وقال قد اجبت دعاك فی اسمٰعیل وبارکت
علیہ فکبّرتہ وعظمتہ جدًّا جدًّا واجعلہ لامۃ عظیمۃ وسیلد اثنی عشر
عظیما والاستدلال بہ انہ لم یکن فی ولد اسماعیل من الامۃ عظیمۃ
غیر نبینا محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم اس کے بعد پھر بھی مضمون

لانہ نزل بالسدہ وکان ابوہ من کبار اہل اصبہان توفی سنہ سبع
وعشرین ومائۃ فی ولایۃ بنی مروان روی عن انس بن مالک و
ادرک جماعۃ من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم منہم
سعد بن ابی وقاص وابو سعید الخدری وابن عمر وابوہریرۃ و
ابن عباس حدث عنہ الثوری والشعبہ وابو عوانہ والحسن بن صالح
قال ابن ابی حاتم اسماعیل بن عبد الرحمن السدی الاعور ہو مولی
زینب بنت قیس بن مخرمہ اصلہ حجازی یعد فی الکوفیین و

شہاب الدین احمد بن ادریس مالکی قراقی کے کتاب اجوبہ فاخرہ سے اور مولوی رحمۃ اللہ دہلوی کی کتاب اظہار الحق سے نقل کرکے فرماتے ہیں کہ این عبارت توراۃ چنانچہ بر نبوت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ دلالت دارد ہمچنان بر امامت ائمہ اثنا عشر علیہم السلام بآواز بلند ندا میکند کسیکہ ادنی رائحہ انصاف و تدین داشتہ باشد درین معنی شک نمیکند و ہرگز عقل عاقلی قبول نمیکند کہ دلالت این عبارت بر نبوت جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مقبول باشد و دلالت آن بر امامت حضرات ائمہ اثنا عشر باوصف تصریح تعداد اثنا عشر مسلم نباشد وللہ الحمد والمنۃ کہ نحریر نقاد و علامہ جواد بن ابراہیم ساباط باوصف حنفیت و سنیت تاب کتمان حق نیافتہ اعتراف صریح و اقرار صحیح باین معنی نمودہ کہ حق آنست کہ این کلام در شان ائمہ اثنا عشر علیہم السلام ست کہ شیعہ اعتقاد عصمت شان دارند قال فی البراہین الساباطیہ فیما تستقیم بہ الملۃ المحمدیۃ بعد نقل العبارۃ العبرانیہ

وکان شرایک یقول ماندمت علی رجل بقیتہ ان لا اکون کتب کل شئی نفطہ بہ الاسدی قال یحیی بن سعید ماسمعت احداً یذکر السدی الابخیر وماترکہ احد اور قطع نظر ان توثیقوں کے جب یہ امر ثابت ہی کہ سدی صحیح مسلم کے رواۃ میں سے ہی پس اسکا ثقہ اور معتمد ہونا یقیناً ثابت اور متحقق ہوگیا کیونکہ اہل سنت کے نزدیک یہ امر مسلم الثبوت ہے کہ صحیحین کی کل راوی ثقہ اور معتمد ہیں پس سدی بموجب حکم شکل اول بدیہی الانتاج ثقہ اور معتمد ہوا اسکل اول بنا کر دیکھلو!!

من سفر التكوين من التوراة ترجمته بالعربية واما اسماعيل فاني سمعت
دعائك له وها انا ذا قد باركته فيه وجعلته شمراً وساكثره تكثيراً
وسيلد اثنا عشر ملكا اصيرهم امة عظيمة - اقول ذهب اليهود والنصاریٰ
الی ان المراد بالملوك الاثنی عشر اولاد اسماعيل الاثنا عشر و
هو باطل لانهم لم يتملكوا ولم يدعوا الملكية والحق انه فی شان
الائمة الاثنی عشر التی تعتقد الشیعة عصمتها وسیاتی بیان ذلك
فی ذکر المهدی عجل الله بظهوره انتهی کلامه اِس عبارت کے بعد
جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین مرحوم نے توریت کی وہ عبارتیں اور مضامین
جو موئد مذہب امامیہ ایدہم اللہ تعالیٰ کے ہیں مثل اثبات وجود باجود قائم
آل محمد عجل اللہ بظہورہ ونورقلوبنا بنورہ ومسئلہ رجعت وغیرہ براہین
ساباطیہ میں سے نقل فرمائی ہیں یہانتک کہ ثبوت حقیت ملۃ حقہ اثناعشریہ کو
کالشمس فی رابعۃ النہار روشن وآشکار کردیا ہے دیکھو مجلد حدیث ثقلین
منجملہ مجلدات عبقات الانوار۔

مقولہ زائر

اس حقیر نے توریت اردو کلکتہ کی بائبل پریس سنہ ۴۲ء کی چھپی ہوئی کو ہائی اسکول
ریواڑی کی لائبریری میں سے نکلواکر مطالعہ کیا تو اسمیں اکثر مضامین مفید و
موئد مذہب اہل حق کے پائے مثل حرمت خرگوش وماہی بے فلس وغیرہ اور
عبارت مذکورہ توریت مذبورہ میں اسطرح ہے۔ کتاب پیدائش صفحہ ۲۸

آیت ۲۰۔ اور اسماعیل کے حق مین مینے تیرے سُنی دیکھ مین اُسی برکت دونگا
اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑہاؤنگا اُس سے بارہ سردار
پیدا ہونگے اور مین اوس سے بڑی قوم بناؤنگا۔ انتہے۔

اب اہل انصاف خود سمجھ لین اور سوچ لیں کہ اسماعیل کی اولاد مین
سے کون ایسے بارہ آدمی ہوے ہیں جن کی خدا خود تعریف کرتا ہے اور
انکو بلفظ سردار تعبیر کرتا ہے۔

الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲ صفحہ ۲۵۲

فی الکتاب المذکور من روایات رجال المذاہب الاربعۃ
کما رواہ عنہم صدر الائمۃ اخطب خوارزم موفق بن احمد المکی
فی کتابہ۔ قال حدثنا فخر القضاۃ نجم الدین ابو منصور محمد بن
الحسین بن محمد البغدادی فیما کتب الی من ہمدان قال انبانا الشریف
نور الہدیٰ ابو طالب الحسن بن محمد الزینبی قال اخبرنا امام الائمہ
محمد بن احمد بن شاذان قال حدثنا احمد بن محمد بن عبد اللہ الحافظ
قال حدثنا علی بن سنان الموصلی عن احمد بن محمد بن صالح عن
سلمان بن محمد عن زیاد بن مسلم عن عبد الرحمن بن زید عن جابر
بن سلامہ عن ابی سلیمان راعی رسول اللہ قال سمعت رسول اللہ

ا؎ اس حدیث شریف قدسی کو شیخ سلیمان بن خواجہ کلان حنفی المذہب نقشبندی المشرب

يقول ليلة اسرى بي الى السماء قال لي الجليل جل جلاله- امن الرسول بما انزل اليه من ربه فقلت والمومنون فقال صدقت يا محمد من خلفت في امتك قلت خيرها قال هو علي بن ابي طالب قلت نعم يارب قال يا محمد اني اطلعت الى الارض اطلاعةً فاخترتك منها فشققت لك اسما من اسمائي فلا اذكر في موضع الا ذكرت معي فانا المحمود وانت محمد ثم اطلعت الثانية فاخترت عليًا و شققت له اسما من اسمائي فانا الاعلى وهو علىٌ يا محمد اني خلقتك وخلقت عليًا وفاطمه والحسن والحسين والائمة من ولده نوراً من نوري وعرضت ولايتكم على اهل السموات والارض فمن قبلها كان من المومنين ومن جحدها كان عندي من الكافرين يا محمد لوان عبداً من عبيدي عبدني حتى ينقطع ويصير كالشن البالي ثم اتاني جاحداً بولايتكم ما غفرت له حتى يقر بولايتكم يا محمد تحب ان تراهم قلت نعم يارب قال التفت من يمين العرش فالتفت فاذا بعلي وفاطمة والحسن والحسين وعلي بن الحسين

مصنف کتاب ينابيع المودة نے بھی اپنی کتاب مذکور مین به تقدم وتاخر بعض الفاظ دربیان اس حدیث کو وارد کیا ہی دیکھو کتاب ينابيع المودة مطبوعہ بمبئی صفحہ ۴۸۴ و ۴۸۵ کو اور شیخ موصوف نے اخیر مین یہ بھی لکھا ہے کہ ايضاً اخرجه الحموینی یعنی حموینی نے بھی یہ حدیث شریف لکھی ہی- اقول حموینی بھی علماء محدثین اہل سنت میں سے ہیں انکی توثیق ہم پہلے لکھ چکے ہیں فانظر ثمہ ۱۲

ومحمد بن علی وجعفر بن محمد وموسی بن جعفر وعلی بن موسیٰ ومحمد
بن علی وعلی بن محمد والحسن بن علی والمهدی فی ضحضاح من
من نور قیام یصلون وهو فی وسطهم یعنی المہدیؑ کانہ کوکب دری
فقال یا محمد هولاء الحجج وهو الثائر من عترتک بعزتی وجلالی
انه الحجة الواجبة لاولیائی والمنتقم من اعدائی۔

قال الشیخ الحر العاملی عامله الله بلطفه الخفی والجلی

اقول دلالة هذا الحدیث علی المقصود من اثبات امامة الائمة
الاثنی عشر اوضح من جمیع ما سبق وهو یستغنی بتصریحه عن
بیان الدلالة۔

ترجمہ قول الشیخ المرحوم

جناب شیخ مرحوم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف ہمارے مقصود پر بکمال وضوح
دلالت کرتی ہے یعنی اس حدیث سے اثبات امامت ائمہ اثنا عشر علیہم الصلوٰۃ
والسلام اعلادرجہ کی صراحۃ سے واضح ہے یہ حدیث ہمارے بارہ امام
علیہم السلام کی امامت کے ثبوت مین ایسی نص واضح اور صریح ہے کہ بیان
دلالت کی حاجت نہیں۔عیان راچہ بیان۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی نمبر ۲۰

صدر الائمہ اخطب خوارزم کا ہی بیان	کرتا ہون اپنے نظم مین اسطرح سی عیان

منقول ہے ثقات سے اسطرح یہ خبر　　فرماتے ہیں رسول خدا سید البشر
معراج مین ہوا جو تقرب بہ کمال　　تب یون ہوا خطاب خداوند ذوالجلال
جس امر کا خدا کی طرف سے ہوا نزول　　ایمان اوسپہ لایا محمد مرا رسول
مین نے کہا کہ لائے ہیں ایمان مومنین　　فرمایا قول سچ ہے ترا اسمین شک نہین
فرمایا تو نے کس کو خلیفہ بنایا ہے　　کی عرض مین نے نیک جو امت مین پایا ہی
فرمایا کبریا نے وہ ہے مرتضےٰ علی　　کی عرض مینے ٹھیک ہے یارب وہی ہی
حق نے کہا کہ خلق پہ مینے نگاہ کی　　سب سے پسند تجھکو کیا پہلے اے نبی
مشتق کیا ہے نام ترا اپنے اسم سے　　تا جو کہ میرا نام لے تیرا بھی نام لے
محمود مین ہون اور محمدؐ ہے تیرا نام　　ہے ساتھ میرے نام کے تجکو بھی انضمام
پھر دیکھے جب دوبارہ یہ مخلوق سب کی سب　　کل خلق سے علی کو کیا مین نے منتخب
اپنے ہی نام سے کیا مشتق علی کا نام　　وہ تو علی ہے اور مین اعلا ہون لاکلام
تو اور علی و فاطمہ یا سید الانام　　سبطین اور حسین کے اولاد سی امام
تم سب ہی ہو نور خدا کے ظہور سے　　پیدا کیا ہے مینے تمھین اپنے نور سے
فرمایا کبریا نے کہ خود مین نے پیش کی　　اہل سما و ارض پہ تم سب کی دوستی
مومن ہے وہ کہ جس نے کیا ہے اسی قبول　　منکر جو ہے تمھارا وہ ہے کافر و جہول
یا مصطفےٰ کرے جو عبادت کوئی بشر　　ہو جائے مشک کہنہ کی مانند سوکھ کر
منکر ہو پر تمھارے ولایت کا وہ شقی　　ہرگز نہ اوسکو بخشونگا اے مصطفےٰ کبھی
تم سب کی جس بشر کو کہ حاصل ولا نہین　　اوسکے نصیب بخشش رب علا نہین
پھر یون ہوا خطاب خداوندی کرم　　کیا چاہتا ہے دیکھنا انکو کہا نعم

فرمایا دیکھو تمہیں طرف عرش کی ہے کیا	دیکھا وہ بیچ نور کا مجمع کھڑا ہوا
ہیں وان علی و فاطمہ اور ہیں حسن حسین	زین العباد اور محمد بزیب و زین
صادق ہیں اور موسی کاظم ہیں رہنما	بعد انکے ہیں علی رضا دین کے مقتدا
پھر ہیں محمد ابن علی پھر نقی وہان	بعد اونکے عسکری ہین تو پھر صاحب الزمان
عرش بریں پہ سب یہ کھڑے ہیں نماز میں	مصروف ہیں خدا سے یہ راز و نیاز مین
مہدی کا نور بیچ مین انکے ہے اسطرح	روشن ستارہ شب کو چمکتا ہے جسطرح
فرمایا اے رسول یہ عترت تمہاری ہے	ہر ایک انمین خلق پہ حجت ہماری ہے
مہدی ہے انمین حجت و حجت کچھ شک نہیں	اعدا سے انتقام وہی لیگا بالیقین

مقولہ زائر

کیون منصفو کلام خدا پر نظر کرو	شیعہ بنو علی کے تم انصاف اگر کرو
مانو کلام خالق اکبر کو بھائیو	جانو امام حیدر صفدر کو بھائیو
سچا کلام پاک خدا کا یہ جان لو	دل سے امام آل محمد کو مان لو
کل خلق مین نبی و علی انتخاب ہیں	افضل ہیں سب سے رتبہ مین اور لاجواب ہین
دیکھو یہ قول حق کا بیان کرتے ہین رسول	بے حب اہلبیت عبادت نہین قبول
حب مغفرت بقول خداوند دادگر	حب نبی و آل نبی پر ہے منحصر
دن رات تم عبادت باری کرو اگر	ہو جاؤ مشک کہنہ کی مانند سوکھ کر
پر دل مین گر ولائے نبی و علی نہ ہو	اے بھائیو نجات تمہاری کبھی نہو
ناجی وہی ہے جسکو کہ الفت علی کی ہے	الفت علی کی بھائیو الفت نبی کی ہو

الفت نبی کی الفت رب قدیر ہے	اسپر گواہ قول علیم و خبیر ہے
نام ائمہ صاف نبی نے بتا دئے	جو عرش پر رسول کو حق نے دکھا دئے
کیون قابل قبول یہ تصریح کیا نہین	خالق نے صاف صاف کہو کیا کہا نہین
دیکھو یہ قول ایزد متعال ہے جلیل	بارہ امام کے یہ امامت پہ ہو دلیل
لازم ہے تم کو ان سے تمسک ضرور ہو	خوشنود تا کہ تم سے خدائے غفور ہو
آل رسول پاک کی لازم ہے پیروی	بے اونکی پیروی کے نہ ہوئیگی مخلصی

قال الجناب الشیخ الحر العاملی رضی اللہ عنہ فی خاتمۃ هذا الباب

اقول فهذه بعض ما رواه العامة اصحاب المذاهب الاربعة و اثبتوه فی مصنفاتهم واوردوه فی کتبهم من الاحادیث الصحیحة القدسیة والنصوص الصریحة الجلیة الواردة من الذات المقدسة الالهیة ولا ریب فی بلوغها حد التواتر المعنوی وانها توجب لکل منصفٍ العلم الیقینی فکیف اذا انضم الیها النصوص التی رووها والاخبار التی نقلوها عن رسول اللہ التی تضمنت نصه علی علیٍ وذکر فضله والنص علی الائمة من بعده فانها لا تکاد تحصر ولا تحصی ولا یمکن ان تجمع و تستقصی و الف العلماء فی ذلک مولفات کثیرة لا تحصی ایضا فلینظر العاقل

بعين الانصاف وليتجنب من طريق البغی والاعتساف و ليعدل
عن تقليد الاباء والاسلاف فانه مذموم بنص القرآن مع
الامر باتباع البرهان وليرجع الى الكتب المشار اليها ليتبين له
الحق اليقين وتتضح له النصوص على الائمة المعصومين الثابتة
بشهادة الخصم واقرار المنكر ورواية من لا يعتقد امامتهم
لفضائلهم والنصوص عليهم حجة قاطعة لا يمكن ردها ولا
المعارضة فيها فان جحود وجودها محال وتاويلها نوع من المحال
لان اكثرها صريحة فی المقصود وغیرها قابلة للتاويل وان
ردوها الزمهم رد بقية رواياتهم كما لا يخفی والله ولی التوفيق

ترجمہ قول جناب شیخ مرحوم

جناب شیخ الاسلام الشیخ محمد بن الحسن بن علی بن الحسین
الحر العاملی رضی اللہ عنہ وارضاہ اس باب کے خاتمہ مین فرماتے ہین کہ یہ
تھوڑی سی حدیثین ان احادیث مین سے ہین جنکو اصحاب مذاہب اربعہ اہل
سنت وجماعت نے اپنی تصنیفات مین ثابت کیا ہے اور اپنی کتابون مین
ان احادیث صحیحہ قدسیہ اور نصوص صریحہ وجلیلہ کو وارد کیا ہے اور یہ
احادیث شریفہ قدسیہ کلام پاک ہے جناب باری تعالی شانہ کا۔ اور مین
کچھ شک نہین کہ یہ کلام پاک جناب خداوند متعال کا تواتر معنوی کی حد
تک پہنچگیا ہے اور بیشک ان احادیث شریفہ قدسیہ سے ہر منصف کو

جناب امیر المومنین اور اونکی اولاد طاہرین علیہ وعلیہم السلام کی امامت کا
علم یقینی حاصل ہوتا ہے اور کیونکر نہ ہو کہ جب ان احادیث قدسیہ کے
ساتھ احادیث صحیحہ ونصوص متواترہ صریحہ جناب رسالت مآب صلے اللہ
علیہ وآلہ کے بھی منضم اور شامل کیجائین جو کہ اونہین صاحبون نے یعنی
حضرات اہل سنت وجماعت نے بڑی کوشش اور تصحیح سے درباب
امامت وفضائل جناب امیر المومنین علیہ السلام کی اپنی کتابون مین نقل
کئے ہیں اور حالت یہ ہے کہ ارشادات جناب مخبر صادق خاتم النبیین
وسید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین کے درباب فضائل ومناقب
وامامت وامارت وولایت جناب امیر المومنین علیہ السلام اسقدر کثرت سے
ہین کہ اونکا شمار اور احصا ہو نہین سکتا علماء فریقین نے بالخصوص اس معاملہ
مین یعنی جناب امیر المومنین کی امامت وفضائل وولایت کی اثبات
مین بہت سی کتابین تالیف کی ہیں پس ہر عقلمند کو واجب اور لازم ہے
کہ بنظر انصاف ان احادیث کو ملاحظہ کرے اور گمراہی اور ضلالت کے رستہ
سے پرہیز کرے اور اپنی باپ دادا کی تقلید سے باز آئے کیونکہ قرآن شریف
مین اس قسم کی تقلید سے ممانعت کی گئی ہے اور حکم دیا گیا ہے کہ حجت و
برہان ودلیل کی پیروی کرو اور نیز ناظرین کو ضرور ہے کہ اصل کتب کو
جنکے حوالے دئے گئے ہیں ملاحظہ کرین تاکہ اونپر بالحتم والیقین حق ثابت
اور واضح ہو جائے اور ہمارے آئمہ معصومین صلوۃ اللہ علیہم اجمعین کی امامت
پر جو نصوص بشہادۃ خصم واقرار منکرین ثابت ومتحقق ہین خود دیکھ لین کہ

ان نصوص قاطعہ و براہین ساطعہ کو کوئی رد نہیں کر سکتا اور انمین کسی قسم کی تاویل نہین ہو سکتی اور جو شخص ان احادیث کو جوار اکین اہل سنت وہماطین مذاہب اربعہ سے منقول ہیں اور اونہون نے اپنی کتابون مین درج کئے ہین رد کرنا چاہیئے تو اوسکو یہ بہی لازم ہو گا کہ سواے ان احادیث کے اور مضامین جو ان علما و محدثین نے لکھی ہین ۔سب کو رد کرے اور اونکی کسی قول کو قبول نہ کرے والی لہ ذلک

ایقاظ النائمین ۔ و تنبیہ الغافلین

اللہ نے کہے ہیں مناقب امیر کے	قرآن میں بہرے ہیں مراتب امیر کے	

دیکہو تفسیر روایح القرآن تصنیف جناب علامہ زمان فہامۂ دوران اورع الناس جناب مفتی سید محمد عباس رفع اللہ مقامہ واجزل علیہ اکرامہ ۔اور تفاسیر اہل سنت کے دیکہنے سے بہی یہ مطلب حاصل ہے دیکہو تفسیر ثعلبی اور کشاف جار اللہ زمخشری کی ۔اگر مزاج مین حق پسندی اور انصاف ہے تو کشاف وغیرہ سے بہی ممکن ہے اس عقدہ کا انکشاف ہے ۔اور نیز مجلدات عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کو جو مشتمل بر آیات قرآنیہ ہیں ملاحظہ کرو انشاءاللہ حق واضح ہو جائے گا ۔ففی مسند احمد حنبل قال ابن عباس ما فی القرآن آیۃ فیہا الذین آمنوا الا و علی راسہا وقائدہا وشریفہا و امیرہا ولقد عاتب اللہ تعالیٰ اصحاب محمد فی القرآن وما ذکر علیا الا بخیر ۔کما فی روایح القرآن یعنی امام احمد حنبل کی مسند مین روایت

ہے کہ عبداللہ بن عباس نے کہا کہ قرآن شریف میں جہاں جہاں الذین آمنو
کا لفظ ہے وہاں سب جگہہ پر اُن اہل ایمان کے سردار اور قائد اور شریف اور
امیر علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور یہ تحقیق خداوند تعالیٰ شانہ نے قرآن
شریف مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کو عتاب بہی
کیا ہے مگر علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ہر جگہہ پر قرآن مجید میں نیکی ہی
سے ذکر فرمایا ہے۔ وعنہ ما نزل فی احد ما نزل فی علی۔ اور نیز عبداللہ
بن عباس رضی اللہ عنہ سے کتاب مذکور و مسند مذبور میں ماثور ہے کہ جسقدر
مدح اور تعریف علی علیہ السلام کی قرآن شریف میں نازل ہوئی ہے اوسقدر
اور کسی کی تعریف نازل نہیں ہوئی۔ محمد بن یوسف گنجی شافعی اپنی کتاب
کفایۃ الطالب میں لکھتے ہیں۔ کہ اگر کوئی آدمی فضائل و مناقب جناب
امیر المومنین علیہ السلام کے آیات قرآنیہ سے لکھنا چاہئے تو اوسکو ایک
مستقل اور علیحدہ کتاب تحریر کرنی ہوگی۔ اور جناب امیر المومنین علیہ السلام
کے کل فضائل اور مناقب کا تو کوئی شخص احصا اور شمار ہی نہین کرسکتا۔
دیکھو صفحہ ۵۰ مجلد حدیث نور۔ واخرج ابن العساکر کما فی الصواعق المحرقہ
عن ابن عباس قال نزلت فی علی ثلاثمایۃ آیۃ کذا فی تاریخ الخلفاء
للسیوطی فی ترجمۃ علی یعنی ابن عساکر نے روایت کی ہے اور نیز صواعق محرقہ
مین مندرج ہے کہ عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ جناب علی بن ابی طالب
علیہ السلام کی مدح اور شان مین تین سو آیت قرآن میں نازل ہوئی ہے نیز
یہ روایت جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفا مین درباب احوال علیؑ

لکھی ہے قرآن مین لکھی ہے ولایت امیر کی کی سب پہ حق نے فرض اطاعت امیر کی قولہ تعالی انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون فی سورۃ المائدہ۔

انگشتری نماز میں حیدر نے کی عطا	والی تمام خلق کا حق نے اونہیں کیا

قولہ تعالی یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فی سورۃ النساء۔

مثل نبی ولی کی اطاعت کا ہے وجوب	ثابت ولی امر کی عصمت ہے اس سے خوب
سوچو کہ حق نے کسکو اولی الامر ہے کیا	بعد از نبی صحابہ مین معصوم کون تھا
معصوم مثل احمد مختار ہیں علی	معصوم کی جگہہ کے سزاوار ہیں علی
کل خلق پر علی کی حکومت ہے بجا ہو	مثل نبی ولی کی اطاعت ہے بجا ہو
قرآن مین لکھی ہے سخاوت امیر کی	قرآن مین مندرج ہے شجاعت امیر کی

قولہ تعالی ویطعمون الطعام علی حبہ مسکیناً ویتیماً واسیراً سورہ ھل اتی۔

ایثار ہل اتی سے عیاں ہے حضور کا	لطف قبول اوسپہ وہ رب شکور کا

قولہ تعالی ان ھذا کان لکم جزاءً وکان سعیکم مشکوراً۔ سورہ ہل اتی

شیخ فریدالدین عطار نے کیا خوب کہا ہے للہ درہ وعلیہ اجرہ

از سنانش لافتی آمد پدید	از سہ نانش ہل اتی آمد پدید

قولہ تعالی کفی اللہ المومنین القتال۔ وفی قراۃ ابن مسعود کفی المومنین القتال بعلی سید شہاب الدین احمد توضیح الدلائل علی ترجیح الفضا

مین تحریر فرماتے ہیں عن سفیان الثوری عن زبید عن مرۃ وکان مرضیا قال کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یقرا ھذا الحرف و کفی اللہ المومنین القتال بعلی ابن ابی طالب ۔ وفی روایۃ الاعمش عن ابی وائل قال کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ یقرا ھذہ الایۃ التی فی الاحزاب وکفی اللہ المومنین القتال بعلی ابن ابی طالب وکان اللہ قوی عزیزا ۔ رواھما الصالحانی ۔ دیکھو عبقات الانوار مجلد حدیث تشبیہ صفحہ ۲۴۰ شہاب الدین احمد کی توثیق دیکھنا چاہو تو وہ بھی کتاب موصوف مین ملاحظہ کرو سید شہاب الدین احمد پر منحصر نہیں جن جن علماء ومحدثین اہل سنت کی روایتین اور عبارتین اس رسالہ مین درج کی گئی ہین ان سب کی توثیقین کتاب مستطاب عبقات الانوار مین موجود ہیں جو صاحب چاہین کتاب موصوف مین ملاحظہ فرما کر اپنی تسلی کر لین ۔

قتل علی جہاد ہے کس شخص نے کیا قرآن سے عیان ہے طہارت امیر کی	جبرئیل انکی شان مین لائے ہین لافتی ثابت کلام حق سے ہے عصمت امیر کی

قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا ۔

خالق نے اپنے نور سے طاہر کیا انہین طاہر رسول پاک کی مانند آل ہی	ہر رجس اور گناہ سے طاہر کیا انہین عصمت پہ انکے آیہ تطہیر دال ہی

یہ مضمون بہت سے اخبار قدسیہ اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے دیکھو اسے اربعین کی چالیسوین حدیث ۔

قرآن سے عیان ہے امارتؑ امیر کی	قرآن مین مندرج ہے امامتؑ امیر کی

قولہ تعالیٰ۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ الخ سورۃ المائدہ۔

قولہ تعالیٰ۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ سورۃ المائدہ۔

حیدر امامؑ خلق کے از حکم رب ہوئے	مولاؑ غدیر خم میں امیر عرب ہوئے
اُنکے امامؑ ہونے سے اکمال دین ہوا	خوشنود دین حق سے جہان آفرین ہوا
لاریب بارتبہ شہ مردان ہے لاجواب	نفس رسولؑ انکو خدا نے دیا خطاب

قولہ تعالیٰ۔ فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم الخ سورۃ عمران۔

اللہ رے بہائیون میں عجب اتحاد ہے		نفس رسولؑ ذات علی سے مراد ہے
سجدہ بتون کو کرتے رہے ہون جو سا لہا		عہد خداؑ کو پا نہین سکتے وہ مطلقا
سجدہ نہین صنم کو کیا ہے حضور نے	امیر ۱۲	بخشا وہ انکو عہد خدا نے غفور نے

قولہ تعالیٰ انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لا ینال عھدی الظالمین فی سورۃ البقرہ۔

روی ابن المغازلی فی المناقب عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ انتہت الدعوۃ الیّ والی علی لم یسجد احد نا قط لصنم فاتخذنی نبیا واتخذ علیا وصیا انتہی ابن المغازلی نے کتاب المناقب مین عبداللہ بن مسعود

سے روایت کی ہے کہ اُنھون نے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابراہیمؑ کی دعا میرے اور علی کی طرف منتہی ہوئے کہ ہم دونو نے کبھی سجدہ بت کو ہرگز نہین کیا پس جناب باری تعالیٰ شانہ نے مجکو نبی کیا اور علی کو وصی مقرر فرمایا۔

خیر البشرؑ ہیں بعد نبی مرتضے علی	خیر البریہؑ سے بھی ہیں مقصود حق یہی

منؑ مناقب الحافظ ابی بکر بن احمد بن موسی بن مردویہ عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علی خیر البشر من ابی فقد کفر۔ یعنی فرمایا جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علی سب لوگون سے افضل اور بہتر ہے اور جو شخص علی کی افضلیت سے انکار کرے وہ کافر ہے۔ یہ روایت کتب متعددہ اہل سنت مین بطرق متعددہ منقول ہے۔

قولہؑ تعالیٰ ان الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات اولٰئک ھم خیر البریہ سورۃ البینہ فی المناقب عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال علی خیر البریہ۔ یعنی کتاب المناقب مین ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا اُنھون نے کہ فرمایا جناب خیر الورے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علی خیر البریہ ہین یعنی تمام خلقت سے افضل اور بہتر ہین۔ واخرج الحافظ جمال الدین الزرندی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان ھذہ الآیۃ لما نزلت قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم لعلی ھو انت وشیعتک تاتی

یوم القیامة انت وشیعتک راضین مرضیین ویاتی عدوک غضبانا مقمحین فقال من عدوی قال من تبرأ منک ولعنک حافظ جلال الدین زرندی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب آیۃ اولئک ہم خیر البریہ نازل ہوا تو جناب خیر الورےٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی خیر البریہ تو اور تیری شیعہ ہیں تو اور تیری شیعہ قیامت کے دن خشاش بشاش راضی و خوش و خورم آئیں گے اور تیرے دشمن غصہ اور غم میں بھرے ہوئے رنجیدہ اور غمناک شکلیں بنائی ہوئی ذلیل و خوار حالت میں آئیں گی امیر المومنین علیہ السلام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے دشمن کون ہیں حضرت نے فرمایا کہ جو تجھسے بیزار ہوں اور تجھے برا کہیں۔

مقولہ زائر

اے حضرات ناظرین اس حدیث کے پڑہنے کے بعد معاویہ کا حال بھی کچھہ سمجھہ اور سوچ لیجئے گا کہ وہ ولی حق و وصی مطلق کو معاذ اللہ دشنام دیتا تھا کما ہو مذکور فی محلہ نیں جو لوگ اسکے اس فعل شنیع پر پہلے راضی تھے یا اب راضی ہیں اور اوسکو بلفظ امیر یاد کرتے ہیں اونکا کیا حال واخرج الحاکم مصححًا قال رسول اللہ ان اہل بیتی سیلقون بعدی من امتی قتلاً وتشریداً وان اشد قومنا لنا بغضا بنو امیہ وبنو مغیرہ وبنو المخزوم حاکم نے تصحیح کرکے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے کہ میرے اہل بیت پر میرے بعد از روے قتل و قمع و جلا وطنی کے

بڑے بڑے ظلم ہون گے اور سب سے زیادہ دشمن ہمارے بنی امیہ اور بنی مغیرہ اور بنی مخدوم ہین۔

تورؔیت سے عیاں ہے ریاست امیر کی اللہ نے ہین نسل سماعیل مین کئے	ظاہر ہے اُس سے صاف سیادت امیر کی بارہ امام بعد رسول انام کے

تورؔیت کتاب پیدایش سترہوان باب آیت ۲۰- اور اسماعیل کے حق مین مین نے تیرے سنئے دیکھہ مین اوسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑھاؤنگا اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اُسے بڑی قوم بناؤنگا

سردار یہ جو نسل سماعیل مین ہوئے جب تک نہ نام لیوینگے بارہ امام کا معصوم مثل حضرت خیر الانام ہین	اے منصفو بتاؤ کہ یہ کون کون ہین ہرگز نہین لگے گا پتا اس کلام کا سردار کل جہان کے بارہ امام ہین

ذکر میلاد جناب امیر المومنین علیہ السلام

گہر مین خداے پاک کے پیدا ہوئے علی	جز شیر کبریا یہ فضیلت کسے ملی

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ مجلد حدیث نور کے صفحہ ۳۱۷ مین فرماتے ہین وجہہ شانزدہم آنکہ محمد بن یوسف گنجی در کفایۃ الطالب گفتہ۔ الباب السابع فی مولدہ علیہ السلام اخبرنا الشیخ المقری ابو اسحاق ابراھیم بن یوسف بن برکۃ الکبتی فی مسجدہ بمدینۃ الموصل وبمولدہ فی سنہ اربع وخمسین وخمسمائۃ قال اخبرنا ابو العلا الحسن بن احمد بن محمد بن اسماعیل الفارسی حدثنا فاروق الخطابی حدثنا الحجاج

بن المنهال عن الحسن بن مروان بن عمران الغنوی عن شاذان
بن العلاء حدثنا عبد العزیز بن عبد الصمد عن مسلم بن خالد المکی
المعروف بالزنجی عن ابی الزبیر عن جابر بن عبد الله قال سالت
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم عن میلاد علی بن ابی طالب فقال
لقد سالتنی عن خیر مولود ولد فی شبه المسیح ان الله خلق علیاً
من نوری وخلقنی من نوره وکلانا فی نور واحد ثم ان الله
عز وجل نقلنا من صلب آدم الی اصلاب طاهرة فی ارحام زکیة
فما نقلت من صلب الا ونقل علی معی فلم نزل کذلک حتی
استودعنی خیر رحم وهی آمنة واستودع علیاً خیر رحم وهی فاطمة
بنت اسد وکان فی زماننا رجل عابد زاهد یقال له المبرم بن دعیب
بن الشقبان قد عبد الله مائتین وسبعین سنة لم یسائل الله حاجة
فبعث الله الیه ابا طالب فلما ابصره المبرم قام الیه وقبل راسه
واجلسه بین یدیه ثم قال من انت قال رجل من تهامة فقال من
من ای تهامة فقال من بنی هاشم فوثب العابد فقبل راسه ثانیة
ثم قال له یا هذا ان العلی الاعلی الهمنی الهاماً قال ابو طالب وما هو
قال ولد یولد من ظهرک وهو ولی الله عز وجل فلما کان اللیلة التی
ولد فیها علی اشرقت الارض فخرج وهو یقول ولد فی الکعبة ولی الله
عز وجل فلما اصبح دخل الکعبة وهو یقول - یا رب هذا الغسق الدجی
والقمر المبلج المضیء بین لنا امرک الخفی - ماذا ترى فی اسم هذا الصبی

قال فسمع صوت هاتف يقول ۵

يا اهل البيت النبي	خصصتم بالولد الزكي
ان اسمه من شامخ علي	علي اشتق من علي

هذا حديث اختصرته ما كتبناه الا من هذا الوجه تفرد به مسلم بن خالد الزنجي وهو شيخ الشافعي تفرد به عن الزنجي عبدالعزيز بن عبد الصمد وهو معروف والزنجي لقب لمسلم وسمي بذلك لحسنه وحمرة وجهه وجماله - یعنی جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب سید المرسلین خیر الورے حبیب خدا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولادت کیونکر واقع ہوئی فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تو نے بہترین مولود کی ولادت کے باب میں سوال کیا جو شبیہ عیسے علیہ کے ہے تحقیق اللہ جل جلالہ نے پیدا کیا علی کو میرے نور سے اور مجھکو اوسکے نور سے ہم دونو ایک نور تھے پھر خالق متعال رب ذوالجلال عزوجل نے نقل کیا ہمارے نور کو آدم کی پشت سے اصلاب طاہرہ اور ارحام زکیہ میں جس پشت میں میرے نور کو منتقل کیا ساتھ ہے اوسکے اوسی پشت میں علی کے نور کو منتقل کیا یہانتک میرے نور کو بہترین رحم میں ودیعت رکھا وہ رحم فاطمہ بنت اسد علیہا السلام کا ہے اور ہماری اوس زمانے میں ایک شخص عابد اور زاہد تھا اوسکو مبرم بن دعیب شقبان کہتے تھے دو سو ستر برس اُسنے اللہ جل جلالہ کی عبادت کی تھی اور جناب باری تعالی شانہ سے کوئی سوال

نہین کیا تھا خداوند کریم تبارک وتعالیٰ نے ابوطالب کے دل مین ڈالا کہ وہ اُس عابد کے پاس گئے اوس عابد نے حضرت ابوطالب علیہ السلام کی تعظیم کی اور اُنکے سر کو چوما اور اونکو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا کہ آپ کون ہین اونہون نے کہا کہ مین ایک شخص تہامہ کا ہون اوس نے کہا کہ تہامہ کے کس قبیلہ مین سے ہو انہون نے کہا کہ مین بنی ہاشم میں سے ہون یہ سُنکر وہ مرد عابد پھر اوٹھ کھڑا ہوا اور دوبارہ حضرت ابوطالب علیہ السلام کے سر پر بوسہ دیا اور کہا کہ مجکو علی اعلا نے ازروے الہام خبر دی ہے۔ اونہون نے کہا کہ کیا خبر دی ہے عابد نے کہا کہ تمہاری پشت سے ولی خداے عزوجل پیدا ہوگا۔ پس جس رات علی بن ابی طالب علیہ السلام پیدا ہوے تمام زمین نور مرتضوی سے روشن ہو گی اوسوقت وہ عابد اپنے عبادت خانہ سے یہ کہتا ہوا نکلا کہ کعبہ مین ولی خدا پیدا ہوا جب صبح کو وہ کعبہ مین آیا تو اُسنے اشعار مذکورہ پڑہے جنکا ماحصل یہ ہے کہ اے خداوند خالق اندہیرے اور چاندنی کے اپنے امر خفی سے ہمکو آگاہ کر کہ اس مولود مسعود کا کیا نام ہے۔ اوسوقت ہاتف نے غیب سے یہ آواز دی۔ کہ اے اہل بیت مصطفےٰ تم اس مولود مسعود پاک وطاہر سے خصوصیت دی گیی نام اوسکا بلند ہے علی۔ علی اعلیٰ سے مشتق ہوا ہے اس حدیث کی نقل کرنے کے بعد علامہ محمد بن یوسف کنجی شافعی۔ لکھتے ہین کہ اس حدیث کو میں نے مختصر کر کے وارد کیا ہے اور اسکو مسلم بن خالد نے روایت کیا ہے اور وہ شافعی کا شیخ ہے اور مسلم موصوف سے عبدالعزیز بن عبدالصمد نے روایت کی ہے اور وہ مشہور و معروف شخص ہے

اور زنجی لقب ہے مسلم بن خالد کا اسلئے کہ وہ حسین اور جمیل اور خوبصورت تھا اس جگہہ بمناسبت مقام چند اشعار درباب ولادتِ جناب حیدر کرار علیہ الآف التحیہ والسلام من الملک الغفار اپنی دیوان ابیات الجنان فی مدح امناء الرحمن مین سے نقل کرتا ہون انشاء اللہ موجب تفریح قلوب مومنین ہونگے۔

وزہے بندہ

آج کعبہ مین امیر المومنین پیدا ہوا
فخر عالم کا وصی اور جانشین پیدا ہوا

یہ شرف اللہ نے ہے خاص حیدر کو دیا
کعبہ مین غیر از علی کوئی نہین پیدا ہوا

حسن مطلع مطلع دیوان قدرت کا یہ ہے
بیتِ خالق مین جو مولی المومنین پیدا ہوا

مستزادِ مقطع نظم نبوت کے لئے
بارہ رکنون مین ہی رکن اولین پیدا ہوا

شاہ ہم لوگونکا اور خلاق عالم کا ولی
احمد مرسل کا دستور مبین پیدا ہوا

قبلہ کون ومکان ور ہادی خورد و کلان
کعبۂ امن و امان سردار دین پیدا ہوا

جود مطلق نور برحق لطف ایزد شمع دین
نایب احمد امام المتقین پیدا ہوا

لطفِ شامل فیض کامل رحمت رب مجید
حجتِ حق ہادی راہ یقین پیدا ہوا

ز کم

جسکے قصر منزلت کا ایک پایہ عرش ہے
آج گھر میں حق کے وہ رکن رکین پیدا ہوا

مالک ملکِ ولایت شہ سوار لافتے
یکہ تاز قل کفی سلطان دین پیدا ہوا

رد ہوا مغرب سے خور جسکی نماز عصر کو
مشرق کعبہ سے وہ مہر مبین پیدا ہوا

جانبِ حق سے بسوے مومنان بہر نجات
دوستی جسکی کہ ہے حبل المتین پیدا ہوا

حق نے ہے جنکے معیت کی ہمین تاکید کی
آج دنیا مین وہ راس الصادقین پیدا ہوا

راز دار لی مع اللہ اور امین حق نبی
اوس امین کے واسطے ہی یہ امین پیدا ہوا

دوستی جس کی نجات آخرت کا سبب	آج ہے وہ عروۃ الوثقای دین پیدا ہوا
تشنگی روز محشر سے نہ زائر خوف کر	ساقی کوثر امیر المومنین پیدا ہوا

ایضا در تہنیت ولادت جناب سید الوصیین صلوۃ اللہ علیہ و اولادہ الطیبین

آج ہیں سرور احمد مرتضےٰ پیدا ہوا	گھر میں خالق کے وصی مصطفےٰ پیدا ہوا
محرم راز حبیب کبریا پیدا ہوا	ناصر دین نائب خیر الوریٰ پیدا ہوا
کیوں نہوں سرور احمد ہو گیا بازو قوی	غیب کے پردہ سے ہی دست خدا پیدا ہوا
جس جوان کی شان میں ہے لافتیٰ اور قل کفیٰ	آج وہ اژدر در و خیبر کشا پیدا ہوا
جبکہ ہے محراب ابرو قبلۂ کروبیان	کعبۂ اقدس میں ہی وہ مقتدا پیدا ہوا
کر سکیں گے اب نہ کچھ مکار روباہ بازیان	اب عرین کعبہ سے شیر خدا پیدا ہوا
قاسم ہشت خلد اور مالک ہر چار نہر	ساقی کوثر امام دوسرا پیدا ہوا
جس نے دی انگشتری راہ خدا میں رکعۃ	وہ ولی حق امیر انما پیدا ہوا
بلکہ ناز عرصۂ قرب جناب کبریا	ایک تو احمد تھے اب یہ دوسرا پیدا ہوا
آپ بھوکے رہ کے مسکینونکو دیا جو طعام	آج ہے وہ تاجدار ہل اتی پیدا ہوا
جس جوان کا مثل خالق نے نہیں پیدا کیا	آج کعبہ میں وہ شاہ لافتے پیدا ہوا
جان فدا کرکے نبی کے فرش پر سویا ہی جو	آج ہے وہ نام خیر الورے پیدا ہوا

مشکلیں ہر طرح کی حل ہو گئیں شکر خدا	حامی ہر دو جہان مشکل کشا پیدا ہوا

اب ادب سے تم پے تعظیم اے زائر اٹھو
ہے وصی شافع روز جزا پیدا ہوا

قصیدہ در تہنیت عید میلاد جناب امیر المؤمنین سید الوصیین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ و علی اولادہ الاطائب

میں وہ ہوں طوطی خوش لہجۂ گلزار جنان	داد دیتے ہیں ہر اک بیت پہ مجکو رضوان
مین وہ ہوں شاعر معجز رقم اعجاز بیان	ڈالدوں وقت تکلم تن سحبان میں جان
کیوں نہ اقلیم سخن ہو میری زیر فرمان	ذوالفقار علوی ہے میرے گویا یہ زبان
عندلیب چمن آل محمد ہوں میں	نغمۂ بلبل سدرہ ہے کہ زائر کا بیان
کرتے ہیں وقت تکلم میری تائید کلیم	آل احمد کے تصدق سے یہ عزت و شان
افصح وقت ہوں ایسا کہ اب آگے میرے	امرء القیس کا کیا منہ ہے کہ کھولے وہ زبان
کرتے ہیں خضر مضامین کی تعلیم مجھے	مجھسے نسبت ہے بھلا اخطل و اعشی کو کہاں
ایک استاد کے شاگرد ہیں اور جبرئیل	علم کا اپنے در علم نبی سے ہے نشان
پر جبرئیل کی مانند ہے نامہ اپنا	خامہ موسیٰ کا عصا آمہ ہے آب جوان
غیب سے مجکو مضامین ہیں القا ہوتے	میں وہ ہوں ماہر اسرار معانی و بیان

تیری ہر بات پہ سو جاں سے تصدق ہے نبات
تیری ہر بیت پہ ہے قند مکرر قربان

واہ کیا کہتے ہو بڑّ لتے ہو کابوس ہیں ہو
کیسی غفلت ہے یہ زائر میں نہیں قابو میں زبان

اپنی تعریف وثنا اپنی زبان سے ہے زبون
اپنی توصیف نہیں آپ بشر کو شایان

بس کرو چپ رہو کیا کہتے ہو توبہ توبہ
اپنی تعریف جو خود کرتے ہیں ہیں وہ نادان

لیک نعماے الہی کے بیان کرنے میں
شکر کے طور[1] پہ ہے حکم خداوند جہان

مطلع ثانی

شکر اُس خالقِ منعم کا ہو کسطرح بیان
جسکے آلاؤ نعم کا نہیں ہرگز پایان

کون کر سکتا ہے نعماے الہی کا حساب
کون گن سکتا ہے اور حصر کی ہے کسکو توان

غیر محصور ہیں نعماے الٰہی بیشک
لیکن اک نعمت عظمےٰ کا کروں ذکر یہان

یعنی اک نعمت عظمےٰ یہ خدا نے بخشی
مدح حیدر کیلئے اوسنے ہے دی مجکو زبان

اپنے ممدوح کا مداح کیا ہے مجکو
واہ کیا خالق کونین نے دی عزت و شان

مجھسے ناچیز کو کیا رتبۂ عالی بخشا
کہ کیا حق نے مجھے مادح شاہ مردان

چونکہ مداح علی ابن ابی طالب ہون
اسلئے اپنے فضائل یہ کئے مینے بیان

فی الحقیقت نہیں ہیں مدح وثنا کے قابل
احقر الناس ہوں ناچیز ہوں اور ہیچمدان

پر ہے ممدوح میرا جو کہ عظیم الرتبہ
اوسکا مداح ہوں بیشک ہوں ثنا کے شایان

میرا ممدوح ہے ممدوح رسول مقبول
میرے ممدوح کے مداح ہیں اہل ایمان

[1] قولہ تعالیٰ اما بنعمة ربك فحدث ۱۲ منہ

میرا ممدوح ہے ممدوح ملایک یارو
میرا ممدوح ہے ممدوح جناب یزدان

میں ہون اُس شاہ کا مداح کہ جسکے اوصاف
خود بیان کرتا ہے قرآن مین خداوند جہان

جسکی تعریف محمد سے شہنشاہ نے کی
مدح و اوصاف کے اللہ وہی ہے شایان

جسکی تعریف بشر سے نہیں ممکن ہرگز
جسکی توصیف میں قاصر ہے فرشتونکی زبان

جسکی تعریف سے مملو ہیں کتابیں چارون
دیکھو توریت و اناجیل و زبور و قرآن

جسکے بغض اور عداوت کا نتیجہ ہے سقر
جسکی الفت کا ہے پہل حشر میں باغ رضوان

جسکی تعریف سے خوشنود ہون اللہ و رسول
حشر میں جائزہ ہر بیت کا ہو بیت جنان

ایسے ممدوح سخی سے میں صلا چاہتا ہون
ہل اتی میں ہے لکھا جسکی سخاوت کا بیان

جسکو خلقت کا ولی خالق عالم فرمائے
حاکم خلق ہے بیشک وہ ولی یزدان

نص مولیٰ سے کیا ہے اُسے خاتم نے وصی
اور ولی حق نے کیا قصہ خاتم میں عیان

ایسے موصوف پہ ماں باپ فدا ہون میرے
ایسے ممدوح پہ واللہ ہو دل سے قربان

ایسے ممدوح کی ہے آج ولادت کا جو دن
پس یہ لازم ہے کرون ذکر ولادت کا بیان

چونکہ اُس گوہر یکتا کے تولد کا ہے دن
سر اقدس پہ کروں مدح کی موتی قربان

گھر میں اللہ کے پیدا ہوا وہ شاہ جو ہے
کعبۂ امن و امان قبلۂ دین و ایمان

عید میلاد علی ابن ابی طالب ہے
دیکھو جس سمت ہر اک خورد و کلان ہے شادان

مطلع ثالث

آج پیدا ہوا وہ نور خداوند جہان
جسکے ہونے سے ہوئی نسل پیمبر کی عیان

خویش احمد شرف دودۂ آدم حیدر
جسکے فرزند ہیں سردار جوانان جنان

جسکا اللہ کے نزدیک ہے بہائی محبوب — یہ چشم بد دور جو ہے آپ ولیِ یزدان

جسکی شمشیر سے بہتر نہیں کوئی شمشیر — جس بہادر کے برابر نہیں دنیا میں جوان

افصح خلق وہ پیدا ہوا جسکا کہ کلام — فوق مخلوق ہے اور تحت کلام رحمان

فخر عالم کی وصایت کی لیاقت ہی جسے — جانشینی نبی جسکو ہے بیشک شایان

علم آدم کا ہے اور نوح کا تقوی جسمین — زہد عیسیٰ کا ہے اور طاقت ابن عمران

علم سے اپنے کیا جسنے جہان کو روشن — پرتو افگن ہوا وہ نور خداوند جہان -

منزلت مین ہے یہ ہارون محمد کیلئے — دوست تر نزد خدا بعد رسول ذیشان

حصۂ دومی از اول مخلوق یہ ہیں — ہیں یہ وہ نور جو ہی علت ایجاد جہان

رتبہ سید کونین جو ہے پیش خدا — ہے وہی پیش نبی رتبۂ شاہ مردان

عین عرفان خدا مظہر اسماے صفات — مظہر ذات احد اصل اصول ایمان

بازوے احمد مختار ہوا آج قوی — پردۂ غیب سے ظاہر ہوا دست یزدان

آج پایا ہے وصی اپنا خدا کے گھر سے — شکر باری مین ہیں مصروف شہنشاہ زمان

وہ شجاع ازلی حق کا ولی نفس رسول — باب سبطین نبی شوہر خاتون جنان

گر نہ ہوتی وہ نہ ہوتا کوئی کفو زہرا — وہ نہ ہوتی تو نہ تہا آل محمد کا نشان

وہ نہ ہوتی تو نہ ہوتے شہ مظلوم حسین — یہ نہوتی تو نہ پاتا کوئی دوزخ سے امان

وہ نہ ہوتی تو نہ ہوتا کبھی قایم اسلام — یہ نہوتی تو نہ ہوتا کبھی نشر ایمان

وہ نہ ہوتی تو نہ ہوتا کوئی احمد کا مدد — یہ نہ ہوتی تو نہ بخشش کا کوئی تہا سامان

ذوالفقار علوی سے ہوا قایم اسلام — جملہاے شہ مظلوم سے اصل ایمان

قطعہ

وہ نہ ہوتی تو نہ تہی نار سقر کی حاجت
وہ نہ ہوتے تو نہ ہوتا کبہی گلزار جنان

بہر احباب علی گلشن فردوس بنا
اونکے اعدا کے لئے خلق ہوا ہے نیران

وہ نہ ہوتی تو بہر مہدی ہادی ہوتی
یہ نہ ہوتی تو نہ بہرتا کبہی نصفت سے جہان

وہ نہ ہوتی تو نہ مصحف کو سمجہتا کوئی
یہ نہ ہوتی تو نہ ملتا کہیں ایمان کا نشان

وہ نہ ہوتی تو نہ پہر علم کا چرچا ہوتا
کون کر سکتا تہا تفسیر حدیث و قرآن

درد زہ مادر عیسیٰ کو ہوا تہا جسدم
قدس سے اونکو نکلنے کا ہوا تہا فرمان

اور یہ تہا حکم کہ نخلہ کو ہلا کر مریم
کہا ہجورین جو کرین اسپہ ہے شاہد قرآن

آئین کعبہ کو بالہام خدا وقت مخاض
فاطمہ بنت اسد مادر شیر یزدان

درد زہ
باب کعبہ کی محاذی سے ہوئی شق دیوار
گہر مین خالق کے گئین واہ زہے عزت و شان

واہ کیا عزت و توقیر خدا نے بخشی
گہر مین اللہ کے پیدا ہوئے شاہ مردان

حکم مریم کو تہا نخلہ کے ہلانے کا مگر
انکو رازق نے کہلائے وہیں اثمار جنان

کعبہ مولد ہوا اور مسجد کوفہ مشہد
جز علی کسکو ہے دی حق نے یہ توقیر و شان

پاک و پاکیزہ و مختون ہوے خلق علی
جیسے پیدا ہوے دنیا مین حبیب جہان

خلق ہوتی ہے کیا سجدۂ معبود ادا
جسطرح وقت شہادت تہی علی سجدہ کنان

فاطمہ بنت اسد شیر خدا کو لے کر
تین دن تک رہین اللہ کے گہر مین مہمان

تین دن دیدۂ حق بین نہ علی نے کہولے
چوتہے دن آئے جو کعبہ مین رسول یزدان

گود مین لینے کو حضرت نے بڑہائے ہاتہ جب
کہولدین آنکہیں ہوا روے مبارک خندان

مسکراتے ہوئے گود مین گئے بہائی کے
دیکہکر روے نبی ہو گئے حیدر شادان

پہر اوسی روز سے حضرت کا یہ معمول ہوا
حرز بازو تہے سمجہتے انہین سلطان زمان

غار ہر میں انہیں ساتھ ہی لیجاتے تھے	نہ جدا کرتے تھے آغوش سے فخر دو جہان
کسکو خبر شبر و شبیر علی یہ تو قیر	گود میں سید عالم کے پلے پائی یہ شان
گھر سے اللہ کے پایا ہے محمد نے وزیر	کسطرح قلب مبارک نہ ہوا زبس شادان
دیکھنا رے و علی چونکہ عبادت ہی ہے تھا	مصحف رخ کی تلاوت تھی نبی کو ہر آن
بس کر لے زائر احمد یہ ادب کا ہی مقام	وصف حیدر کے کہاں اور کہاں تیری زبان
جسکے مداح ہوں اللہ و نبی اے زائر	اوسکے اوصاف بھلا تجھسے ہوں کسطرح بیان
یا علی کون ہے جو آپکا ممنون نہیں	کون ہے جسپہ نہیں آپکا مولا احسان
آدم و یوسف و یعقوب نے کی استمداد	نام سے آپکے مشکل ہوئی سبکی آسان
ناظر نامۂ اعمال خلائق ہیں حضور	آپ پر میرے عقیدت کا ہی احوال عیان
کھولنا عقدۂ مشکل تمہیں دشوار نہیں	آپکی ذات ہے حلال مہمات جہان
سخت تکلیف و تردد میں بسر کرتا ہوں	کیجئے جلد مرا عقدۂ مشکل آسان
جلد اب روضۂ اقدس پہ بلا لو مجکو	دیر مت کیجئے سو جان سے خادم قربان
کیوں نہیں روضۂ انور پہ طلب کرتے ہو	ہند میں زائر احمد ہے نہایت حیران

ایضاً مسدس در باب ولادت جناب مولانا و سیدنا امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام الی یوم القیام

جو ہوئی جود کی کشتی کے تو لنگر ہیں علی	علم احمد کے مدینہ کے لئے در ہیں علی
دست حق قوت بازوی پیمبر ہیں علی	فاتح بدر و احد خندق و خیبر ہیں علی

قل کفی قول خدا شان مین اسکے آیا
لافتی کا بھی اسے شیر نے تمغہ پایا

سید جملہ عرب شاہ نجف ہیں حیدر — نائب فخر رسولاں سلف ہیں حیدر
فخر آدم کو ہے جنسے وہ خلف ہیں حیدر — اوسکو پھر خوف ہو کیا جسکی طرف ہیں حیدر

دوست جو انکے ہیں رتبے وہ بڑے پائینگے
یہ ولی حق کے ہیں اللہ سے بخشائین گے

زینت محفل سلطان رسالت ہیں علی — سند احمد ہے اور ہادی امت ہیں علی
حامی جن و بشر وقت مصیبت ہیں علی — مومنونکے لئے اللہ کی رحمت ہیں علی

افضل خلق پس از ختم رسل ہیں حیدر
مثل احمد کے امیر جزو کل ہیں حیدر

ہادی خلق پس از شاہ رسالت ہیں علی — ہان بلا فاصلہ حقدار خلافت ہیں علی
قاسم نار ہیں اور قاسم جنت ہیں علی — چون نبی شافع فردائے قیامت ہین علی

شک نہین اپنے غلامون کو یہ بخشائینگے
جسکو چاہیں گے بڑے رتبے یہ پہونچائینگے

مصطفیٰ کیلئے برہان نبوت ہیں علی — خلق پر ایزد مختار کی آیت ہین علی
غور سے سوچو تو اللہ کی قدرت ہیں علی — نائب احمد کے ہیں اور شاہ ولایت ہیں علی

بعد احمد کے بلا فصل وصی ہیں حیدر
شک نہین خالق عالم کے ولی ہین حیدر

سانپ کے کلہ کو بچپن ہیں ہی پہاڑا جسنے — مرحب و عنتر و حارث کو پچھاڑا جسنے

دین وایمان کے جھنڈے کو ہی گاڑا جسنے
باب خیبر کو اک انگلی سے اکھاڑا جسنے

جسکو خالق نے ولی اپنا کہا وہ ہے علی
جسکو احمد نے وصی اپنا کیا وہ ہے علی

جسنے اسود کے دیا دست بریدہ کو ملا
جسکے روضہ پہ ہوا کرتے ہیں اعجاز سدا
جسکے کوچے کی ہوا دیتی ہی مردوں کو جلا
جسکے اعجاز کا ممکن نہیں ہرگز احصا

صاحب فضل جلی غالب ہر غالب ہیں
وہ ولی حق کے علی بن ابی طالب ہیں

قدرت قادر مختار ہے حیدر کا وجود
یا کہ اعجاز شہنشاہ مقام محمود
ایسا معبود نے پیدا کیا وہ صاحب جود
جو کہ اک شب میں تھا چالیس جگہ پر موجود

جسکا یہ بندہ مخلوق ہے ایسا قادر
سوچو خالق جو ہے اسکا وہ ہی کیسا قادر

وصف اوس صاحب اعجاز کے کیا ہوں میں بیان
میں تو کیا یاں تو فرشتوں کی بھی الکن ہے زبان
اسے اس مظہر قدرت کی ہی کیا شان عیان
ایک شب میں ہو چالیس جگہ پہ مہمان

کیا ہی قادر ہے خدا واہ رے شان خدا
جسنے قدرت سے کئے ایسے ہی بندے پیدا

شاہد عدل ہے اسبات پہ حیدر کا وجود
کہ بڑا صانع قادر ہے خدائے معبود
جسنے اسطرح کا بندہ کیا اپنا موجود
جو کہ اس بندہ کو ہے غیب سے لایا شہود

جس کا جو کام وہ قدرت رحمانی ہے
جسکے افعال میں انسان کو حیرانی ہے

جس مہم پر وہ گیا رب قوی کا ضیغم — اوسکو بے سر کئے ہرگز کبھی ہٹے نہ قدم
سامنے آتے نہ تھے خوف سے اکثر ظلم — ڈرتے تھے حیدر کرار سے روباہ شیم

جنگ مین یہ متنکر بھی کبھی جاتے تھے
جو نہ پہچانتے تھے سامنے وہ آتے تھے

سامنے جب کوئی آیا نہ ملی اوسکو مفر — ایک ہی وار مین دو ہو گیا جسم اکفر
کرتے ہی موت کے پنجہ مین پھنسا وہ ابتر — ہو گیا مرتے ہی ملعون کا مقر قعر سقر

واہ کیا ہاتھ تھا کیا تیغ تھے کیا ضرب تھی
لوگون کو زور خدا داد یہ اک حیرت تھی

رایت دین الٰہی کے ہیں رافع حیدر — کفر و بدعات وضلالت کی ہین قامع حیدر
ہین صلوٰۃ اور سخاوت کی بھی جامع حیدر — اذن واعیہ ہین اسرار کے سامع حیدر

علم جو احمد مرسل کو دیا ایزد نے
اسمین کچھ شک نہین سکھلایا انھین احمد نے

ہے یہ عبد اللہ عباس سے منقول ہوا — علم نو حصہ خدا نے ہے علی کو بخشا
دسوین حصہ کو ہے مخلوق پہ تقسیم کیا — اعلم خلق ہین اس دسوین مین بھی شیر خدا

علم حیدر کو بھلا کون سمجھ سکتا ہے
عقل حیران ہے ہر شخص کو یان سکتا ہے

ہے یقین ایسا کہ واقع ہو اگر کشف غطا — اوسپہ بھی آپنے نا زودت یقیناً ہی کہا
علم آدم سا ہے اوس حجت حقنے پایا — قائل قول سلونی ہیں شہنشاہ ہدا

تھے علم نبوی کے لئے در ہیں حیدر

اور پس از خیر ورے خیر البشر ہیں حیدر

اسطرح صاحب کشاف ہے یان کاشف حال
اربعین مین کیا تحریر یہ اوسنے احوال
چند شخصون نے کیا آکے علی سی یہ سوال
علم افضل ہے دیا علم سے افضل ہے کہ مال

اعلم الناس نے فرمایا کہ افضل ہے علم
اسمین کچھہ شک نہین اموال سی اکمل ہی علم

بولے وہ لاے اس دعوی پہ کچھہ آپ دلیل
تب یہ فرمانے لگے اون سی شہنشاہ جلیل
علم میراث رسل ہے تو ہی رتبہ مین نبیل
مال میراث ہی قارون کی ہیں ہی وہ ذلیل

دوسرے شخص نے بہی پہر یہی پوچھا بڑہکر
مال افضل ہے دیا علم ہے اوس سے بہتر

پہر کہا شاہ نے ہے علم ہے بیشک برتر
علم کے دوست ہیں اور مال کی دشمن اکثر
تیسرے نے بہی پوچھا تو یہ بولے حیدر
علم ہے مال سے رتبہ مین یقیناً بڑہکر

کیونکہ جب خرچ کرین مال گہٹا کرتا ہے
علم کو صرف کرین تو وہ بڑہا کرتا ہے

چوتھے نے پوچھا تو فرمائی یہ حضرت نے دلیل
علم اسواسطے رتبہ مین ہی دولت سے جلیل
صاحب مال کو کہتا ہے ہر اک شخص بخیل
علم والا ہے سخی کرتے اوسکی تبجیل

پانچوین سے کیا زر کی تو حفاظت ضرور
علم کو اپنے ہے صاحب کی صیانت منظور

پہر چھٹے نے جو یہ پوچھا تو یہ بولے حیدر
علم ہے دولت و اموال سی بیشک بہتر
حشر مین پرسش لسوال کریگا داور
صاحب علم سے ہوگا نہ سوال اسکا مگر

ساتوین نے بھی پوچھا جو شہ صفدر سے
علم کو پھر یہ فضیلت دی علی نے زر سے

یعنی فرمایا اگر گزر جاے جو طول مدت
طول اعصار سے ہوئیگی پرانی دولت
اسمین کچھہ شک نہیں ہوجائیگی اسمین قلت
گھس کے فرسودہ ہوئی گھٹگئی اسکی قیمت
علم باقی ہے زوال اُسمین نہین آئیگا
ہے وہ قسمت کا دھنی جو کہ اُسے پائیگا

آٹھوین نے جو کیا پھر یہی حضرت سے سوال
وجہ تفضیل یہ فرمائی علی نے فی الحال
مال سے ہوتا ہے تاریک دل صاحب مال
صاحب علم کا دل نور سے ہے مالامال
تب نوین شخص نے پھر شاہ امم سے یہ کہا
وجہ تفضیل بیان اور ہو یا شاہ ہدا

اوسکے پاسخ میں شہنشاہ دوعالم نے کہا
صاحب مال ہے البتہ تکبر کرتا
گاہ فرعون کی مانند خدا ہے بنتا
صاحب علم ہے جو کرتا ہے اقرار خدا
صاحب علم ہے ہر شخص سے اکمل بیشک
جو کہ عالم ہے وہ جاہل سے ہی افضل بیشک

جب خوارج وہ سوالات یہ سب پوچھہ چکے
اوسنے تب ہوکے مخاطب شہ والا بولے
تم ہمیشہ بھی تفصیل جو پوچھو مجھہ سے
پس بیان کرتا رہونگا مین وجوہات نئے
تو بہ تو اسپہ دلائل تمھین بتلاؤنگا
کبھی اکتونگا نہ ہرگز کبھی گھبراؤنگا

خارجی ہوگئے سُن سنکے یہ حضرت کا کلام
صدق دل سے ہوئے اُسوقت مطیع اسلام

دل سے تب مان لیا شاہ ولایت کو امام ۔۔۔ اور کہا آپ ہی ہیں نائب سردار انام

چھوڑ کر خرج ہوئے مومن خالص سارے
پہلے دشمن تھے علی کے ہوئے پھر وہ پیارے

بخدا حیدر کرار ہیں وہ نور خدا ۔۔۔ پہلے مخلوق سے خالق نے جو تھا خلق کیا
ملک و حور و جنان لوح و قلم ارض و سما ۔۔۔ ہوئے کل خلق اسی نور کا صدقہ پیدا

ایک ہی نور سے ہیں احمد و حیدر دونوں
باعث خلق جہان ہیں یہ برادر دونوں

مقتضی جبکہ ہوئی ضع خداوند علا ۔۔۔ کہ کرے خلق کو وہ کتم عدم سے پیدا
خلعت کون خداوند دو عالم نے عطا ۔۔۔ صدقے میں احمد و حیدر کے دو عالم کو کیا

پھر انہیں دونوں کو کونین کا سردار کیا
اپنے سرکار میں ان دونوں کو مختار کیا

نور یہ چونکہ تھا محبوب خداوند ودود ۔۔۔ آفرینش تھی اسی نور کی حق کو مقصود
انکی خاطر سے کی اللہ نے ہر شے موجود ۔۔۔ یہ نہ ہوتی تو کسی شے کا بھی ہوتا نہ وجود

جو سوا انکے ہے وہ فرع ہے بنیاد ہیں یہ
علت غائی عالم پئے ایجاد ہیں یہ

مومنوں شاہ ولایت کی ولادت ہے آج ۔۔۔ لو عیاں قادر مختار کی قدرت ہے آج
اہل ایمان کیلئے روز مسرت ہے آج ۔۔۔ دل پیمبر کا پر از بہجت و فرحت ہے آج

انکی فرحت سے ہی لازم ہمیں فرحت ہوئے
عبد خوش ہووین جو آقا کو مسرت ہوئے

ہو مومنوں تیرہویں تاریخ رجب کی ہے آج
آج پیدا ہوا وہ سارے جہاں کا سرتاج
بعد احمد کے ہے جس شاہ کا کل خلق پہ راج
دوش پاک نبوی پہ ہوا جسکو معراج

پس یہ لازم ہے بپا بزم طرب آج کریں
جشن میلاد شہنشاہ عرب آج کریں

ہو مومنوں جوش پہ ہے رحمت باری آئی
تالی احمد مختار کی باری آئی
وہ ضیا جس سے ہوا کفر سے تاری گئی
راکب دوش محمد کی سواری آئی

جسنے اصنام کو کعبہ سے اوجاڑا آیا
جسنے دروازہ کو خیبر کے اکھاڑ لایا

آج کعبہ مین ہوئی حیدر صفدر پیدا
ہوا محبوب الٰہی کا برادر پیدا
لو ہوا قوت بازوے پیمبر پیدا
بھاگی روباہ ہوا آج غضنفر پیدا

دیکھین اب کیسے ستائینگے نبی کو ناری
لاکھ کافر پہ ہے تنہا یہ بہادر بھاری

صادق آل محمد سے ہے منقول ہوا
اسکو علامۂ وطوسی نے بھی ہے نقل کیا
یعنے کہتے ہیں یہ عباس پیمبر کے چچا
ایک دن سامنے کعبہ کے بڑا مجمع تھا

روبرو کعبہ کے بیٹھے تھے بہت اہل تمیز
کچھ تو تھے ہاشمی اور کچھ تھے بنی عبد عزیز

اسطرح بیٹھے تھے ہم لوگ کہ دیکھا ناگاہ
فاطمہ بنت اسد آئیں سوے بیت اللہ
اونکے تھے بطن مبارک مین امیر ذیجاہ
پورے آن ار فتہ دن ہین تھی ہو چکے انکو نو ماہ

فاطمہ درد کی تکلیف کو پاکر اسدم

یوں دعا کرنے لگیں ہاتھ اُٹھا کر اُسدم

تجھپہ ایمان ہیں لائی ہوں الٰہی میں   اور تری ساری رسولوں پہ ہی ایمان مجھے
جو کتب اور صحیفے کہ ہیں تونے بھیجے   اونکی تصدیق بدل کرتی ہوں خالق میرے

جدامجد مرے تھے دوست ترے ابراہیم
اونکی تصدیق بدل کرتی ہوں اے رب کریم

میرے دادا نے بڑا رتبہ ہی پایا یارب   تونے اونکو ہی خلیل اپنا بتایا یارب
اور اونھوں نے یہ ترا گھر ہے بنایا یارب   درد نے مجکو ہے اسوقت ستایا یارب

شدتِ درد سے گھبرا کے ہی حیران یارب
مشکلیں ساری مری کردی اب آسان یارب

مشکل آسان مری کر صدقہ مری دادا کا   رحم کر مجھپہ تو اِس گھر کا طفیل اے آقا
صدقہ اِس بچہ کے حرمت کا جو مونس ہے مرا   پیٹ میں میرے جو ہی مجھسے یہ باتیں کرتا

ہے یقین مجکو یہ فرزند ہی لاثانی ہے
تیری قدرت کی نشانی یہ مرا جانی ہے

لکھتے ہیں حضرت عباس کہ ہمنے دیکھا   جب دعا کر چکے اِسطرح وہ مقبول خدا
شق ہوے کعبہ کی دیوار یکایک وسجا   داخل کعبہ ہوئیں اُم شہنشاہ ھدا

پھر اوسی طرح سے پیوست وہ دیوار ہوئی
اور نہاں آنکھوں سے ہی ام شہِ ابرار ہوئی

چاہا ہمنے کہ درِ کعبہ کو کھولیں یکبار   اور دیکھیں کہ یہ کیا بھید ہی کیا ہی اسرار
کھل سکا ور نہ کسی طرح ہوئے سب ناچار   سمجھے تب ہم کہ یہ ہے حکم خدائے ستار

غل یہ مکہ کے ہر اک کوچہ و برزن میں ہوا
اور تعجب دل ہر مرد میں ہر زن میں ہوا

مادر شیر خدا بنت اسد کو اوس جا
گھر مین خالق کے ہوئے شیر الٰہی پیدا

تین دن تک ہوی پہل خلد کی دعوتمیں عطا
جز علی کس نے ہے اس طرح کا رتبہ پایا

مولد شاہ نجف خانۂ غفّار ہوا
یہ شرف خاص بئے حیدر کرار ہوا

چپ ہو زائر کہ ثنای شہ مرداں ہے محال
جب کہ مداح علی آپ ہے رب متعال

مدح حیدر میں فرشتوں کی زبانیں بہی ہیں لال
مدح ممدوح خدا تو کرے کیا تری مجال

گرد عاصی ہی کہ عصیان ترے مغفور کرے
اور غلامان علی میں تجھے محشور کرے

ایضًا در باب مدح جناب امیر مومنان از دیوان ابیات الجنان فی مدح امنا الرحمٰن دربارۂ سوالات زائر از ارباب عقل و انصاف و تارکان طریقۂ تعصب و اعتصاف

فتح خیبر کو کیا جس نے وہ کرار ہے کون
فضل کا ہیئت شجرہ[1] کے سزاوار ہے کون

[1] قولہ تعالیٰ لقد رضی اللہ عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ فعلم ما فی

کلّ ایمان کہا کِس کو رسول اللہ نے ۔۔۔ عمرو کو جس نے کیا ذبح وہ جرّار ہے کون
کِس کی ضربت سے ہوا دین خدا کا قایم ۔۔۔ کیون کہو احمد مرسل کا مددگار ہے کون
قل کفیٰ حق نے کہا شان ہین کسکی بولو ۔۔۔ منصفو غور سے سوچو کہ وہ جرّار ہے کون
راکعا کسنے انگوٹھی ہے گدا کو بخشی ۔۔۔ وہ شہنشاہ جہان خلق کا مختار ہے کون
غزوۂ[له] ذات سلاسل کو کیا کسنے فتح ۔۔۔ جسکے گھوڑے کی ہوئی مدح وہ اسوار ہے کون
کِس زبردست کے ہاتھ آیا یداللہ لقب ۔۔۔ باعث تقویت ایدی مختار ہے کون
ساری امت کے عمل سے ہوئی افزون جسکی ضرب ۔۔۔ کِسنے وہ وار کیا بولو وہ جرّار ہے کون
کسکا دروازہ رہا مسجد احمد مین کھلا ۔۔۔ اِس فضیلت کا بتاؤ کہ سزاوار ہے کون
کِسکو معراج ہوئی دوش رسول اللہ پر ۔۔۔ کِس نے بت توڑے ہیں کعبہ کے وہ دیندار ہے کون
خم مین مولای جہان مثل نبی کون ہوا ۔۔۔ مسند احمدِ مختار کا حقدار ہے کون

قلوبھم فانزل السکینۃ علیھم واثابھم فتحاً قریباً ۔ الیٰ اخرہٖ ۔ تحقیق اللہ راضی ہوا مومنین سے جسوقت بیعت کرتے تھے وہ تجھسے ای محمد نیچے درخت کے پس جانا خدا نے اُس چیز کو جو اون کے دلون میں ہے اعتقاد خالص اور صفائی باطن کو خدا نے اس آیت مین یہ نہین فرمایا کہ خدا راضی ہوا اونسے جنہون نے درخت کے نیچے بیعت کی بلکہ یہ فرمایا کہ خدا راضی ہوا مومنین سے معلوم ہوا کہ بیعت کرنے والے سب کے سب مومنین نہ تھے بلکہ انمین بعضے منافقین اور ضعیف الایمان بھی تھے اسواسطے مومنین کو رضامندی سے خاص کیا

له غزوہ ذات السلاسل کا فاتح خیبر علیہ السلام کی دست مبارک سے فتح ہونا اور سورۂ والعادیات کا اس فتح کے بارہ مین نازل ہونا کتب تفاسیر و سیر میں دیکھو ۱۲ منہ

عامل آیہ نجویٰ کوئی حیدر کے سوا	کل صحابہ مین بتا دیجیے وہ یار ہی کون
وہ جوان کون ہی جسکا کہ نہین کوئی نظیر	جسکی تلوار ہے بے مثل وہ کرار ہی کون
سر نہین جس نے جھکایا کبھی بت کے آگے	وہ صحابہ مین سے بتلاؤ کہ سردار ہی کون
جیسے موسیٰ کے لئے بھائی تھی اُنکے ہارون	ہان محمد کا کہو ویسا طرفدار ہے کون
کسکی عصمت پہ ہوئی آیہ تطہیر گواہ	ہل آتے پڑھ کے کہو صاحب ایثار ہی کون
اول نور خدا کا ہے جو نصف آخر	وہ کہو نور احد مطلع انوار ہے کون
شہر علم نبوی کا کہو در کون ہوا	جو صحابہ مین سے اقضیٰ ہی وہ ہشیار ہی کون
حکم حق نے ہے دیا جن کی بیعت کیلئے	بعد احمد کہو وہ ساقی و سردار ہی کون
کسکے اعدا کو نہین فائدہ دیتی نیکی	جسکے احباب کو عصیان بھی نہین ضار ہی کون
آگ لکڑی کو جسطرح سے کہاتے اوسطور	کسکی حب کہاتی ہی عصیانکو وہ نار ہی کون
منصفوں کو یہ فضائل تو سنا کر زائر	پوچھ لے مسند احمد کا سزاوار ہی کون

اور بیعت مین شرط تھی کہ جہاد دن سے نہ بھاگین گے۔ اس بیعت کے بعد جو لوگ ہوازن والون اور خیبر والون سے بھاگے اونھون نے بیعت کی شرط کو پورا نہ کیا معلوم ہوا وہ مومن نہ تھے اور خدا اونسے راضی نہین ہوا اور جن لوگون سے خدا راضی ہوا اور جنپر سکینہ نازل کیا وہ وہ لوگ ہین جنکو فتح قریب اُس بیعت کے عوض اور ثواب مین عنایت فرمائی اور وہ فتح خیبر کی ہی پس جو لوگ جنگ خیبر مین بھاگ گئے ہین اُنسے خدا ہرگز راضی نہین ہوا اور نہ اس بیعت کی فضیلت کے وہ مستحق ہین اور نہ اُنکے لئے سکینہ کا نزول ہو سکتا ہی۔ اور نہ رضامندی خدا سے اُنکو حصہ ملسکتا ہی پس جنکو فتح خیبر نصیب نہین ہوئی وہ بیعت الرضوان مین ہرگز نہین داخل ہو سکتے اگر اسکی تفصیل چاہو تو کتب کلامیہ مین دیکھو ۱۲ منہ

پہرتا ہے حق بقول پیمبر اوسی طرف	پہرتے ہیں جسطرف کو جناب شہ نجف
شاہد ہمارے قول پہ ہے قول مصطفے	حق انکے ساتھ ہے یہ مع الحق ہیں دائما
اور مصطفے کے قول بوحی قدیر ہیں	ثابت ہوا کہ حق پہ جناب امیر ہیں

فی مناقب الخوارزمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم قال الحق مع علی یزدل حیث مازال یعنی مناقب خوارزمی مین حضرت بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے کہ حق علی کے ساتھ ہے جس طرف کو علی پہرتا ہے اوسی طرف کو حق بہی پہرتا ہے ومنہ عن ابی ذر عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم یقول ان علیا مع الحق والحق مع علی لن یزولا حتی یردا علی الحوض نیز جناب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مین نے سنا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ واٰلہ الہدات ارشاد فرماتے تے کہ تحقیق علی ساتھ حق کے ہے اور حق علی کے ساتھ ہے ہرگز آپس مین جدا نہونگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر پہونچین واخرج الحاکم من علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم رحم اللہ علیا اللہم ادر الحق معہ حیث مادار۔ حاکم نے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب امیر المومنین علیہ السلام نے کہ ارشاد کیا جناب سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ خداوند کریم رحمت نازل کرے علی پر الہی پہیر دے حق کو اوسی طرف جس طرف علی پہرے۔ ومن مناقب ابن مردویہ عن ابی موسی الاشعری قال اشہد ان الحق مع علی ن

لکن مالت الدنیا باھلھا ونفد سمعت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ ویقول لہ یا علی انت علی الحق والحق بعدی معک۔ یعنی مناقب ابن مردویہ مین ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہون کہ حق علی کے ساتھہ ہے لیکن اہل دنیا نے دنیا کی طرف رغبت کی مین نے جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ سے سُنا ہے کہ علی سے فرماتے تھے کہ اے علی تو حق پر ہے اور حق میرے بعد تیرے ساتھ ہے۔

واللہ سب سے سابق الایمان ہیں علی	ثابت ہوا سقرب دیّان ہیں علی
سابق ہوے حق جو امیر عرب ہوا	صدیق بھی علی ولی کا لقب ہوا
کی مرتضی نے پہلے ہی تصدیق مصطفےٰ	صدیق کا لقب ہے انہین کے لئے بجا

قولہ تعالی والسابقون السابقون اولئک المقربون۔ وفی مناقب ابن المغازلی عن ابن عباس فی قولہ تعالی والسابقون الخ قال سبق یوشع بن نون الی موسیٰ وسبق صاحب آل یاسین الی عیسیٰ وسبق علیٰ بن ابی طالب الی محمدؐ بن عبد اللہ وھو افضلھم۔ یعنی ابن المغازلی کی کتاب المناقب میں ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ آیہ والسابقون السابقون کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ یوشع بن نون نے موسی کی طرف سبقت کی اور صاحب آل یاسین نے عیسی کی طرف سبقت کی اور علی بن ابی طالب نے محمدؐ بن عبد اللہ کی طرف سبقت کی یعنی اونکی تصدیق کرنے میں اور اُنپر ایمان لانے مین سب سے سابق ہوئے اور وہ افضل ہیں پہلی دونو سابقین سے۔ وفی مسند احمد بن حنبل عن عمر بن عبادہ عن عبد اللہ قال

سمعتُ علی بن ابی طالب یقول انا عبد اللہ واخو رسولہ وانا الصدیق
الاکبر لا یقولہا بعدی الا کاذب مفتر لقد صلیت قبل لناس
بسبع سنین۔ یعنی مسند احمد حنبل میں منقول ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام
فرماتے تھے کہ میں خدا کا بندہ ہوں اور اسکے رسول کا بھائی ہوں اور میں
ہوں صدیق اکبر اور میرے بعد جو صدیق کہلوائے وہ جھوٹا اور مفتری ہے میں
نے سب لوگوں سے سات برس پہلی نماز پڑھی ہے۔ وفی المسند المذکور
عن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الصدیقون
ثلاثۃ حبیب النجار مومن ال یاسین الذی قال یا قوم اتبعو المرسلین
وخرئیل من ال فرعون الذی قال اتقتلون رجلا یقول ربی اللہ
وعلی بن ابی طالب وھو افضلھم۔ یعنی مسند احمد حنبل میں ابو لیلی سے
منقول ہے کہا انہوں نے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ والہ وسلم نے
کہ صدیق تین ہیں حبیب النجار مومن آل یاسین جس نے لوگوں سے کہا تھا
کہ پیغمبروں کا اتباع کرو اور خزبیل مومن آل فرعون جسنے کہا تھا کہ اے
لوگو کیا تم ایسے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جو کہتا ہے کہ اللہ میرا رب ہے اور
تیسرا صدیق علی بن ابی طالب ہے اور وہ افضل ہے اونسے۔ وفی مناقب
الخوارزمی عن ابی ایوب الانصاری رض قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم یقول لعمار بن یاسر تقتلک الفیۃ الباغیۃ وانت
علی الحق والحق معک یا عمار اذا رایت علیا سلک وادیا وسلک الناس
وادیا فاسلک مع علی فانہ لا یدلیک فی ردی ولن یخرجک من

لهدی یا عمار ان من تقلد سیفاً اعان به علیاً علی عدوه قلده الله یوم القیامة وشاحاً من در ومن تقلد سیفا اعان به علی و علی قلده الله یوم القیامة وشاحاً من نار۔ مناقب خوارزمی مین ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ سُنا مین نے جناب رسالت مآبؐ سے کہ حضرت عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے فرماتے تھے کہ اے عمار تجھے گروہ باغی قتل کرے گا اور تو حق پر ہوگا اور حق تیرے ساتھ ہوگا۔ اے عمار جب تو علی کو ایک میدان کی طرف جاتا ہوا دیکھے اور لوگون کو دیکھے کہ وہ اور جنگل کی طرف جارہے ہیں پس تو علی کا ہی ساتھ دے اور علی ہی کے پیچھے پیچھے چل علی تجکو ہلاکت مین نہ ڈالے گا اور راہ راست وصراط المستقیم سے تیرا قدم باہر نکلنے نہ دیگا۔ اے عمار جو کوئی شخص باین قصد شمشیر حمائل کرے کہ اُس سے مدد کرے علی کی تو بروز امید وبیم جناب غفور الرحیم اوسکو موتیونکا ہار پہنائے گا۔ اور جو شخص اس ارادے سے تلوار باندہے کہ علی کے دشمن کی امداد کرے جناب ایزد قہار روز محشر کو آتش دوزخ کا ہار اوسکے گلے مین ڈالیگا

مقولہ اثنا عشریہ

سبحان اللہ جناب مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا واقعی اور سچی پیشینگوئی ارشاد فرمائی ہے اللہ اکبر اللہ اکبر قربان جائے حضرت نے کیا کیا کچھہ فرما دیا ہے مگر لوگون کی آنکھون اور دلون پر کچھہ ایسے پردے پڑے ہوئے ہیں کہ نہ کچھہ دیکھتے ہیں اور نہ سوچتے مین اور نہ سنتے ہیں نہ سمجھتے ہین

فلیس المشتکیٰ الا الی اللہ تبارک وتعالیٰ وھو احکم الحاکمین و اسرع الحاسبین۔

فاروق بھی علی ہین نہین ہمین کچھہ کلام	تصدیق اسکی کرتے ہین خود سید الانام

ارادی الخوارزمی عن ابی لیلی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ستکون بعدی فتنۃ فاذا کان ذلک فالزموا علی بن ابی طالب فانہ الفاروق بین الحق والباطل یعنی ابو لیلی کہتے ہیں کہ فرمایا جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ بعد میرے فتنہ اور فساد برپا ہوگا پس اُسوقت میں علی بن ابی طالب کا اتباع کرو اور اوس کی پیروی لازم جانو کیونکہ وہ فرق کرنے والا ہے حق اور باطل میں۔

	مقولہ لانزائیہ	

حضرات ناظرین جناب مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ کے اس ارشاد ہدایت بنیاد کو بغور وتامل سوچو اور خوب سوچکر نتیجہ نکالو دیکھو یہ حدیث شریف بھی جناب رسول اللہ کا اعجاز باہر واخبار بالغیب وپیشین گوئی ظاہر ہے کما لا یخفے علی من لہ ادنیٰ رایحۃ من العقل والانصاف وھو متجنب عن طریق التعصب والاعتساف۔ وایضاً من کتاب المناقب عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من فارق علیاً فقد فارقنی ومن فارقنی فقد فارق اللہ عز وجل۔ نیز کتاب المناقب مین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند

حضرت عبد اللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہؐ نے کہ جس نے جدائی اختیار کی علی سے اوسنے جدائی اختیار کی مجھسے اور جسنے مجھسے جدائی اختیار کی اوس نے جدائی اختیار کی خدا وند تعالیٰ سے۔

قربان ہین علی کے یہ خالق کے ہاتھ ہیں		قرآن انکے ساتھ یہ قرآن کی ساتھ ہیں

اخرج[۲۳] الحاکم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول علی مع القرآن والقرآن مع علی لن یفترقا حتی یردا علی الحوض یعنی حاکم نے جناب ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ سنا مین نے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ سے کہ ارشاد فرماتے تھے کہ علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ ہے کبھی آپسمین جدا نہونگے یہان تک کہ دونو میرے پاس حوض کوثر پر پہونچین یہ روایت بھی بطرق متعددہ منقول ہے دیکھو کشف الغمہ وغیرہ کتب حدیث کو

تشبیہ اپنے سر سے نبی نے علی کو دی		اب اسجگہہ سے غور کرو رتبۂ علی

روی[۲۴] الخوارزمی فی المناقب عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ علی منی مثل راسی من بدنی یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب سید الوری سردار دوسرا شافع روز جزا حبیب خالق ارض وسماء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ علی مجھسے ایسا ہی جیسا کہ میرا سر ہے میرے بدن سے۔

[۲۳] دیکھو حدیث قدسی نمبر ۵ - از باب اول ۱۲ زائر

مقولۂ زائر

اللہ اکبر اللہ اکبر کسقدر بھائیون مین اتحاد، ور الفت اور وداد ہے

رکھا خدا نے ہاتھ جہان از رہِ کرم — سولائے مومنین نے رکھے وہان قدم
معراج مصطفےٰ کا ہے عرش عظیم پر — معراج انکا دوش ہی کریم ہے
سبطین پاک ایک دوش نبی ہوئے — اور خاص اس شرف سے علی ہوئے
پایا نہین یہ پایا کسی اور نے کبھی — افضل تمام خلق سے لاریب ہیں علی
رتبے علی کے سوچیو انصاف و غور سے — باز آؤ ظلم و حیف و تعدی و جور سے

غیرہ

جناب علامہ زمان حضرت مفتی سید محمد عباس اعلا اللہ مقامہ واجزل علیہ اکرامہ اپنی کتاب مستطاب روایح القرآن میں آیہ وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا کی تفسیر مین فرماتے ہیں قال الزمخشری فی الکشاف ولما نزلت ھذہ الآیۃ یوم الفتح قال جبرئیل لرسول اللہ خذ مخصرتک ثم القہا فجعل یاتی صنما صنما وھو ینکت بالمخصرۃ فی عینہ ویقول جاء الحق وزھق الباطل فیکب الصنم بوجھہ حتی القاھا وبقی صنم خزاعہ

المخصرۃ بہ تقدیم الخاء المعجمۃ علی الصاد المھملۃ ما یتوکا علیہا کالعصا ونحوہ وما یاخذہ الملک یشیر بہ اذا خاطب والخطیب اذا خطب قاموس یعنی مخصرۃ کے عصا ہوئے

فوق الكعبة وكان من قوارير صفر فقال يا علي ارم به فحمله رسول
الله صلى الله عليه وسلم حتى صعد فرمى به فكسره فجعل اهل مكة
يتعجبون ويقولون ما رأينا رجلا اسرع من محمد انتهى۔ اس کے بعد جناب
علامہ موصوف اعلا اللہ مقامہ نے اور چند روایات سویدا سے روایت کی کتب
اہل سنت سے نقل فرمائی ہیں یہانتک کہ فرماتے ہیں وفی روضۃ الاحباب
در بعضے کتب سیر است کہ بتی چند بزرگ در موضع بلند نہادہ بودند چنانکہ دست
بآن نمیرسید علی مرتضے کرم اللہ وجہہ بعرض رسانید کہ یا رسول اللہ پاے
مبارک را بر کتف من نہ واین اصنام را فرود آرم آن سرور فرمود یا علی ترا طاقت
نقل نبوت نیست تو پاے بر کتف من نہ و این کار بکن علی مرتضے امتثال امر پاے
بر کتف رسول نہاد وان بتان را فرو گرفت درین حالت حضرت از وے
پرسید کہ خود را چگونہ می یابی گفت یا رسول اللہ چنان می بینم کہ جمیع حجب
مکشوف شدہ و گویا سر من بساق عرش رسید و بہر چہ دست دراز میکنم
بدست می آید حضرت فرمود اے علی خوشا وقت تو کہ کار حق می کنی وحبذا
حال من کہ بار حق می کشم در روایتے آنکہ فرمود یا علی رسیدی بانچہ میخواستی
علی در جواب گفت آرے بخدائیکہ ترا براستی بعث فرمود چنان می بینم خود را
کہ اگر خواہم دست بر آسمان توانم رسانید پس بتان را بر زمین انداخت و قطعہ قطعہ
ساخت و از نزدیک میزاب کعبہ خود را بینداخت از جہت ادب و شفقت بر ان
حضرت چون بر زمین رسید تبسمے نمود رسول خدا از وے پرسید کہ چہ چیز
ترا بخندہ آورد گفت خود را از چنین جاے بلند انداختم و ہیچ الم بمن نرسید

آن سرور فرمود اے علی چگونہ الم بتو رسد و حالانکہ محمد ترا بر داشتہ بود و جبرئیل فرود آورد انتہیٰ۔ صاحب روضۃ الصفا نے بھی اسکے قریب قریب مضمون لکھا ہے۔ پھر فرماتے ہیں اقول وھذہ منزلۃ رفیعۃ و درجۃ منیعۃ ما صعد الیھا احد وما نالھا ید۔ پھر فرماتے ہیں کہ اس قصہ کو علماء و محدثین اہل سنت میں سے امام احمد حنبل اور ابو یعلی موصلی اور خطیب اور طبرانی وغیرہ نے درباب فضائل علی بن ابی طالب وارد کیا ہے اگر اسمیں کچھہ فضیلت نہ ہوتی تو آنحضرت کے فضائل مین اسکو کیون شمار کرتے اور نیز شعراے عرب و فارس نے اس حکایت اور فضیلت کو اپنے اشعار مین بیان کیا ہے۔ دیکھو امام شافعی جو کہ اہل سنت کے چار اماموں مین ہیں اُنکے ان اشعار کو شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ مین نقل کیا ہے۔

قال الشافعی

یا ربّ بالقدم التی اوطاءتھا	من قاب قوسین المحل الاعظما
وبحرمۃ القدم التی جعلت لہ	کتف المؤید بالرسالۃ سلّما
ثبتا علی متن الصراط تکرما	قدمی وکن لی محسنًا ومکرما

اس کے بعد ابن الحدید وغیرہ کے اشعار لکھے ہیں۔

وھذا المعنی لخصہ بعض الادباء فی بیتین من الشعر فقال

اقدامہ مسحت ظھرا بہ مسحتا	لیل الالہ لتنزیل واحسان

یاداضحاقلمیہ حیثمارضعت	یدالالہ علیہ عزمن شان

وقال بعضہم شعر

محمد داس البساط نعلہ	اکن لک کتف المصطفی واسہا علی

اور شعرای عجم مین سے بعض نے یون کہا ہی

اے دادہ شہان بحکم تو باج نبی	وے بعد نبی برسر تو تاج نبی
انی تو کہ معراج تو بالاتر شد	یک قامت احمدی ز معراج نبی

اور فاضل فیضی اپنے ایک قصیدہ مین یون کہتا ہی

اما میکہ روز وفات پیمبر	خلافت گذارد بما تم نشیند
زہے نقش پاے کہ بر دوش احمد	ز مہر نبوت مقدم نشیند

وقال الاخر

علی بر دوش احمد چشم بد دور	عیان شد معنی نور علی نور

اس کے بعد اور وجوہات اس فضلت عظمی و شرافت کبرے کی ثبوت
مین بہ تفصیل تمام بیان فرماے ہیں دیکھو تفسیر روایح القرآن

سردار کائنات حبیب جناب ب	فرماتے ہیں علی کو یہ ہیں سید العرب

اور نیز کتاب ینابیع المودۃ مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۱۵ پر مرقوم ہے۔

وقال فتح علی خان صبا۔ ابر کتف پیغمبر نیک رائے بنہ خداوندت سود وخداوند ملکے۔

وللامام الشافعی رحمہ اللہ انشاھذہ الابیات

قیل لی قل بعلی مدحا	ذکرہ یخمد نارًا موصدہ
قلت لا اقدم فی مدح امرء	ضل ذواللب الی ان عبدہ
والنبی المصطفیٰ قال لنا	لیلۃ المعراج لما صعدہ
وضع اللہ بظہری یدہ	فاحس القلب ان قد بردہ
وعلی واضعٌ اقدامہ	فی محلٍ وضع اللہ یدہ

روی الحافظ ابو نعیم فی حلیۃ عن الحسن بن علی علیہما السلام قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادع لی سید العرب یعنی علیًا۔ فقالت عایشہ الست سید العرب فقال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب فلما جائہ ارسل الی الانصار فاتوہ فقال لھم یا معشر الانصار الا ادلکم علی ما ان تمسکتم بہ لن تضلوا بعدہ ابدًا قالوا بلی یا رسول اللہ قال ھذا علی فاحبوہ بحبی واکرموہ بکرامتی فان جبرئیل علیہ السلام امرنی بالذی قلت لکم عن اللہ عزوجل یعنی حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب حلیۃ الاولیا میں جناب امام حسن علیہ السلام سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجکو جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ سید العرب یعنی علی علیہ السلام کو میرے پاس بلالا اسوقت یہ ارشاد رسول رب عبد کا سُنکر حضرت بیوی عائشہ ؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ سید العرب

نہین ہیں جناب رسول اللہ نے فرمایا کہ مین سردار ہوں اولاد آدم کا اور علی سردار ہے عرب کا۔ جب علی آنحضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوئے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی آدمی کو روانہ کیا کہ انصار کو حاضر کرے جب انصار بخدمت سید ابرار حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا کہ اے گروہ انصار مین تمکو ایسی چیز کی طرف رہبری کرون کہ اگر تم اوس سے تمسک کرو تو کبھی اسکے بعد گمراہ نہ ہو سب نے عرض کیا بیشک یا رسول اللہ ضرور ہمکو آپ ایسے امر کی طرف ہدایت کرین فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ دیکھو یہ علی ہے اسکی محبت اختیار کرو اِس سے محبت رکھو میری محبت کے سبب سے اور اسکا اکرام کرو میرے اکرام کے سبب سے پس جو کچھ مین کہہ رہا ہون یہ سب کچھ بحکم الٰہی کہہ رہا ہون پس تحقیق جبرئیل علیہ السلام اللہ جل شانہ کی طرف سے میرے پاس یہ حکم لائے ہیں۔ از کشف الغمہ۔

مسجد مین جنکے در تھے کئے مصطفےٰ نے بند	پایا علی نے اسمین بھی پایہ بہت بلند
یعنی کہ شہرِ علم پیمبر کے باب کا	مسجد مین در بحکم الٰہی کھلا رہا

جناب علامۂ زمان اورع الناس حضرات مفتی سید محمد عباس اعلا اللہ مقامہ فی اعلا علین بحرمۃ جدہ سید المرسلین وابنہ امیر المومنین صلے اللہ علیہما وذریتہما الطیبین تفسیر روایح القرآن کے صفحہ ۷۷ مین فرماتے ہیں۔

وثانیہا منہا انفتاح باب علی وحدہ الی المسجد دون سائر الاصحاب واخراج الاصحاب والاعمام واسکان ال علی فیہ بامرٍ من اللہ العلام

اخرج النسائی وھو احد الاصحاب الصحاح الستۃ فی الخصائص
بطرق عدیدۃ عن ابن عباس قال امر رسول اللہ با بواب المسجد
فسدت الا ابواب الا باب علیؑ۔ یعنی نسائے جو کہ جامعین صحاح ستہ میں
سے ہیں اپنی کتاب الخصائص میں اس حدیث کو بطرق عدیدہ نقل فرماتے
ہیں یعنی ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے حکم دیا کہ مسجد نبوی میں جسقدر لوگوں کے گھروں کے دروازے
ہیں سب بند کردئے جاویں سوائے دروازۂ علی کے سب ابواب بند کردئے
گئے۔ وعن الحرث بن مالک قال اتیت مکہ فلقیت سعد بن ابی
ابوقاص فقلت ھل سمعت لعلی منقبۃً قال کنا مع رسول اللہ
فی المسجد فنودی فینا لیخرج من فی المسجد الا آل رسول اللہ
وآل علی فخرجنا فلما اصبح اتاہ عمہ فقال یا رسول اللہ اخرجت
اصحابک واعمامک واسکنت ھذا الغلام فقال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ما انا امرت باخراجکم ولا باسکان ھذا
الغلام ان اللہ ھو امر بہ۔ حرث بن مالک سے منقول ہے وہ کہتے
ہیں کہ میں مکہ میں پہونچا اور سعد بن ابی وقاص سے ملا اور اون سے پوچھا
کہ کیا تمنے کوئی تعریف علی کی سنی ہے اونہوں نے کہا کہ ہم رسول خدا صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد میں رہتے تھے پس ایک دن ہم لوگوں میں
رسول خدا کی طرف سے یہ ندا دی گی کہ سوائے آل رسول اللہ اور آل علی کے
اور سب لوگ مسجد میں سے نکل جائیں پس ہم سب لوگ مسجد میں سے نکل گئے

جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ کے چچا عباس رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہا کہ یارسول اللہ آپ نے اپنی تمام اصحاب اور چچاؤں کو مسجد سے نکال دیا اور اس لڑکے کو مسجد میں رہنے دیا۔ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ میں نے تمہارے نکالنے کا اور اس لڑکے کی سکونت کا خود حکم نہیں دیا بلکہ اللہ جل جلالہ احکم الحاکمین نے اس امر کا حکم دیا ہے۔ عن سعد ان العباس اتی النبی فقال سددت ابوابنا الا باب علی فقال ما انا سددتھا ولکن فتح اللہ لک اتھے۔ سعد کہتے ہیں کہ عباس عم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جناب رسول خداؐ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ آپ نے ہمارے دروازے بند کردے صرف ایک علی کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ جناب رسول خداؐ صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا کہ نہ میں نے علی کا دروازہ کھلا رکھا اور نہ تمہارے دروازے بند کئے بلکہ یہ کام خداوند تعالیٰ نے کیا ہے پھر جناب مفتی صاحب اعلا اللہ مقامہ واجزل علیہ اکرامہ فرماتے ہیں طریقۃ ملکوتیۃ وجوہرۃ یاقوتیۃ اقول ان فی ھذہ القصۃ الحقۃ الشایعۃ فی الافواہ۔ اشارۃ قدسیۃ الی ان باب علی مفتوح الی بیت اللہ وطریقہ منتھیۃ الی الحق جل وعلاہ فھو الحری بان یقتدی بہ دون من بابہ مسدود وھومن جوار اللہ مطرود فطوبی للذین رجعوا بعد سید الانس والجان الی دار لھا بابان احدھما باب یوصل الی مدینۃ العلم اعنی النبی الکریم واخرا ھما باب مفتوح الی بیت اللہ العلیم وحبذا صاحبھا علی الذی

ودلائل فی بیت اللہ وفتح بابہ فی بیت اللہ واستشہد فی بیت اللہ و
ھو باب مدینۃ رسول اللہ ۔ فالحمد للہ الوھاب علی ما فتح علینا ھذا
الباب ولقد نظمت ھذہ الدرۃ البہیہ فی تلک القطعۃ الفارسیۃ فقلت

شد فیضیاب ہر دو جہان از در علی	بے بہرہ آنکہ گشت جدا از در علی
بکشود مصطفیٰ در حیدر بمسجدش	یعنی کہ می رسی بخدا از در علی

انتھی کلامہ رفع اللہ مقامہ ومن مناقب الفقیہ ابن المغازلی قال
اخبرنا احمد بن محمد اجازۃ قال اخبرنا عمر بن شوذب قال حدثنا
احمد بن عیسیٰ بن الھیثم قال حدثنا محمد بن عثمان بن ابی شیبہ
قال حدثنا ابراھیم بن محمد بن میمون قال حدثنا علی بن عابس
عن الحارث بن حصین عن عدی بن ثابت قال خرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی المسجد فقال ان اللہ عز وجل اوحی
الی نبیہ موسیٰ علیہ السلام ان ابن لی مسجداً طاھراً لا یسکن الا
موسیٰ وھارون وابنا ھارون وان اللہ عز وجل اوحی الیّ
ان ابنی مسجدا طاھراً لا یسکنہ الا انا وعلی وابنا علی یعنی فقیہ
مغازلی نے کتاب المناقب میں بسند مذکور روایت کی گئی ہے کہ کہا عدی
بن ثابت نے کہ ایک دن جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ مسجد کی
طرف تشریف لائے پس فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کو خدائے تعالیٰ نے وحی
کی کہ میرے واسطے مسجد پاکیزہ بنا کہ جسمیں موسیٰ اور ہارون اور اولاد ہارون
کے سوا اور کوئی سکونت نہ کرے اور بتحقیق اللہ تعالیٰ نے مجکو یہ وحی کی ہے

کہ مسجد پاکیزہ بناؤں اور سوائے میرے اور علی اور اولاد علی کے اور کوئی اُس میں سکونت نہ کرے۔ از کتاب العمدہ ابن البطریق رضی اللہ عنہ

اور کتاب مستطاب جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ کے صفحہ ۱۷۳ پر حدیث قدسی در باب سد ابواب اصحاب از مسجد جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب والبقاء باب جناب ابوتراب باب مدینہ علم شافع یوم الحساب یوں منقول ومسطور ہے عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن مالک بن عطیہ عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفرؑ۔ ان اللہ اوحی الی نبیہؐ ان طہر مسجدک واخرج من بالمسجد ممن یرقد فیہ باللیل ومر بسد الابواب من کان لہ فی مسجدک باب الا باب علی ومسکن فاطمہ ولا یمرن فیہ جنبؐ ولا یرقد فیہ غریبا فامر رسول اللہ بسد ابوابھم الا باب علی واقر مسکن فاطمہ علیہما السلام علی حالہ۔ یعنی جناب امام محمد باقر علیہ السلام روایت کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے اپنے نبی کو وحی کی کہ اپنے مسجد کو پاک کر اور نکال دے اونکو جو مسجد میں سویا کرتے ہیں اور جن لوگوں نے مسجد میں دروازے کھول رکھے ہیں اونکے دروازے بند کرنے کے لئے حکم دے صرف دروازہ علی اور فاطمہ کے گھر کا مسجد میں کھلا رہے اور سب دروازے بند کئے جائیں اور کوئی شخص حالت جنب میں مسجد میں سے نہ گزرے اور نہ کوئی مسافر مسجد میں سونے پائے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے سب دروازوں کے بند کرنے کا حکم دیا صرف دروازہ علی اور فاطمہ کے گھر کا بدستور سابق قایم اور بحال رکھا۔ از جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مجلد حدیث منزلت
میں جو مضمون ہدایت مشحون ماتحت دلیل پنجم تحریر فرمایا ہے اسکا خلاصہ اس
مقام مین ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ پس واضح ہو کہ علامہ نحریر فقیہ ابوالحسن
علی بن محمد المغازلی نے جو کہ علما و محدثین اہل سنت میں سے بہت بڑے عظیم الشان
عالم اور اعلا درجہ کے مشہور و معروف و مقبول و معتمد و ثقہ محدث ہیں۔ اپنی
کتاب المناقب میں سد ابواب اصحاب کے باب مین حدیث وارد کی ہے۔ عن
حذیفۃ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ قال لما قدم اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لم یکن لھم بیوت یبیتون فیھا
فی المسجد فقال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تبیتوا فی المسجد
فتحتلموا ثم ان القوم بنوا بیوتا حول المسجد وجعلوا ابوابھا الی
المسجد وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث الیھم معاذ بن جبل
فنادی ابابکر فقال ان رسول اللہ یامرک ان تخرج من المسجد
فقال سمعا وطاعۃ وسد بابہ وخرج من المسجد ثم ارسل الی عمر
فقال ان رسول اللہ یامرک ان تسد بابک الذی فی المسجد
وتخرج منہ فقال سمعا وطاعۃ فسد بابہ وخرج من مسجد اللہ
ورسولہ غیر ان رغب الی اللہ فی خوخۃ فی المسجد فابلغہ
معاذ ما قال عمر ثم ارسل الی عثمان وعندہ رقیہ فقال سمعا و
طاعۃ فسد بابہ وخرج من المسجد وقال رسول اللہ لعلی اسکن
انت طاھرا ومطھرا ونفس ذلک رجال علی علی فوجد وا فی

انفسھم وتبین فضلہ علیھم وعلی غیرھم من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فبلغ ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقام خطیباً فقال
ان رجالاً یجدون فی انفسھم فی انی اسکنت علیاً فی المسجد
واللہ ما اخرجتھم وما اسکنتہ ان اللہ عز وجل اوحی الی موسی
و اخیہ ان تبوا لقومکما بمصر بیوتاً واجعلوا بیوتکم قبلۃ و اقیموا الصلوٰۃ
وامر موسی ان لا یسکن مسجدہ ولا ینکح فیہ ولا یدخلہ الا
ھارون وذریتہ وان علیاً منی بمنزلۃ ھارون من موسی وھو
اخی دون اھلی ولا یحل مسجدی لاحد ینکح فیہ النساء الا علی
وذریتہ فمن شاء فھھنا واومی بیدہ الی الشام انتھی۔ یعنی حذیفہ بن
اسید غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ
کے اصحاب مدینہ مین آئے تو اُنکے رہنے کیواسطے گہر نہ تہے مسجد نبوی مین
راتکو سویا کرتے تہے ایکدن جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے صحابہ سے
فرمایا کہ تم مسجد میں مت سویا کرو کیونکہ تمہین آخر احتلام بہی ہوجاتا ہے اس
حکم کو سنکر صحابہ نے گرداگرد مسجد کے گہر بنالے اور اُن گہرون کے دروازے
مسجد نبوی میں رکہے کچہہ عرصہ کے بعد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے
معاذ بن جبل کو حکم دیا کہ لوگون کو یہ حکم سنادو کہ اپنے دروازے جو مسجد میں
کہول رکہے ہیں بند کردین معاذ بن جبل نے یہ حکم حضرت ابو بکر خلیفہ
اول کو سنایا اور کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے تمہین فرمایا ہے
کہ مسجد سے نکل جاؤ اونہون نے کہا کہ بہت اچہا پس اُنکا دروازہ جو مسجد

میں تنہا بند کر دیا گیا اور وہ مسجد سے نکل گئے پھر حضرت عمر خلیفہ ثانی کو یہ
حکم بہیجا کہ رسول خدا تمکو فرماتے ہیں کہ تم اپنے اوس دروازے کو جو مسجد
مین ہے بند کرو اونہون نے قبول کیا پس دروازہ انکا بند کیا گیا۔ اور وہ
مسجد خدا و رسول سے نکل گئے لیکن اونہون نے یہ درخواست کی کہ ایک
روشندان یا طاقچہ انکا مسجد مین رکہا جاے معاذ بن جبل نے اون کی
درخواست کی اطلاع جناب رسول خدا کو پہونچا دے۔ پھر حضرت عثمان
خلیفہ ثالث کو یہ حکم نبوی سنایا گیا اوس زمانہ میں رقیہ انکی زوجہ تہی حضرت
عثمان نے حکم نبوی کو قبول کیا اور دروازہ بند کر دیا گیا اور وہ مسجد سے
نکل گئے اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی علیہ السلام کو ارشاد
فرمایا کہ تو مسجد مین سکونت رکھ دران حالیکہ تو طاہر اور مطہر ہے۔ جب
لوگون نے امیر المومنین علیہ السلام کا یہ فضل اور شرف دیکہا تو حسد
کرنے لگے اور اپنے دلون مین سخت ناراض ہوئے اور فضیلت اور بزرگی
امیر المومنین علی علیہ السلام کی اون لوگون پر جو مسجد سے نکالے گئے تہے
اور نیز دیگر جملہ اصحاب رسول پر ظاہر و آشکار ہو گئے۔ جب امیر المومنین علیہ السلام
کی فضیلت کو دیکہکر صحابہ کے ناخوش اور ناراض ہونے کی خبر جناب سرورکائنات
صلے اللہ علیہ وآلہ کو پہونچی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ پڑھا
اور خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ تحقیق لوگ اس امر پر ناراض ہوئے ہیں کہ مینے
علی کو مسجد مین ساکن رکہا اور ان لوگون کو مسجد سے نکالدیا قسم خدا کی مینے
اوسکو مسجد مین ساکن نہین کہا اور نہ مین نے اون لوگون کو نکالا اللہ

عزوجل نے موسے اور اونکے بہائی ہارون کو وحی کی تہی کہ تم اپنی قوم کے لئے مصر مین گہر بناؤ اور اپنے گہرون کو قبلہ بنالو اور نماز پڑہو اور موسے کو یہ حکم دیا تہا کہ اونکے مسجد مین سوائے ہارون اور اونکے ذریت کے اور کوئی سکونت اختیار نہ کرے اور نہ مسجد میں کوئی عورت سے مباشرت کرے سوائے ہارون اور ذریت ہارون کے اور تحقیق علی مجسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے اور وہ میرا بہائی ہے اور میری مسجد میں رہنا سہنا اور اوسمیں مباشرت جنسا ہونا سوائے علی اور اولاد علی کے اور کسی کے واسطے حلال اور جائز نہیں تم مین سے جس شخص کو یہ فضیلت علی کی ناگوار معلوم ہوتی ہے وہ یہان سے چلا جاے اور اشارہ شام کیطرف کیا۔ انتہےٰ۔

حضرات ناظرین دیکہو اس حدیث سے ظاہر و آشکار ہو گیا۔ کہ جناب احمد مختار حبیب پروردگار صلے اللہ علیہ وآلہ الاطہار نے حدیث منزلت کے ساتھ استحقاق جمیع صحابہ پر تقدیم اور ترجیح دینے کا امیر المومنین علیہ السلام کے لئے ثابت فرمایا ہے اور اصحاب پر امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت کے واسطے احتجاج اور استدلال کیا ہے یعنی آنحضرت نے اس حدیث سے یہ امر ثابت فرمایا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام تمام صحابہ سے مقدم اور افضل ہین جسطرح ہارون موسیٰ کے تمام اصحاب پر مقدم اور سب سے افضل تہے اسی واسطے حضرت نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے موسیٰ کو ارشاد کیا تہا کہ تمہاری مسجد مین سوائے ہارون اور ذریت ہارون کے اور کوئی رہنے نہ پائے اور نہ اوسمین کوئی نکاح کرے چونکہ علی پیغمبر خدا کے لئے مثل ہارون

کے ہیں موسیٰ سے اس لئے خاص علی اور ذریت علی کے لئے مسجد نبوی مین رہنا سہنا حلال اور جائز ہوا۔ پس یہ دلیل ظاہر و برہان باہر اس امر کے لئے ہے کہ جمیع فضائل اور مکارم اور معالی اور محاسن اور محامد جو ہارون اور انکی ذریت کے لئے ثابت تھے وہ سب فضائل اور فواضل اور محامد اور محاسن علی اور اولاد علی کے لئے ثابت و متحقق ہیں اور دیکھو اسی مشابہت کی وجہ سے جناب امیر المومنین علیہ السلام کو مسجد نبوی مین رہنے سہنے کے لئے دیگر صحابہ پر ترجیح اور تقدیم دی گئی پس اب ظاہر ہو گیا کہ حدیث منزلت کو جو لوگ خلافت جزیہ منقطعہ ناقصہ پر حمل کرتے ہیں اور عموم منازل و مراتب ہارونیہ جناب سید الوصیین کے لئے ثابت نہین کرتے وہ لوگ بہت بڑی غلطی پر ہین کیونکہ معاذاللہ وہ لوگ تو جناب سید المرسلین حبیب رب العلمین مخبر صادق وامین صلے اللہ علیہ وآلہ الطاہرین کی تکذیب کرتے ہیں دیکھو جناب اشرف الانبیاء جنکے شان مین خالق ارض وسما اپنے کلام پاک مین فرماتا ہے ماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ وہ حضرت تو حدیث منزلت سے عموم منازل ومراتب وفضائل ہارونیہ علی علیہ السلام کے لئے ثابت فرماتے ہیں کیونکہ اگر حدیث منزلت سے صرف منزلت خاصہ اور خلافت جزیہ منقطعہ مراد ہوتی تو جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم امیر المومنین کو مسجد مین رکھنے اور دیگر صحابہ کو نکال دینے پر اسی حدیث سے استدلال اور احتجاج نہ فرماتے اور یہ حدیث باعث تخصیص اسکان علی وا خراج دیگر صحابہ نہ ہو سکتے۔ اگرچہ اس حدیث شریف سے جمیع مراتب اور تمام منازل

وفضائل ہارون علیہ السلام کے امیر المومنین علیہ السلام کیواسطے ثابت اور
متحقق ہوگئے لیکن یہ حدیث جناب امیر المومنین علیہ السلام کی عصمت اور
طہارت پربھی بابلغ وجوہ دال ہے کیونکہ جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام سے فرمایا کہ اسکن انت طاہرا وسطہرا
یعنی تو مسجد مین سکونت رکھ دران حالیکہ تو طاہر اور مطہر ہے اس فقرہ سے
بکمال وضوح ظاہر وآشکار ہوگیا کہ مسجد نبوی مین امیر المومنین اور اونکی اولاد
طاہرین کی سکونت کا سبب اونکی طہارت اور مطہریت تھے جو جہت اغیار مین
بالکلیہ مفقود تھی اور وہی انکے نکالے جانیکا باعث تھا نیز واضح ہو کہ ہارون
علیہ السلام کے لئے عصمت قطعی اور حتمی طور پر ثابت ہے اور انکے عصمت کو
سب لوگ تسلیم کرتے ہین جناب رسول خداؐ نے علی اور اولاد علی کو مثل ہارون
واولاد ہارون کی مسجد مین رہنے کے بارہ مین جو تخصیص دی تو ظاہر ہے کہ
تمام مناقب اور مراتب ہارون کے علی کیواسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
نے ثابت فرمائے اور ہارون کے مراتب مین سے ایک عصمت بھی ہے پس
عصمت علی کے لئے ثابت ہوئی اور جب علی علیہ السلام کیلئے عصمت ثابت ہوئی
تو علی علیہ السلام کے لئے خلافت بلا فصل کے ثبوت مین کوئی عقلمند شک اور
شبہہ نہین کر سکتا کیونکہ معصوم کی نیابت اور خلافت معصوم ہی کے واسطے
سزاوار ہے نہ اغیار کے لئے۔ اور نیز اس حدیث شریف سے ظاہر ہوا کہ جن
صحابہ کے ابواب مسجد نبوی صلعم مین سے بند کردی گئی تھے وہ لوگ سخت ناخوش
اور ناراض ہوئے جب اونکے ناخوش ہونے کی خبر جناب سرور عالم صلے اللہ

علیہ وآلہ وسلم کو پہونچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہتمام تمام اُنکی تردید اور ابطال اوہام انام کے لئے خطبہ پڑہا اور اسمین صاف صاف حضرت صلعم نے فرمایا کہ علی کو مسجد مین رہنے دینا اور دیگر صحابہ کو نکالدینا بحکم خداوند تعالی ہے اگرچہ ظاہر ہے کہ جمیع افعال حبیب رب متعال کے بوحی خداوند ذوالجلال ہیں لیکن بمزید تاکید لوگون کے اوہام و دساوس کو دفع کرنے اور اپنے بہائی اور وصی برحق کی فضل اور بندگی کو ظاہر کرنے کی غرض سے آنحضرت نے خود اس امر کی تصریح بہی کردی کہ یہ دونون امر بوحی الہی ہین۔ اور نیز فقرہ ثمن شاء فہنا وادمی بیدہ الی الشام سے ظاہر ہوا کہ جو لوگ اپنے دروازون کے بند اور مسدود ہونے کی وجہ سے ناخوش ہوئے تہے اونپر جناب رسول کریم جنکی شان مین انک لعلی خلقٍ عظیمٍ ہے ایسے غضبناک ہوئے کہ اونکو شام کی طرف چلے جانے کے لئے اشارہ فرمایا۔ غرض آنحضرت صلعم کی اس سے یہ تہی کہ اگر تم لوگ علی بن ابی طالب کی تفضیل اور ترجیح سے ناخوش ہوتے ہو اور علی کے فضائل اور مناقب اور مدارج کو حسد اور عداوت کی وجہ سے دیکھ نہین سکتے ہو تو مدینہ منورہ سے شام کی طرف جو مسکن کفار و لیام کا ہے چلے جاؤ۔

مقولہ زائر

باب مدینۃ العلم کے باب کا مسجد نبوی میں مفتوح اور کہلا رہنا بیشک اوس جناب کی فضیلت کو ایسی طرح ثابت کرتا ہے کہ منکرین کو ہرگز مجال انکار

باقی نہین آمنا و صدقنا لاریب جناب امیر المومنین و سید الوصیین علیہ السلام کے واسطے یہ ایک ایسی فضیلت خصوصیت کے ساتھہ ہے کہ اور کسی کے لئے صحابہ مین یہ فضیلت اور یہ خصوصیت تو درکنار اسکا عشر عشیر بلکہ ہزار وان حصہ بہی نصیب نہین ہوا کچہہ شک نہین کہ یہ فضیلت بہت اعلا درجے کے فضائل مین سے ہے اس فضیلت عظیمہ سے خدا و رسول نے امیر المومنین علی بن ابی طالب اور اُنکی ذریت طاہرہ کو ہے خصوصیت دی ہے۔ جس شخص کے مزاج مین کچہہ انصاف ہو اور دل اُسکا گمراہی و ضلالت و اعتساف کی کدورتون سے پاک اور صاف ہو اور آنکہون پر تعصب اور ہٹ دہرمی کا پردہ نہو۔ محض اپنی بے عقلی یا خوش اعتقادی سے اپنے باپ دادا کی تقلید محض کا خوگردہ نہ ہو۔ طلب حق پر آمادہ ہو طبیعت مین تحقیق اور تدقیق کا مادہ ہو۔ سوچنے کی عادت اور لیاقت اور بات کے سمجہنے کا ارادہ ہو تو اُس آدمی کے لئے صرف ایک یہی فضیلت جناب امیر المومنین و سید الوصیین باب مدینۂ علم مصطفےٰ مصداق انت منی بمنزلہ ھارون من موسیٰ کی خلافت بلافصل کے ثبوت کے واسطے کافی اور وافی ہوگی انشاء اللہ القوی الکریم وھو الھادی الی الصراط المستقیم۔

نظم

جو فضل مرتضےٰ کو خدا نے عطا کئے
اپنے کسی کو بعد پیمبر نہین ملے

پہلے تو اپنے گہر مین ہی پیدا کیا انہین
پہر اپنی ذات پاک کا شیدا کیا انہین

جو مسجد نبی مین صحابہ کے باب تہے
حکم جناب حق سے وہ مسدود ہوگئے سب

یہ فضل بھی ہے خاص نبی کے وزیر کا
مسجد میں در کھلا تھا جناب امیر کا

اور جب دیا علی کو شہادت کا مرتبہ
وہ بھی خدا نے اپنے ہی گھر مین عطا کیا

کیوں منصفو یہ فضل بھلا کسنے پائی ہین
یہ خاص شیر حق کے ہی حصہ مین آئی ہین

اللہ اور رسول کو پیارے ہین مرتضی
شکر خدا امام ہمارے ہین مرتضے

امید مغفرت ہے ولاسے حضور سے
لیوینگے ہم بہشت خدائے غفور سے

بیشک نجات انکے ولا پر ہے منحصر
ناجی محب ہے انکا عدو داخل سقر

انکے محب ہے حوض سے سیراب ہونگے
دشمن جو ہیں وہ اپنی ہی حالت پہ روینگے

پیاسے رہینگے حوض سے پانی نہ پائینگے
درکات اسفلین جہنم مین جائینگے

انکے عدو کی جا کوئی غیر از سقر نہین
حاصل کبھی بھی اوسکو وہاں سے مفر نہین

حزب خدائے پاک ہیں شیعہ علی کے ہین
شیطان کا گروہ عدو اوس ولی کے ہین

حزب خدا ہین زیب دہ جنت النعیم
شیطان کا گروہ ہے سب داخل جہیم

نظم زائر بطرز دیگر بمدح مولائے مومنین و امام المتقین علیہ السلام

گھر مین خدا کی ولادت ہے۔ خانۂ حق مین سکونت ہے۔ بیت خدا مین شہادت ہے۔ حیدر کے ہین یہ رتبے

انپر حق کی عنایت ہے۔ انپر حق کی رحمت ہے۔ خاص یہ انکی فضیلت ہے۔ حیدر کے ہین یہ رتبے

انکو نبی کی صحبت ہے۔ انکو نبی سے قرابت ہے۔ انکو نبی سے اخوت ہے۔ حیدر کے ہین یہ رتبے

انسے نبی کو الفت ہے انکو نبی سے محبت ہے۔ حاصل انکو سیادت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے

حق کو انسے محبت ہے۔ انکو حق سے مودت ہے۔ انپر حقکی عنایت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

انکو نبی کی وصایت ہے حاصل انکو نیابت ہے زیبا انکو خلافت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

حاصل انکو شرافت ہے داصل انکو سعادت ہے کاہا انکی کرامت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

لازم انکی ولایت ہے واجب انکی مودت ہے انکو ملک کی امارت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

ہمکو انس محبت ہے انکو ہمسے الفت ہے آپنے ہمکو ہدایت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

ہمکو اُنسے مودت ہے اُنکی ہمکو حمایت ہے ان سے رجاے شفاعت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے

رتبے مین اعلیٰ ہیں حیدر۔ علم مین یکتا ہیں حیدر سب سے اولیٰ ہیں حیدر سبکے مولیٰ ہیں حیدر

صاحب فتوے ہیں حیدر سب سے اقضا ہیں حیدر انکے لئے یہ فضیلت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

مومن انکے موافق ہیں مبغض انکے منافق ہیں خالق کے یہ عاشق ہیں طاہر ہیں اور صادق ہیں

دنیا کے یہ طالق ہیں زہد مین سب پر فایق ہین۔ نان جوین پہ قناعت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

ماہ علی اور مہر پیمبر منذر احمد ہادی حیدر۔ قاتل عنتر فاتح خیبر شبر شبیر خدا منصور و مظفر

فوز کی کشتی کے لنگر علم مین سب سے ہیں برتر۔ انکو سب پہ امارت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے

حق کے ولی اور عابد ہین۔ راکع ہیں اور ساجد ہیں شاکر ہین اور حامد ہیں آتش کفر کے خامد ہیں

احمد کے یہ شاہد ہیں دنیا سے یہ زاہد ہیں لذت سے خود نفرت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے

دُلدل انکا گھوڑا ہے لا سیف سے اُنکا جوڑا ہے۔ کفر کے دل کو موڑا ہے۔ خیبر کا در توڑا ہے

عمرو کے سر کو پھوڑا ہے جو وصف کریں سو تھوڑا ہے۔ حیدر کی یہ شجاعت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

افضل و اعلیٰ ہیں حیدر۔ رتبہ میں بالا ہین حیدر حق کے شیدا ہیں حیدر شافع فردا ہیں حیدر

سب سے اتقا ہیں صاحب نجویٰ ہیں حیدر انکے لئے یہ آیت ہے حیدر کے ہین یہ رتبے

وصف علی گو ظاہر ہے پر حد بیان سے باہر ہے عاجز بندہ زائر ہے ناچیز کیا جو ماہر ہے

غائب ہے یا حاضر ہے مدح علی مین قاصر ہے سب کی زبان مین لکنت ہے حیدر کے ہیں یہ رتبے

[1] دیکھو بدائع القرآن صفحہ ۵۹۱

اذا بلغت الی هذا المقام عند تالیف الاربعین نبعث هذه القصیدة
فی مدح مولانا امیر المومنین صلوٰۃ اللہ علیہ واولادہ الطیبین تقبلہا
اللہ باحسن القبول والجذل بہا قلب سیدنا الرسول فرحم بہا ابدا
ساداتنا علی والحسن والحسین وستنا البتول صلی اللہ علیہ وعلیہم
ماھبت الاذیب والشمال واللہ یورث القبول علی عندہ علم الکتاب کہ
طوبیٰ لہ حسن المآب۔ قولہ تعالیٰ۔ من عندہ علم الکتاب فی آخر
سورۃ الرعد۔ صدرہا قل کفی باللہ شہیدا بینی وبینکم راق
العلامہ رضوان اللہ علیہ عن الجمہور انہ علیؑ وقد شہد اللہ بان
علیاً ھو الشہید فی قولہ الماضی ویتلوہ شاھدٌ فانہ انشاھد علی ذلک
وکفی باللہ شہیدا۔ ومن کان کافیاً فی الشہادۃ علی الرسالۃ فھو معصوم
ومن کان قرینًا باللہ فھو ذو فضل عظیم۔
قال المیبذی فی الفواتح۔ ثعلبی از عبداللہ بن عطار روایت کند کہ عبداللہ
بن سلام می گفت کہ مراد از من عندہ علم الکتاب علی ہست۔ وآن حضرت بسیار
فرمودی سلونی قبل ان تفقدونی انتہیٰ نقلہ الحاجہ از رداع القرآن

مقولۂ زائر

قول سلونی قبل ان تفقدونی سوائے جناب امیر المومنین علیہ السلام
کے صحابہ میں کسی نے کبھی نہیں کہا۔

علی علمه علم الرسول[له]	له المفتوح منه الف باب[له]
له علم لدنی من الله	هو الاقضی له فصل الخطاب
له علم لما ازداد جزما	ولو لم یبق شیٔ من حجاب
وان المصطفی للعلم مصر[له]	امیر المومنین لها کباب
له فضل له جاه عظیم	لدی المولی الملیک المستجاب

[له] اخرج ابن المغازلی بسندہ عن ابی الصباح عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول صلی الله علیه وآله وسلم لما صرت بین یدی ربی کلمنی وناجانی فما علمت شیئاً الا علمته علیا فهو باب علمی از ینابیع المودة۔

یعنی ابن المغازلی نے اپنی سند سے بواسطہ ابی الصباح عبد اللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جب مین خداوند تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوا ہون اور جب مین نے جناب الٰہی سے باتین کی ہیں تو جو کچھ مین نے جناب باری تعالیٰ سے علم حاصل کیا اور جو کچھ سیکھا وہ سب کچھ مین نے علی کو تعلیم کیا اور سکھلایا ہے۔ پس علی میرے علم کا دروازہ ہے۔ واخرج[له] الحموینی بسندہ عن الکلبی قال ابن عباس علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من علم الله وعلم علی من علم النبی وعلمی من علم علی وما علمی وعلم الصحابة فی علم علی الا کقطرة فی سبعة ابحر

یعنی حموینی بسند خود روایت کرتے ہیں کہ فرمایا عبد اللہ بن عباسؓ نے کہ علم جناب رسول اللہؐ کا علم الٰہی سے تھا اور علم علی کا رسول اللہؐ کے علم سے ہے اور علم میرا علیؑ کے علم سے ہے اور نہیں ہے میرا علم اور تمام صحابہ کا علم علیؑ کے علم کے مقابل مین مگر ایک قطرہ سات دریاؤن مین سے۔

[له] کما قال علی علیه السلام علمنی رسول الله الف باب من العلم فالفتح لی من کل باب الف باب ۱۲ [له] فی صحیح الترمذی وغیرها من کتب الاحادیث انه قال رسول الله انا مدینة العلم

رفیعٌ شانه الله اکبر ... منیع فضله فوق الحساب

هو الخشاع فی المحراب لیلاً ... هو القتّال فی یوم الحراب

فتی ماله فی الخلق ندٌ ... و صارمه فمعدوم الجواب

شجاعٌ باسلٌ بطلٌ کمی ... و کرار و حیدرة الضراب

رحیم بین قوم مومنین ... لکفار اشد من العقاب

و طاعة فا وجبها القدیر ... علی المخلوق طراً فی الکتاب

علی المخلوق بعد المصطفیٰ ... له فضلٌ بدون الارتیاب

هو المعصوم بعد المصطفیٰ . ... هو الهادی الی درب الصواب

بنفس محمد خیر الانام ... فکرّمه الکریم بالخطاب

و بیت الله مولده الکریم ... فخصّصه الرحیم بانتخاب

و بیت الله مسکنه دواماً ... لاظهار بتفضیل الجناب

و جعل الله مشهده ببیته ... لیجزل اجره عند الحساب

علی حبه فلك النجات ... عداوته فطی فان العذاب

علیٌ بغضه ذنب عظیم ... علی حبهٗ راس الثواب

علی بغضه حوب کبیرٌ ... علی وده حسن الماب

علیٌ حبه جنات عدنٍ ... عداوته فعقبات العقاب

امیر المومنین فداه نفسی ... شفیع الناس فی یوم الحساب

کریم ماله فی الخلق مثلٌ ... و اسخی الناس مخضّر الجناب

امیر ما لہٗ حاشا تطیرٌ ... وزیر المصطفیٰ ملك الرقاب

وضوء المصطفیٰ من غیر شکٍ	ولی اللہ بدون الارتیاب
ھو المسولی من مولاہ طاھا	وأولی بعدہٗ بالانتخاب
امام الناس غب المصطفیٰ	بنصٍ من رسول والکتاب
الا یا سیدی کھفی رجائی	فکن لی شافعاً یوم الحساب
وفرج کربتی واکشف غمومی	وادرک زائراً اذ الاضطراب

اشجار مختلف سے ہے خلقت بنی ہوئی ؎ پر ایک ہی درخت سے ہیں احمد و علی

روی الخوارزمی فی المناقب عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا وعلی من شجرۃٍ واحدۃٍ والناس من اشجارٍ شتی۔ از کشف الغمہ یعنی خوارزمی نے کتاب المناقب میں جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہا اونہوں نے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں اور علی ایک درخت سے ہیں اور اور لوگ مختلف درختون سے ہین۔ جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضؓ نے اس حدیث کو مجلد حدیث نور مین حدیث نور کی تائید کے واسطے بیس[۲۰] نفر علما و محدثین اہل سنت کی کتابون سے نقل فرمایا ہے دیکھو مجلد حدیث نور صفحہ ۲۴۳ سے صفحہ ۲۴۹ تک پھر جناب مرحوم فرماتے ہیں واز انجملہ ہست حدیث شجرہ باسلوب دیگر کہ حاصلش اینست کہ خلق گردہ شد جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم از شجرہ کہ آنحضرت اصل انست وجناب امیر المومنین فرع ان وحسنین علیہما السلام اغصان آن اور اس حدیث شریف کو عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی

اور سلیمان بن احمد الطبرانی اور ابو نعیم احمد بن عبد اللہ الاصفہانی اور ابو الحسن علی بن محمد بن الطیب الجلابی المعروف بابن المغازلی و علی بن الحسن المعروف بابن العساکر و محمد بن یوسف الکنجی الشافعی اور ملک العلما شہاب الدین بن شمس الدین دولتا بادی اور سید شہاب الدین احمد صاحب توضیح الدلائل نے روایت کیا ہے اور جناب مرحوم نے ان کل روایات کو نقل فرمایا ہے منجملہ انکے یہ ہے کہ محمد بن یوسف گنجی شافعی کفایت الطالبین کہتے ہیں۔

الباب السابع والثمانون

اخبرنا الحافظ یوسف بن خلیل بن عبد اللہ الدمشقی بحلب اخبرنا محمد بن اسمٰعیل بن محمد الطرسوسی اخبرنا محمد اسمٰعیل الصیرفی اخبرنا ابو الحسین بن فاذشاہ اخبرنا الحافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الطبرانی اخبرنی الحسن بن ادریس التستری حدثنا ابو عثمان طالوت بن عباد الصیرفی البصری حدثنا فضال بن جبیر حدثنا ابو امامہ الباہلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق الانبیاء من اشجار شتی وخلقنی وعلیا من شجرۃ واحدۃ فانا اصلہا وعلی فرعہا وفاطمۃ لقاحہا والحسن والحسین ثمرہا فمن تعلق بغصن من اغصانہا نجی ومن زاغ عنہا ہوی ولو ان عبداً عبد اللہ بین الصفا والمروۃ الف عام ثم الف عام ثم الف عام لم یدرک محبتنا اکبہ اللہ علی منخریہ فی النار ثم

تلا قل لا اسئلکم علیه اجرا الا المودة فی القربی قلت هذا حدیث
عال رواه الطبرانی فی معجمه کما اخرجناه سواء ورواه محدث
الشام فی کتابه بطرق شتی۔ فمن ذلک ما اخبرنا الشیخان محمد
بن سعید بن الموفق الخازن النیسابوری ببغداد وابراهیم بن
عثمان الکاشغری بنهر معلی قال اخبرنا الحافظ ابو القاسم
علی بن الحسن الشافعی اخبرنا ابو یعلی حمزه بن احمد بن عبد الله بن
علی المقری اخبرنا ابو طالب عمر بن ابراهیم بن سعید الزاهدی
الفقیه اخبرنا ابو بکر محمد بن غریب البزاز حدثنا ابو العباس
احمد بن موسی بن زنجویه القطان حدثنا عثمان بن عبد الله بن
عمرو بن عثمان حدثنا عبد الله بن لهیعه عن ابی الزبیر قال سمعت
جابر بن عبد الله یقول کان رسول الله بعرفات وتجاهه علی فاوحی الی علی فاتیناه النبی وهو یقول
ادن منی یا علی فدنا منه علی فقال ضع خمسك فی خمسی یعنی کفك
فی کفی یا علی خلقت انا وانت من شجرة انا اصلها وانت فرعها
والحسین والحسین اغصانها فمن تعلق بغصن منها دخل الجنة یا
علی لو ان امتی صاموا حتی یکونوا کالحنایا وصلوا حتی یکونوا کالاوتار
ثم ابغضوك لاکبهم الله فی النار قلت هکذا رواه فی ترجمة
علی من کتابه یعنی ابو امامه باہلی روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب حبیب خدا
اشرف الانبیا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خالق متعال جل جلالہ نے
انبیا کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے اور مجھکو اور علی کو ایک درخت سے

پیدا کیا ہے پس اُس درخت کی جڑ ہون اور علی اوسکے پیڑے ہے اور فاطمہ تقاح ہاہے اور حسن اور حسین اوس درخت کے پہل ہین جو شخص کسی شاخ کی ساتہہ اس درخت کی شاخون مین سے متمسک و متعلق ہوا اوس نے نجات پائی اور جس نے ان شاخون مین سےکسی شاخ کے ساتہہ تعلق نہ پیدا کیا وہ ہلاک اور برباد ہوا اور اگر کوئی شخص مابین الصفا والمروہ خداوند معبود حقیقی کی عبادت کرے ہزار سال پہر ہزار سال پہر ہزار سال گر ہماری محبت سے بے بہرہ ہو تو البتہ اوسکو خداوند قہار اوندہا کر کے داخل نار کرے گا۔ یہہ ارشاد فرماکر آنحضرت صلعم نے آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی کی تلاوت فرمائی۔ محمد بن یوسف گنجی شافعی اس کے بعد لکہتے ہیں کہ یہ حدیث عالی المرتبہ ہے اسکو طبرانی نے معجم مین روایت کیا ہے بعینہ اسی طرح سے جسطرح ہمنے روایت کیا ہے اور نیز محدث شام نے بطرق شتی اس حدیث کو اپنی کتاب مین وارد کیا ہے۔ دوسری حدیث جو علامہ محمد بن یوسف موصوف نے اسی مقام پر وارد کی اُسکا ماحصل یہ ہے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ عرفات مین تشریف فرما تہے اور علی آنحضرت کے سامنے کہڑے ہوئے تہے آنحضرت صلعم نے اشارے سے علی کو طلب فرمایا علی قریب پہونچے تو فرمایا رسول خدا نے اے علی اور قریب آؤ پس علی قریب تر ہوے تو آنحضرت نے فرمایا کہ اے علی اپنا ہاتہہ میرے ہاتہہ مین دو اے علی مین اور تو ایک درخت سے پیدا ہوئے ہیں مین اس درخت کی جڑ ہون اور تو فرع اور حسن اور حسین اوس کی کونپلین ہین جو کوئی ان شاخون مین سے کسی

شائخ کے ساتھ متعلق ہوا وہ جنت مین داخل ہوا اے علی اگر میری امت روزے رکھے یہانتک کہ بالکل کبڑی ہو جائین۔اور نمازین پڑھتے پڑھتے سوکھکر شل او تار یعنی مانند چلہ ہاے کمان کے پتلے دُبلی ہو جائین لیکن پھر تجھسے بغض رکھتے ہون تو خدا اونکو اوندھا کر کے آتش دوزخ مین ڈالیگا۔نیز کفایۃ الطالب مین لکھتے ہین اخبرنا المفتی ابو نصر ھبۃ اللہ الشبلی نے اخبرنا الحافظ علی بن عساکر اخبرنا ابو القسم السمرقندی اخبرنا اسمٰعیل بن مسعدہ اخبرنا حمزہ بن یوسف اخبرنا ابو احمد بن عدی حدثنا عمر بن سنان حدثنا الحسن بن علی ابو عبد الغنی الازدی نے حدثنا عبد الرزاق عن ابیہ عن میناء بن ابی میناء مولی عبد الرحمن بن عوف انہ قال الا تسالونی قبل ان یشوب الاحادیث الاباطیل قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انا الشجرۃ وفاطمہ فرعھا و علی لقاحھا والحسن والحسین ثمرھا وشیعتنا ورقھا فالشجرۃ اصلھا فی جنۃ عدن والاصل والفرع واللقاح والثمر والورق فی الجنۃ۔قلت اخرجہ محدث دمشق فی مناقبہ بطرق شتی وانشدنا الشیخ ابو بکر بن فضل اللہ الحلبی الواعظ فی المعنی لبعضھم شعر

یا حبذا دوحۃ فی الخلد نابتۃ	ما فی الجنان لھا شبہ من الشجر
المصطفٰی اصلھا والفرع فاطمۃ	ثم اللقاح علی سید البشر
والھاشمیان سبطاہ لھا ثمر	والشیعۃ الورق الملتف بالثمر
ھذا حدیث رسول اللہ جاء بہ	اھل الروایۃ فی العالی من الخبر

انی محبہم ارجوا النجاۃ غداً	والفوز فی زمرۃ من احسن الزمر

ماحصل اس حدیث شریف کا یہ ہے کہ فرمایا جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ مین درخت ہون فاطمہ اُسکی فرع ہے اور علی اوسکا نقاح اور حسن اور حسین اوسکے پہل اور شیعہ ہمارے اوسکے پتے ہیں پس اُس درخت کی جڑ جنت عدن مین ہے اصل اور فرع اور نقاح اور ثمر اور ورق یعنی پتے سب جنت مین ہون گے۔ علامہ محمد بن یوسف کہتے ہیں کہ روایت کیا ہے۔ اِس حدیث شریف کو محدث دمشقی نے بطرق متعددہ اور شیخ ابو بکر بن فضل اللہ حلبی واعظ نے اِس حدیث کے معنون مین ہماری سامنے یہ اشعار پڑھے جو متن مین مذکور ہیں ماحصل انکا اردو مین یہ ہے۔ واہ واہ وہ پودا کہ جس کی جڑ خلد برین مین ثابت یعنی گڑی ہوئی ہے مصطفےٰ اوسکی جڑ ہیں اور فاطمہ فرع اور علی سید البشر نقلح اور دونو سبطین رسول الثقلین ہاشمین اوسکے پہل ہیں اور شیعہ اُس درخت کے پتے ہیں جو پہلو سے پلٹے ہوئے ہیں یہ حدیث شریف ارشاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جو اہل روایت نے بہت اعلا درجہ کے اخبار واحادیث مین سے روایات کی ہے۔ مین انکے محبون مین سے ہون اور روز قیامت کو انکے زمرہ مین ہو کر جو کہ احسن الزمر (اعلا درجہ کا گروہ) ہے امید نجات کی رکھتا ہون۔

	مقول الزائر	

امنا وصدقنا بیشک نجات یوم العرصات اسی گروہ مین محشور ہونے پر منحصر

ہے ورنہ ہرگز ہرگز ممکن نہیں۔

نبیوں سے جیسے عہد ولایت لیا گیا		اصحاب سے بھی عہد وصایت لیا گیا

جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے مجلد حدیث نور کے صفحہ ۵۰۲ کے حاشیہ پر جو کچھ تحریر فرمایا ہے اوسکا خلاصہ یہہ ہے کہ جسطرح انبیا علیہم السلام کی بعثت ولایت امیر المومنین علیہ السلام پر واقع ہوئی ہے اور جسطرح سے امیر المومنین علیہ السلام کی امارت کا میثاق اور عہد ملائکہ سے لیا گیا تھا اوسی طرح سے جناب رسولؐ خدا نے صحابہ سے امیر المومنین علیہ السلام کی وصایت کا عہد و پیمان لیا ہے چنانچہ علی ہمدانی اپنی کتاب مودۃ القربیٰ میں لکھتے ہیں۔

عن عتبہ بن عامر الجھنی رضی اللہ عنہ قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان اللہ وحدہ لا شریک لہ و ان محمدًا نبیہ و علیا وصیہ فان ترکنا الثلاثۃ کفرنا و قال لنا احبو ھذا فان اللہ یحبہ و استحیو منہ فان اللہ یستحیی منہ۔ یعنی عتبہ بن عامر الجھنی رض روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس امر پر کہ اللہ جلّ جلالہ وحدہ لا شریک ہے اور محمدؐ اوسکا نبی ہے اور علیؑ محمدؐ کا وصی ہے پس اگر ہم ان تینوں امروں کو چھوڑ دیں تو کافر ہو جائیں۔

اور فرمایا ہمکو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ دوست رکھو اوسکو یعنی علی کو پس خدا اوسکو دوست رکھتا ہے اور شرم کرو اوس سے کیونکہ خدا اوس سے شرم کرتا ہے۔ اے حضرات ناظرین

اس حدیث شریف کو بڑے غور و تامل سے ملاحظہ فرمائیے کہ اس حدیث سے صاف صاف ظاہر و آشکار ہے کہ حیدر کرار کی وصایت کے اقرار کا بھی مثل اقرار توحید پروردگار اور مثل اقرار نبوت احمد مختار مفہوم ایمان و اسلام میں شمار ہے اگر ان تینوں امروں کا یا ایک کا ان میں سے کسی کو انکار ہے تو وہ بدنصیب اسلام و ایمان سے علیحدہ و درکنار ہے۔ بیشک ایک کا بھی ان امور میں سے انکار کرنا یقیناً و حتماً و جزماً موجب کفر و دخول نار اور سبب خسران و عذاب دار البوار ہے۔

ہیں شہر علم احمد مرسل کا در علیؑ		کوئی نہیں نبی کا خلیفہ مگر علیؑ

روی الترمذی فی صحیحہ فی صفۃ امیر المومنین بالا نزع البطین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال انا مدینۃ العلم وعلی بابھا۔ ترمذی نے اپنی صحیح مین درباب صفت امیر المومنین بالانزع البطین روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں شہر علم کا ہوں اور علی اوس شہر کا دروازہ ہے۔

ومنہ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا مدینۃ العلم وعلی بابھا فمن اراد العلم فلیات الباب۔ نیز صحیح ترمذی میں عبد اللہ بن عباس سے منقول ہے کہا اونھوں نے کہ فرمایا جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ مین شہر علم کا ہوں اور علی اوسکا دروازہ ہے جو شخص علم سیکھنا چاہے پس چاہیے کہ باب علم سے آئے یعنی علی کا اتباع کرے۔

مقولۂ زرارہ

الخلافۃ النبویۃ منحصرۃ فی العلم - والعلم منحصر فی ذاتِ علی فالخلافۃ النبویۃ منحصرۃ فی ذات علی - اور نیز ظاہر اور ثابت ہے کہ جناب سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے امیر المومنین مولائے متقین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہی کو بمقام غدیر خم اپنے بعد اپنا جانشین اور خلیفہ مقرر فرمایا ہے کما ھو ثابت ومتحقق بالدلائل الکثیرۃ والبراھین الوفیرۃ فی محلہ ومقامہ فانظر ثمہ - جن حضرات کو اِن دلائل وبراہین کے دیکھنے کا شوق ہو تو وہ عبقات الانوار فی اثبات امامۃ لائمۃ الاطہار میں سے حدیث غدیر کی ہر سہ مجلدات کو ملاحظہ کریں اور دیکھو آدم علیہ السلام کو خلافت الٰہی علم ہی کے سبب سے ملی پس لازم اور ضرور ہے کہ خلیفہ اپنے زمانے میں اعلم الناس ہو سنتِ الٰہی اسی پر جاری ہے - ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا - اور اعلم الناس صحابہ میں سوائے امیر المومنینؑ کے کوئی نہیں - دیکھو فخر الدین رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں حسان بن ثابت رضؓ کے یہہ اشعار نقل کیے ہیں -

ماکنت احسب ان الامر منصرف	عن ھاشم ثم منھا عن ابی حسن
الیس اول من صلی لقبلتکم	واعرف الناس بالآیات والسنن

وقال النبي في حق حسان لاتزال مؤیدا بروح القدس ما نصرتنا بلسانك کمافی المشکوۃ وفی الصواعق لم یکن احد من الصحابۃ یقول

سلونی الا علیؑ۔

فرمائے کبریا نے مناقب امیر کے	بتلائے مصطفیٰ نے مراتب امیر کے
اسپر بھی بعض لوگ جو کرتے نہیں قبول	ناخوش ہیں اونسے ایزد قہار اور رسول
اونکے نصیب روضۂ رضوان کبھی نہیں	اندھن ہیں وہ سقر کے لیے لوگ بالیقیں

راوی الخوارزمی فی کتاب المناقب عن علی عن النبی قال یا علی لو ان عبداً عبد اللہ عزوجل مثل ما قام نوح فی قومہ وکان لہ مثل احد ذہباً فانفقہ فی سبیل اللہ ومد فی عمرہ حتی حج الف عام علی قدمیہ ثم قتل ما بین الصفا والمروۃ مظلوماً ثم لم یوالک یا علی لم یشم رائحۃ الجنۃ ولم یدخلہا۔ کتاب المناقب خوارزمی میں امیر المومنین علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ فرمایا مجھسے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ نے کہ یا علی اگر کوئی بندہ خدای تعالےٰ کی عبادت اتنی مدت تک کرے جتنی مدت نوح اپنی قوم میں رہے اور کوہ احد کی برابر سونا راہ خدا میں خرچ کرے اور ہزار حج اوسنے پیادہ پا کیے ہوں بعد اوسکے وہ بحالت مظلومی بے گناہ ما بین الصفا والمروہ قتل کیا جائے مگر تجھسے محبت نہ رکھتا ہو تو وہ ہرگز خوشبوی بہشت کو نہ سونگھیگا اور ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا۔ حضرات ناظرین غور کرو کہ ولای امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کسقدر عظیم الشان اور مفید اور ضروری شے ہے بے اسکے کسیکا کسی طرحسے چھٹکارہ اور نجات ممکن نہیں۔

وارث نبی کے بعد بلافصل ہیں علی	قرآن اور حدیث سے یہ امر ہے جلی

قرآن سے اگر اس امر کا ثبوت چاہتے ہو تو دیکھو آیہ۔ یَآ اَیُّھَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ الخ اور آیہ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ وغیرہ آیات محکمات کو اور اونکی تفاسیر کو۔ اور احادیث و اخبار بھی بے شمار اس دعوے کے ثبوت کے لیے موجود ہیں دیکھو کتب کلامیہ کو۔

ومنها روی الخوارزمي فی المناقب عن ابي بريدة قال قال رسول صلی الله عليه واله وسلم لكل نبي وصي ووارث وان عليا وصيي ووارثي۔ یعنی فرمایا جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے میرا وصی اور وارث علی بن ابی طالب ہے۔ ومن مناقب الحافظ ابي بكر احمد بن موسی بن مردويه۔ سئل حذيفه عن علي فقال خير هذه الامة لا يشك فيه الا منافق۔ یعنی حافظ بن مردویہ کی کتاب المناقب میں روایت ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے درباب علی علیہ السلام سوال کیا اونھوں نے کہا کہ وہ بہتر اور افضل ہیں اس امت میں اونکی افضلیت میں وہی شخص شک کریگا جو منافق ہوگا۔ ومنہ عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال رسول اللہؐ علي بن ابي طالب خير من اخلف بعدي۔ یعنی اوسی کتاب میں جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ علی بن ابی طالب بہتر اور افضل ہے اون سب میں جنکو میں اپنے پیچھے چھوڑتا ہون۔ ومنه عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه عن سلمان رضي الله عنه قال قلت يا رسول اللہؐ لكل نبي وصي فمن وصيك فسكت عني فلما

كان بعدي نبي فقال يا سلمان فاسرعت اليه وقلت لبيك قال تعلم من وصي موسى قلت نعم يوشع بن نون قال لم قلت لانه كان اعلمهم يومئذ قال فان وصيي وموضع سري وخير من اخلف بعدي ينجز عداتي ويقضي ديني علي بن طالب - يعني كتاب المناقب ابن مردویہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مبارک میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہر نبی کے لیے وصی ہوتا ہے آپکا وصی کون ہے حضرت اوسوقت تو خاموش ہو رہے پھر مجھے دیکھا تو آنحضرت نے مجکو پکارا میں دوڑ کر خدمت مبارک میں پہونچا اور عرض کی کہ حاضر ہوں حضرت نے فرمایا کہ آیا تو جانتا ہے کہ وصی موسیٰ کا کون تھا میں نے عرض کی کہ ہاں یوشع بن نون موسےٰ کے وصی تھے فرمایا کس وجہ سے۔ میں نے عرض کیا کہ اس سبب سے وہ موسے کے وصی ہوئے کہ اوس زمانے میں وہ سب سے زیادہ عالم تھے فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تحقیق وصی میرا اور میرا راز دار اور بہتر اور افضل اون سب میں سے جنکو میں اپنے بعد چھوڑوں جو میرے وعدوں کو پورا کریگا اور میرے قرض کو ادا کرے گا علی بن ابی طالب ہے۔

مقولہ نزائا

حضرات ناظرین اب اس سے زیادہ تصریح جناب امیر المومنین علیہ السلام

کی امامت اور وصایت اور خلافت کے ثبوت کے لیے اور کیا ہو سکتی ہے۔ ان نصوص جلیہ ظاہرہ و تصریحات سنیہ باہرہ کو نہ ماننا جناب رسول خدا کے حکم کو رد کرنا ہے اور آنحضرت کی اطاعت و اتباع سے برگشتہ ہونا ہے بلکہ اوس جناب کے دین سے خارج ہو جاتا ہے۔

جس شخص کو ولائے علی ولی نہیں	اوس شخص کو ولائے خدا و نبی نہیں
خیر البشر کے بعد یہہ خیر البشر ہوئے	انکے عدو جو ہیں وہ شقی اور اشر ہوئے
خیر البشر سے جنسے کہ لوگو سے شر کیا	اوسکو ابو الشرور جو کہیئے تو ہی بجا

کما هو ظاهر من الاحادیث القدسیة والاخبار النبویة فانظر ثمه و تامل فیها۔

صوم و صلوٰۃ ان کی ولا کے سوا کبھی	ہوتے نہیں قبول بسرکار ایزدی

کما هو واضح من الاخبار الشریفة القدسیة والاثار المنیعة المصطفویة فانظر فیها بعین التامل والانصاف۔

جنکو ولائے آل محمد حصول ہے	اللہ کو اونھیں کی عبادت قبول ہے

کما ورد فی عدة اخبار قدسیة و اثار مصطفویة منها مافی المناقب الخوارزمی عن ابن عمر قال قال رسول الله من احب علیا قبل الله صلوٰته و صیامه و قیامه و استجاب دعاءه الا و من احب علیا اعطاه الله بکل عرق فی بدنه مدینة فی الجنة الا و من احب ال محمد امن من یوم الحساب والمیزان والصراط الا و من مات علی حب ال محمد فانا کفیله بالجنة مع الانبیاء الا و من ابغض ال محمد جاء یوم القیامة مکتوب بین عینیه ایس من رحمة الله۔ یعنی مناقب خوارزمی میں حضرت

عمر بن الخطابؓ کے فرزند ارجمند حضرت عبد اللہ سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ نے کہ جو شخص دوست رکھیگا علی کو اوسکی نماز اور اوسکا روزہ اور اوسکی عبادت خدای تعالےٰ قبول فرمائے گا اور اوسکی دعا کو قبول کریگا خبردار ہوای لوگو جو دوست رکھے گا علی کو جناب حق سبحانہ تعالے اوسکو بعدد اوسکی رگوں کے جو اوسکے بدن میں ہیں شہر بہشت میں عنایت فرمائے گا خبردار ہوائے لوگو جو شخص آل محمد سے محبت رکھیگا وہ شخص روز حساب کو حساب و صراط و میزان کے اہوال اور خوف سے بے خوف اور مطمئن ہوگا۔ خبردار ہوائے لوگو جو شخص آل محمد کی محبت پر دار دنیا سے انتقال کریگا میں مع انبیا و مرسلین کے اوسکا جنت میں کفیل ہوں گا اور جو شخص آل محمد سے بغض اور عداوت رکھیگا وہ قیامت کے دن ایسی صورت سے آئیگا کہ اوسکے ماتھے پر لکھا ہوا ہوگا کہ یہہ شخص جناب غفور رحیم کی رحمت سے مایوس ہے۔ قریب قریب اس حدیث کے بلکہ اس سے کچھہ مفصل تر تفسیر کشاف میں منقول ہے ملاحظہ فرمائیے۔

جو اولیا علی کے ہیں حق کو پسند ہیں	رتبے جناں میں اونکے نہایت بلند ہیں

وفی المناقب عن انس بن مالک قال قال لی رسول اللہ وقد رایتہ فی النوم یا انس ما حملک علی ان لا تؤدی ما سمعت منی فی علی بن ابی طالب حتی ادرکتک العقوبۃ ولولا استغفار علی بن طالب لک ما شممت رائحۃ الجنۃ ابدا ولکن ابشر فی بقیۃ عمرک ان اولیاء علی وذریتہ ومحبیھم السابقون الاولون الی الجنۃ وھم جیران

الله داولیاء الله حمزه وجعفر والحسن والحسین واما علی فهو الصدیق الاکبر لایخشیٰ یوم القیامة من احبّہ نیز کتاب المناقب مین انس بن مالک سے منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ مین نے خواب مین جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ کی زیارت کی حضرت نے مجھسے فرمایا کہ اے انس کس چیز نے تجھے اس امر پر برانگیختہ اور آمادہ کیا کہ تو نے فضائل علی کے بیان کرنے مین قصور کیا اور نہ پہونچایئن لوگون کو وہ حدیثین جو مجھسے علی کی شان اور مدح مین تو نے سنین تھین یہانتک کہ تو اس وجہ سے من جانب اللہ سزا دیا گیا۔ اے انس اگر علی بن ابی طالب تیرے لئے طلب مغفرت خدا سے نہ کرتا تو تو خوشبو جنت کی ہرگز نہ سونگھ سکتا لیکن اب تجھے بقیہ عمر مین بشارت ہو جیو کہ علی کے محب اور اولاد علی کے دوست جنت کی طرف سب پہلے جانے والے ہین اور وہ ہمسایہ خدا کے ہین اور دوست اللہ کے ہین حمزہ اور حسن اور حسین لیکن علی پس وہ صدیق اکبر ہے جو اوسکو دوست رکھے گا بروز قیامت اوسکو کچھہ خوف نہین ہوگا۔ وقد روی الخوارزمی فی المناقب عن ابی علقمہ مولی بنی ہاشم قال صلے النبی صلے اللہ علیہ والہ الصبح ثم التفت الینا فقال معاشر اصحابی رایت البارحۃ عمی حمزہ بن عبد المطلب واخی جعفر بن ابی طالب وبین ایدیہما طبق من نبق فاکلا ساعۃ ثم تحول النبق عنبا فاکلا ساعۃ ثم تحول لی الغیب رطبا فاکلا ساعۃ فدنوت منہما فقلت بابی وامی انتما ای الاعمال وجدتماہ افضل قالا فدیناک بالآباء والامہات وجدنا افضل الاعمال

الصلوٰۃ علیک وسقی الماء وحب علی بن ابی طالب۔ کتاب المناقب
مین ابو علقمہ سے منقول ہے کہا اونہون نے کہ ایک دن بعد نماز صبح کے جناب
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ہم لوگون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ
اے میرے صحابہ مین نے رات کو خواب مین اپنے چچا حمزہ بن عبد المطلب اور
اپنے بہائی جعفر بن ابی طالب کو دیکہا کہ اُنکے سامنے ایک طشت بیر ون کا رکہا
ہے اور وہ بیر کہا رہے ہین تہوڑی دیر کے بعد پہر وہ بیر انگورون کی صورت
مین تبدیل ہوگئے پہر اونہون نے انگور کہائے پہر انگور کہجورین ہوگئین پہر
اونہون نے کہجورین کہائین اس عرصہ مین مین اُنکے قریب پہونچا اور کہا کہ تم
دونو پر میرے مان باپ قربان ہون کس عمل کو تم نے تمام اعمال مین سے
افضل پایا اونہون نے مجہسے کہا کہ ہماری مان اور باپ آپ پر فدا او قربان ہون
یارسول اللہ ہمنے کل اعمال مین سے تین عمل افضل پائے ہین۔ آپ پر صلواۃ
بہیجنا کسی کو پانی پلاتا۔ علیؑ بن ابی طالب کو دوست رکہنا۔

موذی ہین جو کہ لوگ جناب امیر کے	موذی ہین وہ ضرور بشیر و نذیر کے
موذی بشیر کے ہین تو موذی قدیر کے	موذی قدیر کے ہین تو لائق سعیر کے
موذی ہوا ہے جو کہ جناب امیر کا	لاریب وہ وقود ہے نار سعیر کا
جو دشمن علی ہین عدو مصطفےٰ کے ہین	دشمن نبی کے جو ہین عدو کبریا کے ہین
جو دشمن خدا ہین وہ ناری ہین بالیقین	اسکا ہو حدین مین منکر کوئی نہین
جو ہین محب علی کے محب مصطفےٰ کے ہین	جو ہین محب نبی کے محب کبریا کے ہین
جو ہین محب خدا کے وہ ناجی ہین بالیقین	اسکا بہی مسلمین مین منکر کوئی نہین

قولہ تعالےٰ ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ الی اٰخر الاٰیۃ واخرج ابویعلی والبزاز عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من اذیٰ علیاً فقد اذانی یعنی ابویعلی اور بزار نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہا اونہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جس نے ایذا دی علی کو اوسنے ایذا دی مجکو۔ اخرج الطبرانی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ ص من احب علیاً فقد احبنی ومن احبنی فقد احب اللہ ومن ابغض علیاً فقد ابغضنی ومن ابغضنی فقد ابغض اللہ یعنی طبرانی نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسنے دوست رکہا علی کو اوسنے دوست رکہا مجکو اور جسنے دوست رکہا مجکو اوسنے دوست رکہا اللہ کو۔ اور جس نے دشمن رکہا علی کو اوسنے دشمن رکہا مجکو اور جس نے دشمن رکہا مجکو اوسنے دشمن رکہا خدا کو۔ واخرج احمد والحاکم وصححہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا قالت سمعت رسول اللہ یقول من سب علیاً فقد سبنی یعنی احمد اور حاکم نے بطریق صحیح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے وہ فرماتی ہین کہ سنا تی کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جسنے دشنام دیا علی کو اوسنے دشنام دیا مجکو۔ وفی الصواعق عن النبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم الا من اذیٰ قرابتی فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ تعالےٰ وفی اٰخر والذی نفسی بیدہٖ لا یؤمن عبد بی حتی یحبنی ولا یحبنی حتی یحب ذوی۔ او

اور صواعق مین ہے کہ فرمایا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ خبردار ہوا ے لوگو جس نے ایذا دی میرے قربیٰ یعنی اہل بیت کو اُس نے ایذا دی مجکو اور جس نے ایذا دی مجکو اوس نے ایذا دی اللہ عزوجل کو۔ اور دوسری روایت مین ہے کہ قسم ہے مجکو اُس کی جس کے قبضۂ قدرت مین میری جان ہے نہین ایمان لا سکتا مجھپر کوئی شخص جب تک کہ مجھسے محبت نہ رکھے اور مجھسے محبت نہین رکھ سکتا کوئی شخص جب تک میرے اہل بیت سے محبت نہ رکھے۔

قول جناب مفتی صاحب اعلی اللہ مقامہٗ

پس اس فقرہ سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلعم نے اپنے اہل بیت طاہرین کو اپنے نفس مبارک کے قایم مقام اس مقام مین ثابت کیا ہے واخرج الترمذی عن انس ان النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قال احب اھل بیتی الحسن والحسین۔ ترمذی نے انس سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ مجکو زیادہ تر محبوب میرے اہل بیت مین سے حسن اور حسین ہین۔ واخرج البغوی فی معجمہ من حدیث انس ان النبی قال استاذن ملک القطر ربہ ان یزور النبی فاذن لہ وکان فی یوم ام سلمہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ام سلمۂ احفظی علینا الباب لا یدخل احدٌ فبینما ھی علی الباب اذ دخل الحسین فاقتحم فوثب علی رسول اللہ فجعل رسول اللہ یلثمہ ویقبلہ فقال لہ الملک اتحبہ قال نعم قال امتک ستقتلہ وان

شئت اریتک المکان الذی یقتل بہ فاراہ فجاء بسہلۃ او تراب احمر فاخذتہ ام سلمہ فجعلتہ فی ثوبہا - قال ثابت کنا نقول انہا کربلا - یعنی بغوی نے معجم میں انس سے روایت کی ہو کہ فرمایا رسول خدا نے (کہ فرشتہ فطرس نے) ایک کتاب میں ملک القطر ہے یعنی مینہ کے فرشتے نے جناب غفور الرحیم سے رسول کریم کی زیارت کرنے کے اجازت طلب کی خدائے تعالیٰ نے اوس کو اذن دیا وہ فرشتہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مبارک مین حاضر ہوا آنحضرت اسدن جناب اُم سلمہؓ کے گھر مین تشریف فرماتے جناب رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام سلمہ رضے اللہ عنہا کو حکم دیا کہ تم دروازہ پر بیٹھو کسی کو گھر میں داخل نہ ہونے دینا اس عرصہ مین جناب مولنا ومولی الکونین سبط رسول الثقلین ابی عبد اللہ الحسین صلواۃ اللہ و سلامہ علیہ مادام الثناتین دروازے مین سے داخل ہوئی اور کود کر اپنے جد امجد صلے اللہ علیہ وآلہ کی گود مین جا بیٹھے جناب رسول خدا اپنے نواسہ کو پیار کرنے لگے اور اونکے بوسہ لینے لگے اوس فرشتہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ انکو دوست رکھتے ہین فرمایا ہان دوست رکھتا ہون اوسنے عرض کیا کہ آپکے اُمت آپکی اس پیارے نواسہ کو قتل کریگی اگر آپ چاہیں تو مین آپکو انکا مقتل دکھلاؤن پس اُس فرشتہ نے حضرت کو مقتل جناب امام حسین علیہ السلام کا دکھلایا اور وہان سے کچھ کیچڑ یا مٹی سُرخ اوٹھا کر دی وہ مٹی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے کپڑے رکھ لی ثابت نے کہا ہے کہ ہم اوس مقام کو کربلا کہا کرتے تھے - وذکرہا النسائی فی الخصائص عن النعمان

بن بشیر قال استاذن ابو بکر علی النبی فسمع صوت عائشۃ عالیاً وھی تقول واللہ قد علمت ان علیاً احب الیک من ابی فاھوی الیھا ابو بکر لیلطمھا وقال بنت فلانۃ ترفعین صوتک علی رسول اللہ الخبر

نسائی نے خصائص مین نعمان بن بشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جناب رسول خدا کے دروازہ پر آکر کھڑے ہوئے اور گھر مین داخل ہونے کی اجازت چاہی اس اثنا میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا کی آواز سنی کہ وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہتے ہین کہ قسم خدا کی مجکو بعلم یقینی معلوم ہوگیا ہے کہ آپ علی کو زیادہ تر دوست رکھتے ہیں میرے باپ سے پس یہ سنکر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور اونھون نے چاہا کہ بیٹی کو طمانچہ مارین تو اونھون نے فرمایا کہ اے بیٹی فلانہ کی تو اپنی آواز کو رسول اللہ کی آواز پر بلند کرتی ہے۔ اخرج الترمذی والحاکم وصححہ عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ امرنی بحب اربعۃ واخبرنی انہ یحبھم قیل یا رسول اللہ سمھم لنا قال علی منھم یقول ذلک ثلاثاً وابو ذر والمقداد وسلمان۔ ترمذی اور حاکم نے بطور تصحیح بریدہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ نے کہ تحقیق اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ مین چار آدمیون کو دوست رکھون اور یہ بھی خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود انکو دوست رکھتا ہے لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ اونکے نام ارشاد فرمائے آنحضرت نے تین بار علی علیہ السلام کا نام لیا پھر ابوذر اور مقداد اور سلمان کے

نام تبلاے وفی المواھب وقالت عایشہ کانت فاطمہ احب النساء الی رسول اللہ وزوجہا علیؑ احب الرجال الیہ۔ اور مواہب مین حضرت بیوی عایشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ نسوان میں سے فاطمہ زہرا رسول خدا کو سب سے زیادہ پیارے اور محبوب تھین اور مردون میں سب سے زیادہ اون کے شوہر علے رسول اللہ کو پیارے تھے۔ اور حدیث رایت یعنی لاعطین الرایۃ غداً رجلاً یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ ورسولہ سے ظاہر ہے کہ جناب رسول خدا اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ علی دوست رکھتے ہیں اللہ اور رسول کو اور اللہ اور رسول علی کو دوست رکھتے ہیں وفی الصواعق اخرج ابوالخیر الحاکمی وصاحب کنوز المطالب فی بنی ابی طالب ان علیاً دخل علی النبی وعندہ العباس فسلم فرد علیہ وقام فعانقہ وقبل ما بین عینیہ واجلسہ عن یمینہ فقال لہ العباس اتحبہ فقال واللہ اللہ اشد حبا لہ۔ یعنی صواعق میں ابوالخیر حاکمی سے منقول ہے اور نیز صاحب کنوز المطالب فی بنی ابی طالب نے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ جناب امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت باسعادت مین حاضر ہوئے اوسوقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ آنحضرت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جناب امیر نے جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ کو سلام کیا آنحضرت نے جواب سلام کا دیا اور اٹھکر کھڑے ہوگئے اور علی علیہ السلام سے معانقہ کیا اور اونکے ماتھے کو چوم لیا اور اپنی داہنی جانب اونکو بٹھلایا۔ عباس رضی اللہ عنہ نے اوسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

سے پوچھا کہ آپ علی کو دوست رکھتے ہیں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے چچا قسم خدا کی اللہ عزوجل علی کو مجھ سے بھی زیادہ تر دوست رکھتا ہے۔ جناب مفتی صاحب رضوان اللہ علیہ کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ یہہ مقصود اور مضمون بہت سے اخبار واحادیث سے ثابت ومتحقق ہے اور بیشک رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کو جو محبت اور مودت اپنی اہل بیت طاہرین سے ہے وہ من جملہ ضروریات اسلام کے ہے محبت پیغمبر خدا کی اسطرح پر نہیں ہو سکتے جسطرح سے اور لوگون کو اپنی اولاد واحفاد واقربا سے الفت ہوا کرتی ہے بلکہ آنحضرت کو محبت اپنی اہلبیت اطہار سے بوجہہ محبت پروردگار ہے یعنی اون مین سے جسکو خدا زیادہ تر دوست رکھتا ہے اوسکو رسول بھی زیادہ تر دوست رکھتے ہین پس ظاہر ہوا کہ جسکو خدا ورسول زیادہ تر دوست رکھتے ہیں وہ تمام خلقت سے افضل ہے اور جو افضل ہے وہی امام ہو سکتا ہے۔

مقولہ زائر

خدا ورسول کے نزدیک سب سے محبوب تر بنصوص قرآن واحادیث حبیب رحمان امیر مومنان علی بن ابی طالب ہی ہین پس بعد سرور انس وجان رب سے افضل اور اعلا ہونا اونکا کتاب وسنت سے ثابت ہوا تو بلاشبہہ یہ امر مدلل اور مبرہن اور ثابت اور متیقن ہو گیا کہ بعد جناب خاتم النبیین وسید المرسلین ع کی امامت ونیابت وخلافت نبویہ خاص امیر المومنین افضل الناس بعد خیر المرسلین وسید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ السلام کیواسطے ہے نہ غیر۔

کے لئے۔ ۵

گو سخت تر ہیں قابض ارواح انس و جان	پر دوستان شاہ پہ وہ بھی ہیں مہربان

روی الخوارزمی فی المناقب عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم اول من اتخذ علی بن ابی طالب اخا من اہل السماء اسرافیل ومیکائیل ثم جبرائیل واول من احبہ من اہل السماء حملۃ العرش ثم رضوان خازن الجنان ثم ملک الموت وان ملک الموت یترحم علی محبی علی بن ابی طالب کما یترحم علی الانبیاء علیہم السلام۔ کتاب المناقب میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا اونہوں نے کہ فرمایا جناب سید ابرار احمد مختار صلے اللہ علیہ وآلہ الاطہار نے کہ اہل آسمان مین سے پہلے اسرافیل اور میکائیل نے پھر جبرئیل نے اخوت علی بن ابی طالب کی اختیار کی اور اہل آسمان مین سے پہلے حاملان عرش نے محبت اور ولایت علی کی اختیار کی پھر رضوان خازن جنت نے پھر ملک الموت نے اور ملک الموت دوستان علی پر ایسا ہی مہربان ہے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام پر مہربان ہے۔

مقولہ زائر

حضرات ناظرین ان فضائل و مناقب کو (جو حیدر کرار و اہل بیت اطہار کے فضائل مین سے اندکے از بسیار و قطرہ از بحار و دانۂ از انبار ہیں) از راہ انصاف و تأمل ملاحظہ کرو اور سوچو تو انسے ہی ظاہر اور ثابت ہو جائے گا کہ

امت نبوی ہیں سب سے افضل علی بن ابی طالب ہی ہیں اور جب وہ سب سے افضل ہیں تو لازم اور واجب ہے کہ وہی خلیفہ اول ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور وصی پیغمبر بلا فصل ہون کیونکہ تفضیل مفضول باوجود افضل از روے عقل ونقل قبیح اور ناجائز ونار واہے اور بلا شک ہر منصف اور متامل کے نزدیک یہ مقصود یعنی امامت وخلافت بلا فصل امیر المومنین علیہ السلام کی بدلائل قاطعہ وبراہین ساطعہ ثابت ومتحقق ہے تحقیق کر لیجئے ۔ اور یہی اعتقاد آخرت مین نجات کا باعث ہوگا ورنہ کوئی عمل کام نہ آئیگا کما ہو مذکور فیما معنی پس اے بھائیو بعد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کے آئمہ اثنا عشر علیہم السلام کو امام جانو اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بعد جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلا فاصلہ آنحضرت کا جانشین اور وصی اور خلیفہ مانو ورنہ نجات ہرگز ہرگز ممکن نہین ہے جو کچھ کہا اور لکھا دلسوزی اور نصیحت کے طور پر نیک نیتی سے کہا اور لکھا اور امر بالمعروف کر دیا ہے اب ماننے نہ ماننے کا آپ کو اختیار ہے ۔

جو فضل مصطفےٰ وعلی کو عطا ہوئے
ایسے خدا نے اور کسی کو نہین دئے

دونو کا مثل تیرا پیدا کیا نہین
رتبہ کسی کو خلق مین ایسا دیا نہین

دونو نکا مثل کوئی نہین ہی جہان مین
اوصاف ان کے آنہین سکتے بیان مین

مداح انکا خود ہی خداوند دوسرا
پھر انکی کیا کہے گا ثنا کوئی دوسرا

امت مین کوئی مثل علی کا ہوا نہین
بے فاصلہ وصی کوئی انکے سوا نہین

گر انکا مثل ہے کوئی ہمکو بتاؤ تم
اوسکے بھی فضل ایسے ہی لوگو دکھاؤ تم

بولو ہے کون شبل جناب امیر کا — بازو نبی کا ہاتہہ خدائے قدیر کا

بہائی رسول پاک کا جز مرتضیٰ ہے کون — شیر خدا بتاؤ کہ انکے سوا ہے کون

انگشتری نماز مین بولو ہے کسنے دی — اللہ نے بتاؤ کہا ہے کسے ولی

مولیٰ تمام خلق کا بعد از نبی ہے کون — حکم خدا سے بولو تمہارا ولی ہے کون

کسکو نبی نے خم مین خلیفہ بنایا ہے — عصمت پہ کس کی آیۂ تطہیر آیا ہے

جسکا نظیر کوئی نہین وہ جوان ہے کون — جس سے قیام دین ہوا وہ پہلوان ہے کون

سچ سچ کہو کہ قاتل کفار کون ہے — فرار کون کون ہین کرار کون ہے

ہارون بہر احمد مختار کون ہے — بعد از رسول بولو کہ حقدار کون ہے

دوش رسول پاک کا اسوار کون ہے — بہر مسند نبی کا سزاوار کون ہے

سبطین مصطفےٰ کا کہو باپ کون ہے — علم نبی کے شہر کا کیون باب کون ہے

سب سے زیادہ دین کا مددگار کون ہے — بولو رسول پاک کا غمخوار کون ہے

کیلئے نماز عصر کو مغرب سے آفتاب — لوٹ آیا ہے بیان کرو غیر از ابوتراب

جو علم و مجد و زہد شہ لافتیٰ میں ہین — جو جو کہ فضل حضرت مشکلکشا مین ہین

ہرگز کسی بشر مین نہین مصطفےٰ کے بعد — اولاد مرتضیٰ ہی میں ہیں مرتضیٰ کے بعد

ایمان کسی ہی بندہ کا حق کو نہین قبول — جب تک نہو ولایت حیدر سے حصول

خاتمۃ الاربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین ع الحق یعلو ولا یعلیٰ

حضرات ناظرین مقام غور و تامل ہے کہ جناب امیر المومنین و یعسوب الدین وقاتل المشرکین سید المجاہدین السابقین افضل الزاہدین و

اعبد العابدین الذّاب عن دین رب العلمین افضل الخاشعین و
اعلم الناس اجمعین قائد الغر المحجلین امام المتقین مولانا و
سیدنا علی بن ابی طالب صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلی اولادہ الاطایب
کے فضائل ظاہرہ وفواضل باہرہ۔ ومناقب متکاثرہ ومحامد متوافرہ ومعالی
زاہرہ ومدایح وافرہ کے نور مبین کو بجہانے اور مٹانے مین باوجود اسکے کہ سالہا
سال سلاطین وشیاطین وارجاس بنی امیہ وبنی عباس۔ اور اونکے خوشامدی
اعوان وانصار جو اضل من الابلیس الخناس تھے۔ ساعی اور سرگرم
رہے اور اُس جناب کی اولاد امجاد کا قتل وقمع اسقدر کیا کہ اوسکا کچھہ حساب
نہین ہمیشہ اس کوشش مین رہے کہ اونکو بالکلیہ نیست ونابود کردین چنانچہ
تواریخ وسیر وغیرہ کتب کے دیکھنے سے ظاہر وعیان ہوتا ہے کہ دشمنان دین
نے خاندان نبوت ودودمان رسالت کے تباہ کرنے اور اونکے فضائل بلکہ
اُنکے نام صفحہ ہستی سے مٹادینے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت
نہین کیا۔ مگر چونکہ بموجب آیہ وافیہ ہدایہ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون
جناب حافظ حقیقی جل جلالہ نے اُس نور کی صیانت اور حفاظت اور اتمام کا
کام اپنے ذمہ لیا ہوا تہا پہروہ نور لوگون کے بجہانے سے کب بجھہ سکتا تہا مٹانے
سے کب مٹ سکتا تہا قادر مطلق جل جلالہ وعم نوالہ نے اپنی قدرت کاملہ وحجت
بالغہ ومشیت قاہرہ سے دشمنانِ دین کی زبان پر فضائل ومناقب جناب
امیر المومنین اور انکے اولاد طاہرین کی جاری کرادی بہت سے متعصبین نواصب
کے ہاتھہ سے اوس مالک الملک لاشریک لہ نے فضائل اہل بیت رسول مختار

صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم ما اختلف اللیل والنہار اونکی کتابون
مین لکھوادی۔ منجملہ اونکے ابوعثمان عمرو بن بحر الجاحظ المروانی ہے جسکی ناصبیت
جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ نے مجلد اول
حدیث غدیر مین بڑی تفصیل اور بسط سے بدلائل قاطعہ ثابت کی ہے اور
مجلد حدیث منزلت مین بھی اوسکی ناصبیت کا ذکر فرمایا ہے بلکہ ابن حجر عسقلانی
کی تحریر سے اوسکا ملحد اور زندیق ہونا ثابت کیا ہے۔ دیکھو عبقات الانوار فی
اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار۔
پس اے حضرات ناظرین ایسے ناصبی شدید العداوۃ نے دو رسالہ فضائل اہلبیت
علیہم السلام مین تصنیف کئے ہیں مصرع عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ اس
اربعین کے خاتمہ مین ایک رسالہ جاحظ ناصبی کا مع ترجمہ اردو وارد کرتا ہون
تاکہ عام ناظرین اوس سے فائدہ پائین اور حظ وافر اوٹھائین اور قدرت قادر
متعال عزوجل کو ملاحظہ کرین کہ دشمن کی زبان پر کیا کچھ جاری کیا ہے اور وہ
دشمن علی فضائل علی مین کیا کچھ کہہ رہا ہے اور کس کس طرح سے امامت
اور خلافت اور وصایت جناب سید الوصیین امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی ثابت کرتا ہے۔ پس واضح ہو کہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین سید المتکلمین
وسند المحدثین۔ وعمدۃ المحققین وزبدۃ المدققین وآیۃ اللہ فی العالمین
قبلہ وکعبہ مولوی السید حامد حسین رضی اللہ عنہ وارضاہ مجلد اول حدیث غدیر
کے صفحہ ۱۰۱ مین فرماتے ہین کہ جناب عالم نحریر وزیر کبیر علی بن عیسی الاربلی
طاب ثراہ جنکی تعریف محمد بن شاکر بن احمد الخازن نے فوات الوفیات مین

لکھی ہے کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ میں بعد نقل رسالہ سابقہ کے فرماتے ہیں
ووقع الیّ رسالۃ اخری من کلامہ ایضاً فی التفضیل اثبتہا ایضاً بفضل
وترجمہا رسالۃ ابی عثمان عمرو بن بحر الجاحظ فی الترجیح والتفضیل
نسخ من مجموع الامیر ابی محمد الحسن بن عیسی بن مقتدر باللہ
العباسی هذا ما نصہ۔ قال هذا کتاب من اعتزال الشک والظن
والدعوی والاهواء واخذ بالیقین والثقۃ من طاعۃ اللہ وطاعۃ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وباجماع الامۃ بعد نبیہا علیہ السلام
مما تضمنہ الکتاب والسنۃ وترک القول بالآراء فانہا تخطی وتصیب
لان الامۃ اجتمعت ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ شاور اصحابہ
فی الاسری ببدر واتفق رایہم علی قبول الفداء منہم فانزل
اللہ تعالی ما کان لنبی ان یکون لہ اسری حتی یثخن فی الارض
الآیہ فقد بان لک ان الرای یخطی ویصیب ولا یعطی الیقین
وانما الحجۃ الطاعۃ للہ ولرسولہ وما اجتمعت علیہ الامۃ من کتاب اللہ
وسنۃ نبیہا ونحن لم ندرک النبی ولا احداً من اصحابہ الذین
اختلف الامۃ فی احقہم فنعلم ایہم اولی فنکون معہم کما قال
اللہ تعالی کونوا مع الصادقین ونعلم ایہم علی الباطل فنجتنبہم
کما قال تعالی واللہ اخرجکم من بطون امہاتکم لا تعلمون شیئاً
حتی ادرکنا العلم فطلبنا معرفۃ الدین واهلہ واهل الصدق فوجدنا
الناس مختلفین یبرأ بعضہم من بعض ویجمعہم فی حال اختلافہم

فریقان احدهما قالوا ان النبی علیه السلام مات ولم یستخلف
احداً وجعل ذلک الی المسلمین یختارونه فاختاروا ابا بکر
والآخرون قالوا ان النبی صلی الله علیه وآله استخلف علیاً فجعله
للمسلمین بعده وادعی کل فریق منهم الحق فلما رأینا ذلک وقفنا
الفریقین لنبحث ونعلم المحق من المبطل فسألناهم جمیعاً هل للناس
بد من وال یقیم اعیادهم ویجبی زکوتهم ویفرقها علی مستحقیها
ویقضی بینهم ویأخذ لضعیفهم من قویهم ویقیم حدودهم
فقالوا لابد من ذلک فقلنا هل لاحد ان یختار احداً فیولیه
بغیر نظر فی کتاب الله وسنة نبیه فقالوا لایجوز ذلک الا
بالنظر فسألناهم جمیعاً عن الاسلام الذی امر الله به فقالوا
انه شهادتان والاقرار بما جاء به من عند الله والصلوٰة والصوم
والحج بشرط الاستطاعة والعمل بالقرآن یحل حلاله ویحرم حرامه
فقبلنا ذلک منهم ثم سألناهم هل لله خیرة من خلقه
اصطفاهم واختارهم فقالوا نعم فقلنا ما برهانکم فقالوا قوله
تعالیٰ وربک یخلق ما یشاء ویختار فسألناهم من الخیرة فقالوا
هم المتقون فقلنا ما برهانکم فقالوا قوله تعالیٰ ان اکرمکم عند الله
اتقاکم فقلنا هل لله خیرة من المتقین فقالوا نعم المجاهدون بدلیل
قوله تعالیٰ فضل الله المجاهدین باموالهم وانفسهم علی القاعدین

درجة فقلنا هل لله خيرة من المجاهدين قالوا جميعاً نعم السابقون من المهاجرين الى الجهاد بدليل قوله تعالى لا يستوى منكم من انفق من قبل الفتح وقاتل الاية فقبلنا ذلك منهم لاجماعهم عليه وعلمنا ان خيرة الله من خلقه المجاهدين السابقون الى الجهاد ثم قلنا هل لله خيرة منهم قالوا نعم قلنا من هم قالوا اكثرهم عناءً فى الجهاد وطعناً فى الضراب وقتلاً فى سبيل لله بدليل قوله تعالى من يعمل مثقال ذرة خيراً يره - وما تقدموا لانفسكم من خير تجدوه عند الله فقبلنا ذلك وعلمناه وعرفنا ان خيرة الخيرة اكثرهم فى الجهاد عناءً وابذلهم لنفسه فى طاعة الله واقتلهم لعدوه فسالناهم عن هذين الرجلين على بن ابى طالب وابى بكر ايهما اكثر عناءً فى الحرب واحسن بلاءً فى سبيل الله فاجمع الفريقان على امير المومنين على بن ابى طالب عليه السلام انه كان اكثر طعناً وضرباً واشد قتالاً واذب عن دين الله ورسوله صلى الله عليه واله فثبت بما ذكرناه من اجماع الفريقين ودلالة الكتاب والسنة ان علياً عليه السلام افضل وسالناهم ثانياً عن خيرة من المتقين فقالوا هم الخاشون بدليل قوله تعالى وازلفت الجنة للمتقين غير بعيد الى قوله تعالى من خشى الرحمن بالغيب وقال تعالى واعدت للمتقين الذين يخشون ربهم ثم سالناهم جميعاً من اعلم الناس قالوا اعلمهم

بالعدل واهدٰاهم الی الحق واحقهم ان یکون متبوعاً ولا یکون تابعاً بدلیل قوله تعالیٰ یحکم به ذوا عدل منکم فجعل الحکومة الی اهل العدل فقبلنا ذلك منهم ثم سألناهم من اعلم الناس بالعدل من هو قالوا ادلهم علیه قلنا من اول الناس علیه قالوا اهدٰاهم الی الحق واحقهم ان یکون متبوعاً ولا یکون تابعاً بدلیل قوله تعالیٰ افمن یهدی الی الحق الآیه۔ فدل کتاب الله وسنة نبیه علیه السلام والاجماع ان افضل الامة بعد نبیها امیر المومنین علی بن ابی طالب علیه السلام لانه کان اکثرهم جهاداً واذا کان اکثرهم جهاداً کان اتقاهم واذا کان اتقاهم کان اخشاهم واذا کان اخشاهم کان اعلمهم واذا کان اعلمهم کان ادل علی العدل واذا کان ادل علی العدل کان اهدی الامة الی الحق واذا کان اهدی کان اولی ان یکون متبوعاً وان یکون حاکماً لا تابعاً ومحکوماً علیه۔

واجتمعت الامة بعد نبیها انه خلف کتاب الله تعالیٰ ذکره وامرهم بالرجوع الیه اذا نابهم امر والی سنة نبیه صلی الله علیه وآله وسلم فیتدبرونها ویستنبطون منهما ما یزول به الاشتباه واذا قرأ قاریهم وربك یخلق ما یشاء ویختار فیقال له اثبتها ثم یقرأ ان اکرمکم عند الله اتقاکم وفی قراءة ابن مسعود خیرکم عند الله اتقاکم ثم یقرأ وازلفت الجنة للمتقین غیر بعید هذا ما توعدون لکل اواب حفیظ من خشی الرحمٰن بالغیب فدلت الآیة علی ان المتقین هم الخاشون ثم یقرأ حتی اذا بلغ الی قوله تعالیٰ انما یخشی الله من

عبادة العلماء فیقال اقراء حتی ننظر هل العلماء افضل من غیرهم ام لا حتی اذا بلغ الی قوله تعالی قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون علم ان العلماء افضل من غیرهم ثم یقال اقراء فاذا بلغ الی قوله تعالی یرفع الله الذین امنوا منکم والذین اتوا العلم درجات قیل قد دلت هذه الایة علی ان الله قد اختار العلماء وفضلهم ورفعهم درجات وقد اجمعت الامة علی ان العلماء من اصحاب رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الذین یوخذ منهم العلم کانوا اربعة علی بن ابی طالب علیه السلام وعبد الله بن عباس وعبد الله بن مسعود وزید بن ثابت رحمهم الله و قالت طائفة عمر بن الخطاب فسالنا الامة من اولی بالتقدم اذا حضرت الصلوة فقالوا ان النبی صلی الله علیه واله قال یؤم بالقوم اقراهم ثم اجمعوا علی ان الاربعة کانوا اقراء لکتاب الله تعالی من عمر فسقط ثم سالنا الامة ای هولاء الاربعة اقراء لکتاب الله وافقهه لدینه فاختلفوا فوقفنا هم حتی نعلم ایهم اولی بالامامة فاجمعوا علی ان النبی صلی الله علیه واله قال الائمة من قریش فسقط ابن مسعود وزید بن ثابت وبقی علی بن ابی طالب و ابن عباس فسالنا ایهما اولی بالامامة فقالوا ان النبی صلی الله علیه واله قال اذا کان عالمین فقیهین قرشیین فاکبرهما سنًا و اقدمهما هجرةً فسقط عبد الله بن عباس رضی الله عنه وبقی امیر المومنین

علی بن ابی طالب صلواۃ اللہ علیہ احق بالامامۃ لما اجتمعت علیہ الامۃ دلدلالۃ الکتاب والسنۃ عنہ آخر رسالۃ ابی عثمان عمرو بن بحرالجاحظ

ترجمہ

ابو عثمان عمرو بن بحرالجاحظ کہتا ہے کہ یہ کتاب اوس شخص کے لئے ہی جو کنارہ کشی کرنا چاہیے شک اور گمان اور خواہشہاے نفسانی سے اور یقین اور وثوق سے طاعت خدا و رسول کرے۔ اور یقین کرے بعد پیغمبر خدا کے ان امور مین جو کتاب خدا اور سنت رسول سے ثابت ہین اور بے ہودہ راے اور قیل وقال کو ترک کرے کیونکہ راے اور گمان اور قیاس غیر معصوم کا کبھی ٹھیک ہوتا ہے اور کبھی غلطی اور خطا پر ہوتا ہے ہمیشہ ٹھیک اور درست نہین ہوسکتا دیکھو یہ امر باجماع امت ثابت ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے اسیران بدر کے معاملہ مین صحابہ سے مشورہ کیا صحابہ کی راے متفق الکلمہ اسپر قرار پائی کہ اسیرون سے فدیہ لیکر اونکو رہا کیا جاے پس خطاب پر عتاب قرآن شریف مین نازل ہوا یعنی ما کان لنبی ان یکون لہٗ اسرے الی آخر الآیہ پس یہان سے ثابت ہوا کہ یہ کچھہ فرض اور ضرور نہین کہ راے اور قیاس ہمیشہ ٹھیک اور درست ہے ہوا کرے کبھی راے مین خطا اور غلطی بھی واقع ہوتی ہے باوجود اسکے کہ جناب سید المرسلین معصوم تھے لیکن چونکہ صحابہ کی راے سے شریک تھے اسلیے اس راے مین خطا واقع ہوئی پس ظاہر و آشکار ہوگیا کہ راے اور قیاس سے علم یقینی حاصل نہین

ہو سکتا اور وہ اس کے نہین کہ حجت طاعت خدا و طاعت رسول ہی جسپر
امت نے از روے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اجماع کیا ہو اور ہمارا
یہ حال ہی کہ ہمنے نہ تو نبی صلے اللہ علیہ وآلہ کو دیکھا اور نہ کسی کو صحابہ مین سے
ہمنے پایا تاکہ ہم اختلاف کرنے والون کا حال اونسے دریافت کرتے اور پوچھتی
کہ کون اون مین سے حق اور راستی پر ہے تاکہ ہم بحکم آیہ وافیہ ہدایہ کونوا مع
الصادقین ہیچون کا ساتھ اختیار کرلیتی اور پوچھتی کہ کون کون اختلاف
کرنیوالون مین سے باطل پر ہے تاکہ ہم اون کاذبون اور جھوٹون سے اجتناب
کرتے جیساکہ قرآن شریف مین خداے تعالی نے فرمایا کہ اللہ ہمکو تمہاری ماؤن
کے شکمون سے باہر لایا کہ تم کچھ نہین جانتے تاکہ ہم اہن مسئلہ مختلفہ مین
معرفت دین اور اہل صدق و یقین کی حاصل کر کے عذاب دایم سے محفوظ
رہتی پس ہمنے امت محمدی کو مختلف پایا کہ ایک دوسرے سے بیزار ہین اور
اور وہ سب لوگ دو فرقون مین منقسم ہین بعض کہتے ہین کہ رسول اللہؐ نے
کسی کو خلیفہ مقرر نہین کیا بلکہ یہ امر آنحضرت صلعم نے امت پر
چھوڑ دیا پس امت نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنالیا دوسرا فریق
کہتا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے علی کو اپنے
بعد اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا ہے۔ اور ہر ایک فریق ان دونون
فرقون مین سے اپنے اپنے مذہب کو حق جانتا ہے۔ پس جب ہمنے یہ حال
دیکھا اور جانبین کے دعوٰون کو سنا تو ہمنے جان لیا کہ یہ امر غیر ممکن ہے کہ ہر دو
فریق حق پر ہون کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے لامحالہ ایک فریق حق پر

ہوگا اور دوسرا باطل پر لہذا ہمنے چاہا کہ حق کو باطل سے جدا کردین اور عذاب بدی
سے بچین پس ہمنے دونو فریق سے سوال کیا کہ آیا خلقت کے لئے ایک حاکم
اور والی کا ہونا) جو کہ امیاد کو قایم رکھے اور زکوۃ کو جمع کرکے مستحقین پر تقسیم کری
اور مدعی و مدعا علیہ کا فیصلہ بحق کرے اور مظلوم کا ظالم سے حق لئے حدود و
تعزیرات الہی کو جاری کرے) لازم و ضروری ہے یا نہین سب نے کہا
کہ بیشک ایسے حاکم اور والی کا ہونا ضروری اور لازم ہے پس ہمنے کہا کہ آیا
جائز ہے کہ قرآن شریف اور سنت رسول پر نظر ڈالنے کے سوا کسی کو حاکم اور
والی بنا دیا جائے۔ سب نے کہا کہ کتاب اللہ و سنت رسول پر نظر ڈالنے
کے سوا کسی کو حاکم اور والی مقرر کرنا ہرگز جائز اور روا نہین ہو سکتا ہمنے سوال
کیا کہ اسلام جسکا خدا ے تعالی نے حکم دیا ہے وہ کیا چیز ہے پس سب نے
کہا کہ اسلام شہادتین اور اقرار اون امور کا ہے جو کہ جناب پیغمبر خدا لائے یعنی
نماز روزہ اور حج بشرط استطاعت اور عمل قرآن شریف پر باین جہت کہ جو قرآن
شریف مین حلال ہے وہ دائما حلال ہے اور جو بموجب قرآن شریف کے حرام
ہے ہمیشہ حرام ہے ہم نے اونکے اس قول کو تسلیم کیا پہر ہمنے اون سب سے
سوال کیا کہ آیا کچھہ لوگ خدا کے برگزیدہ ہین جنکو خدا نے پسند اور برگزیدہ
کیا ہو سب نے کہا کہ ہان ہین ہمنے کہا کہ کیا دلیل ہے اونہون نے کہا کہ قول
خدا ے تعالی کا وربک یخلق ما یشاء ویختار یعنی رب تیرا اے
محمد جسکو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے پسندیدہ اور برگزیدہ
کرتا ہے پہر ہمنے پوچہا کہ برگزیدہ خدا کے کون ہین سب نے کہا کہ متقین

ہمنے کہا کہ کیا دلیل ہے اونہون نے کہا کہ قول خدائے تعالی کا اکرمکم عنداللہ اتقاکم یعنی بزرگتر خدا کے نزدیک تم مین سے وہ ہے جو زیادہ متقی ہے پھر ہمنے پوچھا کہ متقین مین سے زیادہ کون برگزیدہ خدائے تعالی کا ہے اونہون نے کہا کہ مجاہدین ہین اس دلیل سے کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے فضل اللہ المجاہدین باموالھم وانفسھم علے القاعدین درجۃ یعنی فرمایا جناب باری عزاسمہ نے کہ اللہ نے تفضیل دی اونکو جو راہ خدا مین اپنے مالون اور جانون کے ساتھ جہاد کرتے ہین اون لوگون پر جو بیٹھے رہتے ہین پھر ہمنے پوچھا کہ آیا مجاہدین سے بھی کوئی زیادہ برگزیدہ خدا کا ہے اونہون نے کہا کہ ہان جو مہاجرین مین سے سابقین الی الجہاد تھے وہ مجاہدین مین سے افضل اور برگزیدہ خدا کے ہین اس دلیل سے کہ جناب حق سبحانہ وتعالی شانہ فرماتا ہے لایستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل الآیہ یعنی جو لوگ قبل از فتح مکہ راہ خدا مین جان ومال سے مجاہدین رہے ہین اونکے برابر بعد والے نہین ہوسکتے - پس اب ہمنے جان لیا کہ برگزیدگان خداوند تبارک وتعالی تمام خلقت مین سے وہ لوگ ہین جو مہاجرین سابقین الی الجہاد تھے - پھر ہمنے پوچھا کہ انمین سے بھی کوئی زیادہ برگزیدہ خدا کا ہے سب نے کہا کہ ہان جن لوگون نے جہادون مین زیادہ تر تکلیفین اور سخت سخت اذیتین اور محنتین اوٹھائی ہین - اور جنہون نے زیادہ تر کفار اور مشرکین کو قتل کیا ہے وہ اونمین سے زیادہ تر برگزیدہ اور مقبول خدا کے ہین اس دلیل سے کہ جناب ایزد وہاب قاضی یوم الحساب جل جلالہ فرماتا ہے من

يعمل مثقال ذرة خيرا يره وما تقدموا لا نفسكم من خير تجدوه عند الله یعنی جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی عمل خیر کیا ہوگا وہ اوس کی جزا پائے گا۔ اور نیز خداوند کریم فرماتا ہے کہ جو کچھ خیرات ومبرات مین سے تم بجالاؤ گے اوس کی جزا اور اوسکا بدلا خدا کے پاس پاؤ گے پس ہمنے اس امر کو قبول کیا اور جان لیا کہ خداوند تعالیٰ شانہ کے نزدیک وہ شخص سب سے زیادہ برگزیدہ ہے جس نے جہادون مین بہت سی تکلیفین اور مشقتین اوٹھائی ہون اور سخت سخت اذیتین پائی ہون بڑی بڑی مصیبتون کو جھیلا ہو اور اپنی جان کو راہ خدا مین دریغ نہ کیا ہو اور خدا کے دشمنون کو زیادہ تر قتل کیا ہو۔ پھر ہمنے اوسوقت دونو فریق سے پوچھا کہ ان دونون آدمیون کا کیا حال ہے یعنی علی بن ابی طالب اور ابوبکر آیا ان دونو مین سے کون زیادہ تر جہادون مین مصروف رہا کس نے زیادہ تر غزوات مین تکلیفون اور اذیتون کو برداشت کیا۔ کس نے زیادہ تر خدا کے دشمنون کو تہ تیغ بیدریغ کیا کس نے زیادہ کفار کو واصل نار کیا۔ پس دونون فریق نے متفق اللفظ ومتحد الکلمہ ہوکر امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام پر اجماع کیا اور کہا کہ بیشک علی علیہ السلام نے تمام جہادون اور لڑائیون مین سخت اذیتون اور تکلیفون کو اوٹھایا ہے اور بڑے بڑے معرکے مارے ہین سبسے زیادہ کفار ومشرکین کے قتل کرنے والے اور دین جناب رب العلمین کی حفاظت کرنیوالے اور دین کے دشمنون کو دفع کرنیوالے وہی ہین پس اجماع فریقین اور دلالت کتاب الله وسنت رسول الله صلے الله علیہ و

آلہ وسلم سے ثابت وظاہر ہوگیا کہ علی علیہ السلام افضل ہین مترجم رسالہ ہذا یعنی حقیر سراپا تقصیر زائر جناب بشیر ونذیر حضرات ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ حضرات جو کوئی شخص ذرا بھی شعور رکھتا ہے وہ اوس امر سے انکار نہین کرسکتا کیونکہ عقلاً ونقلاً یہ امر ثابت وتحقق ہے کہ بعد پیغمبر کے وہی شخص نائب اور خلیفہ پیغمبر کا اور امام خلقت کا ہوسکتا ہے جو امت مین سب سے افضل ہو اور باوجود افضل کے مفضول کی امامت نامعقول وغیر

. . . .

مقبول ہے ہمیشہ سنت آلہیہ وطریقہ ربانیہ اسی پر قایم رہا ہے اور تمام انبیاء سلف کے زمانون مین یہی طریقہ جاری رہا ہے کہ ہر نبی و مرسل کے بعد جو افضل امت ہوا ہے وہی نائب اور خلیفہ اور وصی اوس نبی کا مقرر ہوا ہے دیکھو کتب فریقین کہ یہ امر اونسے ثابت وتحقق ہے بلکہ کتب یہود ونصاری سے بھی یہ دعوے ثابت ومبرہن ہے پھر ہماری پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ کے بعد اس سنت آلہی کو کیون متغیر اور متبدل کردیا گیا۔ حالانکہ تغیر وتبدل سنت الہی مین ہو نہین سکتا چنانچہ خود احکم الحاکمین جل جلالہ قرآن کریم مین فرماتا ہے ولن تجد لسنة الله تبديلا ولن تجد لسنة الله تحويلا پس سقیفہ بنی ساعدہ مین جو کارروائی کیگئی وہ سنت آلہی کے بالکل برخلاف تے جو کچھ کیا گیا وہ ہرگز ہرگز جائز اور روا نہ تھا کما هو مدلل بالدلائل الکثيرة القاطعة ومبرهن بالبراهين الوفيرة الساطعة فمن شاء الاطلاع على تفصيل هذا المقام فليرجع الى الكتب الكلامية للامامية ايدهم

اللہ المتعال پھر جاحظ کہتا ہے کہ ہمنے دوبارہ ہردو فریق سے سوال کیا کہ ثقلین میں سے کون زیادہ برگزیدہ ہین اُن سب نے کہا کہ خاشون یعنی خدا سے ڈرنے والے اِس دلیل سے کہ خداے تعالیٰ فرماتا ہے کہ نزدیک اور آمادہ ہے بہشت متقین کے لئے تا قول خداے تعالیٰ جو ڈرے خداے مہربان سے بالغیب اور نیز فرمایا ہے جناب حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ نے اعدت للمتقین الذین یخشون ربہم یعنی جنت آمادہ ہے متقین کے لئے جو خدا سے ڈرتی ہین پھر ہمنے اون سے پوچھا کہ سب لوگون مین سے عالم زیادہ کون ہے سب نے کہا کہ جو علم بعدل ہو اور حق کیطرف زیادہ ہدایت کرنے والا ہو وہ زیادہ مستحق ہے کہ متبوع اور والی وحاکم ہو نہ محکوم اور تابع اِس دلیل سے کہ جناب احکم الحاکمین جل جلالہ نے فرمایا ہے کہ حکم کرین تم مین سے صاحبان عدل پس ولایت اور حکومت صاحبان عدل مین منحصر ہوئے ہم اونکے اِس قول کو قبول کیا پھر اونسے پوچھا کہ اعلم الناس بالعدل کون ہے اونہون نے کہا کہ جو عدل کی طرف زیادہ تر دلالت کرنے والا ہو ہمنے کہا وہ کون ہے اونہون نے کہا کہ جو زیادہ تر ہدایت کرنے والا ہو طرف حق کے وہ سب سے زیادہ مستحق ہے کہ حاکم اور متبوع ہو نہ تابع اور محکوم دوسرون کا اِس دلیل سے کہ جناب رب العلمین احکم الحاکمین جل شانہ وعظم برہانہ فرماتا ہے افمن یہدی الی الحق الآیہ یعنی جو شخص خلقت کو حق کیطرف ہدایت کرے وہ زیادہ مستحق اِس امر کا ہو گا کہ حاکم اور متبوع ہو اور خلقت اوسکی تابع اور محکوم ہو پس کتاب غفور الرحیم

اور سنت نبی کریم اور اجماع جمیع امت نے اس امر پر دلالت کی کہ بعد جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ الہداۃ کے تمام امت مین سب سے افضل امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہین کیونکہ سب سے زیادہ اور اعلا درجہ کے مجاہد راہ خدا مین وہی تھے اور جب سب سے زیادہ بڑھکر مجاہد راہ خدا ہین علی ہی تھے تو سب سے زیادہ اتقی اور پرہیز گار بھی علی ہی تھے اور جب سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار علی ہی تھے تو سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والے علی ہی ہوئے اور جب سب سے زیادہ اور سب سے اعلا درجہ کے عالم علی ہی ہوئے تو سب سے زیادہ عدل کی جانب دلالت کرنے والے بھی علی ہی ہوئے اور جب عدل کیطرف سب سے زیادہ دلالت کرنیوالے علی ہی ہوئے تو سب سے زیادہ ہدایت کرنے والے امت کو حق کی طرف علی ہی ہوئے اور جب زیادہ ہدایت کرنے والے حق کی طرف علی ہی ہوئے تو وہی اولی اور مستحق اس امر کے ہوئے کہ متبوع اور حاکم ہون نہ یہ کہ دوسرون کے تابع اور محکوم ہون ۔

پھر جاحظ کہتا ہے کہ امت محمدی کا اس امر پر اجماع ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ نے اپنے بعد کتاب خدا امت مین چھوڑی ہے اور امت کو مامور فرمایا ہے کہ قرآن شریف اور سنت نبوی کی طرف رجوع کرین اور اوامر ونواہی کا اون سے استنباط کرین تاکہ اشتباہ زائل ہون جب قاری قرآن نے (آیہ وربک یخلق ما یشاء ویختار) کی تلاوت کی تو اوس سے کہا گیا کہ اس آیت کا مدلول کون ہے ثابت کرو تو قاری

قرآن نے پڑہا۔ ان اکرمکم عند الله اتقاکم یعنی بزرگتر تم مین سے نزدیک
خداے تعالی کے وہ ہے جو تم سب مین سے اتقا ہو۔ قراۃ ابن مسعود مین ہی
ان خیرکم عند الله اتقاکم اور نیز پڑہا قاری قرآن نے وازلفت
الجنۃ للمتقین غیر بعید ہذا ما توعدون لکل اواب حفیظ من
خشی الرحمن بالغیب۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ مختار اور پسندیدہ و
منتخب و برگزیدہ پروردگار کا وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہو
پہر قاری قرآن نے پڑہا۔ انما یخشی الله من عبادہ العلماء یعنی سوا
اسکے نہین کہ ڈرتے ہین خدا سے اوسکے بندون مین سے علماء۔ پس قاری
کو کہا گیا کہ آگے پڑہو یہانتک کہ ہم دیکہین کہ علماء سب سے افضل ہین
یا نہین یہانتک کہ قاری قرآن نے پڑہا یہ قول خداے تعالی کا ہل یستوی
الذین یعلمون والذین لا یعلمون یعنی آیا مساوی ہیں وہ لوگ جو
علم رکہتے ہیں اور جو علم نہین رکہتے۔ پس اس سے ظاہر ہو گیا کہ عالم افضل
ہے غیر عالم سے پہر قاری سے کہا گیا کہ آگے پڑہو پس اوس نے جب یہ قول
خداے تعالی کا پڑہا۔ یرفع الله الذین اٰمنوا منکم والذین اوتوا العلم
درجات یعنی جناب حق سبحانہ تعالی شانہ نے بلند رتبہ دیا ہے اُنکو
جو ایمان لائے تم مین سے جنکو علم دیا گیا ہے۔ پس کہا گیا کہ یہ آیت دلیل
اس امر پر ہے کہ علماء کو خداے تعالی نے برگزیدہ کیا ہے۔ اور اون کو
تفضیل دی ہے اور اونکے درجات بلند کئے ہین اور کل امت محمدی
کا اس پر اجماع ہے کہ اصحاب پیغمبر مین چار آدمی سب سے زیادہ تر

عالم تھے جن سے علم لیا جاتا ہے اور لیا گیا ہے۔

علی بن ابی طالب[1]۔ عبد اللہ بن عباس[2]۔ عبد اللہ بن مسعود[3] زید بن ثابت[4]
اور ایک گروہ نے عمر بن الخطاب کو بھی شمار کیا ہے پس اس بنا پر ہمنے امت
سے سوال کیا کہ جب نماز کا وقت آئے اور یہ پانچون صاحب ایک وقت مین
ایک جگہہ پر موجود ہون تو ان مین سے کون زیادہ تر امام جماعت ہونے
کے لئے استحقاق اور لیاقت رکھتا ہے پس سب امت نے متفق اللفظ ہو کر
کہا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا ہے کہ جب کبھی ایسا اتفاق
ہو تو جو شخص سب مین سے اعلیٰ درجہ کا حافظ و قاری قرآن ہو اوسکو مقدم
اور پیش نماز بنانا چاہی پس اس قید سے حضرت عمر بن الخطاب ساقط
ہو گئے پھر ہمنے امت سے سوال کیا کہ یہ باقی چارون صحابی تو اقراء لکتاب
اللہ ہین انمین سے کون اولی بالامامۃ ہے پس امت نے بالاجماع کہا کہ
کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ نے فرمایا ہے کہ الائمۃ من قریش امام
مین سے ہونا چاہئے اس قید سے ابن مسعود اور زید بن ثابت گر گئے۔

باقی رہی علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عباس پھر ہمنے پوچھا کہ ان
دونون مین سے کون اولی بالامامۃ ہے سب نے بالاتفاق بیان کیا
کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ و آلہ الاطیاب نے فرمایا ہے کہ جب
دو عالم فقیہ قرشی موجود ہون تو اونمین سے جو سن مین بڑا ہو اور ہجرت
کرنے مین مقدم ہو امامت کے لئے اقدم و اولیٰ ہے پس اس حدیث
سے عبد اللہ بن عباس ساقط ہو گی اور صرف امیر المومنین علی بن ابی طالب

علیہ السلام باقی رہی۔پس بموجب کتاب خدا و سنت سید الانبیاء و اجماع کل امت جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب صلواۃ اللہ و سلامہ علیہ سب سے زیادہ تر لایق اور مستحق امامت کے لئے ثابت ہوئی۔تمام ہوا رسالہ عمر بن بحر الجاحظ کا۔مترجم رسالہ ہذا یعنی بندہ کمترین زائر سید المرسلین کہتا ہے کہ امت محمدی مین جناب امیر المومنین سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھہ کسی شخص کو بھی کسی فضیلت مین نسبت نہین دیسکتے اگر کوئی شخص اوس جناب کے ساتھہ کسے فضیلت مین کچھ نسبت دے تو اوسکا نسبت دینا تعصب یا جہالت پر مبنی ہوگا۔کیونکہ صحابہ مین کسی صاحب کے لئے اسقدر فضائل ہرگز نہین ہین جسقدر فضائل ذات بابرکات جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے لئے ثابت و متحقق ہین۔اسلام کے مختلف فرقون کی کتابون سے یہ امر ظاہر و آشکار ہے کوئی شخص اسکا انکار نہین کرسکتا چنانچہ مسند احمد حنبل مین عبداللہ بن عباسؓ سے منقول ہے کہ جسقدر مدح اور تعریف[*] نازل نہین ہوئی۔اور جناب آیۃ اللہ فی العالمینؒ نے مجلد حدیث لوز کے صفحہ ۵۰ پر محمد بن یوسف گنجی شافعی صاحب کفایۃ الطالب کی عبارت یون نقل فرمائی ہے۔

قلت ذکر فضائل امیر المؤمنین علی بن ابی طالب من آیات القرآن لا یمکن جعلہ الا فی کتاب واحد وذکر جمیعھا یقصر عنہ باع الاحصاء ویدلک علی تصدیق ماذھب الیہ مولف الکتاب محمد بن یوسف بن محمد الکنجی الشافعی عفا اللہ عنہ ما اخبرہ

[*] علیؑ کی قرآن شریف مین نازل ہوئی ہے اوسقدر اور کسی کی مدح اور تعریف۔

الشیخ المقری ابو اسحاق ابراهیم بن برکتہ الکتبی بالموصل
عن الامام الحافظ صدر الحفاظ ابی العلا الحسن بن احمد
بن الحسن العطار عن الشریف الاجل نور الھدی ابی طالب
الحسین بن محمد بن علی الزینبی عن محمد بن احمد بن علی بن الحسین
بن شاذان حدثنا المعافی بن زکریا عن محمد بن احمد ابی الثلج
عن الحسن بن محمد بھرام عن یوسف بن موسی القطان عن جریر
عن اللیث عن مجاھد عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لو ان الغیاض اقلام والبحر مداد والجن حساب
والانس کتاب ما احصوا فضائل علی بن ابی طالب انتفی بقدر
الحاجۃ ماحصل اسکا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص آیات قرآنیہ سے فضائل
جناب امیر المومنین علیہ السلام کے حیز تحریر مین لانا چاہئے تو اوسکو ایک
کتاب مستقل طور پر جداگانہ لکھنے پڑیگی اور جناب امیر المومنین علیہ السلام
کے کل فضایل کا احصار تو دشوار ہے کوئی نہین کرسکتا اور اس امر کی
تصدیق اوس حدیث شریف سے ہوتی ہے جو ابن عباس روایت کرتے
ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ اگر نیستان قلمین
ہون اور دریا سیاہی اور جن محاسب ہون اور انسان کاتب ہون تب
بھی علی بن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل کا احصا اور شمار نہین کرسکتے
نیز محمد بن یوسف گنجی شافعی اسی مقام مین آگے چلکر روایت کرتے ہین کہ
کسی شخص نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ سبحان اللہ کسقدر کثرت سے ہین

مناقب اور فضائل جناب علی بن ابی طالب علیہ السلام کے مین گمان کرتا ہون کہ تین ہزار فضیلت اوس جناب کے لئے ثابت ہے عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ تیس ہزار کے قریب کیون نہین کہتا پھر محمد بن یوسف موصوف لکھتے ہین کہ اس روایت کو عبد اللہ بن عباس سے ائمہ حدیث نے اپنی اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اور مین کہتا ہون کہ اسکے تصدیق اوس سے ہوتی ہے جو ہمنے روایتین کین ہین امام احمد حنبل سے جو اہل حدیث کے امام ہین اور اصحاب حدیث مین سب سے اعلا درجہ کے جاننے والے ہین اور اپنے زمانہ کے امام اور مقتدی اس فن مین ہین انتہیٰ کلامہ) اب انصاف سے سوچو اور غور کرو کہ کیونکر اور کسطرح اور کسیوجہ سے امت محمدی مین کسی شخص کو امیر المومنین برادر سید المرسلین صلے اللہ علیہما واولادہما الطیبین کے ساتھ فضائل اور مناقب مین نسبت دیسکتے ہین۔ غالبًا جو شخص جناب امیر المومنین وسید الوصیین علیہ السلام کے ساتھ کسی اور صاحب کو کسی فضیلت مین نسبت دیگا وہ فضائل و فواضل و مناقب و مدایح و خصائل و حالات و شمائل جناب اسد اللہ الغالب علیہ السلام سے ناواقف اور جاہل اور نابلد و ذاہل و نادان و غافل ہوگا۔ جیسا کہ مولوی جلال الدین رومی اپنی مثنوی مین کہتے ہین ۔ ؎

تو بتار یکی علی را دیدهٔ	زان سبب غیرے براو بگزیدهٔ

اور ابو المجد مجد الدین آدم المعروف بحکیم سنائے اپنے ایک قصیدہ مین فرماتے ہین۔ شعر

مرمرا باد رنبی اندر ردی اعتقاد	حق زہرا خوردن ودین ہمیر داشتن
ایکہ اورا بر علی مرتضے دانی امیر	با اللہ ار گرمی تواند کشف قنبر داشتن

چونکہ اس رسالہ کے خاتمہ مین حافظ نے چار صاحبون کو فضیلت علم مین جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھہ ذکر کیا ہے اور اس فضیلت مین اونکو وارث مرتبۂ ہارونی وقائل کلمۂ سلونی کے ساتھہ نسبت دی ہے لہذا درباب علم باب مدینۃ العلم بکمال اختصار چند جملات وفقرات عرض کرتا ہون متوجہ ہوکر بگوش دل سُنئے اور سوچئے -

پس واضح ہو کہ علماء اہل سنت بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہین اور مانتے ہین کہ باب مدینہ علم لدنی ووارث منزلت ہارونی - قایل قول لوکسرت لی الوسادۃ الخ ومتکلم بکلمہ سلونی کے برابر کوئی شخص علم مین ہو نہین سکتا - دیکھو شیخ عبدالحق صاحب دہلوی رجال المشکوٰۃ مین تحریر فرماتے ہین اور جناب علامۂ زمان حضرت مفتی سید محمد قلی خان رفع اللہ درجاتہ فی فرادیس الجنان اُن سے کتاب مستطاب تشئید المطاعن مجلد اول مین نقل فرماتے ہین - قال ابن عباس اعطی علی تسعۃ اعشار العلم واللہ لقد شارکھم فی العشر الباقی - وفی الاربعین لتاج الاسلام و علی اعلم بذلک الجزاو اذا ثبت لنا شئی عن علی لم نعدل الی غیرہ کذا فی فصل الخطاب یعنی عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ علم کے دس حصہ ہین اونمین سے نو حصہ جناب باری تعالیٰ شانہ نے علی کو عنایت فرمائے ہین اور قسم خدا کی علی باقی کے دسوین حصہ مین بھی

سب لوگون کے شریک ہین اور تاج الاسلام کی اربعین ہین ہے کہ علی اوس دسوین حصہ ہین بہی سب سے زیادہ عالم ہین اور جب ہمکو کوئی امر علی علیہ السلام سے ثابت ہو جاتا ہے تو ہم اور کسی کی طرف رجوع نہین کرتے اور یہی مضمون فصل الخطاب مین بہی ہے۔

اور دیکھو حضرات اہل سنت کی متعدد کتابون سے ثابت ہے کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے مجہپر ہزار دروازے علم کے کہولے کہ ہر دروازہ سے ہزار ہزار دروازہ علم کا مجہپر کہل گیا۔ اور حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ارشادات مین سے یہ دونون جملے یعنی لولا علی لہلک عمر۔ و قضیۃ و لا اباحسنٍ لہا۔ ایسے مشہور اور السنہ خواص وعوام پہ زبان زد ومذکور ہین کہ نحو کی چہوٹی چہوٹی کتابون مین بچے پڑہتے ہین ان دونون جملون کو سوچلو کہ اِسنے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

اور اے صاحبو دیکہو۔ اخرج الحموینی بسندہ عن الکلبی قال ابن عباس علم النبی صلعم من علم اللہ وعلم علی من علم النبی صلعم وعلی من علم علی وما علمی وعلم الصحابۃ فی علم علی الا کقطرۃ فی سبعۃ ابحرٍ۔ یعنی حموینی جوکہ حضرات اہل سنت کے محدثین کاملین مین ہین بسند خود بواسطۂ کلبی روایت کرتے ہین کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے جو کہ امام المفسرین اور بوجہ وفور علم وغزارت تبحر ملقب بحر ہین کہا ہے کہ علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا کے علم سے ہے اور علم علی کا جناب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے ہی اور میرا علم علی کے علم سے ہی
اور میرا علم اور تمام صحابہ کا علم علی بن ابی طالب کے علم کے مقابلہ مین ایسا
ہے جیسا کہ ایک قطرہ ہو سات دریاؤن کے مقابل مین - ابن شردیہ دیلمی
نے اپنی کتاب فردوس الاخبار مین حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے کہ میرے بعد میرے تمام امت مین سب سے بڑھکر اور سب سے اعلا درجہ کا عالم
علی بن ابی طالب ہے بس جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
اپنی تمام امت پر علی علیہ السلام کو علم مین ترجیح دی ہے تو کیونکر اور کسطرح
اور کسوجہ سے اور کسواسطے کوئی شخص امت محمدیؐ مین سے علم مین علی علیہ السلام
کی برابر سمجھا جاسکتا ہے اور کیونکر کوئی علی کے مقابل مین ہوسکتا ہے لا واللہ ہرگز
نہین ہرگز نہین محمد محبوب عالم بن جعفر بدر عالم اپنی تفسیر مشہور بہ تفسیر شاہی
مین آیۃ واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنۃ کی تفسیر مین لکھتے
ہین فی الفصول المھمہ ان رجلاً اتی بہ الی عمر بن الخطاب
رضی اللہ تعالی عنہ وکان صدر منہ انہ کان بجماعۃ من
الناس وقد سالوہ کیف اصبحت قال اصبحت احب الفتنۃ
واکرہ الحق واصدق الیھود والنصاری وامن بما لم ارہ
واقر بما لم یخلق فرفع الی عمر رضی اللہ تعالی عنہ فارسل
عمر الی علی کرم اللہ وجھہ فلما جاءہ اخبرہ بمقالۃ الرجل
فقال صدق الرجل یحب الفتنۃ قال اللہ تعالی انما اموالکم

واولادکم فتنة ویکره الحق یعنی الموت قال الله تعالی وجاءت
سکرة الموت بالحق ویصدق الیهود والنصاری قال
الله تعالی قالت الیهود لیست النصاری علی شئ وقالت
النصاری لیست الیهود علی شئ۔ و یومن بما لم یر یعنی یومن
بالله عزوجل ویقر بما لم یخلق یعنی الساعة فقال عمرؓ ماحصل اسکا یہ ہے کہ ایک شخص
کو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے حضور مین اس جرم پر پکڑ لائے۔ کہ
اوس سے لوگون نے جو پوچھا کہ تو نے کیونکر صبح کی تو اوس نے کہا کہ مین
نے صبح کی اس حال مین کہ فتنہ کو دوست رکہتا ہون اور حق کو مکروہ جانتا ہون
اور یہود و نصاریٰ کی تصدیق کرتا ہون۔ اور جسکو نہین دیکہا اوسپر ایمان
لایا ہون۔ اور جو کہ ابھی تک پیدا نہین ہوا اوسکا اقرار کرتا ہون۔ جب حضرت
عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تقریر اوس شخص سے سنئے تو جناب
امیر المومنین علیہ السلام کو بلوایا اور اونکو یہ قول اوس شخص کا سنایا
جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ اس شخص
کا قول ٹہیک اور درست ہے یہ دوست رکہتا ہے فتنہ کو یعنی اموال و
اولاد کو دیکہو خداوند تعالیٰ فرماتا ہے انما اموالکم واولادکم فتنة
اور مکروہ جانتا ہے حق کو یعنی موت کو حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ فرماتا ہے و
جاءت سکرة الموت بالحق اور تصدیق کرتا ہے یہود و نصارے کی
خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہا یہود نے کہ نصارے کچہ نہین ہین اور کہا
نصارے نے کہ یہود کچہ نہین ہین اس امر مین وہ دونون سچے ہین

* اعوذ بالله من معضلة لا علی لها۔

یہ شخص دونو گروہ کے اس امر مین تصدیق کرتا ہے اور ایمان لایا ہے اوسپر جو نہین دیکھا جا سکتا یعنی جناب باری تعالیٰ شانہ جو لطیف و خبیر ہے نظر نہین آسکتا اوس پر ایمان لائے ہوئے ہی۔ اور اقرار کرتا ہے اوس کا جو ابھی پیدا نہین ہوا یعنی روز قیامت کا اقرار کرتا ہے پس یہ ارشاد ہدایت بنیاد جناب حلال مشکلات سے سنکر حضرت عمر رضے اللہ عنہ نے فرمایا کہ مین پناہ مانگتا ہون اوس مشکل معاملہ سے جسکے حل کرنے کے لئے علی مرتضےٰ مشکل کشا نہون۔ حضرات ناظرین اعلا درجہ کی فضیلت وہ ہوتی ہے کہ جسکا دشمن بہی انکار نہ کر سکے بلکہ اقرار کرے اور گواہی دے۔ وارث منزلت ہارونی و قائل کلمہ سلونی کے وفور علم کو یہان سے خیال کرو کہ معاویہ بن ابی سفیان جیسا سخت دشمن جانی بہی اوس جناب کی اس فضیلت کا مقر اور معترف ہے۔ شعر

واللہ قد شہد العدو بفضلہ	و	والفضل ماشہدت بہ الاعداء

دیکھو مجلد حدیث منزلت مین جناب آیۃ اللہ فی العلمین و سید المتکلمین رحمہ سترہوین دلیل مین ارشاد فرماتے ہین کہ معاویہ باوجود عداوت شدیدہ کے جناب امیر المومنین علیہ السلام کی اعلمیت پر حدیث منزلت سے استدلال کرتا تہا چنانچہ اس روایت کو احمد[۱] بن محمد بن حنبل الشیبانی۔ اور ابو الحسن[۲] علی بن عمر بن محمد بن الحسن بن شاذان۔ اور علی[۳] بن محمد الجلابی المعروف بابن المغازلی اور فقیہ ابو اللیث[۴] نصر بن محمد سمرقندی اور محب[۵] الدین احمد بن عبد اللہ الطبری اور ابراہیم[۶] بن محمد حموینی اور محمد[۷] بن یوسف زرندی

اور نور الدین علی بن عبد اللہ السمہودی اور ابراہیم بن عبد اللہ الیمنی الوصابی اور احمد بن محمد المعروف بابن حجر المکی اور احمد بن فضل بن محمد باکثیر المکی اور احمد بن عبد القادر العجیلی اور مولوی مبین لکھنوی نے اپنی اپنی کتابون مین لکھا ہے۔ اس فہرست کے بعد جناب ممدوح مرحوم نے کل ان علماء کی روایات کو وارد کیا ہے یہ احقر الانام اس مقام پر اون مین سے دو روایتین نقل کرتا ہے ابن المغازلی کتاب المناقب مین لکھتے ہین اخبرنا ابو القاسم عبد الواحد بن علی بن العباس البزاز رفعه الی اسماعیل بن ابی خالد عن قیس قال سأل رجل معاویة عن مسألة فقال سل عنها علی بن ابی طالب فانه اعلم قال یا امیر المومنین قولک فیها احب الی من قول علی فقال بئس ما قلت ولوم ما جئت به لقد کرهت رجلا کان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یغره العلم غرا ولقد قال له رسول الله انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی ولقد کان عمر بن الخطاب یسأله فیاخذ عنه ولقد شهدت عمر اذا اشکل علیه شیٔ قال ههنا علی ثم قال اقام الله رجلیک ومحا اسمه من الدیوان۔ یعنی ایک شخص نے معاویہ سے مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا کہ علی بن ابی طالب سے مسئلہ کو دریافت کر کیونکہ وہ زیادہ جاننے والے ہین اوسنے کہا کہ اے امیر المومنین میرے نزدیک تمہارا قول بہتر ہے علی کے قول سے معاو

نے کہا کہ تو نے بہت برا لفظ کہا اور کراہت کی تو نے اوس شخص سے کہ جسکو
رسول خدا ہمیشہ علم سکہاتے تہے اور اوسکے علم کو ہمیشہ بڑہاے جاتے تہے اور
تحقیق رسول خدا نے فرمایا ہے اوسکی شان مین کہ تو مجہسے بمنزلہ ہارون کے
ہے موسیٰ سے مگر میرے بعد کوئی نبی نہوگا اور تحقیق حضرت عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ اون سے مسئلہ پوچہا کرتے تہے اور ہمیشہ اون سے علم اخذ
کیا کرتے تہے - اور تحقیق مین نے دیکہا ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
کو کہ جب کوئی مسئلہ اونکو مشکل پیش آتا تہا تو وہ کہا کرتے تہے کہ یہان
علی ہے پہر معاویہ نے اوس شخص کو جس نے مسئلہ پوچہا تہا کہا کہ اوٹہ کہڑا
ہو یہان سے خدا تجہے ثابت قدم نہ رکہے - پہر اوسکا نام اپنے ملازمین
کی فہرست مین سے کاٹ دیا نیز جناب ممدوح مرحوم فرماتے ہین کہ
فقیہ ابو اللیث نصر بن محمد حنفی کہ فضائل و مفاخر و مناقب و
مأثر او بر ناظر جواہر مضیہ عبد القادر و کتاب اعلام الاخیار کفوی و اثمار جنیہ
علی قاری وغیر آن ظاہر و باہر ست در کتاب المجالس کہ نسخہ آن در سفر عراق
بنظر عبد مفتاق رسیدہ می فرماید عن قیس بن ابی حازم رضی اللہ
عنہ قال جاء رجل الی معاویۃ رضی اللہ عنہ فسالہ عن مسئلۃ
فقال سل عنہا علی بن ابی طالب فھو اعلم بھا فقال الرجل
قولک احب الی من قول علی فقال معاویۃ بئس ما قلت و
لؤم ما جئت لقد کرھت رجلا کان رسول اللہ یعزہ
للعلم عزا - وقد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا علی

انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی
ولقد کان عمر بن الخطاب رضی الله عنه یسأله ویاخذ عنه
ولقد شهدت عمر بن الخطاب اذا اشکل علیه شیٔ فقال ها
هنا علی بن ابی طالب ثم قال للرجل معاویة رضی الله عنه
قم لا اقام الله رجلیک ومحا اسمه من الدیوان ویروی
ان سائلا سال عائشة رضی الله عنها عن المسح علی الخفین
فقالت سلوا عنها علی بن ابی طالب فانه اعلم بالسنة انتہی

یعنی قیس بن حازم رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص معاویہ
کے پاس آیا اور اوس نے ایک مسئلہ پوچھا معاویہ نے کہا کہ علی بن ابی
طالب سے پوچھ کہ وہ مسائل کو زیادہ جاننے والے ہین اوس شخص نے
کہا کہ میرے نزدیک تمہارا قول علی کے قول سے دوست تر ہے معاویہ
نے کہا کہ تو نے یہ بات بہت بُری کہی اور تو اس کہنے سے گنہگار ہوا
تو نے مکروہ جانا اوس شخص کو جسکا علم رسول خدا ہمیشہ بڑھاتے رہتے تھے
اور تحقیق فرمایا ہے رسول خدا نے اونکو کہ یا علی تو میرے لئے ایسا ہے کہ
جیسے ہارون تھے موسیٰ کے لئے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہو گا اور
تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ علی سے مسائل دریافت
کیا کرتے تھے اور اون سے ہمیشہ علم حاصل کیا کرتے تھے اور مین نے دیکھا
ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو کہ جب اونکو کوئی بات مشکل پیش
آتی تھی تو کہا کرتے تھے کہ یہان علی بن ابی طالب ہین یا نہین تو یہان سے

اوٹھہ کھڑا ہو لا اقام اللہ ساحلیک پھر اوس شخص کا نام اپنے ملازمین کی فہرست سے خارج کر دیا۔ اور نیز روایت کی گئی ہے کہ حضرت بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے مسح علی الخفین کا مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ علی بن ابی طالب سے سوال کرو کہ زیادہ جاننے والے سنت رسول کے وہی ہین۔ ان تمام روایات کو نقل کرنے کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بے سمجھہ یہ توہم کرے کہ معاویہ کی غرض اثبات اعلمیت جناب امیرالمومنین علیہ السلام کی اپنے آپ سے تہے نہ کل صحابہ سے تو یہ وہم سراسر غلط اور بالکل باطل ہے کیونکہ حدیث منزلت سے امیرالمومنین علیہ السلام کی اعلمیت پر اوسکا استدلال کرنا اسی امر پر منحصر ہے کہ جسطرح ہارون علیہ السلام امت موسیٰ علیہ السلام مین سب سے زیادہ عالم اور سب سے افضل تہے اوسی طرح علی بن ابی طالبؑ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کل امت مین سب سے افضل اور سب سے زیادہ علم والے تہے۔ نہ فقط معاویہ سے۔ علاوہ اسکے یہ ہے کہ خود معاویہ نے اعلمیت امیرالمومنین علیہ السلام کی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے تو صراحۃ بیان بہی کر دی ہے کہ جب اونکو کوئی مشکل پیش آتی تہی تو کشاف معضلات وفتاح مہمات وحلال مشکلات کی طرف رجوع کیا کرتے تہے۔ شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی اپنی کتاب مسمےٰ بصحائف مین (جو کہ اہل سُنت کے عقائد کے باب مین بڑی مشہور ومعروف کتاب ہے اور اوس کی

اور اوس کے مصنف کی توثیق حدیث تشبیہ صفحہ ۱۸ مین جناب آیۃ اللہ فی العالمین طاب ثراہ نے معہ عبارت مذکورۃ الذیل نقل فرمائی ہے) تحریر کرتے ہین۔

واحتجت الشیعۃ بان الفضیلۃ اما عقلیۃ او نقلیۃ ؏ العقلیۃ اما بالنسب او بالحسب وکان علی ؑ اکمل الصحابۃ فی جمیع ذلک فھو افضل۔ اما النسب فلانہ اقرب الی رسول اللہ والعباس وان کان عم رسول اللہ لکنہ کان اخا عبد اللہ من الاب و کان ابو طالب اخا منھما وکان علی ھاشمی من الاب والام لانہ علی بن ابی طالب بن عبد المطلب بن ھاشم وعلی بن فاطمہ بنت اسد بن ھاشم والھاشمی افضل لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اصطفی من ولد اسماعیل قریشا واصطفی من قریش ھاشما واما الحسب فلان اشرف الصفات الحمیدۃ الزھد والعلم والشجاعۃ وھو فیہ اتم واکمل من الصحابۃ اما العلم فلانہ ذکر فی خطبہ من اسرار التوحید والعدل والنبوۃ والقضاء والقدر واحوال المعاد مالم یوجد فی الکلام لاحد من الصحابۃ وجمیع الفرق ینتھی نسبتھم فی علم الاصول الیہ فان المعتزلۃ ینسبون انفسھم الیہ والاشعری ایضاً منتسب الیہ لانہ کان تلمیذ الجبائی المنتسب الی علی وانتساب الشیعۃ بین والخوارج مع کو نھم ابعد الناس عنہ اکابرھم تلامذتہ وابن عباس رئیس المفسرین کان تلمیذاً لہ

وعلم منه تفسیر کثیر من المواضع التی تتعلق بعلوم دقیقة
مثل الحکمة والحساب والشعر والنجوم والرمل واسرار الغیب
وکان فی علم الفقه والفصاحة فی الدرجة العلیاء وعلم
النحو منه وارشد ابا الاسود الدئلی الیه وکان عالما بعلم
السلوک وتصفیة الباطن الذی لا یعرفه الا الانبیاء و
الاولیاء حتی اخذه جمیع المشایخ منه او من اولاده او من
تلامذتهم وروی انه قال لو کسرت لی الوسادة ثم جلست علیها
لقضیت بین اهل التوراة بتوراتهم وبین اهل الانجیل
بانجیلهم وبین اهل الزبور بزبورهم وبین اهل الفرقان
بفرقانهم والله ما من آیة انزلت فی بر او بحر او سهل او
جبل او سماء او ارض او لیل او نهار الا وانا اعلم فی من
نزلت او فی ای شی انزلت وروی انه قال لو کشف الغطاء
ما ازددت یقیناً و قال صلی الله علیه وسلم اقضاکم علی
والقضاء یحتاج الی جمیع العلوم واما الزهد فلما علم منه بالتواتر
من ترک اللذات الدنیاویة والاحتراز عن المخطورات
من اول العمر الی آخره مع القدرة وکان زهاد الصحابة
کابی ذر وسلمان الفارسی وابی الدرداء تلامذته
واما الشجاعة فغنیة عن الشرح حتی قال النبی صلی الله
علیه واله وسلم لا فتی الا علی ولا سیف الا ذو الفقار

و قال صلی الله علیه و سلم یوم الاحزاب لضربة علیٍّ
خیرٌ من عبادة الثقلین و کذ السخاوة فانه بلغ فیها الدرجة
القصوی حتی اعطی ثلاثة اقراص ما کان له و لاولاده غیرها
عند الافطار فانزل الله تعالی و یطعمون الطعام علی
حبه مسکیناً و یتیماً و اسیراً و کان اولاده افضل اولاد بهما
شباب اهل الجنة ثم اولاد الحسن مثل الحسن المثنی والحسن
المثلث و عبد الله بن المثنی و النفس الزکیه و اولاد الحسین
مثل الایمة المشهورة و هم اثنا عشر و کان ابو حنیفة و
مالك رحمها الله اخذ الفقه من جعفر الصادق و الباقون
منهما و کان ابو یزید البسطامی من مشایخ الاسلام سقاء
فی دار جعفر الصادق و المعروف الکرخی اسلم علی ید علی
الرضا و کان بواب داره ایضاً اجتماع الاکابر من الامة
و علمائها علی شیعة دال علی انه افضل و لا عبرة بقول
العوام و اما الفضائل النقلیة فما روی عن النبی صلی الله
علیه و سلم الاولی خبر الطیر و هو قوله صلی الله علیه و سلم
اللهم ائتنی باحب خلقك الیك یاکل معی هذا الطیر فجاء
علی و اکل معه الثانیة خبر المنزلة و هو قوله صلی الله علیه
و سلم انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی
بعدی و هذا اقوی من قوله فی حق ابی بکر و الله ما طلعت

شمس ولا غرابت بعدی وهل اقوی من قوله فی حق ابی بکر
لانه انما یدل علی ان غیره لیس افضل منه لا علی انه افضل
من غیره وایضا یدل علی ان الغیر ما کان افضل منه لا علی
انه ما یکون فجاز ان یکون عند ورود هذا الخبر ویکون
بعده وایضا خبر المنزلة یدل علی ان له مرتبة الانبیاء
لقوله صلی الله علیه وسلم الا انه لا نبی بعدی و
خبر ابی بکر انما یدل علی ان غیره ممن هو ادنی من
مراتب الانبیاء لیس افضل منه لقوله صلی الله علیه وسلم
بعد النبین والمرسلین فجاز ان یکون علی افضل منه الثالثة
خبر الرایة روی انه صلی الله علیه وسلم بعث ابا بکر
الی خیبر فرجع منهزما ثم بعث عمر فرجع منهزما فبات
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم مغتما فلما اصبح
خرج الی الناس ومعه الرایة وقال لاعطین الرایة
رجلا یحب الله ورسوله ویحبه الله ورسوله کرارا غیر
فرار فتعرض له المهاجرون والانصار فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم این علی فقیل انه ارمد العین فتفل
فی عینیه ثم دفع الیه الرایة الرابعة خبر السادة قالت
عایشة کنت جالسة عند النبی اذا قبل علی فقال هذا سید العرب
فقلت بابی انت وامی الست سید العرب فقال انا

سید العالمین وهو سید العرب الخامسة خبرالمولی قال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کنت مولاہ فعلی مولاہ
وروی احمد والبیہقی فی فضل الصحابة انہ قال صلی اللہ
علیہ وسلم من اراد ان ینظر الی ادم فی علمہ والی یوشع
فی تقواہ والی ابراھیم فی حلمہ والی موسیٰ فی ھیبتہ والی
عیسیٰ فی عبادتہ فلینظر الی وجہہ علی۔ السادسة روی
عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال صلی اللہ علیہ
وسلم ان اخی و وزیری وخیر من اترکہ بعدی یقضی دینی
وینجز وعدی علی بن ابی طالب۔ السابعة روی عن ابن
مسعود انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم علی خیرالبشر من ابی فقد
کفر الثامنة روی انہ قال صلی اللہ علیہ وسلم فی ذی
الثدیہ وکان رجلاً منافقاً یقتلہ خیرالخلق وفی روایة
خیر ھذہ الامة وکان قاتلہ علی بن ابی طالب وقال صلی
اللہ علیہ وسلم لفاطمة ان اللہ تعالیٰ اطلع علی اھل الدنیا
واختار منھم اباک واتخذہ نبیا ثم اطلع ثانیا فاختار منھم
بعلک ھذا ما قالوا۔ انتہیٰ بقدر الحاجة۔

وصائف کی عبارت کا ماحصل یہ ہے کہ شیعہ امیرالمومنین علی ابن ابی طالب
علیہ السلام کی افضلیت کو بایں دلائل ثابت کرتے ہین کہ فضیلت یا
تو عقلی ہوتی ہے یا نقلی عقلی فضائل دو قسم پر منقسم ہین ایک از رُوئے

نسب دوسرے از روے حسب علی علیہ السلام ہر طرح کے ان فضائل
مین تمام صحابہ سے اکمل اور افضل ہین از روے نسب اسطرح سے کہ
وہ حضرت سب سے زیادہ از روے نسب کے قریب ہین جناب سید
عالم وفخر بنی آدم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسلئے کہ عباس اگرچہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے لیکن وہ جناب سرور
کائنات صلعم کے والد ماجد عبداللہ کی طرف سے حقیقی بھائی نہ تھے بلکہ صرف
باپ کی طرف سے بھائی تھے اور جناب ابوطالب رضی اللہ عنہ والد ماجد
جناب امیر المومنین علیہ السلام کے ما اور باپ دونو کی جانب سے حضرت
عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بھائی تھے اور علی ما اور باپ دونو کی طرف
سے ہاشمی تھی کیونکہ ابوطالب بیٹے عبدالمطلب رضی کے اور عبدالمطلب
بیٹے ہاشم کے اور فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا مادر امیر المومنین بیٹی اسد کی
اسد بیٹے ہاشم کے اور بقول جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ہاشمی افضل ہے اسواسطے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ اولاد اسماعیل مین سے خدا نے قریش کو برگزیدہ کیا اور
پھر قریش مین سے بنی ہاشم کو برگزیدہ کیا۔

اے حضرات ناظرین جامع معقول ومنقول علامہ سید محمد بن رسول برزنجی
رحمۃ اللہ علیہ جو کہ علماء اہل سنت مین بڑی زبردست فاضل ہین اونہون
نے ایک کتاب درباب اثبات ایمان ابا، واجداد وامہات جناب سرور کائنات

علیہ وآلہ الآف التحیہ والتسلیمات تصنیف کی ہے اوس کتاب مین سے اخذ کرکے مفتی احمد بن زینی دحلان مفتی الشوافع متولی مسجد الحرام مفتی مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً نے ایک رسالہ مسمی باسنی المطالب فی اسلام ابی طالب حال مین تصنیف کیا ہے اور اوس رسالہ سراپا صدق وصواب مین اسلام حضرت ابو طالب علیہ السلام کا بدلائل کافیہ و براہین شافیہ ثابت اور مبرہن کردیا ہے یہانتک کہ اب منکرین کو جائے انکار و فرار باقی نہین رہی اور مولوی ماسٹر سید مقبول احمد دہلوی شکر اللہ سعیہ نے اوس رسالہ کا اُردو زبان مین ترجمہ کیا ہے اور وہ ترجمہ مطبع یوسفی واقع دہلی مین طبع ہوکر شایع ہوچکا ہے اور نیز جناب علامہ زمان وفہامہ دوران اورع الناس حضرت مفتی سید محمد عباس اعلا اللہ مقامہ نے رواجح القرآن مین بہ تفصیل تمام اس مقصود ومرام کو ثابت ومبرہن کیا ہے جس کسی کو حضرت ابو طالب علیہ السلام کے اسلام مین شک ہو وہ رسالہ موصوفہ یا رواجح القرآن کو مطالعہ کرے لبوئے حق ہدایت پائیگا انشاء اللہ تعالیٰ ہم کو اس بارہ مین بحث اور تفصیل کی حاجت نہین ہم صرف ایک حدیث جواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ مین سے مع ترجمہ وارد کرتی ہین فیہ کفایتہ انشاء اللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

اور حسب کی حیثیت سے یہ کہ کل صفات حمیدہ وخصائل سدیدہ مین سے اعلا درجہ کی صفتین۔ زہد۔ اور علم۔ اور شجاعت اور سخاوت ہین پس یہ صفات جمیلہ علی بن علی وجہ الکمال ایسی طرح پائی گئی ہین کہ اور کسی شخص کے لئے

صحابہ مین سے نہین ہین اول علم کو دیکھو توجو کچھہ علی بن ابی طالبؑ نے اپنے خطبون مین اسرار توحید وعدل ونبوت وقضا وقدر کے اور احوال قیامت کا بیان فرمایا ہے اور صحابہ مین سے کسی صاحب کے کلام مین وہ مضامین عالیہ ہرگز نہین پائی جاتی اور کل اہل اسلام کے فرقے علم اصول مین علی ہی کی طرف منتہی ہوتے ہین دیکھو معتزلہ اپنے آپکو علی ہی کی طرف منسوب کرتے ہین اور ابوالحسن اشعری بھی علی ہی کیطرف منتسب ہے کیونکہ وہ جبائی کا شاگرد ہے اور جبائی علی کی طرف منتسب ہے۔ اور فرقۂ شیعہ کا علی کی طرف منسوب ہونا تو ظاہر اور بیّن ہے عیان را چہ بیان۔

الحدیث الشریف القدسی

روی الشیخ ابوجعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ فی کتاب المجالس قال حدثنا محمد بن الحسن بن احمد بن الولید قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن علی بن حسان الواسطی عن عبد الرحمٰن بن کثیر الہاشمی قال سمعت اباعبد اللہ یقول نزل جبرئیل علی رسول اللہ فقال یا محمد ان اللہ یقرئک السلام ویقول انی حرمت النار علی صلب انزلک وبطن حملک وحجر کفلک فقال یاجبرئیل بیّن لی قال اما الصلب الذی انزلک فعبد اللہ بن عبد المطلب واما البطن الذی حملک فآمنہ بنت وہب واما الحجر الذی کفلک

فابوطالب بن عبد المطلب وفاطمہ بنت اسد ۔

ترجمۃ الحدیث الشریف القدسی

یون ابن بابویہ نے تحریر ہے کیا — ارشاد ہے یہ صادقِ آلِ رسول کا
آئے رسولِ پاک کی خدمت مین جبرئیل — اور عرض کی نبی سے کہ ای سید جلیل
فرماتا ہے خدائے دوعالم تمہین سلام — بعد از سلام کرتا ہے ارشاد یہ کلام
اک پشت ایک بطن اور اِک گود ای نبیؐ — وہ ہین کہ جنپہ آتش دوزخ حرام کی
ہے پُشت وہ کہ جس مین اتارا تمہارا نور — اور وہ شکم کہ جس سے کیا آپنے ظہور
اور گود وہ کہ جسنے کفالت تمہاری کی — بنتِ اسد ہین اور وہ ہین والد علی

۱۲۔ احقر الانام زائر

اور دیکھو خوارج کو باوجود اس کے کہ وہ علی سے نہایت ہی دوری اور بُعد رکھتے ہین لیکن اون کے بڑے سب علی ہی کے شاگرد تھے اور ابن عباس رئیس المفسرین علی ہی کے شاگرد تھے اور علی ہی سے معلوم ہوئے تفسیر اون علوم کی جو سخت مشکل اور دقیق ہین مثل علوم حکمت وحساب وشعر ورمل ونجوم واسرارِ غیب کے اور علی فقیہہ اور علم فصاحت مین بڑا بلند درجہ رکھتے تھے اور علم نحو اونہین سے ہے کیونکہ اون کے ارشاد اور اصلاح سے ابو اسود دیلی نے علم نحو مین کتاب تصنیف کی اور علی عالم تھے علم سلوک اور تصفیہ باطن کے اور علم سلوک وتصفیہ باطن کو سوائے انبیاء اور اولیاء کے اور کوئی نہین جان سکتا ہا تنک

کہ کل مشایخ نے علم سلوک اور تصفیہ باطن علی سے سیکہا ہے یا علی کی
اولاد امجاد سے اخذ کیا ہے یا ان کے شاگردون سے لیا ہے اور منقول
ہے کہ علی خود فرماتے تہے کہ اگر میرے لئے مسند بچہائی جائے یعنی مجہے تمکن
حاصل ہو اور مجہسے لوگ دریافت کرین اور میری طرف رجوع کرین تو
مین البتہ فیصلہ کرسکتا ہون اہل توریت مین توریت کے موافق اور اہل انجیل
مین انجیل کے مطابق اور اہل زبور مین زبور کے دستور پر اہل فرقان
مین فرقان کے موافق قسم خدا کی جو آیت نازل ہوئی ہے جنگل مین یا دریا
مین یا صاف وہموار زمین مین یا پہاڑ پر یا پہاڑی زمین مین یا آسمان
مین یا زمین مین رات کو یا دن کو مین سب کو جانتا ہون اور یہ جانتا ہون
کہ کس شخص کے بارہ مین نازل ہوئی اور کس بات کے لئے نازل
ہوئی ہے نیز منقول ہے کہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام فرماتے
تہے کہ اگر پردہ اوٹہہ جائے یعنی مین عیاناً اللہ جل جلالہ کو دیکہہ لون تو
بہی میرے یقین مین اس سے کچہہ زیادتی نہ ہو یعنی جسقدر اب مجکو اوس
وحدہ لاشریک لہ کے وجود اور اوس کی یگانگت اور وحدانیت و نیز بیہمہ
و پاکی و بزرگی کا یقین کامل حاصل ہے کشف غطا یعنی پردہ اوٹہہ جانے
کے بعد بہی اتنا ہی رہی۔ اوسمین کچہہ اضافہ اور زیادتی پردہ کے اوٹہہ جانے
کے سبب سے نہ ہوسکے اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا ہی
اقضاکم علیؑ یعنی تم سب مین اعلادرجہ کا قاضی اور فصل خصومات کرنیوالا
علی ہی ہے اور اعلادرجہ کا قاضی اور فصل خصومات کرنیوالا وہی شخص

ہو سکتا ہے جو تمام علوم پر حاوی ہو کیونکہ قضا کے لئے تمام علوم کا جاننا ضروری ہے اور اس جناب کے زہد کی بابت یہ ہے کہ اونہوں نے ابتدائے عمر سے آخر عمر تک لذاتِ دنیاویہ کو بالکلیہ ترک کیا اور جمیع محظورات و مکروہات سے باوجود قدرت و تمکن پرہیز کی اور صحابہ مین سے جو لوگ اعلا درجے کے زاہد تہے مثل جناب ابوذر غفاری و حضرت سلمان فارسی و حضرت ابو درداء رضے اللہ عنہم وہ سب علی علیہ السلام کی ہی شاگرد تہے۔ اور شجاعت اسد اللہ الغالب کی بیان اور تشریح سے مستغنی ہے یہانتک کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون کی شان مین فرمایا لا فتیٰ الا علیؑ ولا سیف الا ذو الفقار اور نیز جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روز احزاب یعنی خندق کی لڑائی کے دن ارشاد فرمایا کہ ایک ضرب علی کی افضل ہے عبادۃ ثقلین سے۔ اور اسی طرح سخاوت جناب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اعلا درجہ کو پہونچی ہوئی ہے یہانتک کہ راہ خدا مین مسکین و یتیم و اسیر کو تین دن ڈیان ایسی حالت مین عطا فرمائین کہ اونکے اور اوس جناب کے اہل و عیال کے کہانے کے لئے کچہ باقی موجود نہ تہا کہ روزہ افطار کرکے تناول فرمائین جناب حق سبحانہٗ تعالیٰ شانہ نے اونکی سعی کو مشکور کیا اور اونکی شان مین آیہ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکیناً ویتیماً واسیراً نازل فرمائی اور اونکی اولاد دیگر صحابہ کی اولاد سے افضل ہے مثل حسن اور حسین علیہما السلام کے جن کے بارہ مین جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی

حسن اور حسین سردار ہین جوانان جنت کے پہر اولاد حسن علیہ السلام کی مثل حسن مثنی اور حسن مثلث وعبداللہ بن المثنی اور نفس زکیہ اور اولاد حسین علیہ السلام ہین تو بارہ اماموں ہین سے مشہور ومعروف امام ہین اور ابو حنیفہ ومالک رحمۃ اللہ علیہما نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے فقہہ حاصل کی اور باقی اور لوگون نے پہر ان دونون یعنی ابو حنیفہ وامام مالک سے فقہہ حاصل کی ہے اور ابو یزید بسطامی جو کہ مشائخ اسلام ہین سے مشہور ہے وہ امام جعفر صادق ع کے گہر کا سقا تہا اور معروف کرخی جناب امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام کے ہاتہہ پر اسلام لایا اور وہ اوس جناب کے گہر کا دربان تہا اور نیز امت محمدی ہین بڑے بڑے لوگون کا اجتماع اونکے شیعون پہ دال ہے اس امر پر کہ علی کل امت محمدی ہین سب سے افضل اور برتر ہین اور عوام کے قول کا کچہہ اعتبار نہین ہے۔

اور فضائل نقلیہ پس من جملہ اونکے پہلے خبر طیر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ الٰہی بہیج میرے پاس اوس شخص کو جو تیرے نزدیک کل خلقت ہین سے دوست تر ہو تا کہ کہائے وہ میرے ساتہہ گوشت اس پرند کا پس امیر المومنین علی علیہ السلام حاضر ہوے اور جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ اوس طائر کا گوشت تناول فرمایا۔ دوسری خبر منزلت ہے اور وہ یہ ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے کہ تو میری لئے ایسا ہے کہ جیسے ہارون تہے موسیٰ کے لئے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہو گا

اور یہ ارشاد جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ کا علی علیہ السلام کے حق مین اقوی ہے اوس قول سے جو بزعم حضرات اہل سنت جناب رسول خدا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حق مین فرمایا ہے۔ واللہ ما طلعت شمس ولا غربت بعد النبیین والمرسلین علی افضل من ابی بکر اس لیے کہ یہ قول دلالت کرتا ہے اسپر کہ غیر اونکا اون سے افضل نہین نہ اس امر پر کہ وہ ہر ایک غیر اپنے سے افضل ہین اور نیز اسپر دلالت کرتا ہے کہ غیر ابوبکر ابوبکر سے زمانۂ ماضی مین افضل نہ تھا نہ یہ کہ زمانہ آیندہ مین بھی کوئی اون سے افضل نہ ہوگا پس جائز ہے کہ اس حدیث کے وارد ہونے کے وقت کوئی اون سے افضل نہ تھا اور بعد اوس وقت کے پھر اور لوگ اون سے افضل ہوگئے ہون۔ اور حدیث منزلت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ علی کے لئے مرتبہ انبیا کا حاصل ہے کیونکہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور حدیث حضرت ابوبکر والی اسپر دلالت کرتی ہے کہ غیر ابوبکر جو لوگ انبیاء سے کم مرتبہ پر ہین وہ لوگ حضرت ابوبکر سے افضل نہین ہین دیکھو قول حضرت رسول خدا کا بعد النبیین والمرسلین پس اس بناء پر جائز ہوا کہ علی حضرت ابوبکر سے افضل ہون اقول ہم کہتے ہین کہ عبارت ما طلعت شمس ولا غربت بعد النبیین والمرسلین علے افضل من ابی بکر کی تاویلین کرنے کی اور جواب دینے کی شیعون کو ہرگز کچھ ضرورت نہین کیونکہ یہ مضمون صرف حضرات اہل سنت کی کتابون مین مذکور ہے فرقۂ شیعہ پر کسیطرح سے

صحت نہین ہوسکتا برخلاف حدیث منزلت کے کہ وہ کتب فریقین مین مسطور وماثور اور بکمال صحت وتواتر مشہور ومذبوبہے یہانتک کہ کوئی فرقہ اہل اسلام مین سے اوسکا انکار نہین کرسکتا۔

تیسری حدیث حدیث رایت ہے اور وہ اسطرح پرہے کہ جناب رسول اللہ ۲ نے حضرت ابوبکر رضے اللہ عنہ کو جنگ خیبر کے لئے روانہ کیا حضرت ابوبکر جنگ خیبر سے بہاگ کر واپس آئے پھر جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر خطاب رضے اللہ عنہ کو لڑائی کے لئے ارسال فرمایا وہ بہی بہاگے اور واپس تشریف لائے پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ رات نہایت اندوہ اور غم مین بسرکی جب صبح ہوئی تو حضرت خیمہ سے باہر تشریف لائے اور علم سعادت شیم حضرت کے ہمراہ تہا پس فرمایا جناب سرورعالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یہ علم دونگا اوس شخص کو جو دوست رکہتا ہے اللہ اور رسول کو اور اللہ اور رسول اوس کو دوست رکہتے ہین بار بار حملہ کرنے والا ہے اور بہاگنے والا نہین ہے پس مہاجرین والنصار سب کے سب اوس علم سعادت شیم کے امیدوار ہوئے یعنی ہر شخص چاہتا تہا کہ مجہے ہی علم ملجائے جناب سیدالمرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کہان ہے علی بن ابی طالب لوگون نے عرض کیا کہ اونکی آنکہین دکہتی ہین پس حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے علی علیہ السلام کو سامنے اپنے طالب فرماکر اون کی آنکہون پر لعاب دہن مبارک لگا دیا کہ آنکہین روشن ہوگئین پس آنحضرت نے اپنا علم اوس جناب

کو عنایت فرمایا۔

چوتھی خبر حدیث سیادت ہے بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت باسعادت مین حاضر تھی کہ اس عرصہ مین علی سامنے سے آئے پس جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہے سردار عرب کا مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے مان باپ فدا ہون آپ پر کیا آپ سردار عرب کے نہین ہین فرمایا حضرت نے کہ مین سردار ہون اولاد آدم کا اور یہ سردار ہے عرب کا۔

پانچوین حدیث حدیث مولے ہے یعنی فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ مین جسکا مولیٰ ہون پس علی ہے مولیٰ اوسکا۔

اور نیز روایت کی ہے احمد اور بیہقی نے فضائل الصحابہ مین کہ فرمایا جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ نے کہ جو چاہیئے کہ دیکھے آدم کو علم مین اور یوشع کو تقوے مین اور ابراہیم کو حلم مین اور موسیٰ کو ہیبت مین اور عیسیٰ کو عبادت مین پس چاہیئے کہ وہ دیکھے روے مبارک علی بن ابی طالب کا۔

چھٹی حدیث یہ ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا جناب سید المرسلین وخاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے کہ میرا بھائی اور میرا وزیر اور بہتر اور افضل اون سب مین سے جنکو مین بعد مین اپنے چھوڑتا ہون اور جو میرے قرض کو ادا کرے گا میرے وعدون کو پورا کرے گا علی بن ابی طالب ہے۔

ساتوین حدیث وہ ہے کہ روایت کیا ہے اوسکو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے کہ علی افضل بشر ہے یعنی کل خلقت سے افضل اور بہتر ہے جو اس امر کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

آٹھوین حدیث ذوالثدیہ منافق کے قتل کرنے کے بارہ مین ہے یعنی اخبار بالغیب اور پیشین گوئی جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسباب مین کہ ذوالثدیہ منافق کو وہ شخص قتل کرے گا جو تمام امت مین سب سے افضل اور بہتر ہوگا اور ذوالثدیہ منافق کو جنگ نہروان مین جناب اسد اللہ الغالب حضرت علی بن طالب صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ نے قتل کیا ہے۔

اور نوین حدیث یہ ہے کہ جناب سرور کائنات باعث ایجاد موجودات صلے اللہ علیہ وآلہ الہداۃ نے جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا صلواۃ اللہ وسلامہ علیہا وعلی بعلہا وابیہا وامہا واخیہا وذریتہا وبنیہا وشیعتہا ومو الیہا سے ارشاد فرمایا کہ اے فاطمہ خداوند تبارک وتعالی نے اہل دنیا کو ملاحظہ فرمایا تو سب مین سے تیرے باپ کو پسند اور منتخب کیا اور مجھے اپنا رسول اور نبی مقرر فرمایا۔ پھر جب دوبارہ تمام دنیا واہل دنیا کو جناب ایزد متعال وقادر لایزال نے ملاحظہ فرمایا تو تیرے شوہر علی کو سب مین سے منتخب اور پسند کیا۔ ہذا ما قالوا۔ انتہی لقدر الحاجۃ۔

حضرات ناظرین پر واضح ہو کہ صاحب وصایف علامہ شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی جو اہل سنت کے علماء معتمدین مین سے ہین اونہون نے

شیعون کی طرف سے اس تمام استدلال کو نقل کر کے اور ان تمام فضائل کو لکھکر کسی فضیلت کا انمین سے انکار نہین کیا بلکہ جناب امیر المومنین سید الوصیین علیہ السلام کی ان سب فضیلتوں کو تسلیم کیا ہے اور توثیق اور تعریف علامہ شمس الدین محمد بن اشرف سمرقندی کی اور انکی کتاب وصائف کی مدح اور تعریف عبقات الانوار فی اثبات امامۃ الائمۃ الاطہار کی مجلد حدیث تشبیہ مین مذکور ہے وہان ملاحظہ فرمائیے۔

اب غور اور تامل کرنا چاہیے کہ جس صورت مین عبد اللہ بن عباس امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ہی شاگرد تھے اور انھیں جناب کے فیض سے وہ مستفیض ہوئے اور یہہ مرتبہ اونھوں نے پایا کہ اونکو رئیس المفسرین کہا جاتا ہے اور وہ خود جناب امیر المومنین علیہ السلام کی افضلیت و اعلمیت کو بڑے زور شور سے تسلیم کرتے ہیں تو اور کسی شخص کو جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھہ علم مین کیونکر اور کسطرح نسبت دے سکتے ہیں حاشا ثم حاشا کلا ثم کلا کسی شخص کو بعد جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہ الاطیاب کے جناب امیر المومنین و سید الوصیین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھہ کسی فضیلت میں بھی نسبت نہین ہو سکتی بے شک و بے شبہہ جناب امیر المومنین علیہ السلام بعد جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ الطیبین کے تمام امت میں سب سے اعلم اور کل خلق سے افضل ہیں آخر مین یہہ بندہ ناچیز اضعف عباد اللہ القوی ابو القاسم مقرب علی النقوی البکہری

المتخلص بہ تراأئی حضرات ناظرین صداقت آئین ومنصفین حق گزین وطالبانِ راہِ راست ویقین کی خدمت والادرجت میں عرض رسا ہے کہ اے حضرات اول تو یہہ امر ثابت ومحقق ہے کہ رسالۂ مذکورہ وکراسۂ مسطورہ ابوعثمان عمر بن بحر الجاحظ مروانی کی تصنیفات مین سے ہے اگر کسی صاحب کو اس مین شک ہو تو مجلد اول حدیث غدیر کو ملاحظہ کرین۔ بر فرض محال اگر ہم اس امر کو تسلیم بھی کرلیں کہ رسالۂ مذکورہ جاحظ کا نہیں ہے تو بہی ناظرین باانصاف کو لازم اور واجب ہے کہ لَا تَنظُرْ اِلیٰ مَنْ قَالَ وَانظُرْ اِلیٰ مَا قَالَ پر عمل اور بنا کرکے یہہ خیال ہی نہ فرماوین کہ یہہ رسالہ کسکی تصنیف ہے۔

بلکہ اس کلام متین کی متانت اور ان دلائل وبراہین کے استحکامات ورصانت کو بہ نظرِ انصاف ملاحظہ کرین کہ کس کس طرح کتاب اللہ وسنت رسول اللہ واجماع امت سے صاحب رسالہ نے امیر المومنین سید الوصیین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ اولادہ الطیبین کی امامت اور افضلیت کو ثابت بلکہ واضح اور آشکار وروشن کالشمس فی رابعۃ النہار کرکے دکہلایا ہے۔

تأمل اور غور سے پڑھو اور انصاف سے سوچو اور سمجھو۔ امر حق ظاہر ومنکشف ہوجائیگا۔ انشاء اللہ الہادی المستعان وعلیہ التکلان فی کل حین وآن۔ والحمد للہ العزیز الکریم العادل الذی اظہر الحق وابطل الباطل والصلوۃ علی سیدنا محمد خیر الاواخر والاوائل المنعوت باکرم الشمائل واشرف الخصائل۔ وآلہ الذین اذہب اللہ عنہم

الرجس وطهرهم تصهيرًا فهم اصحاب افاضل الفضائل و اماثل الفواضل
صلواتہ دائمۃ لا انقطاع لہا ابد الابدین ودھر الداھرین من یومنا
ھذا الی یوم الدین - والحمد للہ رب العلمین ماشاء اللہ لاحول و لا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم - وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ الطیبین
الطاہرین المعصومین الغر المیامین =

خاتمۂ

منظومہ درباب مناجات وعرض حاجات

بجناب

مجیب الدعوات واہب العطیات
رافع الدرجات دافع البلیات ماحی السیّات
غافر الخطیّات جلت آلائہٗ
وعظمت نعمائہٗ

ای غافر الذنوب شہنشاہِ بے ہمال
ای ساترِ عیوب خداوند ذو الجلال لایزال

ای واحد ویگانہ وای ربِّ دوسرا
ای وہ کہ مثل تیرے نہین کوئی دوسرا

تو عالم الغیوب ہے ای ربِ پاک ذات
تو غافر الذنوب ہے ہم ہین تری عصات

جز تیری ذات پاک کسی کو بقا نہین
محتاج تیرے سب ہین کسی کو غنا نہین

مین کیا ہون اور گناہ مرے کیا ہین ای رحیم
بخشش تری عمیم ہے رحمت تری عظیم

مجکو گمانِ نیک جو ہی تجہپہ ای کریم
پورا تو اوسکو کیجیو ہون گرچہ مین اثیم

تیرا یہہ قول پاک ہے ای ربِّ دادگر
ہر شخص کام کرتا ہی اپنے خصال پر

خصلت پہ اپنی مین نے تو یارب برائی کی — پر تیری نیکیون سے رجا ہی بھلائی کی
ہرگز نہ کیجو جسکا مین لائق ہون ای قدیر — مجھہ سے وہ کیجو کام کہ جسکا ہی تو جدیر
مین لائق عذاب ہون پر تو غفور ہے — لابد ہے تجکو عفو تو بخشش ضرور ہے
صدقہ نبی کا بخشدی عصیان مری تمام — لکھدی موالیان علیؑ مین تو میرا نام
یارب ہو حشر میرا علیؑ ولی کے ساتھ — دامن ہو مرتضیٰ کا تو ساقیؑ کا ہونی ہاتھ
تیرا ہزار شکر ہے ای خالق قوی — توفیق تو نے مجکو ہے مدح علی کی دی
شکر خدا ہوئی یہہ صراط سوی تمام — تیری کرم سے ہوگئی یہہ مثنوی تمام
باغ نبی کی مدح کا یارب ثمر ملے — ہر بیت کی عوض مجھے جنت مین گھر ملے
تیری کلام پاک کا ہی ترجمہ کیا — طالب ہون ای کریم مین تجہسے ثواب کا
تیری ولی کے فضل لکھی ہین کتاب مین — بھاری کتاب ہو مری روز حساب مین
یارب تو اس کتاب کو محبوب کیجیو — اور اہل فضل مین اسے مرغوب کیجیو
دل خاص مومنون کے تو ہون اس سے شاد کام — اور عام اسکو پڑہ کے بنین عارف امام
لوگون کو جلد اس سے ہدایت نصیب ہو — تیرے ولی کی اس سے ولایت نصیب ہو
اس مثنوی سے فیض ہو سب خاص و عام کو — یارب ہدایت اس سے ہو اکثر انام کو
شیعونکے اعتقاد تو اس سے متین ہون — اور منکرین پڑہ کے اسے مومنین ہون
مین نے کیا کلام الٰہی کو عام فہم — اب جو کہ دیکھی اور وہ ہوئے کلام فہم
اوسکو طابق ایزد برحق دکھایا ہے — ایمان کا پتا اوسے پورا بتایا ہے

ایصال پر جناب الٰہی کا کام ہے
توفیق ہے رفیق تو حاصل مرام ہے

الحدیث الشریف النبوی صلعم

روی الخوارزمی فی کتاب المناقب باسناده عن علی علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان الله جعل لاخی علی بن ابی طالب فضائل لا تحصی کثرة فمن ذکر فضیلة من فضائله مقرا بها غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر ومن کتب فضیلة من فضائله لم تزل الملائکة تستغفر له ما بقی لتلک الکتابة رسم ومن استمع فضیلة من فضائله غفر الله له الذنوب التی اکتسبها بالاستماع ومن نظر الی کتاب من فضائله غفر الله له الذنوب التی اکتسبها بالنظر ثم قال النظر الی وجه امیر المومنین علی ابن ابی طالب عبادة وذکره عبادة ولا یقبل الله ایمان عبد الا بولایته والبراءة من اعدائه

نیز محمد بن یوسف گنجی شافعی نے اس حدیث شریف کو کفایۃ الطالب مین نقل کیا ہے دیکھو صفحہ ۵۱ - از مجلد حدیث نور من مجلدات عبقات الانوار

ترجمہ حدیث شریف

فرماتے ہین نبی مرے بھائی کیواسطے ۔۔۔ اللہ نے بہت سے فضائل عطا کیے
احصا بھی اونکا ہو نہین سکتا ہی زینہار ۔۔۔ یان تک فضائل شہ مردان بے شمار

جو ایک بھی فضیلتِ حیدر بیان کرے — اور اعتراف اوسکا بہ قلب و لسان کرے
اوسکی جزا مین عفو کریگا غفور تب — آئندہ و گذشتہ گنہ اوسکے سب کے سب
منجملہ فضائلِ حیدر شہ اُمم — انسان کرے جو ایک فضیلت کوئی رقم
تحریر اوس کتاب کی باقی ہے جب تلک — بخشش کی اوسکے حق مین دعا کرتے ہین ملک
اور جو سنے گا ایک فضیلت ز فضلِ شاہ — اوسکی عوض مین عفو ہون کانون کے گناہ
لکھا ہوا جو فضلِ علی کا کوئی پڑھے — عصیان معاف ہونگے جو آنکھونسے ہوئے
پھر اسطرح سے کہنے لگے شاہِ دوجہان — منہ دیکھنا علی کا عبادت ہے بے گمان
ارشاد پھر یہہ کرنے لگے شاہ مرسلین — ذکرِ علی عبادتِ باری ہے شک نہین
ایمان کسی بھی بندے کا حق کو نہین قبول — جب تک نہو ولایتِ حیدر اوسے حصول
اور نیز دشمنون سے جو اوسکے خفا نہین — ایمان قبول اوسکا خدا کو ذرا نہین
پس حکمِ مصطفےٰ سے یہہ لکھی ہین وصفِ شاہ — اللہ تاکہ عفو کرے میرے سب گناہ
قربان نامِ شیرِ خدا پر ہے جان مری — مدحِ علی مین چلتی ہے اکثر زبان مری
نام اوس ولیِ حق کا بہت ہمکو بھلا ہے — نامِ علی ہمیشہ وظیفہ ہمارا ہے

خطاب بجناب امیر المومنین سید الوصیین
صلواۃ اللہ علیہ وعلی اولادہ الطیبین

شفاعت

مرتضےٰ علیؑ ولیِ کبریا کے نور — اللہ سے ہماری سفارش کرو ضرور
تا بخشدے خدا ہمیں صدقے سے آپکے — خوشنود ہو کے ہمکو سقر سے نجات دے

دارین مین ہر ایک الم سے نجات ہو
دونون جہان مین آل محمد کا ساتھ ہو

اور جلد مجکو روضۂ انور دکھائیے
اس زائر نبی کو نجف مین بُلائیے

نادم ہون اور مقر ہون کہ ہونین گناہ گار
زائر کا پر حضور کے شیعون مین ہو شمار

صدقے سے آپکے ہون دعائین مری قبول
دونون جہان مین میرے مطالب ہون کل حصول

قطعہ

حامد حسین[1] سید اہل کلام تھے
مقبول کبریا و نبی و امام تھے

اسفار لاجواب لکھے اوس جناب نے
تسخیر خلق کو کیا ہر اک کتاب نے

مالک وہ خرمنوںکے ہین اور خوشہ چین ہم
وہ عرش علم و فضل ہین اور مین زمین ہم

اللہ اونکا خلد مین رتبہ کرے زیاد
اور اونکے جانشین کو رکھے مدام شاد

ناصر حسین[2] اونکے ہین فرزند ارجمند
پایہ اونھون نے علم مین پایا ہو بس بلند

ناصر حسین کی کری نصرت نصیر اب
اونکا بھی مثل اب[1] کے نہین ہی نظیر اب

اوستاد میری تھے جو ارسطوی[3] روزگار
اونپر خدای پاک کی رحمت ہو بیشمار

بھائی جو میرے فرخ[4] شیرین کلام تھے
مداح اہل بیت رسول انام تھے

[1] آیۃ اللہ فی العلمین وحجۃ الاسلام والمسلمین مولانا مولوی السید حامد حسین اعلی اللہ مقامہ مصنف استقصاء الافحام وعبقات الانوار وغیرہ کتب و اسفار ۱۲

[2] نجم الملۃ والدین مولانا مولوی السید ناصر حسین مد ظلہ العالی ۱۲

[3] جناب قبلہ وکعبہ مولانا مولوی سید رجب علی خان بہادر ارسطو جاہ مرحوم ۱۲

[4] جناب قبلہ وکعبہ اخی المعظم وصنوی المکرم مولوی سید فرزند علی خان صاحب فرخ مرحوم مصنف ریاض الجنان و اشراقات عرشیہ وغیرہ ۱۲

خلد برین مین اون کے مراتب بلند ہون — اولاد اونکی جو ہین وہ سب ارجمند ہون

لاتا ہون مین شفیع حسن اور حسین کو — بخشے خدای پاک مرے والدین کو

راہِ علی پہ شیعون کا دائم سلوک ہو — آپسمین اتفاق ہو سب کا سلوک ہو

توفیق اونکو یہہ ہو کہ وہ نیچری نہون — ہون کذب وشک سے پاک پہ حق ہی رہی نہون

یارب بحق حیدر صفدر امام دین — اچھی طرح ہو خلق مین اب انتظامِ دین

غم دور اور حصول مسرت قریب ہو — مہدی دین کی ہمکو زیارت نصیب ہو

زائر دعائین سب تری مقبول ہوگئین
اللہ کی عنایتین مبذول ہوگئین

الحمد لله رب العلمين قد استتب وتم المجلد الثاني من الكتاب المستطاب الاربعين فى فضائل مولانا امير المومنين نهار الخامس من ذي قعدة الحرام سنة ١٣١٢ الهجرية المقدسة على صاحبها وآله الاف التحية والسلام۔

تمت

(کتبہ احقر البرایا محمد یحیی کولوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ضمیمہ کتاب اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین

کیفیتِ بیعت کردنِ جناب امیر المومنین و سید الوصیین علی بن ابی طالب علیہ السلام با حضرات خلفای ثلاثہ رضی اللہ عنہم

حضرات خلفای ثلاثہ رضی اللہ عنہم سے جناب امیر المومنین و امام المتقین و قائد الغر المحجلین صلواۃ اللہ و سلامہ علیہ و علی اولادہ الطیبین کے بیعت کرنے کی کیفیت اور حالات اور اوسکے وجوہات و اسباب اگرچہ کتبِ کلامیہ میں مفصل مذکور و مسطور ہیں لیکن چونکہ باب دوم میں ماتحت حدیثِ قدسی نمبر۲ اس مسئلہ کا ذکر آگیا ہے لہذا یہ احقر الانام اس معاملے کے متعلق چند روایات کتب معتمدہ حضرات اہل سنت میں سے بمناسبت مقام توضیح مرام کے لیے یہاں وارد کرتا ہے تاکہ ناظرین پر یہ مسئلہ منکشف ہو جائے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کے بیعت کرنے کی وجہہ بخوبی سمجھ میں آجائے۔

دیکھو ای حضرات ناظرین کتاب تشئید المطاعن میں جناب علامہ زماں حضرت مفتی سید محمد قلی خاں رفع اللہ مقامہ فی فرادیس الجنان نے جامع الاصول کی کتاب الامارۃ من حرف الھمزہ سے نقل فرمایا ہے

وکان لعلي وجهة حيوة فاطمة فلما توفيت انصرفت وجوه الناس عن علي و مكثت فاطمة بعد رسول الله ستة اشهر ثم توفيت فاطمة فقال لزهري فلم

يبايعه علي فقال لا والله احد من بني هاشم حتى بايعه علي فلما راى انصراف
وجوه الناس عنه ضرع الى مصالحة ابي بكر الخ - یعنی فاطمہ زہرا کی زندگی میں
علی کے واسطے عزت اور آبرو تھی جب فاطمہ زہرا نے دار دنیا سے بجانب
روضۂ رضوان انتقال فرمایا تو لوگوں کے منہ علی سے پھر گئے اور فاطمہ زہرا بعد
وفات جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ الصلوات کے چھ مہینے تک
زندہ رہیں اس چھ مہینے تک علی علیہ السلام نے بلکہ تمام بنی ہاشم میں سے
کسی نے حضرت خلیفہ اول صاحب کی بیعت نہیں کی جب جناب فاطمہ زہرا نے
انتقال فرمایا اور علی علیہ السلام نے دیکھا کہ لوگوں کے منہ اونکی طرف سے
پھر گئے ہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے صلح کرنے پر مجبور ہوئے:

اور قرطبی نے مفہم شرح صحیح مسلم میں کان لعلي وجهة حيوة فاطمة
کی شرح میں لکھا ہے کان الناس يحترمون عليًّا في حيوتها كرامة لها
لانها بضعة رسول الله وهو مباشر لها فلما ماتت وهو لم يبايع ابابكر
انصرف الناس عن ذلك الاحترام ليدخل فيما دخل الناس ولا يفرق
جماعتهم - یعنی فاطمہ زہرا کی زندگی میں فاطمہ زہرا کے سبب سے لوگ علیؑ کا
احترام کرتے تھے اسواسطے کہ وہ بضعة الرسول یعنی جناب پیغمبر خدا کے
جگر کا ٹکڑا تھیں پس چھ ماہ کے عرصے تک علی علیہ السلام نے حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی تھی - فاطمہ زہرا کے انتقال کے بعد لوگوں نے
وہ احترام علیؑ کا ترک کردیا جو پہلے کرتے تھے تاکہ وہ بھی بیعت کریں اور اون
کی جماعت میں داخل ہوں -

ای حضرات ناظرین جناب امیر المومنین علیہ السلام کا اس چھہ ماہ کے بعد حضرت ابوبکر کی بیعت کر لینا اونکی خلافت کی حقیت اور جانبین کی صلح اور رضامندی پر ہرگز دلالت نہیں کرتا اور اس امر سے یہہ نہیں ثابت ہوتا کہ امیر المومنینؑ اونکی خلافت سے رضامند ہو گئے تھے کیونکہ اگر یہہ بیعت رضامندی اور رغبت سے واقع ہوتی تو اوسکے بعد پھر کبھی اپنا استحقاقِ خلافت اور حضراتِ شیخین کا خلافت کو بظلم و غصب حاصل کرنا بیان نہ فرماتے۔ حالانکہ جناب امیر المومنین علیہ السلام ہمیشہ خلافت بلافصل کے لیے اپنا استحقاق ظاہر کرتے رہے اور حضراتِ شیخین کا وانکا ظلم و جور بیان فرماتے رہے اور ساری عمر یہی ارشاد کرتے رہے کہ خلافت میرا حق تھا شیخین نے از روی ظلم و غصب کے خلافت کو لیا تھا۔

دیکھو استیعاب کو جو اہلِ سنت کی اعلیٰ درجے کی معتبر اور بڑے مرتبے کی مستند کتاب ہے اوسمیں عبد البر صاحب استیعاب رفاعہ بن رافع کے حال میں لکھتے ہیں۔ ذکر عمر بن شبہ عن المداینی عن ابی مخنف عن جابر عن الشعبی قال لما خرج طلحة والزبیر کتبت ام الفضل بنت الحرث الی علی بخروجهم فقال علی عجبا لطلحة والزبیر ان الله عزوجل لما قبض رسوله قلنا نحن اهله واولیاؤه فلا ینازعنا سلطانه احد فابی علینا قومنا فولوا غیرنا وایم الله لولا مخافة الفرقة وان یعود الکفر ویبور الدین لغیرنا فصبرنا علی بعض الالم ثم لم نر الا خیرا۔ یعنی جب طلحہ اور زبیر نے خروج کیا تو ام الفضل دختر حرث نے جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام

کو اونکی خروج کرنے کی اطلاع خط میں تحریر کی اوسکے جواب میں جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ طلحہ اور زبیر پر کمال تعجب ہے کہ جب خداوند تعالیٰ شانہ نے اپنے رسول کو وفات دی تو ہم نے کہا کہ ہم اونکے اہل اور اولیا اور وارث ہیں ہمارے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی بادشاہت میں کوئی نزاع اور جھگڑا نہ کریگا پس ہماری قوم نے ہمپر یعنی ہمارے لیے انکار کیا اور غیروں کو حاکم بنادیا پس قسم خدا کی اگر مجکو اسلام کے متفرق ہوجانے کا خوف نہ ہوتا اور اس امر کا ڈر نہوتا کہ کفر پھر عود کریگا اور دین محمدی برباد ہوجائیگا تو البتہ میں اونکی خلافت کو متغیر اور زائل کردیتا لیکن میں نے صبر کیا بعضی دکھوں اور صدموں پر الحمد للہ کہ اس صبر کو میں نے بہتر پایا۔

پس ای حضرات ناظرین و ای صاحبان عقل و دین اب غور و تامل سے سوچ لو۔ کہ حضرات شیخین بلکہ اصحاب ثلاثہ سے امیر المومنین علیہ السلام کے نہ لڑنے کی وجہہ موجہہ خود امیر المومنین علیہ السلام کے ارشاد ہدایت بنیاد مذکورۂ بالا سے بخوبی ظاہر و آشکار ہوگی اور اسمیں ہرگز کوئی شک و شبہہ باقی نہ رہا کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام کو اسلام کے متفرق ہوجانے اور کفر کے عود کرنے اور دین کے برباد ہونے کا خوف تھا اس لیے اوس جناب نے خود بحنت مصائب و احزان و نوائب و اشجان کو برداشت کیا لیکن دین اسلام کو بچالیا اور برباد نہ ہونے دیا اسلام کے بچانے کے لیے حضرات خلفای ثلاثہ کی بیعت کرلی اور بہ ظاہر اونکی اطاعت کرتے رہے۔ اسطرحپر جناب امیر المومنین علیہ السلام کے بیعت کرلینے سے حضرات خلفای ثلاثہ کی خلافت

حق نہیں ہوسکتی اور نہ اونکا خلفای راشدین وایمۂ صالحین ہونا لازم آسکتا ہے دیکھو جناب امیر المومنین سید الوصیین علیہ السلام نے تو جناب رسول خدا سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام وارشادات کے مطابق عمل درآمد کیا ہے سوچو اور خیال کرو کہ صحیح مسلم کی کتاب الامارہ میں مسطور و ماثور ہے عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیار ائمتکم الذین تحبونہم ویحبونکم ویصلون علیکم وتصلون علیہم۔ وشرار ائمتکم الذین تبغضونہم ویبغضونکم وتلعنونہم ویلعنونکم قیل یارسول اللہ افلا ننابذھم بالسیف فقال لاما اقاموا فیکم الصلوۃ واذا رأیتم من ولاتکم شیئاً تکرھونہ فاکرھوا عملہ ولا تنزعوا یداً من طاعۃ۔ یعنی فرمایا جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے کہ بہتر اور نیک تمہارے اماموں میں سے وہ ہیں کہ جنکو تم دوست رکھو اور وہ تمکو دوست رکھیں اور تم اونپر صلوۃ بھیجو وہ تمپر صلوۃ بھیجیں۔ اور بد اور شریر تمہاری اماموں میں سے وہ امام ہیں جنکو تم اپنا دشمن جانو وہ تمکو اپنا دشمن سمجھیں تم اونپر لعنت کرو وہ تمپر لعنت کریں یہہ سنکر صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جب امام ایسے بد اور شریر ہوں تو ہم اون سے مقابلہ بہ سیف وسنان کرکے اونکو ہلاک کیوں نہ کرڈالیں آنحضرت نے فرمایا کہ نہیں ایسا مت کرو جب تک وہ نماز کو قائم کرتے ہوں۔ یعنی ظاہر شریعت پر عمل کرتے ہوں تب تک اون سے جنگ نہ کرو۔ اور جب دیکھو تم اپنے حکام کی طرف سے کوئی بُری بات تو اوس بُرے امر کو دل میں بُرا سمجھو لیکن اونکی اطاعت سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ۔ یعنی اطاعت اون کی

کرتے رہو۔ ایسی مقام پر صحیح مسلم کی دوسری حدیث کے آخر کا فقرہ یہہ ہے
الا من ولي عليه وال فراه ياتي شيئا من معصية الله فليكره ماياتي من معصية
الله ولا ينزعن يدا من طاعة۔ یعنی خبردار ہو جاؤ ای لوگو کہ جب تم پر کوئی حاکم ایسا
والی اور مسلط ہو کہ وہ نافرمانی خدا کی کرتا ہو اور تم اوسکے گناہ وعصیاں کو دیکھو
پس ضرور ہے کہ جو وہ گناہ اور معصیت الٰہی کرتا ہے اوسکو تم اپنے دل میں برا
جانو لیکن اوسکی اطاعت سے دست بردار نہو بلکہ اطاعت اوسکی کرتے
رہو۔ پس اے حضرات ناظرین ایسے حکم محکم کے موافق اور مطابق جناب
امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے خلفای ثلاثہ کی بیعت
کرلی اور بظاہر اونکی اطاعت کرتے رہے اور دل میں اونکے افعال
ناشایستہ واعمال قبیحہ کو برا جانتے رہے پس انصاف سے غور کرو اور
سوچو کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے حق پر غیروں کو متصرف دیکھا
اور انواع انواع کے رنج او ٹھائے اور ہزاروں مصیبتیں جھیلیں سخت سخت
تکلیفیں برداشت کیں لیکن دین اسلام کو برباد نہونے دیا۔ سخت مظلومیت
اور مقہوریت کی حالت کو اپنے لیے گوارا کیا مگر جناب رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے حکم کو بجا لائے اور مطابق اور موافق ارشاد رسول کی عمل کیا
نیز صحیح مسلم کے اسی باب میں مرقوم ہے۔ قال حذیفة بن یمان
قلت یارسول الله انا کنا بشر فجاء الله بهذا الخیر فنحن فیه فهل من وراء
ذلك الخیر شر قال نعم قلت هل من وراء ذلك الشر خیر قال نعم قلت
هل من وراء ذلك الخیر شر قال نعم قلت کیف قال تکون بعدی ائمة

لا یهتدون بهدیی ولا یستنون بسنتی وسیقوم فیهم رجال قلوبهم
قلوب الشیاطین فی جثمان انس قال قلت کیف اصنع یا رسول الله ان ادرکت
ذلک قال تسمع وتطیع وان ضرب ظهرک واخذ مالک -

یعنی حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ باسعادت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ
بدزمانے میں تھے یعنی کفر کی حالت میں تھے خداوند کریم یہہ زمانہ نیک ہمارے
لیے لایا یعنی اسلام سے مشرف ہونے کا زمانہ خدا ہمارے واسطے لایا
کہ جس زمانے میں اب ہم ہیں - کیا اس نیک زمانے کے بعد پھر برا زمانہ
بھی آئیگا - فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ہاں آئیگا - میں نے عرض کیا کہ کیا اوس
بدزمانے کے بعد پھر نیک زمانہ بھی آئیگا فرمایا کہ ہاں آئیگا میں نے عرض کیا
کہ اوس نیک زمانیکے بعد پھر بدزمانہ آئیگا فرمایا کہ ہاں آئیگا میں نے عرض کیا کہ کیونکر فرمایا جناب رسول خداؐ
نے کہ میرے بعد ایسے امام ہونگے جو کہ میرے طریقے پر نہ چلیں گے اور میری سنت پر
عمل نہ کریں گے اور قائم ہوجاویں گے اون میں کچھہ لوگ کہ جسم اون کے
انسانوں کے ہوں گے اور دل اون کے قلوب شیاطین کی مانند
ہوں گے - حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسولؐ میں اگر اوس زمانے
کو پاؤں تو کیا کروں فرمایا آنحضرتؐ نے کہ اطاعت کرنا اگرچہ تیری پشت پر زدو
کوب کیجائے اور تیرا مال چھینا جائے -

حضرات ناظرین وای اصحاب دانش وانصاف ودین اس حدیث
کو بغور وتامل سوچو کہ جناب سید الاولین والآخرین افضل انبیا والمرسلین

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ الطیبین نے کیا پیشین گوئی کی ہے اور یہہ کیا معجزۂ باہرہ اُس جناب کا ہے۔ حضرات اِن زمانوں کو ذرا تقسیم کر کے دیکھ لو کہ کیا نتیجہ نکلتا ہے۔ پہلا زمانہ نیک جسمیں کہ حذیفہ بن یمان جناب رسولِ خدا سے سوال کر رہی تھی۔ یعنی عہدِ کرامت مہد جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ دوسرا زمانہ بعد وفات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے بموجب اس حدیث کے بُرا زمانہ تھا۔ اب ہم کچھ نہیں کہتے آپ سوچ لیجئے۔ تیسرا زمانہ پھر زمانہ نیک آیا۔ ظاہر اور یقینی امر یہہ ہے کہ وہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت کا زمانہ ہے کیونکہ جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خلافت کا زمانہ حضرات خلفای ثلاثہ کی خلافت کے زمانے سے بالکل مخالف اور متغائر اور علیحدہ تھا اسواسطے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے سیرتِ شیخین پر عمل درآمد کرنی سے مطلقًا انکار کر دیا تھا۔ چنانچہ جملۂ انی علي ان یقلد هما و فقرۂ لا علی سیرۃ الشیخین اوس جناب کے اقوال میں سے معروف و مشہور و کتب معتمدہ اہل سنت میں مذکور و مسطور ہیں۔ اور خلیفۂ ثالث نے سیرتِ شیخین کو قبول کر لیا تھا۔ اگرچہ اونھوں نے اسپر بھی عمل نہ کیا۔ مثلاً مروان و حکم کے بلا لینے وغیرہ وغیرہ امور میں ان سے بھی زیادہ بدعات کے پھیلانے میں تجاوز عن الحد کر گئے۔ لیکن تاہم خلافت خلفای ثلاثہ کی طابق النعل بالنعل ایک ہی طریقے اور ایک ہی منوال پر رہے۔ اور تینوں زمانوں کا ایک ہی سا حال ہی۔ برخلاف زمانۂ خلافت علی علیہ السلام کے کہ وہ اِن سے بالکل علیحدہ بلکہ بالعکس ہے

یعنی پورا پورا مطابق اور موافق زمانۂ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کے
ہے جیسا کہ کتب فریقین کے ملاحظے سے ظاہر ہوتا ہے چوتھا زمانہ بعد زمانۂ خلافت
جناب علی بن ابی طالب کے پھر زمانہ بُرا آیا وہ زمانہ بنی امیہ و بنی العباس
کے تسلط کا ہے کما ھو ظاھر۔ فی الحقیقت سبحان اللہ کیا پیشین گوئی آنحضرتؐ
نے فرمائی ہے۔ اللھم صل علی محمد و آل محمد۔ اور اس ارشاد ہدایت بنیاد
یعنی تکون بعدی ائمۃ لا یھتدون بھدای ولا یستنون بسنتی الخ نے
تو کچھ باقی ہی نہیں چھوڑا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر بہت بڑا معجزہ ہے۔ اگر انسان کچھ عقل
اور انصاف اور سمجھ سے بہرہ ور ہو اور اس حدیث شریف کو سمجھے اور سوچے
تو اس کلام معجز نظام سے ہی اوس پر مقصود اصلی کا انکشاف تام ہو سکتا ہی
اگر جناب باری تعالیٰ شانہٗ وعظم برہانہٗ آدمی کو توفیق عنایت فرمائے تو یہ کلام
جناب مخبر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ الکرام کا ہدایت پانے کے لیے کافی اور وافی
ہے امر حق کے ظاہر ہونے میں اسکے بعد کوئی شک اور شبہہ باقی نہیں رہ
سکتا۔ اراءۃ الطریق تو اس سے بخوبی ہوگیا لیکن ایصال الی المطلوب مالک الملک
خدای برحق و ہادی مطلق کے اختیار میں ہے جناب آیۃ اللہ فی العلمین رضی اللہ
عنہ مجلد حدیث منزلت کے صفحہ ۱۶ میں فرماتے ہیں۔ کہ در کتاب روض المناظر فی
علم الاوائل والاواخر کہ بعنایت بعض اکابر نسخۂ عتیقۂ آں در زمان غابر بدست این
قاصر عاثر آمدہ۔ اس عبارت کے بعد جناب مرحوم نے روض المناظر کی ابتدا
اور سبب تصنیف کی عبارت نقل فرمائی ہے اور سکے بعد فرماتے ہیں کہ مصطفیٰ
بن عبداللہ القسطنطینی در کشف الظنون ذکر آں باین نہج نمودہ۔ روض المناظر

في علم الاوائل والاواخر وهو تاريخ مشهور لابي الوليد قاضي القضاة زين الدين
محمد بن محمد الشهير بابن الشحنه الحلبي الحنفي المتوفى سنه خمس عشر و
ثمان مائة وقال قد التمس مني عماد الدين محمد بن موسى النائب بمدينة
حلب ان اجمع له كتابا في التاريخ وجيز الالفاظ فاجبته وجعلت له مفتاحاً
ومصراعين وخاتمة الخ - من فوايد - وفي سنة ستين مات معاوية وكان
عمره خمسا وسبعين سنة وكان يغلب حلمه على ظلمه وكان ذا هيبة يحسن سياسة
الملك - دخلت عليه اروى بنت الحارث بن عبد المطلب فقال لها مرحبا
بك يا خالة كيف حالك فقالت بخير يا ابن اختي لقد كفرت النعمة واسأت
لابن عمك الصحبة وتسميت بغير اسمك واخذت غير حقك وكنا اهل بيت
اعظم الناس في هذا الدين بلاءً حتى قبض الله نبيه مشكوراً سعيه مرفوعاً
منزلته فوثبت علينا بعده بنو تميم وعدي وامية فابتزونا حقنا ووليتم
علينا فكنا فيكم بمنزلة بني اسرائيل في آل فرعون وكان علي بن ابي طالب بعد
نبينا صلى الله عليه وسلم بمنزلة هارون من موسى فقال لها عمرو بن العاص
كفي ايتها العجوز الضالة واقصري عن قولك مع ذهاب عقلك فقالت
وانت يا ابن الباغية تتكلم وكانت امك اشهر بغي بمكة وارخصهن اجرةً
وادعاك خمسة من قريش كل يقول هو ابني فسئلت امك عن ذلك
فقالت كلهم اتوني فانظروا ايهم اشبه به وكان اقرب شبها بك العاص بن
وائل فالحقوك به فقال لها معاوية عفا الله عما سلف هاتي حاجتك فقالت
اريد الفي دينار اشترى بها عيناً فوارة في ارض خوارة تكون لفقراء

بنی عبد المطلب و الفی دینار اخری ازوج بها فقراء بنی الحارث و الفی دینار اخری استعین بها علی شدۃ الزمان فاعطاها ستۃ الاف دینار وانصرفت ۔ انتہی ما فی روض المناظر ۔ اور یہی مضمون تاریخ ابو الفدا کے ترجمے میں کریم الدین پانی پتی نے صفحہ ۷۵ ہ پر یوں لکھا ہے ایک حکایت اوس کے حلم کی تاریخ قاضی جمال الدین بن واصل سے منقول ہے وہ یہہ ہے کہ اروی بنت حارث بن عبد المطلب بن ہاشم ایک روز معاویہ کے پاس تشریف لائیں اور یہہ بڑھیا کبیر السن تھیں ان کو دیکھکر معاویہ نے کہا کہ مرحبا ای خالہ آپ کسطرح ہیں اوسنے کہا کہ ای بھانجی اچھی ہوں پھر اوس بوی نے یہہ کہا معاویہ تونے کفران نعمت کی اور اپنے چچا کی بیٹی کے ساتھ تونے بہت برائی کی ۔ اور اوسکی صحبت کو فراموش کیا ۔ اور اپنا نام تونے وہ رکھا کہ تجکو زیبا نہ تھا ۔ اور غاصب حق غیر ہوگیا ۔ اور ہم لوگ اہل بیت کے سب آدمیوں سے بہت رنج اور مشقت اوٹھا چکے ہیں یہاں تک کہ انتقال فرمایا نبی نے اور اوسکی سعی کے ہم شکر گزار ہیں ۔ اور رتبہ اوسکا بلند ہوا ۔ پھر ہم پر بعد انتقال آنحضرت کے تیم اور عدی اور امیہ اوکو دے ہم نے اپنا حق چھوڑ دیا اور تم والی ہوگئے ہمپر اور حالانکہ ہم تم میں بمنزلہ بنی اسرائیل کے ہیں آل فرعون میں ۔ اور علی ابن ابیطالب بعد ہمارے نبیؐ کے بمنزلہ ہارون کے تھا موسیٰ سے ۔ عمرو بن العاص بولا کہ چپ رہ ای بڑھیا گمراہ تیری عقل جاتی رہی ۔ ہم سے نہ بول ۔ اوس نیک بخت بوی نے فرمایا کہ ای باغیہ کے بیٹے تو بھی کلام کرتا ہے ۔ تیری ماں مکے میں بغاوت اور شقاوت کتنی کچھہ کر چکی ہی جس نے چاہا اوس سے بغل گرم کی ۔ چنانچہ تیرے نسب کا دعویٰ پانچ

شخصوں نے قریش میں سے کیا تھا اور اس امر کا سوال تیری ماں سے کیا گیا۔ اوسنے کہا کہ پانچوں نے مجھہ سے صحبت کی ہے۔ پھر تیری صورت دیکھی گئی کہ کس کے مشابہ ہے جسمیں بہت ملتی ہوا وسکے نسب سے اوسکو قرار دو۔ پس غالب ہوئی تجھپر مشابہت عاص ابن وائل کی اسکے نسب میں تجکو ملایا۔ معاویہ بولا خیر جانے دو جو ہوا سو ہوا گذشتہ را صلوٰۃ۔ آپ اپنی حاجت فرمائیے۔ اوس بڑھیا نے کہا دو ہزار دینار چاہتی ہوں میں اپنی کھجوروں کیواسطے پانی خریدونگی جو فقرا الحارث بن عبد المطلب کی زمین میں ہیں۔ اور دو ہزار دینار اور تاکہ فقرا بنی الحارث کا نکاح کردوں۔ اور دو ہزار واسطے مددگاری شدت اورتکلیف زمانے کے بعد ویہ نے چھہ ہزار دینار ذولو اودیے۔ اس نے لیے اور چلی گئی۔ انتہی۔ اور جناب آیۃ اللہ فی العالمین رضی اللہ عنہ نے روض المناظر کی عبارت نقل فرماکر یوں ارشاد فرمایا ہے۔ ازیں حکایت سراسر نکایت و شکایت سراپا ہدایت کہ جگر حضرات اہل سنت کما ینبغی ہیجرا شد و نمک شور برجراحت شاں می باشد واضح است کہ اروی بنت الحارث بہ مخاطبہ معاویہ ظلم وجور و اعتساف شیوخ ثلثہ واتباع شاں در اخذ خلافت و امارت از اہلبیت علیہم السلام بتوضیح تمام وتبیین مالا کلام بیان فرمودہ والیشاں را مماثل اتباع فرعون الد الخصام ومشابہ بعابدین عجل وگوسالہ پرستان لیام ساختہ تشبیہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام بحضرت ہارون بر استحقاق آنجناب وتعیین آں عالی جناب برای خلافت و امارت حمل کردہ ومظلومیت ومقہوریت آنحضرت بہ مقہوریت حضرت ہارون تشبیہ دادہ کہ تصریح کردہ کہ بعد جناب رسالت مآب

صلی الله علیه وآله وسلم بنو تیم و بنی عدی و بنی امیه بر ما جستند و ابتزاز حق ما کردند
و گردیدیم ما بمنزله بنی اسرائیل در آل فرعون و بود علی بن ابی طالب
بعد نبی ما صلی الله علیه وآله وسلم بمنزله هارون از موسی و این نهایت صریح
است در آنکه چنانچه بر حضرت هارون علیه السلام اتباع فرعون و عابدین عجل
غالب آمدند و اطاعت امر آنحضرت نکردند۔ همچنین شیوخ ثلاثه و اتباع شان بر جناب
امیر المومنین علیه السلام غالب آمدند۔ و آنحضرت و اهلبیت آنحضرت را مقهور
و مغلوب ساختند۔ و غصب حقوق شان نمودند۔ پس ثابت شد که
تشبیه جناب امیر المومنین علیه السلام دلالت واضحه بر وقوع جور و ظلم و حیف
بر آنحضرت از دست اتباع سامری و عجل این امت دارد و این تشبیه مثبت
تعیین خلافت برای حضرت امیر المومنین علیه السلام و بطلان تصدر
و تقدم اغیار بر آن حضرت است و مصداق بیان منیع البنیان حضرت ارویٰ
احادیث عدیده سرور انس و جان صلی الله علیه وآله وسلم ما کر الجدیدان
است چنانچه ان شاء الله در ما بعد نبذی ازان مذکور خواهد شد۔ درین مقام
اکتفا بر یک روایت میرود۔ پس باید دانست که در مسند احمد بن حنبل که فضائل
و مناقب و محامد آن و نهایت اعتماد و اعتبار احادیث آن در ما بعد
حسب افادات ائمه سنیه ان شاء الله تعالیٰ باثبات میرسانم، مذکورست
عن ام الفضل وهي ام ولد العباس اخت میمونه قالت اتيت النبي
عليه السلام في مرضه فجعلت ابكي فرفع راسه فقال ما يبكيك قالت
خفنا عليك ولا ندري ما نلقى من الناس بعدك يا رسول الله قال

انتم المستضعفون بعدی از یں حدیث واضح است کہ ام الفضل بنت الحارث بخدمت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر شدہ گریہ آغاز نہاد پس آنحضرت سر اقدس خود بر داشت واز سبب گریۂ او استفسار ساخت ام الفضل عرض کرد کہ نمی دانیم چہ چیز را ملاقات کنیم از مردم بعد تو ای رسول اللہ آنحضرتؐ ارشاد فرمودند کہ شما ہستید مستضعفین بعد من یعنی مردم شمار اضعیف خواہند ساخت و اعلام جور و عدوان بر شما خواہند افراخت کہ نور اسلام و ایمان و سداد بظلمت داد و بیداد بر اہل بیت امجاد خواہند کاست چہ ظاہرست کہ استضعاف ام الفضل و امثال او متحقق نمیشود مگر بر تقدیر جور خلفا و غصب والا اگر خلفا بعد آنحضرت بر حق بودند وقوع استضعاف ام الفضل و دیگر اقارب آنحضرت بعد آنحضرت معنایے ندارد۔ و از طرائف امور و بدائع دہور آنست کہ بعض حضرات اہل سنت بمزید ادراک و شعور بمحض استدلال بر سلب خلافت حضرت امیر المومنین علیہ السلام اعراض و اغماض آغاز نہادہ چناں ظاہر کردہ اند کہ تشبیہ جناب امیر المومنین علیہ السلام بحضرت ہارون علیہ السلام دلالت دارد بر آنکہ امت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر خطا بود یعنی اصحاب در اخذ خلافت محق بودند۔ فخر رازی در تفسیر مفاتیح الغیب در تفسیر قولہ تعالیٰ۔ وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُونُ مِنْ قَبْلُ يَا قَوْمِ إِنَّمَا فُتِنْتُمْ الآیہ۔ مذکورست۔ وههنا دقیقة وهي ان الرافضة تمسكوا بقوله صلی الله علیه وسلم۔ انت مني

بمنزلہ ہارون من موسیٰ ثم ان ہارون ما منعہ التقیۃ فی مثل
ھذا الجمع العظیم بل صعد المنبر وصرح بالحق ودعا الناس الی متابعۃ
نفسہ ومنع من متابعۃ غیرہ فلو کان امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
علی الخطاء لکان یجب ان یفعل علی مثل ما فعل ہارون وان یصعد
المنبر من غیر تقیۃ وخوف وان یقول فاتبعونی واطیعونی ولما لم
یفعل علمنا ان الامۃ کانوا علی الصواب۔ وہرچند بطلان ورکاکت این تقریر
وفساد این تزویر بر ناقد بصیر ومتامل خبیر روشن وستیر ست لیکن از
غرائب تاثیرات علو حق وفرد شمول الطاف الٰہی بحال اہل ایمان آن ست
کہ علامہ نظام الدین نیشاپوری کہ از اعاظم مفسرین واجلۂ متبحرین ائمۂ
سُنیّہ است این تمسک واہی واحتجاج باطل را رد کردہ وتائید اہل حق
صراحۃً وجہاراً نمودہ چنانچہ در غرائب القرآن ورغائب الفرقان در تفسیر آیۂ کریمہ
مذکورہ گفتہ۔ قال اہل السنۃ ھٰھنا ان الشیعۃ تمسکوا بقولہ صلی اللہ علیہ
وسلم انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ ثم ان ہارون ما منعہ التقیۃ
فی مثل ذلک الجمع بل صعد المنبر وصرح بالحق ودعا الناس الی متابعتہ
فلو کانت امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی الخطاء لکان یجب علی علی کرم
اللہ وجہہ ان یفعل ما فعل ہارون من غیر تقیۃ وخوف۔ وللشیعۃ ان
یقولوا ان ہارون صرح بالحق وخاف فسکت ولھذا عاتبہ موسیٰ
بما عاتب فاعتذر بان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی وھکذا
علی امتنع اولاً من البیعۃ فلما آل الامر الی ما آل اعطاھم ما سئلوا

و انما قلت هذا علی سبیل البحث لا لاجل التعصب - ازین عبارت ظاهر ست که
علامه نیشاپوری تمسک اهل سنت را بحدیث منزلت بر نفی خطا از اصحاب وصیانت
ایشان از ظلم وجور بر اهل بیت اطیاب ومخالفت امر جناب رسالت مآب صلی الله
علیه وآله وسلم باطل دانسته وبر دان پرداخته وافاده کرده انچه حاصلش آنست
که برای شیعه است که بگویند که حضرت هارون علیه السلام تصریح بحق نمود و
خوف کرد پس سکوت ورزید وبهمین سبب عتاب کرد هارون را موسی علیهما
السلام بانچه عتاب کرد پس اعتذار کرد هارون علیه السلام بانکه قوم استضعاف
من کردند وقریب بود که بکشند مرا همچنین علی علیه السلام امتناع کرد اولاً
از بیعت پس هرگاه آیل شد امر بسوی انچه آیل شد یعنی نوبت بجبر وقهر وتهدید
وتخویف ومطالبه وتشدید رسید اعطا کرد جناب امیر المومنین علیه السلام
طالبین بیعت را انچه سوال کردند انتهی محصله - وبیچاره نظام نیشاپوری
بعد ایراد این تقریر متین وجواب رزین بخوف لوم لائمین وتعنت عاذلین
وعناد متعصبین واعوجاج جاحدین عذری هم برای خود آغاز نهاده که ازان هم
بغایت متانت این تقریر واضح است یعنی ارشاد کرده که گفتم این را اگر
بر سبیل بحث نه بسبب تعصب - انتهی - وازین اعتراف صاف واضح شد که
این تقریر عین احقاق حق وانصاف ومبرا از شوائب تعصب واعتساف
ست فلله الحمد والمنة که بطلان مزعوم واهی حضرات اهل سنت بکمال ظهور
ووضوح نمایان گردید که سخافت استدلال شان بشابه رسید که خود علامه نیشاپوری
رد آن نموده ودر رد آن خود را از تعصب بری ساخته وازین کلام نیشاپوری

ظاہرست کہ امتناع جناب امیر المومنین علیہ السلام از بیعت ابی بکر و
وقوع آنجناب در خوف واضطرار امرے ست ثابت و متحقق انکار آں نتواں
کرد و چہ اگر این معنی وہمے مے داشت و بدرجہ ثبوت و تحقق نمے رسید
چگونہ تشبث اہل حق بآں جائز مے شد حالانکہ جواز تمسک بآں از تصریح
نیشا پوری ثابت ست و واضح کہ در احتجاج بآں تعصب را مدخلے نیست
و روایات ائمہ سُنّیہ مثبت ایں معنی انشاء اللہ تعالیٰ در ما بعد
مذکور خواہد شد لیکن در اینجا بر یک روایت کہ ازاں حصول استضعاف
جناب امیر المومنین علیہ السلام مثل استضعاف حضرت ہارون
ثابت گردد و گفتن جناب امیر المومنین علیہ السلام مثل حضرت ہارون
یَا بْنَ اُمَّ اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَکَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ واضح شود ذکر می نمایم
پس مخفی نماند کہ عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ الدینوری کہ بعد ملاحظہ تاریخ
بغداد احمد بن علی الخطیب البغدادی و مختصر تاریخ بغداد از ابو علی یحییٰ بن عیسیٰ
بن جزلہ و انساب ابو سعد عبدالکریم بن محمد السمعانی و جامع الاصول و نہایۃ
اللغۃ ابی السعادات مبارک بن محمد المعروف بابن الاثیر الجزری - و تہذیب الاسما
یحییٰ بن شرف بن مزی النووی و وفیات الاعیان احمد بن محمد المعروف
بابن خلکان - و سیر النبلاء محمد بن احمد ذہبی و مرآۃ الجنان عبداللہ بن اسعد الیافعی
و حسن المحاضر - و بغیۃ الوعاۃ و مزہر جلال الدین عبدالرحمن بن ابی بکر سیوطی
و تطہیر اللسان احمد بن محمد المعروف بابن الحجر المکی و اتحاف النبلاء صدیق حسن
خاں معاصر نہایت فضل و جلالت و براعت و نبالت و ثقت و عدالت، علو

مرتبت و سمو منزلت و غایت عظمت و بلندی و شرف و ارجمندی و
اعتماد و اعتبار - و اشتهار او و مدح و ستایش مصنفات او واضح و لائح
می شود در کتاب الامامة والسیاسة گفته - کیف کانت بیعة علی بن ابی طالب
وان ابابکر اخبر بقوم تخلفوا عن بیعته عند علی فبعث الیهم عمر بن الخطاب
فجاء فناداهم فی دار علی فابوا ان یخرجوا فدعا عمر بالحطب وقال والذی
نفس عمر بیده لتخرجن او لاحرقنها علیکم علی ما فیها فقیل له یا اباحفص ان
فیها فاطمة فقال وان فخرجوا فبایعوا الا علیا فانه زعم انه قال حلفت ان لا
اخرج ولا اضع ثوبی علی عاتقی حتی اجمع القرآن فوقفت فاطمة علی بابها
فقالت لا عهد لی بقوم حضروا اسوء محضر منکم ترکتم جنازة رسول الله
بین ایدینا وقطعتم امرکم بینکم لم تستامروا ولم تروا لنا حقاً فاتی عمر ابابکر
فقال له الا تاخذ هذا المتخلف عنک بالبیعة فقال ابوبکر یا قنفذ وهو
مولی له اذهب فادع علیاً فذهب الی علی فقال ما حاجتک قال یدعوک
خلیفة رسول الله قال علی لسریع ما کذبتم علی رسول الله صلی علیه وسلم
فرجع قنفذ فابلغ الرسالة قال فبکی ابوبکر طویلاً ثم قام عمر فمشی معه جماعة
حتی اتوا باب فاطمة فدقوا الباب فلما سمعت اصواتهم نادت باعلی صوتها
باکیة یا رسول الله ماذا لقینا بعدک من ابن الخطاب وابن ابی قحافة فلما
سمع القوم صوتها وبکاءها انصرفوا باکین وکادت قلوبهم تتصدع واکبادهم
تنفطر وبقی عمر معه قوم فاخرجوا علیا ومضوا به الی ابی بکر فقالوا له بایع
فقال ان لم افعل فمه قالوا اذاً والذی لا اله الا هو نضرب عنقک

قال اذا تقتلون عبد الله واخا رسول الله قال عمر اما عبد الله فنعم واما اخو
رسول الله فلا وابو بکر ساکت لا یتکلم فقال له عمر الا تامر فیه بامرک فقال لا اکرهه
علی شیٔ ما کانت فاطمة الی جنبه فلحق علی بقبر رسول الله یصیح ویبکی وینادی
یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی = ماحصل اس روایت کا
اردو میں یوں ہے - کہ علی بن ابی طالب کی بیعت کرنے کی کیفیت یہہ ہے کہ
ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ہوئی کہ اون کی بیعت کرنے سے ایک قوم نے
تخلف کیا اور وہ سب لوگ جو ابوبکر کی بیعت سے منکر اور متخلف ہیں علی کی خدمت
میں حاضر ہیں پس ابوبکر نے عمر بن الخطاب کو اونکے گرفتار کرنے کے لیے
روانہ کیا پس عمر خطاب آیا اور علی کے گھر پر آکر اونکو آواز دی اون لوگوں نے
باہر نکلنے سے انکار کیا پس عمر خطاب نے لکڑیاں منگوائیں اور کہا کہ قسم ہے مجھکو
اوسکی جسکے قبضۂ قدرت میں عمرؓ کی جان ہے تم لوگ یہاں سے نکلو ورنہ میں گھر کو
آگ لگادوں گا اور اس گھر کو مع اون سب آدمیوں کے جو اسمیں ہیں جلادونگا
بعض ہمراہیوں نے کہا کہ ای عمرؓ اس گھر میں تو فاطمہ بضعة الرسول ہے عمرؓ نے کہا
کہ اگرچہ فاطمہ ہو کچھہ مضائقہ نہیں تب بھی جلادونگا - جب اون لوگوں نے
حضرت عمر کے تہور اور جسارت کو اس درجے پر پایا سب ڈر گئے اور ڈر
کر باہر نکل آئے سوای علیؓ کے سب نے بیعت کر لی اور علیؑ باہر نہ نکلے اور کہا کہ میں
نے قسم کھائی ہے کہ میں باہر نہ نکلوں اور چادر نہ اوڑھوں جب تک کہ قرآن کو
جمع نہ کرلوں اوسوقت فاطمہ زہراؑ اپنے دروازے پر آکر کھڑی ہوئیں اور کہا
کہ ہمارے حق کی حفاظت اور رعایت تم لوگوں نے بالکل چھوڑ دی اور ہماری موت

سے ہاتھہ اوٹھایا۔

کسطرح سختی اور بیرحمی کرتے ہو ہم کو ستانے کے لیے یہاں آئے ہو۔ رسول اللہ کا جنازہ بھی چھوڑ کر تم چلے گئے اوس جناب کا جنازہ ہمارے ہاتھوں میں چھوڑا اور خلیفہ بن بیٹھے اور ہم سے اس معاملے میں مشورہ تک نہ کیا اور ہمارا حق کچھہ نہ سمجھا۔

یہہ سنکر عمرؓ ابوبکر کے پاس گیا اور کہا کہ کیا سبب ہے کہ تو علیؑ سے بیعت نہیں لیتا وہ تیری بیعت سے منحرف ہے ابوبکر نے اپنے غلام قنفذ سے کہا کہ جا علی کو بُلا لا وہ علیؑ کے پاس آیا علیؑ نے پوچھا کہ کیوں آیا ہے کیا کام ہے اوسنے کہا کہ تم کو خلیفہ رسول اللہ کا بُلاتا ہے علیؑ نے فرمایا کہ کسقدر جلد جھوٹ اور بہتان باندھا تم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس قنفذ یہہ سنکر واپس گیا اور علی علیہ السلام نے جو ارشاد فرمایا تھا وہ جملہ ابوبکر کو سنایا۔ راوی کہتا ہے کہ ابوبکر اس مضمون واقعی کو سنکر دیر تک رویا کیے پھر حضرت عمر خطاب اوٹھے اور ایک گروہ لوگوں کا اونکے ہمراہ ہوا یہانتک کہ فاطمہ زہرا بنت رسول اللہ کے دروازے پر آئے اور دروازہ کھٹکایا جسوقت فاطمہ زہرا بنت سید الانبیاء نے اونکی آوازیں سنیں رو رو کر باواز بلند کہا کہ یا رسول اللہ کیا مصیبت اور سختی ہم پر پہونچی بعد آپ کے عمر بن الخطاب اور ابوبکر بن ابی القحافہ کی طرف سے جب لوگوں نے فاطمہ زہرا دختر حبیب خدا کے رونے کی اسطرح آواز سنی بہت سے لوگ نالاں و گریاں واپس گئے اور حالت اون لوگوں کی یہہ تھی کہ دل

اون کے چاک چاک اور پارہ پارہ ہوتے تھے اور جگر اون کے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے تھے لیکن عمر خطاب نہ ہٹا اور باز نہ آیا چند اور لوگوں نے بھی اوسکا ساتھ دیا اور اوسکی ہمراہ فاطمہ اور علی پر سختی کرنے کے لیے مستعد کھڑے رہے یہاں تک کہ علی کو زبردستی گھر سے نکالا اور ابوبکرؓ کے پاس لے گئے اور علی سے کہا کہ تم بھی بیعت کرو علی علیہ السلام نے کہا کہ اگر میں بیعت نہ کروں تو پھر کیا کرو گے اونھوں نے کہا کہ اگر تم بیعت نہ کرو گے تو قسم ہے اوس خدا کی جو وحدہٗ لاشریک ہے ہم تم کو قتل کر ڈالیں گے تب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم مجکو قتل کرو گے تو ایک بندۂ خدا اور اپنے رسول کے بھائی کو قتل کرو گے عمر خطاب نے کہا کہ عبد اللہ یعنی بندۂ خدا تو تم ہو مگر بھائی رسول اللہ کا ہم تمکو نہیں مانتے۔ اور ابوبکر چپ بیٹھے تھے کچھ نہ بولتے تھے عمر خطاب نے اون سے کہا کہ تم اسکے بارہ میں کیوں نہیں حکم کرتے ابوبکر نے کہا کہ میں ان پر جبر نہیں کرتا جب تک فاطمہ زندہ ہے پس امیر المومنین علی علیہ السلام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی قبر سے لپٹ گئے اور اوسوقت چیخیں مارتے تھے اور روتے تھے اور بآوازِ بلند فرماتے تھے یا ابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی یعنی ماں کے بیٹے تحقیق اس قوم نے مجکو ضعیف کر دیا اور قریب اسکے ہوئے کہ مجھے قتل کر دیں جیسا کہ ہارون علیہ السلام نے کہا تھا عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری کی عبارت نقل کرنے کے بعد جناب آیۃ اللہ فی العٰلمین رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

فللہ الحمد والمنۃ کہ این روایت براے کشف تلمیحات قوم وہتک استار و

ابدای اعوار اسلاف کبار شان کافی ووافی ست که بوجوه عدیده بر ظلم و حیف وجور وعدوان وشنان متغلبین وبطلان خلافت شان وتعیین خلافت برای جناب امیر المومنین علیه السلام دلالت صریحه دارد وندا کردن جناب امیر المومنین علیه السلام یابن ام ان القوم استضعفونی و کادوا یقتلوننی دلالت صریحه دارد بر آنکه حال آنحضرت بعد وفات جناب رسالت مآب صلی الله علیه وآله وسلم در مظلومیت ومقهوریت مثل حال حضرت هارون بعد رفتن حضرت موسی علیهما السلام بطور بود پس فساد اختلال مزعوم رازی بکمال درجه وضوح وظهور رسید۔ وصحت نسبت کتاب الامامة والسیاسة به عبدالله بن مسلم بن قتیبه این خاکسار بی مقدار وخاکپای علمای اخیار بعنایت جلیلهٔ پروردگار ومدد سرور مختار وتائید ارواح قادسه اہل بیت اطہار علیه وعلیہم صلواة الله وسلامه مدی الاعصار بمثابهٔ ثابت می نمایم که مهر سکوت وصموت بر لب متعصبین زند وامر حق را کالشمس فی رابعة النهار روشن کند = انتهی بقدر الحاجة۔ اسکے بعد جناب آیة الله فی العلمین رضی الله عنه وارضاه نے کتب معتبرہ اہل سنت سے یہ امر ثابت کیا ہے کہ کتاب الامامة والسیاسة یقیناً وحتماً وجزماً تصنیف عبدالله بن مسلم بن قتیبه کی ہے اور نہایت معتمد اور معتبر کتاب ہے دیکھو مجلد حدیث منزلت صفحہ ۲۵ سے ۴۰ تک = مقولۂ ز ائز۔ ای روز قیامت پر یقین لانے والو - ای قاضی یوم الحساب سے ڈرنے والو - ای عقبات جہنم سے نجات چاہنے والو - ای آیه کریمه فی بیوت اذن الله الخ کے معنی

سمجھکر اوسکی تلاوت کرنے والو۔ ای۔ قُل لَّآ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَيۡهِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّةَ فِي الۡقُرۡبٰى کا خیال رکھنے والو۔ ای محبوب کبریا محمد مصطفےٰ کی محبت کا دم مارنے والو ای خدا کو ایک جاننے والو اور اوس وحدہٗ لاشریک کو عادل ماننے والو ای محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھنے والو لِلّٰہ وللرسول اس روایت کو غور و تامل سے پڑھو اور سوچو اور دیکھو کہ اس سے کیا کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں اسمیں کچھہ شک نہیں کہ جس شخص کو کچھہ خوفِ خدا ہے اور محبت رسول خدا شافع روزِ جزا سے کچھہ حصہ ملا ہے اوسکا دل اس روایت کو پڑھکر پاش پاش ہوجائیگا جگر ٹکڑے ٹکڑے ہوگا بدن کانپ جائیگا کلیجہ منہ کو آئیگا اور امیر المومنین سید الوصیین اور سیدۂ نساء عالمین بضعۃ رسول رب العالمین کی مظلومیت اور مقہوریت پر یقین کامل حاصل ہوکر سخت صدمہ اور اندوہ ہوگا اور جناب حیدر کرار کے لیے مثل حضرت ہارون علیہ السلام کے مجبوری اور اضطرار کا واقع ہونا اوسکے ذہن نشین ہوجائیگا۔

دیکھو سید علی ہمدانی جو کہ بہت بڑے اعلیٰ درجے کے عارف ربانی اور محدث اور عالم لاثانی حضرات اہل سنت و جماعت کی جماعت میں ہیں اپنی کتاب مودۃ القربےٰ میں فرماتے ہیں۔ المودۃ السادسۃ فی ان علیا علیہ السلام اخو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و وزیرہ و ان طاعتہ طاعۃ اللہ تعالیٰ ۔ جابر رضی اللہ عنہ رفعہ رایت علی باب الجنۃ مکتوبا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ اخو رسول اللہ ۔ یعنی چھٹی مودت اس امر کے بیان میں ہے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام جناب سید المرسلین

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی ہیں اور اونکی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے کہ میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا۔ لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ اخو رسول اللہ۔ یعنی خدا ایک ہے محمد اوسکا رسول ہے اور علی اللہ کا ولی یعنی دوست ہے اور رسول اللہ کا بھائی ہے۔ دیکھو صاحبو اللہ تعالیٰ نے تو علیؑ کو بھائی رسول اللہ کا جنت کے دروازے پر لکھدیا اور خود رسول اللہ نے یہہ مضمون بیان فرمایا مگر حضرت عمر خطاب نے کس زور شور سے انکار کیا ہے اور علی کو رسول اللہ کا بھائی نہیں مانا بہادری اسی کا نام ہے۔ طرہ اسپر یہہ ہے کہ مواخات کی روایت خود حضرت عمر خطاب کرتے ہیں اسی مودت کی چوتھی حدیث یہہ ہے۔ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم۔ لما عقد المواخات بین اصحابہ قال ھذا علی اخی فی الدنیا والاخرۃ وخلیفتی فی اھلی ووصیی فی امتی ووارث علمی وقاضی دینی مالہ منی ومالی منہ نفعہ نفعی وضرہ ضری من احبہ فقد احبنی ومن ابغضہ فقد ابغضنی۔ خود حضرت عمر ابن الخطاب فرماتے ہیں کہ جب جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ الاطیاب نے ما بین الاصحاب عقد مواخات باندھا تو فرمایا کہ یہہ علی میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت میں اور میرا خلیفہ ہے میری اہل میں اور میرا وصی ہے میری امت میں اور میرے علم کا وارث ہے اور میرے قرض کا ادا کرنیوالا ہے مال اوسکا

میرا مال ہے اور میرا مال اوسکا مال ہے اوسکا نفع میرا نفع ہے اور میرا نفع اوسکا نفع ہے اوسکا نقصان اور ضرر میرا نقصان اور ضرر ہے اور میرا ضرر و نقصان اوسکا ضرر و نقصان ہے جسنے اوسکو دوست رکھا اوسنے مجکو دوست رکھا اور جسنے اوس سے دشمنی کی اوسنے مجھ سے دشمنی کی۔

ای ناظرین دیکھو اس حدیث کو حضرت عمر خطاب خود روایت کرکے علی علیہ السلام سے بیعت طلب کرنے کے وقت بالکل بھول گئے تھے واہ کیا اسلام ہے کیا دین ہے کیا بجا آوری احکام خدا اور رسول کی کرتے تھے نیز اسی مودۃ القربی کی تیسری حدیث اسطرح پر ہے ابو موسی الحمیدی قال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و ابوبکر و عثمان و علی فالتفت الی ابی بکر فقال یا ابابکر ھذا الذی تراہ وزیری فی السماء و وزیری فی الارض فان احببت ان تلقی اللہ وھو عنک راض فارض علیا فان رضائہ رضاء اللہ و غضبہ غضب اللہ

یعنی ابو موسی احمیدی کہتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اور اوسوقت ابوبکرؓ و عثمانؓ و علی بھی موجود تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ نے ابوبکرؓ کی طرف خطاب کرکے فرمایا ای ابوبکر یہہ جسکو تو دیکھ رہا ہے میرا وزیر ہے آسمان اور زمین میں پس ای ابوبکر اگر تو اسبات کو چاہتا ہے کہ تو خداوند تعالی سے ایسی حالت میں ملاقات کرے کہ خدای تعالی تجھ سے رضامند ہو پس تجکو لازم ہے کہ رضامند کر علی کو کیونکہ رضامند اور

خوشنود ہونا علی کا رضامند اور خوشنود ہونا خداے تعالے کا ہے اور غضبناک ہونا علی کا غضبناک ہونا خداوند قہار کا ہے۔

کیوں منصفو دیکھتے ہو اور سنتے ہو اور سمجھتے ہو کہ جناب رسول خدا نے حضرت ابوبکرؓ کو کیا نصیحت فرمائی ہے لو اب تم اپنے ایمان سے کہو کہ حضرت ابوبکرؓ نے بعد وفات جناب سرور کائنات اس نصیحت پر کیا کچھہ اور کسطرح اور کس قدر اور کہاں تک اور کس طور پر اور کس طریقے سے عمل کیا ۔ ہے ہے افسوس افسوس حیف صد حیف جو عمل کیا وہ دل خراش اور جانکاہ مصیبت افزا امر ہے خود ہی سوچ لو سب کچھہ طشت از بام ہے کوئی بات پوشیدہ نہیں عیاں راچہ بیان لیجے اور سنئے عن ابی بکر الصدیق رضي الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یا ابا بکر کفی وکف علي فی العدل سواء ۔ رواه صاحب الفردوس

اس حدیث کو محب الدین طبری صاحب ریاض النضرۃ نے اپنی کتاب سبعین فضائل امیر المومنین میں شیرویہ دیلمی کی کتاب فردوس الاخبار سے جسکی توثیق ہم لکھہ چکے وارد کیا ہے اور نیز سید علی ہمدانی نے مودۃ القربیٰ میں یہہ حدیث واردکی ہے یعنی حضرت ابوبکر بن ابی قحافہ کہتے ہیں کہ مجھہ سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای ابوبکر میرا اور علی کا ہاتھہ عدل اور انصاف میں برابر ہے۔

کیوں صاحبو غور سے سوچو کہ جب بارشاد جناب رسول اللہ جناب یداللہ مشکلکشا قوت بازوی مصطفےٰ کا دست ؛ بردست عدل و داد و

انصاف میں برابر او رمساوی دستِ حق پرست جناب نبی الثقلین و سلطان سریر قاب قوسین صلی اللہ علیہ و آلہ المصطفین کے تھا تو اوس عادل اور منصف کے دست نصفت سرشت کو دستِ حکومت کی طمع میں اگر کیوں پنا زیردست بنایا کیوں باب مدینۂ علم رسول سے مُنہ موڑا کیوں دستِ دستِ خدا و بازوی حبیب کبریا کا دامن دولت ہاتھ سے چھوڑا جو عہد جناب رسول اللہ نے خم غدیر میں باندھا تھا وہ کیوں توڑا۔

آج کل کے نئی روشنی والے لوگوں کو اس امر پر بڑا فخر اور نازی کہ سلطنت عثمانیہ کے سلاطین اور دیگر جملہ حضرات اہل سنت عہد کے بڑے پکے ہیں کبھی عہد شکنی نہیں کرتے اس بارے میں آجکل بہت سے دلائل پیش کیے جاتے ہیں لیکن افسوس صد افسوس ان صاحبوں کو جو عہود و مواثیق کی پابندیوں کے بڑے دعوی دار ہیں اپنے اسلاف کی عہد شکنیوں کا کچھ خیال نہیں آتا اور یہہ نہیں سوچتے کہ حضرات اہل سنت کے مذہب کی بنا ر اصل میں عہد شکنی پر واقع ہوئی ہے اگر وہ عہد شکنی نہ کی جاتی تو اس مذہب کا دنیا میں وجود ہی نہ ہوتا پس جن پر عام حضرات اہل سنت کو بہت بڑا فخر ہے اونھیں کے اعمال و افعال کو بنظر تعمق و غور ملاحظہ کریں اور دم بخود ہو رہیں۔ اور ان دعووں سے دست بردار ہوں اور خوب جان لیں کہ ہم اس قابل نہیں ہیں کہ غیر قوموں کو عہد شکنی کا عیب لگائیں۔

اٹھارویں ذالحجہ الحرام سنلہ ہجریہ کو جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ

وسلم نے بحکم محکم یَآاَیُّہَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الخ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی کے سامنے بمقام خم غدیر عہد باندھا اور بالخصوص حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ کو اوس عہد کے توڑنے سے جبرئیل امین نے منع بھی کیا تھا لیکن پورے دو مہینے بارہ روز کے بعد اوس عہد الٰہی و میثاق رسالت پناہی کو اون صاحبوں نے جو حضرات اہل سنت و جماعت کی جماعت کے نزدیک خلفای راشدین وائمہ صادقین کہلاتے اور سمجھے جاتے ہیں بالکل توڑ دیا۔

اس عہد کے باندھے جانے میں اگر شک ہو تو عبقات الانوار کی ہرسہ مجلدات حدیث غدیر کو دیکھو۔ وہ میسر نہ ہوں تو ہماری اسی اربعین میں حدیث غدیر کو ملاحظہ فرماؤ انشاء اللہ تعالےٰ حق واضح ہو جائیگا۔

نیز دیکھو مودۃ القربےٰ کے مودہ رابعہ میں عتبہ بن عامر الجھنی والی حدیث کو جو ہم اسی اربعین کے صفحہ ۶۱ ۳ پر لکھ چکے ہیں۔

تمت

تقریظ قریض و تقریض و میفض

بر کتاب اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین رحیتہ

خامۂ نگارین و نامۂ عبیر آگین جناب الفاضل الاجل والعالم الاکمل سید الواعظین و سند الکاملین اخطب الخطبا شریف العلما حاج الحرمین الشریفین و زائر ائمہ کونین مولوی سید شریف حسین خان صاحب دام ظلہ العالی بدوام الایام واللیالی

ھذا ما نصہ

بعونہ تعالیٰ و باسمہ سبحانہ

حامداً و مصلیاً و مسلماً

ذرۂ بے مقدار اقل الطلبہ بندۂ شریف حسین نے یہہ رسالہ دیکھا اور اخ وفی جناب حاج مولوی ابو القاسم سید مقرب علی دامت افاداتہم و لازالت فیوضاتہم نے مجھہ سے فرمایش کی کہ کچھہ اسپر لکھوں اگرچہ چہ من وچہ مہر من مگر چونکہ میں اور وہ ابتدای زمانۂ طالب علمی سے ساتھہ رہے اور اکثر ایک ہی اوستاد سے پڑھے

رہے بنابران زمانہ تحصیل سے اون کی محنت اور مشقت اور جانکاہی سے آگاہ
ہون لہذا مجھے حق یہی ہے اسلئے یہ چند کلمہ خدمت مومنین مین عرض کرتا ہون
کہ ابتدا ہی سے مولوی صاحب باوصف سوانح ہمیشہ ترویج دین مبین مین
مصروف رہے بہت سے رسائل فضایل اہل بیت علیہم السلام مین جمع کئے
اور جہان رہے اس فکر سے غافل نہین رہے غرض امر بالمعروف اور نہی
عن المنکر انکا شیوہ ہے اور باہمت ایسے ہین کہ صرف مراجعت کتاب سے فن
ادب کو کمال کو پہونچایا اور اساتذہ سے مورد تحسین ہوئے ابتدا مین اوسکی
مشق اسلئے کی کہ مدائح اہل بیت علیہم السلام مین اپنی ساری اوقات بسر
کرین جسمین خداوند عالم نے برکت اور تائید ارواح قدسیہ اہل بیت کرام سے
شہرت وکمال عطا فرمایا اور مصداق من کان یرید حرث الاخرۃ
ہوئے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنی زندگی کا ایک دن بھی مولوی صاحب پر ایسا
نہین گزرا کہ جس مین اوقات کو ضائع کیا ہو اور ترویج دین مبین کا اسدن
حصہ نہ لیا ہو۔ اندنون یہ رسالہ جمع کیا اجل صلا اسکا تو بروز حشر حضرت صدیقہ
طاہرہ سلام اللہ علی ابیہا و علیہا و بعلہا و بنیہا سے انشاء اللہ تعالیٰ عطا ہونیوالا
ہے حق تعالیٰ قبول فرمائے۔ مین اس رسالہ کی کیا تعریف کرسکتا ہون جب
مین فضائل جناب امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کے درج ہون صاحب
فہم خود پہچانتے ہین۔ مگر دخور ادراک خود بغیر اتنا عرض کئے نہین رہسکتا
کہ جہانتک مجھے اس رسالہ کے ملاحظہ سے معلوم ہوا وہ یہ ہے۔ کہ مولوی
صاحب ممدوح نے بدقت نظر کتاب مستطاب عبقات الانوار فی اثبات

امامیۃ الائمۃ الاطہار کی مجلدات مشتہرہ کو دیکھا ہے اور مضامین اوس کے بجودت محفوظ کئے ہین اور اشعار اس کے آیہ وافی ھل ایۃ قولا لہ قولا لیناً کے پورے مصداق ہین اس نرمی سے نظم کیا ہے کہ کین احتمال ظاہری نارضامندی حضرات اہل سنت کا نہین خیال کیا جاسکتا ہان اگر کوئی جناب امیرالمومنین علیہ السلام کا نام نہ سُننا چاہے یا اوس جناب کو نیکی سے یاد نہ کرسکے اوسکا تو کچھ علاج ہی نہین - رہی نظم اس رسالہ اگرچہ مجھے نظم سے بسبب اپنی نادانی کے کچھہ تعلق نہین لیکن اتنا کہے بغیر نہین رہسکتا کہ مطالب علمیہ کا نظم کرنا اردو مین از بس دشوار ہے اور بڑے بڑے شاعر بھی جب تک مبالغۂ شعریہ وبعبارت آخری تجاوز عن الحد نہین کرکے عہدہ شاعری سے بر نہین آئے - تاہم جسقدر تصانیف آج تک نظم اردو مطالب دینیہ ومضامین واقعیہ مین ہوئے ہین اون سے کسیطرح یہ نظم کم نہین ہے - وعلی السلام ختم الکلام -

عبد اقل شریف حسین غدیر ۱۳۱۲ھ

تقریظ ارقم زدہ کلک جواہر سلک

جناب تقدس مآب فضیلت انتساب بدر برج علم وکمال ومہر سپہر فضل وافضال المبرا

من کل شین و المحلی بحل زین المتمسک بالثقلین الجناب المولوی السید آفتاب حسین مدرس اول انگلو عربی سکول دہلی و امام جمعہ و جماعت بلدۂ مذکورہ دامت افاداتہ و برکاتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی و الصلوۃ علی رسولہ المصطفی و الہ المجتبی۔

اما بعد

اس ذرۂ بے مقدار اذل الکونین سید آفتاب حسین نے اس کتاب لاجواب فضائل امیر المومنین سید الوصیین یعنی اربعین کو ایک ایسے اسلوب عجیب اور طرز غریب پر پایا کہ جس سے فضائل کا رنگ دوبالا ہوگیا مصنف کے حسنِ اخلاص و حسنِ عقیدت کو یہہ سادگی بیان جو کہ بلاتکلف و بلا تصنع ہے عمدہ طور پر ظاہر کرتی ہے یہان تک کہ پڑھنے والی مین ایک جوشش محبت و ولولہ الفت پیدا ہوجاتا ہے اور بیساختہ صدای جزاہ اللہ خیرالجزاء زبان بے اختیاری سے بلند ہوتی ہے۔

واقعی جناب مصنف علامہ نے اس تصنیف بدیع مین یہی مدنظر رکھا ہی کہ مولای دوجہان کے واقعی فضائل ہر مخالف اور موالف پر اپنا واقعی اثر پیدا کرین اور کسی حیلہ جو کو طرز بیان قبول مناقب سے مانع نہو اور لطف یہہ ہی کہ اس مجموعۂ نادرہ سے ہر شخص چہ عالم وچہ غیر عالم برابر فائدہ اوٹھا سکتے ہین اور ہر ایک شخص طبیعت کے موافق اس ایک گلبنِ سدا بہار سے ہر پھول کا

رنگ و بو حاصل کر سکتا ہے گلبن کیا اگر اسکو شجرۂ طوبےٰ لکھین تو بجا ہے
جسکی ہر شاخ نیا رنگ نیا گل نیا ثمر رکھتی ہے فیہا ما تشتھیھا لانفس و
تلذ الاعین کا پورا مصداق ہی مصنف باکمال نے شعرا سابق وحال کو یہہ بہی
دکہایا ہی کہ خیالی مضامین شاعرانہ کو جنکا اثر مثل حباب بے ثبات ہے اگر اسطرح
مضامین صادقہ سے بدل دیے جائین تو غرض نظم کی تاثیر سامع پر بوجہہ احسن حاصل
ہو سکتی ہی اور وہ بیہودہ نظمین جو نہایت جانکنی سے سراسر دروغ بیفروغ سے بہری
جاتی ہین اور محض لاطائل ہوتی ہیں اگر ایسے سچے مضامین سے آراستہ
کی جائین تو ہدایتِ عالم و ثواب دائم کا پورا وسیلہ ہو جائین اور نیز یہہ کہ فن
حدیث مین اونکے دخل معتد بہ کا پورا سبب ہو جائی۔

مجکو یقین ہے کہ یہہ تصنیف مستغنی عن التعریف مقبول عام ہو کر اپنا پورا
اثر اہل انصاف پر ڈالی گی اور ردّ احادیث اہل بیت کرام کے لیے ایک استادِ
مسلم الاصلاح ہو جائیگی۔ جناب رب الارباب اسکے مصنف قدوۂ ارباب
یقین وولا و زبدۂ اصحاب ایمان و اتقا نادرۂ زمان و اعجوبۂ دوران جلیل المناقب
جناب مولانا مولوی سید مقرب علی خان صاحب کو جزای وافی اور اجر
کافی عطا فرمائے اور شیعان حیدر کرار و محبان صاحب ذوالفقار مین
محسوب کرے بحق سیدنا محمد و آلہ الامجاد۔

کتبہ سید آفتاب حسین ۲۵ ذالحجۃ الحرام ۱۳۱۳ھ ہجریہ۔

تقریظ ریختۂ قلمِ صداقت رقم صاحبِ طبعِ وقاد و ذہن نقاد

کریم الاخلاق عمیم الاشفاق العالم العامل والحبر الکامل
الہمام السعید الاعز الامجد جناب السید ابو محمد المولوی
الفاضل حیاہ اللہ وبیاہ وسلمہ وابقاہ والی مدارج الکمال رقاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی الکبیر والصلوٰۃ علی رسولہ البشیر النذیر وعلی آلہ الذین نزلت فی شانہم آیۃ التطہیر۔

ہمکو جو کچھہ اپنے سرمایہ تہذیب اخلاق علم اور آداب پر فخر و ناز ہے۔ سب اپنے آئمہ ہوین اور بزرگان سلف رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نیک تعلیم اور حسن تربیت کا طفیل اور صدقہ ہے ہماری کیا طاقت جو ہم ان کی نعمتون اور احسانون کا شکریہ زبان سے ادا کر سکین لیکن تاہم ہمارے پاس کوئی ذریعہ یا وسیلہ اس سے کسیقدر سبکدوشی ہونیکا ہے تو وہ یہی ہے کہ ہم اونکو ذکر جمیل سے یاد کرین اور اونکے محامد حمیدہ اور محاسن جلیلہ کو خلایق مین منتشر کرین اور جہانتک ہو سکے تحریر سے۔ تقریر سے۔ تصنیف سے۔ تالیف سے۔ اون کی خوبیون کی اشاعت کرین اور انکو پھیلا دین۔

پس اب ہمین غور اور تامل سے دیکھنا چاہئیے کہ انکے مناقب زرتیہ اور فضائل علیہ کے لکھنے کا کیا ڈھنگ۔ طرز۔ اور انداز اختیار کیا جائے تاکہ مقبول نظر خلائق اور مرغوب طبائع ہر خاص و عام ہو۔ ظاہرا وہ یہ ہے کہ سب

باتین ٹھیک ٹھیک اور صحیح صحیح ہون گویا کہ اصلی واقعہ کی تصویر کھینچی گئی ہے فی الحقیقت مضمون جس غرض کیواسطے لکھا گیا ہو نہ ایسا ہونا چاہئے کہ فرط مبالغہ اور جوش محبت نے حد سے بڑھاکر اسکو ہوّا بنا دیا ہو اور نہ ایسا کہ اصلی حالت سے گھٹاکر اسکو بدنما اور بھدّا کر دیا ہو۔ جیسا کہ بعض مصنفین کی عادت ہے۔ بلکہ اعتدال اور خیر الامور اوسطہا کی باگ ہر حالمین قایم رہے اور اسکو ہاتھ سے نہ چھوڑا جائے۔ اسکے بعد اگر عبارت کی درستی اور تزئین کلام کا لحاظ رکھا گیا ہو تو وہ نہایت ممدوح اور مستحسن خیال کیا جاتا ہے۔

میری رائے مین یہ بھی درست نہین کہ خواہ نخواہ کسی فرقہ یا پیشوا کی نسبت صراحۃً یا کنایۃً طعن اور طنز کی گئی ہو۔ اور اسکو برا بھلا کہا گیا ہو مین سچ کہتا ہون یہ ایک ایسا امر ہے جو کتاب اور اوسکی عزت اور وقعت کو نظر دلسے بیندار کر دیتا ہی اور وہ کتاب جسمین ایسا کیا گیا ہو بجاے مفید ہونیکے مُضر پڑتی ہے میری نظر سے اب تک جو اردو کی کتابین جناب امیرؑ کے حالات مین گذرین مینے انکو نقائص مذکورۂ بالا سے خالی نہ پایا اور یہی وجہ ہے کہ وہ کتابین ایک خاص حد تک محدود رہین اور انکو اچھی طرح اشاعت اور شہرت نہونے پائی اسکی وجہ سے مدعا اور مقصود قطعاً حاصل نہوا۔

ہان بلاشبہ کتاب اربعین جو اس مطلب کیواسطے لکھی گئی ہے بے مثل اور بے نظیر ہے اسکا طرز بیان ایسا نفیس خوش اسلوب اور دلچسپ واقع ہوا ہے کہ علاوہ داد سخن دے رہا ہے سچے سچے واقعات عمدہ عمدہ مضامین خوشنما الفاظ مین ادا کئے گئے ہین جو دلپر عجیب اثر پیدا کرتے ہین دلکش نظم جو جابجا مناسب مقامات تشحیذاً

للاذہان وتنشیطاً للخواطر والآذان درج کیگئی ہے کچھ اوہی سمان دکھا رہی ہے جسکو پڑھکر بیساختہ منہ سے واہ واہ اور صداے آفرین اور تحسین کے بلند نعرے نکلجاتے ہین۔

اس بے نظیر کتاب سے نہ صرف حضرات اہل الفرض والامامہ (شیعہ) ہی بہرہ کافی اوٹھاسکتے ہین بلکہ

حضرات اہل السنۃ والجماعۃ (سُنّی) بھی فائدہ تامہ حاصل کرسکتے ہین - کیونکہ علاوہ اسکے کہ جناب علی المرتضی صلوات اللہ علیہم کی بابت جنکے فضائل و کمالات پر یہہ کتاب مشتمل ہی - دونون فریق کا پیشوای دین اور خلیفہ برحق ہونیپر اعتقاد اور ایمان ہے ، اسمین چالیس احادیث قدسیہ ربانیہ درج کیگئی ہین - جو بیشتر بطریق مذہب امامیہ اور بیشتر بطریق حضرات سُنیہ نقل کیگئی ہین اور بہت سی احادیث نبویہ مسلمہ فریقین سے انکی تائید اور توثیق کیگئی ہی بحث اور مناظرہ کی باتون کی جو طبیعتونکو متنفر کرنیوالی ہوتی ہین اسمین بو تک نہین - اور ہر فریق کے بزرگان دین کو کمال ادب اور دعاء خیر سے یاد کیا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ تہذیب اسمین کوٹ کوٹ کر بھری گئی ہی - اور صفائی بیان کا اسمین خاص خیال رکھا گیا ہی -

یہہ کتاب موصوف بہمہ صفت کیون نہو - اسلئے کہ اسکے مصنف کریم الاخلاق عمیم الاشفاق - نیک طینت پاک سیرت - حق شناس دیندار مقبول لم یزلی جناب مولوی سید مقرب علی صاحب سلمہ اللہ والبقاہ ہین جنکا وجود ذیجود فی زماننا علماء اسلام مین مغتنمات سے سمجھا جاتا ہی - فارسی کا تو ذکر کیا - آپ عربی کی اسقدر فاضل جلیل القدر ہین کہ علاوہ بہت سی کتابونکے مصنف ہونیکے آپکو ہندوستان مین اول اول عربی زبان کے اخبار نکالنیکا فخر حاصل ہی - جو کئی سال تک نہایت ترقی اور بڑی کامیابی کیساتھ ہندوستان کے سوا دیگر ممالک مین جاری رہا - اور آخرکار زمانیکی ناسازگاری اور قدردانونکی قلت اور عدم وجود نے اوسکو ہماری نظرون سے غائب کیا - آپکی ہی وہ ذات والا صفات ہی جنہون نے بذریعہ اشتہار ادعیہ مفیدہ کی اشاعت کی سنت جاری کرکے اپنے ہندوستانی بھائیونکو مالا مال کیا - گویا آپ ہی اس امر کی موجد ہین مجھے برادران اسلامی سے عموماً - اور حضرات شیعہ سے خصوصاً امید قوی ہی - کہ کتاب اربعین فی فضائل مولانا امیر المومنین مصنفہ جناب مولانا ممدوح کو نہایت عزت اور وقعت کی نگاہون سے دیکھین گے - اور بہت جلد طبع ہوتے ہی ہاتھون ہاتھہ خرید فرمائینگے - کہ بہت جلد اسکے مکرر چھپنے کی نوبت آوے - واللہ الموفق و المعین ونحن نتوکل علیہ وبہ نستعین - ہذا ما کتبہ المفتقر الی اللہ الصمد السید ابو محمد النقوی السلطانپوری محمد ماوزیر عفی عنہ ماعشر یوم الاحد والسابع عشر من شہر رمضان المبارک سنہ اربعۃ عشر وثلثمائۃ بعد الالف من الہجرۃ النبویۃ علیہ وعلی آلہ الف الف الثناء والتحیۃ - کاتبہ محمد یحیی

کتاب اربعین پر ریویو رقمزدہ جناب فضیلت مآب ماسٹر سید ولایت حسین صاحب بی اے سکنڈ ماسٹر و پراکٹر مدرسۃ العلوم علی گڈھ دام افضالہٗ

ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے احادیث کے حفظ کرنے اور لوگوں کو احادیث سنانے کے بہت سے فضائل بیان کیے ہیں چنانچہ آنحضرت فرماتے ہیں۔ من حفظ علی امتي اربعین حدیثاً من امر دینھا بعثہ اللہ تعالیٰ فقیھاً عالماً اور دوسری روایت میں ہے بعثہ اللہ في زمرۃ الفقھآء والعلمآء وحشر في زمرۃ الشھدآء اور تیسری روایت میں ہے کنت لہ في یوم القیمۃ شافعاً وشھیداً اور چوتھی روایت میں وارد ہے قیل لہ ادخل من اي ابواب الجنۃ شئت۔ اسی قسم کے اور بہت سے فضائل احادیث کے یاد کرنے اور جمع کرنے اور لوگوں میں بیان کرنے کے مختلف روایتوں میں وارد ہیں اور عقلاً بھی آنحضرت جیسے ہادی کے اقوال اور احکام کا امت میں محفوظ رہنا مسلمانوں کے واسطے خصوصاً اور جمیع خلائق کے لئے عموماً فائدے سے خالی نہیں یہی سبب ہے کہ احادیث کے جمع کرنے اور اونکی تنقید میں جسقدر کہ مسلمانوں نے کوشش کی ہے بہت کم کسی دوسری قوم

سے ظہور میں آئی ہے اور کوئی قوم مسلمانوں سے بڑھکر اس امر کا فخر نہیں کر سکتی کہ اونکے پاس اونکے ہادی کے اقوال و احکام کا اسقدر مجموعہ محفوظ ہو جسقدر کہ مسلمانوں کے پاس ہے۔ قرون سابق کے بزرگوں کی مساعی جمیلہ سے قطع نظر کرکے پچھلے زمانے میں بھی اکثر علمانے اربعین یعنی چہل حدیث لکھی ہیں اور ثواب آخرت اور ابنائے زمانہ کے تشکریے کے مستحق ہوئے ہیں۔ اور اب ہمارے مخدوم و مکرم جناب مولانا مولوی سید مقرب علی صاحب نے اُن بزرگوں کی تقلید کرکے چالیس حدیثیں نہایت معتبر کتابوں سے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل میں جمع کرکے عام مسلمانوں کے فائدے کی غرض سے اردو زبان میں لکھی ہیں اور ثواب آخرت کے مستحق ہوئے ہیں امید ہے کہ عموماً مسلمان اور بالخصوص شیعہ اس کتاب کو نہایت شوق سے پڑھیں گے۔ اور مستفیض ہوں گے

میں نے اس کتاب کو جستہ جستہ دیکھا ہے اس کتاب کا موضوع فضائل امیر المومنین اور اونکی افضلیت و اولویت کے ذریعہ سے اونکی امامت کا ثابت کرنا ہے۔ اگر نظر انصاف سے دیکھا جائے تو کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا کہ آنحضرت کی زندگی کے زمانہمیں جسقدر خدمات اسلام کی جناب امیر علیہ السلام نے کیں کسی دوسرے صحابی سے عمل میں نہیں آئیں اور خلفا کے زمانے میں بھی اسلام میں تفرقہ پڑنے اور اوسکے مٹ جانے کے اندیشے سے جو اونھوں نے اپنے حق سے دست کشی کی اور خلفا کی اپنے مشورے سے ہر کام میں مدد کرتے رہے ایسے کارنامے ہیں جو ہر فرد بشر کی قدرت سے باہر ہیں

ایسے محسنِ اسلام کے احسانات اور فضائل کا جسقدر ذکر کیا جائے تھوڑا ہی۔ ایسی بے داغ زندگی جیسی کہ جناب امیر کی ہے۔ دنیا میں شاید کسیکی ہو۔ ایسے شخص کی زندگی ہر مسلمان کے لیے عمدہ نمونہ ہے اور اونکے حالات کا پڑھنا اور سُننا فائدے سے خالی نہیں۔ اسیواسطے آنحضرت نے فرمایا ہے کہ علی کا ذکر عبادت ہے جناب امیر اپنی شجاعت۔ علم۔ پرہیزگاری فقہ دانی۔ آنحضرت کے ساتھ قربت۔ اپنی خدماتِ اسلام۔ ہر لحاظ سے اسکے مستحق تھے۔ کہ آنحضرت کے جانشین ہوتے۔ رہا یہہ امر کہ جو کچھہ ہونا تھا ہوا اب اس بحث خلافت کو زندہ رکھنے سے بجز باہمی دشمنی بڑھنے کے اور کیا فائدہ ہے ہمارے مولوی صاحب اس بات کو نہیں مانتے۔ اونکے نزدیک امر حق کو برابر ظاہر کرنا چاہیے۔ ممکن ہے کہ انصاف پسند طبیعتیں کبھی رو براہ ہوں۔ بحثِ خلافت میں اور بہت سی کتابیں پیشتر لکھی جا چکیں ہیں۔ مگر مولوی صاحب کی کتاب میں یہہ بڑی خوبی ہے کہ اونھوں نے جو کچھہ لکھا ہے ملائم الفاظ میں لکھا ہے۔ جسکی وجہہ سے شیعہ و سُنّی دونوں اس کتاب کو پڑھ سکتے ہیں۔ اور فائدہ اوٹھا سکتے ہیں۔ جو حدیث لکھی ہے وہ بہت معتبر کتابوں سے لیگئی ہے۔ اور جو فائدہ کہ عبقات الانوار وغیرہ بڑی کتابوں سے حاصل ہو سکتا تھا مگر اونکی طوالت اور اردو زبان میں نہونے کی وجہہ سے لوگ اس سے محروم تھے اب ہمارے مولوی صاحب کی کتاب سے بہت کچھہ حاصل کر سکتے ہیں

نقل مطابق اصل سند عطیۂ جناب غفراں مآب

ارسطو جاہ مولوی سیّد رجب علیخاں بہادر مرحوم

رفع اللہ مقامہٗ و اجزل علیہ اکرامہٗ

ہو الغنی

این سند یست دربارۂ گوہر خوشش جوہر بحر قابلیت ولیاقت سعید ازلی سید مقرب علی نقوی کہ از عمر چار سالگی در کنارِ تربیتِ من پرورش یافتہ صرف و نحو و معانی و بیان و فن ادب و فقہ و معقول و منقول تا قاضی مبارک و حمد اللہ وغیرہ شروح سلّم تحصیل کردہ غایت سعی در تحریر مراسلاتِ عربی بہ عمل آوردہ در اکثر اسفار ہمراہِ من صرفِ اوقات نمودہ با علام علمای عرب در سفرِ عربستان کتابت ہا کردہ مخاطبین را بعہدِ مصنفین مقاماتِ حریری و تاریخ یمینی یاد دادہ درین صغر سن کہ ہنوز بہ عمر بست و پنج سال ست جامع اکثر علوم ست و کمالاتش بعد از مشاہدہ زائد از ان ست کہ نوشتہ ام و این سند بدستش سپردہ ام فقط المرقوم پانزدہم شہر رجب سنہ ۱۲۸۴ ہجریہ۔

نشانِ مُہر

سید رجب علیخان بہادر
ارسطو جاہ

نقل مطابق اصل سند عطیہ جناب حجۃ الاسلام والمسلمین آیۃ اللہ فی العالمین مولانا مولوی السید حامد حسین اعلی اللہ درجاتہ فی اعلیٰ علیین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ وبعد فان الفاضل الاریب والعالم الادیب والکاتب الفصیح صاحب البیان الملیح المولوی السید مقرب علی قد تسنم من فن الانشاء علی سنامها وحاز من العلوم الادبیۃ سامی مقامها فهو فخر هذا العصر وشرف ادباء الدهر قد احکم مبانی الفضل وشیدها واحرز النبل فله عری فی المجد لا یخاف انفصامها وثوی علی قنن الکرم لا یخشی انثلام مهادها اسهر اللیالی واظمأ الهواجر فی احراز المعالی وحیازة المآثر فصونی لمن رکن الی جنابه وعکف علی بابه واقتبس جمیل آثاره۔ واستضاء بشوارق انواره

کتبه حامد حسین کان اللہ له وحقق آماله

حامد حسین ۱۲۹۰

نقل مطابق اصل سند عطیہ جناب معلی القاب وزیر الدولہ مدبر الملک خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر وزیر اعظم ریاست پٹیالہ طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ مولوی سید مقرب علی صاحب ایک عالی خاندان اور بہت لائق شخص ہیں انکی انشاء عربی کی تعریف صاحب اخبار الجوائب اور الرائد نے کی جو قسطنطنیہ اور ٹونس کے عربی زبان کے بہت عمدہ اخبار ہیں مسٹر اڈورڈ ہنری پالمر صاحب پروفیسر عربی کیمبرج کالج نے جو عربی فارسی اردو زبان کے خوب ماہر ہیں انکی تحریر کو علمائے مصر و شام پر ترجیح دی یہ پانچ سال تک عربی اخبار لاہور موسوم بہ نفع العظیم لاهل هذا الاقلیم کے اوڈیٹر رہے ہیں المرقوم ششم اکتوبر سنہ ۱۸۸۰ء۔ از پٹیالہ۔ دستخط

سید محمد حسن وزیر ریاست پٹیالہ

اغلاط اربعین کی تصحیح

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	۱۶	لمن	إلّا لمن
۲	〃	۱۹	اروت	اردتُ
۳	۴	۲	دیہ	قویہ
۴	〃	۹	جعلت	جعلتُ
۵	۷	۱۷	ني	نے
۶	۹	۱۰	فصر	قصر
۷	۱۲	۱۴	وجعلتِ	وجعلتُ
۸	۱۵	۱۸	خان	خازن
۹	۱۹	۱۰	ابی الحسن	الی الحسن
۱۰	۲۶	۵	ہبتی	ھي
۱۱	۲۷	۷	بہسم	جہنم
۱۲	۳۶	۱۲	اعانت	اعیانت
۱۳	۴۲	۱۸	ائمہ	الائمہ
۱۴	۷۵	۱۳	الاسلا	الاسلام
۱۵	۸۱	۲	۴۰۵	۵۰۴

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶	۸۱	۱۵	قسط	قطّ
۱۷	۸۲	۵	وحیث لم نزلت	وحیث نزلت لم تتخذوا
۱۸	۸۳	۱۰	المأرون	المأمورون
۱۹	″	۱۸	فی الدین من الدین	فی الدین
۲۰	۸۸	۱۵	ومہاجرین کے	ومہاجرین نے
۲۱	۹۰	۱۱	ولا	وُلِدَ
۲۲	۹۱	۴	فرماوه	فرموده
۲۳	۹۲	۳	مسافر	یسافر
۲۴	″	۷	واحد	واخذ
۲۵	۹۳	۱۱	وذمن	وَدُفِنَ
۲۶	۹۴	۹	نمبر	نمبر ۳
۲۷	۹۶	۱۲	الخیرنی	اخبرني
۲۸	″	۱۴	الحانی	الصالحاني
۲۹	۹۷	۴	ابی مخیف	ابو مخنف
۳۰	۱۱۰	۱	اخبرنی	اخبرنی
۳۱	۱۱۱	۱	ھدثنا	حدثنا
۳۲	۱۱۷	۹	ایمہ ظاہرین	ایمۂ طاہرین
۳۳	۱۲۲	″	ال	+

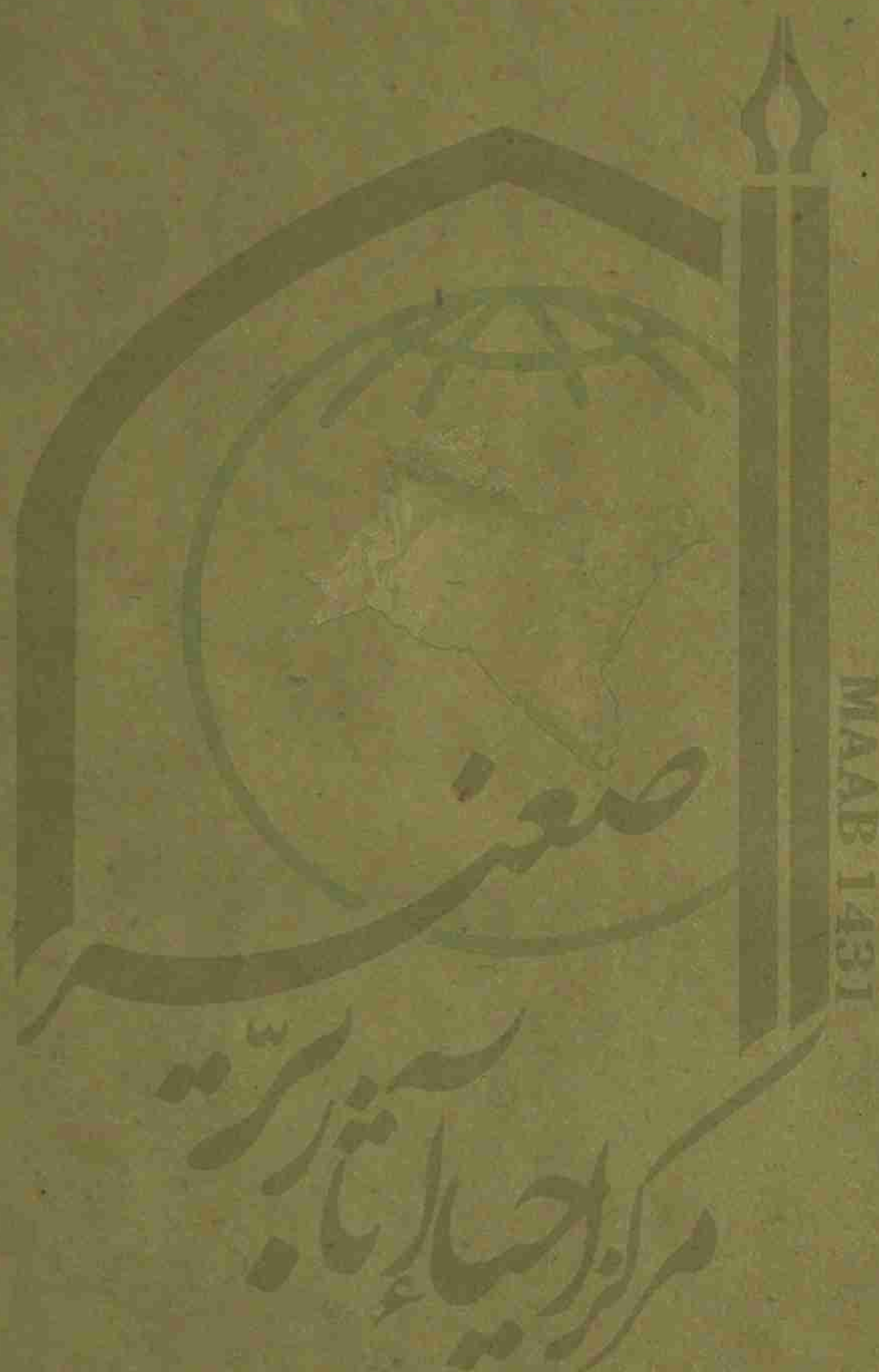
نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٣٤	١٢٨	٤	باب	ابواب
٣٥	١٣٥	٦	حریص	حرص
٣٦	١٤٥	١	جنے اوس سے دشمنی کی	جنے اوس سے دشمنی کی اوسنے مجھہ سے دشمنی کی
٣٧	١٤٦	٣	تونے	تو
٣٨	١٤٩	″	دی	دی مجکو
٣٩	″	٥	کرے	کرے گا
٤٠	″	١٧	علیہ علیہم	علیہ وعلیہم
٤١	١٥١	٤	ہازون	ہارون
٤٢	١٥٦	٨	والاخرین	+
٤٣	١٥٨	″	ولکن الناس	ولکن اکثر الناس
٤٤	١٥٩	٦	دلای	ولائی
٤٥	″	١١	ودنیاوی	وینادی
٤٦	١٦٠	١٥	حضرات	حضرت
٤٧	١٦٢	١٧	سیمبر	پیمبر
٤٨	١٩٣	١٠	کہا	کیا
٤٩	١٩٨	١١	الیمن	الیمین
٥٠	″	١٢	الخلیف	الحلیف

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱	۲۰۱	۱۴	سہمی	سہم
۵۲	۲۰۲	۲	کہا	کما
۵۳	۲۰۴	"	قرض	فرض
۵۴	۲۱۲	۱۸	اہی	الٰہی
۵۵	۲۱۴	"	کرتے ہین	کرتے
۵۶	۲۱۸	۹	این دحیہ	ابن دحیہ
۵۷	۲۳۶	۱۲	سعت	جمعت
۵۸	۲۳۹	۱۰	نادیہ	تادیہ
۵۹	۲۴۱	"	دوست	درست
۶۰	۲۵۹	۱۴	النا	الناصر
۶۱	۲۸۰	"	روایت	رُوات
۶۲	۲۸۱	۱۹	حسر	طیر
۶۳	۲۸۴	۸	کثیرہ	کثرہ توریت
۶۴	۲۹۶	۶	والی لہ ذلک	وانی لہ ذلک
۶۵	"	۱۳	ممکن ہے	ممکن
۶۶	۳۰۸	۱۹	ناصم	ناصر
۶۷	۳۱۰	۱۸	چوکہ	چونکہ
۶۸	۳۱۳	۷	ہجورین	کھجورین

نمبر شمار	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۶۹	۳۱۳	۱۵	زمان	مهمان
۷۰	۳۱۴	۱۸	جوهوی	جودی
۷۱	۳۱۵	۱۱	شا	شاه
۷۲	۳۱۷	〃	ریا	دیا
۷۳	۳۲۳	〃	ادیوان	ازدیوان
۷۴	۳۲۶	۸	ام سلم	ام سلمه
۷۵	۳۳۱	۵	ام سلم	ام سلمه
۷۶	۳۳۲	۹	وقل ب سیلے	وقل رب ادخلني
۷۷	〃	۱۴	بوجهستی	بوجهه حتی
۷۸	۳۳۴	۱۳	بالرحاله	بالرسالة
۷۹	۳۳۶	۵	بده	یلاه
۸۰	۳۴۰	۲	المغانلی	المغازلی
۸۱	۳۴۲	۲	تحرر	تحریر
۸۲	۳۴۵	۶	مباشرت	مباشر
۸۳	۳۴۶	۱۲	ک	پاک
۸۴	〃	۱۸	عث	باعث
۸۵	۳۵۲	۳	فرّاح	وَضّاحَ
۸۶	〃	۵	که	له

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸[illegible]	۳۵۲	۷	رو	رَوی
۸[illegible]	"	۱۱	دوفضل	ذوفضل
۸[illegible]	۳۵۴	۱۰	الرجایم	الرحیم
۹۰	"	۱۹	تطیر	نظیر
۹۱	۳۶۷	"	تحسہ	عینیہ
۹۲	۳۶۹	۱۵	اسما	الینا
۹۳	۳۷۱	۶	ام سلم	ام سلمہ
۹۴	"	۱۳	ام سلم	ام سلمہ
۹۵	"	۱۵	سنانی	سنامین نے
۹۶	۳۷۲	"	ام سلم	ام سلمہ
۹۷	"	۱۲		"
۹۸	۳۷۵	۱۰	العباس ضمہ	العباس فَسَلَّمَ
۹۹	"	۱۱	نامن	نامین
۱۰۰	۳۷۶	۱۷	الظین کہ امامت	امامت
۱۰۱	۳۷۸	۸	معنی	مضی
۱۰۲	۳۸۱	۲	دین	بن
۱۰۳	"	۱۸	تحریر	نحریر
۱۰۴	۳۸۲	۵	الناسی	العباسی

نمبر شمار	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۵	۳۸۵	۲	لحلوبتہ	ال[illegible]
۱۰۶	//	۹	واذا کان اول علی العدل	واذا کان ا[illegible] اولھم علی العدل
۱۰۷	۳۸۷	۱۶	س	اس
۱۰۸	۳۸۸	۱	اور داس	اور سوا اس
۱۰۹	۳۸۹	۲	سال	سوال
۱۱۰	//	۳	زکوۃ لو	زکوۃ کو
۱۱۱	۳۹۶	۱۳	امام مین	امام قریش مین
۱۱۲	۴۰۰	۱	نی زردی	نی آید زروی
۱۱۳	۴۰۲	۴	حضرت سلیمان	حضرت سلمان
۱۱۴	۴۰۳	۵	مقال عمرؓ	فقال عمرؓ
۱۱۵	۴۰۵	۱۳	ات	انت
۱۱۶	۴۱۰	۱۴	بالترایز	بالبق اتر
۱۱۷	۴۱۲	۱۳	خرج خرج	خرج
۱۱۸	۴۱۵	۱۶	اس سطر کے بعد عبارت حاشیہ کو علحدہ کرنے کے لیے ایک خط ہونا چاہیے۔	
۱۱۹	۴۱۹	۶	ابو ذروا	ابو دروا
۱۲۰	۴۳۰	۱۶	مرتضیٰ	یا مرتضیٰ


MAAB 1431
maablib.org

